قال اللہ تعالے

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

بشریٰ للمؤمنین و طوبیٰ للطالبین کہ کتاب ہدایت انتساب مقبول ہر شیخ و شاب

مجموعہ مقالات زاکیات محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی مسمّیٰ بہ

فیض سبحانی

ترجمہ اردو

فتح الربانی

بہ تصحیح و تنقیح ما الاعلام ابن نظام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ الصمد

بماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۱ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مطابق سنہ ۱۹۰۳ء

در مطبع مجتبائی دہلی طبع گردید

۹۱۸۶ شن دوضم

فقیر سہو رعلیس ٥ صوفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی مجلس

سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر (جیلانی) رضی اللہ عنہ نے تیسری شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو رباط مین فرمایا

نزول حکم الٰہی کے وقت اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا۔ دین کی موت ہے توحید کی موت ہے۔ توکل۔ اخلاص اور دلکی موت ہے۔ مومن چون وچرا کو نہین جانتا ہرگز نہین جانتا۔ بلکہ لفظ بلٰی کہکر خدا کے احکام کو مان لیتا ہے آدمیون کے نفس مخالف اور جھگڑالو واقع ہوئے ہین۔ جو شخص اسکی اصلاح کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ مجاہدہ کرتا ہے۔ اُسکے شر سے محفوظ رہے گا کیونکہ نفس سر بسر شر ہے۔ مجاہدہ کے باعث مطمئنہ ہوکر خیر مجسم بنجاتا ہے اور بجا آوری طاعات وترک معاصی کی بابت موافقت کرنے لگتا ہے۔ اسوقت اُسے حکم ہوتا ہے یا ایها النفس المطمئنة الآیہ (اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے رضامند ہے اور وہ تجھسے) اُسکی خواہشین صحیح ہوجاتی ہین۔ شر زائل ہوجاتا ہے مخلوقات سے کچھ علاقہ نہین رہتا اور اُسکے باپ ابراہیم ؑ سے اُسے صحیح نسبت حاصل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ وہ نفس سے الگ ہوکر بلا خواہش چلتے پھرتے تھے اور دل مطمئن تھا انواع مخلوقات نے حاضر ہوکر اُنکی امداد کے لیے اپنی خدمتین پیش کین مگر آپنے یہی کہا کہ مین تمہاری مدد نہین چاہتا میرے حال کے متعلق خدا کا علم مجھے سوال کرنے سے بے پروا کررہا ہے چونکہ آپ کا تسلیم وتوکل صحیح تھا اسلیے آگ کو حکم ہوا کہ سلامتی کے ساتھ ابراہیم ؑ کے لیے ٹھنڈی ہوجا۔ صابر کے لیے دنیا مین خدا کی بیحساب اعانت اور آخرت مین بیحساب نعمت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یوفی الصابرون الآیہ (صابرون کو بیحساب اجر ملے گا) خدا کے لیے جو لوگ تکلیف اُٹھاتے ہین وہ اُس پر مخفی نہین۔ گھڑی بھر اُسکیلیے صبر کرو کیونکہ تم نے برسون اُسکے لطف وانعام دیکھے ہین۔ شجاعت گھڑی بھر کا صبر ہے اور خدا مدد اور فتح سے صابرین کے ساتھ ہے اُسکے لیے صبر کرو۔ بیدار رہو غفلت نہ کرو۔ اپنی بیداری کو مابعد الموت کے لیے نچھوڑ۔ کیونکہ اُسوقت کی بیداری مفید نہوگی۔ اسکی ملاقات سے پہلے بیدار ہوجاؤ۔ اور با حکم خود بیدار کیے جانے سے پہلے جاگ

واصل ہوجاتا ہے۔ اُسکی عبادت ہر وقت خدا ہی کے لیے ہوتی ہے۔ اُس نے اللہ تعالی کا یہ قول وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ الآیہ (اُن کو اسی بات کا حکم ہوا ہے کہ اپنے دین کو خالص رکھکر صرف خدا کی عبادت کرین کر جھوٹے طریق سے الگ رہین) پیدایش کے متعلق شرک کو چھوڑ دے اور خدا کو ایک جان۔ وہ تمام اشیاء کا خالق ہے اور سب چیزین اُسی کے قبضہ مین ہین۔ اے غیر اللہ سے اشیا کے طالب تو عقلمند نہین ہے کیا کوئی چیز ایسی ہے جو خدا کے خزانون مین نہ ہو۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ (ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین) اے لڑکے صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا قلادہ ڈالکر کشایش کے انتظار مین عابد بنکر تقدیر کے پرنالے تلے سوجا جب تو ایسا ہوجائے گا تو اُسکے فضل و احسانات کا مینہ اسقدر برسے گا تو اُسکی طلب و تمنا اچھی طرح کرہی نہین سکتا اے قوم تقدیر سے موافقت کرو اور عبدالقادر کی (جو موافقت تقدیر کی بابت کوشش کر رہا ہے) نصیحت قبول کرلو۔ مجکو تقدیر کی موافقت نے قادر تک پہنچادیا ہے۔ اے قوم آؤ ہم۔ خدا کے سامنے ذلیل ہوجائین اُسکی تقدیر و فعل کے آگے پست رہین اپنا ظاہری و باطنی سر جھکائین۔ تقدیر سے موافقت رکھین اور اُسکی رکاب مین چلین کیونکہ وہ بادشاہ کا ایلچی ہے اور ہم بھیجنے والے کے سبب اُس کا اکرام کرتے ہین۔ جب ہم ایسا کرین گے تو وہ ہمین اپنے ساتھ رکھکر قادر تک پہنچادیگی۔ وہان صرف خدا ہی کی واقعی سلطنت ہے۔ تیرے لیے اُسکے دریائے علم سے پینا فضل کے دسترخوان سے کھانا۔ اُسکی محبت سے اُنس حاصل کرنا اسکی رحمت مین چھپ رہنا مبارک ہو۔ یہ مرتبہ ہر دس لاکھ مین سے ایک اور تمام کنبون قبیلون مین سے کسی کسی کو نصیب ہوجاتا ہے اے لڑکے تقوے کیا کر۔ حدود شرع نفس ہوا۔ شیطان۔ اور بُرے دوستونکی مخالفت کو لازم کرلے مومن ان چیزون سے جہاد کرنے مین خود سے نہین اُتارتا۔ تلوار کو میان۔ گھوڑے کی پیٹھ کو ننگا نہین کرتا بلکہ اپنی کاٹھی کی لکڑی پر سو رہتا ہے۔ اس قوم کی نیند غلبے اور کھانا فاقہ۔ اور کلام از روئے ضرورت۔ گنگ رہنا اُن کا شیوہ ہے۔ حالانکہ خدا نے اُن کو نطق پر قادر کر رکھا ہے۔ خدا کا فضل اُنکو گویا کرتا اور دنیا مین اُنکی گویائی کو اسطرح حرکت دیتا ہے جسطرح قیامت مین تمام اعضا کو حرکت دیگا جو خدا ہر چیز کو نطق عنایت فرماتا ہے وہی ان کو گویائی دیتا ہے وہ ان کو اسطرح گویا کرتا ہے جسطرح جمادات کو۔ انکے لیے گویائی کے اسباب مہیا کردیتا ہے اسلیے بولنے لگتے ہین۔ جب اُن سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اُسکے لیے اُنھین تیار کردیتا ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ اتمام حجت کے لئے مخلوق کو جہنم کا خوف اور جنت کی خوشخبری پہنچا دے اس لیے انبیاء و مرسلین کو گویا کردیا اور اُنکی وفات کے بعد علماء عاملین کو اُنکا نائب بنایا۔ اور اُنھین از روے نیابت اصلاح مخلوق کی متعلق گویائی عنایت فرمائی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ علما انبیاء کے وارث ہین۔ اے قوم نعمتون پر خدا کا شکر کرو۔ اور اُسی کا عطیہ سمجھو کیونکہ وہ خود فرماتا ہے وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ تمہارے پاس ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہے نا کے خدا کی

اُٹھو - ورنہ اسوقت بے فائدہ ندامت ہوگی - اپنے دلون کو سنوارو - یہ سنور گیا تو تمہارے تمام حالات درست ہوجائینگے - اسلیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑجاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہے اُسکا نام دل ہے - دلکی اصلاح تقویٰ توکل توحید اور اعمال مین اخلاص سے حاصل ہوتی ہے - اور ان اوصاف کے نہونے سے اسکی خرابی متصور ہے قفس جسم مین دل ایک طائر ہے یا ایسا ہے جیسا ڈبّہ مین موتی - یا خزانے مین مال - پس تو طائر یا موتی یا مال کا اعتبار ہے قفس یا ڈبہ یا خزانہ کا اعتبار نہین - الٰہی ہمارے اعضا کو اپنی طاعات اور دلونکو اپنی معرفت مین مشغول رکھ - اور ہمین عمر بھر کے لیے رات دن اپنے مراقبہ مین لگا - اے **قوم** جس طرح اور نیک بندے خدا کے لیے ہوگئے تھے تم بھی اُسی کے لیے ہوجاؤ - خدا جس طرح اُنکا حامی و مددگار تھا اسیطرح تمہارا ہوجائیگا - اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہوجائے تو اُسکی طاعت اسکے ساتھ صبر اور اُسکے افعال پر خواہ تم سے متعلق ہون یا تمہارے غیر سے رضامندی ظاہر کرنے مین مشغول رہو - اگلی قوم نے دنیا مین زہد اختیار کیا - اور پرہیزگاری و ورع کے ہاتھ سے دنیوی حصہ لیا - پھر آخرت چاہی - اور اُسکے لیے عمل کیے - اپنے نفس کا کہا نہ مانا - خدا کی اطاعت کی - اپنے آپ کو نصیحت دیکر دوسرون کو نصیحت کی **اے لڑکے** پہلے اپنے نفس کو نصیحت دے پھر اورونکو سمجھا - تجھپر خصوصیت کے ساتھ اپنے نفس کا بچاؤ لازم ہے - اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف کو نہ بڑھ - کیونکہ تیرے پاس ابھی ایسی شے (نفس امّارہ) باقی ہے کہ تو خود اُسکی اصلاح کا محتاج ہے - تجھپر افسوس کیا تجھے معلوم ہے کہ تو غیر کو کیونکر نجات دلاسکتا تو خود اندھا ہے پھر غیر کو کیونکر رستہ پر لیچلے گا - بینا آدمی لوگون کا رہبر ہوا کرتا ہے - لوگون کو دریا مین ڈوبنے سے وہی بچا سکتا ہے جو خود اچھا تیراک ہو - آدمیون کو خدا کی طرف وہی پھیر لاتا ہے جو اُسے پہچانتا ہو - نادان آدمی کیونکر رہبری کرسکتا ہے - جب تک تو خدا کو نہ پہچانے اُس سے محبت نہ رکھے خالص اُسکے لیے عمل نکرے اور اُسکے سوا کسی اور سے نہ ڈرے تصرفات الٰہی مین کلام نہین کرسکتا - یہ باتین دل سے ہوتی ہین - زبانی بک بک سے نہین ہوتین - خلوت مین ہوتی ہین جلوت مین نہین ہوتین اگر توحید گھر کے دروازہ پر ہے اور شرک گھر کے اندر تو یہ بعینہ نفاق ہے - تجھپر افسوس کہ تیری زبان پرہیزگار ہے اور دل گنہگار - زبان شکر گذار ہے اور دل معترض - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میری طرف سے تجھپر خیر اُترتی ہے اور تیری طرف سے شر چڑھتا ہے - تجھپر افسوس کہ بندہ الٰہی ہونے کا مدعی ہو اور ماسوا کی اطاعت کرے - اگر تو فی الواقع ہوتا تو اُسی کے رستہ مین دشمنی رکھتا اور اسی کے رستہ مین دوستی یقین کے کہنے والا مومن - اپنے نفس و شیطان اور خواہشون کا مطیع نہین ہوا کرتا - وہ شیطان کو پہچانتا ہی نہین کہ اسکی اطاعت کرے - دنیا کی پرواہی نہین کرتا کہ اُسکے لیے ذلیل ہوتا پھرے بلکہ اسکی اہانت کرتا اور آخرت کا طالب رہتا ہے اور جب آخرت حاصل ہوجاتی ہے تو اُسے چھوڑ کر خدا

نعمتوں مین تصرف کرنے والو۔ شکر کہاں گیا۔ اے اُسکی نعمتوں کو غیر کیطرف سے خیال کرنے والو تم کبھی اُسکی نعمتوں کو غیر کا عطیہ سمجھتے ہو اور کبھی اُنھین قلیل جانتے اور جو تمہارے پاس نہین ہے اُسکے منتظر رہتے ہو۔ اور کبھی نعمتوں سے معصیت پر مدد لیتے ہو۔ اے لڑکے تو اپنی خلوت مین پرہیزگاری کا محتاج ہے جو تجکو معاصی اور لغزشوں سے نکالے۔ پھر مراقبہ کا محتاج ہے جو تجکو تیری طرف نظر حق کی یاددہانی کرے۔ تو خلوت مین اس مرتبہ پر پہنچنے کے بیے محتاج اور مجبور ہے۔ اور پھر نفس و ہَوا اور شیطان کی مخالفت کا محتاج ہے۔ بڑے لوگوں کی خرابی لغزشوں کے ساتھ زاہدوں کی شہوت کے ساتھ ابدال کی خلوت مین فکروں اور وسوسوں کے ساتھ ہے اور صدیقین کی خرابی کنکھیوں سے ایکبار دیکھنے مین ہے۔ دل کی حفاظت اُن کا شغل ہے۔ کیونکہ وہ بادشاہ کے دروازہ پر سونے والے اور مقام دعوت مین کھڑے ہو کر مخلوق کو معرفت الٰہی کیطرف بلانے والے ہین۔ وہ ہمیشہ دلوں کو بلاتے اور یہ کہا کرتے ہین۔ کہ اے دلو۔ اے روحو اے انس و جن۔ اے بادشاہ کے مریدو۔ بادشاہ کے دروازہ کیطرف آؤ۔ اپنے دلوں۔ اپنے تقوے۔ اپنی توحید و معرفت۔ اور ورع سامی۔ اور زہد دنیا و آخرت اور ترک ماسوائے اللہ کے قدموں سے اُسکی طرف دوڑو۔ یہ اس قسم کا شغلہ ہے۔ اُنکی ہمتین اصلاح خلق سے متعلق ہین۔ اُنکی ہمتین عرش سے لیکر فرش خاک تک تمام آسمان و زمین کو شامل ہین۔ اے لڑکے نفس و ہَوا کو چھوڑ۔ اُن لوگوں کے پانو کی خاک بنجا۔ اُنکے آگے مٹی ہو جا۔ اللہ تعالی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ ابراہیمؑ کو کافر ماں باپ کے گھر پیدا کیا۔ مومن زندہ ہے کافر مردہ۔ موحد زندہ ہے مشرک مردہ۔ اسیلیے اللہ تعالی اپنے بعض کلام مین فرماتا ہے کہ میری مخلوق مین سب سے پہلے جس کو موت آئی شیطان ہے۔ کیونکہ اُسنے میری نافرمانی کی اسیلیے ہلاک ہو گیا۔ یہ آخر زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ کے بازار کھل گیے ہین۔ منافقوں جھوٹوں۔ دجالوں کے پاس نہ بیٹھ۔ تجھپر افسوس کہ تیرا نفس منافق کاذب کافر فاجر اور مشرک ہے۔ تو کیونکر اُسکے پاس بیٹھتا ہے اُسکی مخالفت کر موافقت نکر اُسے قید کر آزاد نرکھ۔ قید خانہ مین ڈال اور اُس پر ضروری حقوق جاری کر اُسے مجاہدات سے مغلوب کر۔ اپنی خواہش پر سوار ہو جا۔ اور اتنی ڈھیل ندے کہ وہ تجھپر سوار ہوے طبیعت کا مصاحب نہ بن۔ کیونکہ وہ بے عقل اور صغیر سن بچا ہے تو بچہ سے کیا سیکھے گا اور کیا حاصل کر سکے گا۔ شیطان تیرا اور تیرے باپ آدم کا دشمن ہے۔ تو اُسکے پاس جاکر اُس کا کہا کیوں مانتا ہے حالانکہ اُسمین اور تجھمین خون ہو چکا ہے۔ پرانی عداوت ہے۔ تو اُسکی طرف بیدھڑک ہو کر نجا۔ کیونکہ وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے موقع پاکر اُنکی طرح تجھے بھی قتل کر ڈالیگا۔ تقوے کے اپنا ہتھیار۔ اور توحید۔ مراقبہ۔ خلوت مین ورع۔ راستبازی اور خدا سے مدد مانگنے کو اپنا لشکر بنا لے وہ ہتھیار اور یہ لشکر اُسکو ہزیمت دے گا۔ گرائے گا اور اُسکے لشکر کو توڑ ڈالے گا۔ تو اُسے کسطرح

ہزیمت نہ دے گا حالانکہ حق تیرے ساتھ ہے اے لڑکے دنیا و آخرت کو ایک جگہہ اکٹھا کرلے اور بلحاظ دل دونوں سے الگ ہو کر (نہ دنیا ساتھ ہو نہ آخرت) صرف خدا کا ہوجا۔ ماسوے سے خالی ہو کر اسکی طرف متوجہ ہو۔ اور خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق مین گرفتار نہو۔ ان اسباب کو قطع کر۔ اوران معبودون کو چھوڑ دے۔ اور جب تو قادر ہو جائے تو دنیا کو اپنے نفس کے۔ آخرت کو اپنے دل کے اور موے کو اپنے سر کے لیے اختیار کرلے۔ اے لڑکے نفس و ہوا۔ اور دنیا و آخرت کا ساتھی نہ بن۔ اور بجز خدا کے کسی شے کیطرف بار بار نہ جا۔ تجھے ایسا خزانہ ملگیا ہے جو کبھی فنا نہو گا۔ اِس وقت خدا کی طرف سے ایسی ہدایت ہوگی جسکے بعد گمراہی متصور نہین۔ گناہون سے توبہ کر۔ اور اُن سے اپنے خدا کیطرف بھاگ جب تو توبہ کرے تو ظاہر و باطن سے توبہ کر۔ توبہ گویا زمانہ کا بدلجانا ہے۔ خالص توبہ کے ساتھ خدا سے شرما کر گناہون کا لباس اُتار۔ مگر یہ توبہ یا شرم حقیقی ہو مجازی نہو۔ یہ اعمال شرع کے ساتھ طہارت اعضا کے بعد دلکی طہارت ہے۔ جسم کا عمل الگ ہے اور دل کا عمل اور۔ دل جب اسباب اور تعلقات مخلوق کے جنگل سے نکلجاتا ہے تو توکل اور معرفۃ اور علم الٰہی کے دریا مین سوار ہوجاتا ہے۔ سبب کو چھوڑ کر مسبب کو ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ اس دریا کے وسط مین پہنچکر سالک کہتا ہے کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہے وہی رہبری کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک کنارہ سے دوسرے کنارے اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجا کر سیدھے رستہ پر جا ٹھیراتا ہے پھر جسقدر وہ یاد الٰہی کرتا ہے رستہ کھلتا جاتا ہے اور تباہی دور ہوتی جاتی ہے۔ طالب حق کا دل مسافتین طے کر کے ہر چیز کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے پھر اگر کسی رستہ مین خوف ہلاک طاری ہو گیا تو ایمان ظاہر ہو کر اُسے دلیر کر دیتا ہے۔ وحشت و خوف کی آگ بجھکر اسکی جگہہ نور اُنس اور قرب کے باعث فرحت آجاتی ہے۔ اے لڑکے جب بیماری آئے تو صبر کے ہات سے اُسکا استقبال کر اور دوا حاصل ہونے تک ٹھیرا رہ۔ پھر جب دوا ملجائے تو اُسے شکر کے ہاتھون سے لے۔ اسحالت پر رہنے سے تجھے عیش عاجل نصیب ہوگا دوزخ کا خوف مومنین کے جگر کاٹتا۔ چہرے زرد۔ اور دل غمگین کر دیتا ہے۔ اور جب یہ صورت قرار پاجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کے دلون پر رحمت و لطف کا پانی ڈالتا اور آخرت کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ اور وہ اپنا مامن دیکھہ لیتے ہین پھر جب وہ چندے ٹھیر کے اطمینان حاصل کرتے اور راحت پاتے ہین تو اُنکے لیے جلال کا دروازہ کھلجاتا ہے اور اُن کے دلون اور اسرار کو پاک کر دیتا ہے اُسوقت انکا خوف پہلے سے بڑھ جاتا ہے پھر جب یہ تمام ہوجاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھلتا ہے اس سے وہ سکون و اطمینان حاصل کرتے اور بیدار ہوجاتے ہین اور ایسے مراتب مین ٹھکانا پاتے ہین جو کسی شے کے لیے درجہ بدرجہ ہوتے ہین اے لڑکے اپنا ارادہ محض کھانے پینے پہننے نکاح کرنے رہنے سہنے اور جمع کرنے سے متعلق نہ رکھہ۔ یہ سب نفس اور طبیعت کا ارادہ ہے۔ دل اور سر کا ارادہ کیا ہوا جس کا نام طلب حق ہے۔

تیرے ارادہ نے تجھے کسقدر غمگین کر رکھا ہے اسلیے تیرا دلی مقصود خدا ہونا چاہیے بلکہ جو کچھ اسکے پاس ہے۔
دنیا کا بدل آخرت ہے۔ اور مخلوق کا بدل خالق۔ اے لڑکے فانی اشیا میں سے تو جس چیز کو چھوڑے گا
اسکا بدل آخرت میں اُس سے بہتر پائے گا۔ اس بات کا اندازہ کرلے کہ تیری عمر کا بس یہی ایکدن
رہگیا ہے آخرت کے لیے تیار ہو اور ملک الموت کی آمد کا منتظر رہ۔ دنیا قوم کے لیے کھانا پکانیوالی ماما
اور آخرت اُن کے لیے آباد کی گئی ہے۔ پھر جب غیرت الٰہی آئیگی تو قوم اور دنیا کے مابین حائل
ہو جائے گی اور تکوین قائم مقام آخرت کردیجائے گی۔ اسوقت لوگ نہ دنیا کے محتاج رہینگے نہ آخرت
کے۔ اے جھوٹے مدعی تو عیش کی حالت میں خدا کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب بلا آتی ہے بھاگجاتا ہے
گویا خدا تیرا محبوب ہی نہ تھا۔ بندہ امتحان ہی کے وقت ظاہر ہوا کرتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے
کوئی بلا آئے اور تو ثابت قدم رہے تو محب ہے اور اگر متغیر ہو جائے تو جھوٹ ظاہر ہو گیا اور پہلا
دعوی لوٹ گیا جاتا رہا۔ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں آپ کو
دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا فقر کی چادر تیار کرلے۔ ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہا
کہ میں خدا کو دوست رکھتا ہوں حضور نے فرمایا کہ بلا کی چادر تیار کرلے۔ خدا و رسول کی محبت کو فقر
و بلا لازم ہے اسیلیے بعض صالحین نے کہا ہے وُکِّلَ البَلاءُ بِالوَلاءِ (دوستی کے ساتھ بلا مقرر کیگئی ہے)
تاکہ جو ایسا نہو وہ مدعی نہ بنے ورنہ ہر شخص خدا کی محبت کا دعوی کرنے لگے گا۔ لہذا بلا و فقر پر ثابت
قدم رہنا اس محبت کیلیے بمنزلہ تنبیہہ کیا گیا ہے الٰہی ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

دوسری مجلس
حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچوین شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

تیرا خدا پر پھولنا تجھے اُس سے دور اور غائب کر دے گا۔ مارے جانے ذلیل کیے جانے اور بلاؤن کے
سانپ بچھو مسلط کیے جانے سے پہلے دھوکا کھانے سے باز آ۔ تو نے بلا کا ذائقہ نہین چکھا اسلیے
دھوکا کھا رہا ہے۔ اپنے اُن تمام سامانون سے جن مین تو مشغول ہے خوش نہو۔ کیونکہ وہ عنقریب زائل
ہو جاینگے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا الآیہ یعنی جب وہ اُن سامانون مین خوش ہوئے
جو ہماری طرف سے دیے گیے تھے تو یکایک ہم نے اُن کو پکڑ لیا۔ خدا کی نعمتین صبر ہی سے حاصل ہوتی ہین
اس لیے اللہ تعالی نے صبر کی بابت تاکید فرمائی ہے۔ فقر و صبر مومن ہی مین جمع ہوتے ہین۔ محب ازخود نا کام
جانتے ہین۔ اور صبر کرتے ہین اور باوجود بلا اُنھین نیکیون کا الہام ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے
جدید مصائب پر صبر کرتے ہین۔ اگر صبر نہوتا تو تم مجکو اپنے مین بیٹھا نہ دیکھتے۔ مین جال مین پھنسا
ہوا صید ہون۔ کہ میرے وسیلے سے پرند شکار کیے جاتے ہین۔ رات کو میری آنکھین کھولی جاتی ہین

اور پاؤں کی قید کاٹ دیجاتی ہے۔ دن کو آنکھیں بند رہتی ہیں اور پانو دام میں باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ تمہاری مصلحت کے لیے کیا گیا ہے۔ اگر موافقت آلہی نہو تو تم پہچان نہیں سکتے ورنہ اس شہر میں کونسا عاقل بیٹھ سکتا اور شہر والوں کے ساتھ معاشرت کر سکتا ہے۔ اسمین ریا نفاق ظلم عام ہے۔ شبہہ اور حرام کی کثرت ہے۔ کفران نعمت آلہی اور اُس سے فسق و فجور پر مدد لینا بہت ہے۔ اسمین ایسے بہت ہیں جو گھر میں بدکار ہیں دکان میں پرہیزگار۔ نہ خانون میں زندیق ہیں کرسی پر صدیق۔ اگر حکمتیں نہوتیں تو میں تمہارے گھرون کے حالات بتادیتا۔ لیکن میری بنیاد دیوار کی اور میرے بچہ پرورش کے محتاج ہیں۔ اگر میں اپنی بعض معلومات کا پردہ اُٹھادون تو یہ مجھمیں تم میں فراق کا سبب ہوجائے۔ میں اپنی اس موجودہ حالت میں نبیون اور پیغمبرون کی قوت کا محتاج ہون آدم سے لیکر اس زمانہ تک تمام متقدمین کے صبر کا محتاج ہون۔ قوت ربانی کا محتاج ہون آلہی تجھسے تیرا لطف و امداد اور رضامندی مانگتا ہون آمین۔ اے لڑکے آخرت اور اسمین فائدہ اُٹھانے کے لیے دنیا میں جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں وہ خدا کی بھیجی ہوئیں مشقتیں اور تکلیفیں ہیں کہ تو اُن سے الگ ہے۔ تو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر طاعت حق سے قانع ہوگیا ہے جبتک اسکے ساتھ کچھہ اور نہ لائے گا یہ قول نفع ندے گا۔ ایمان قول و عمل کا نام ہے۔ اگر تو معاصی اور لغزشوں کا مرتکب۔ اور خدا کا مخالف ہوگا اور ان پر اصرار کرتا رہے گا۔ نماز روزہ صدقہ اور نیک اعمال چھوڑ دے گا تو یہ قول قبول نہوگا اور تجھے نفع ندے گا۔ ہر دو شہادتیں کیا نفع دیسکتی ہیں جب تو نے لا آلہ الا اللہ کہا تو گویا دعوی کیا۔ تجھسے پوچھا جائے گا کہ کوئی گواہ ہے گواہ کون ہیں۔ امتثال اوامر اجتناب نواہی۔ آفات پر صبر۔ اور تسلیم بجانب تقدیر۔ یہ اُس دعوے کے گواہ ہیں جب تو یہ سب اعمال بجا لایا تو بلا اخلاص کوئی عمل قبول نہوگا۔ کیونکہ کوئی قول بلا عمل اور کوئی عمل بلا اخلاص و طریقہ سنت قبول نہیں ہوتا۔ کسی قدر مال سے فقیرون پر مہربانی کرو۔ تھوڑا بہت دینے پر قادر ہوکر سائل کو نہ پھیرو خدا عطا کو محبوب رکھتا ہے اسمین اُسکی موافقت کرو۔ اور اس کا شکر کرو کہ اُسنے تم کو اہل اور عطا پر قادر کیا ہے تجھپر افسوس کہ جبکہ سائل خدا کا ہدیہ ہے اور تو دینے پر قادر ہے تو ہدیہ کو بھیجنے والے کیطرف واپس کیون کرتا ہے۔ تو میری باتیں سنکر روتا ہے اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا دل سخت ہوجاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ کے لیے نہیں ہے۔ میرے نزدیک سننا اول سر کے ساتھ پھر دل کے ساتھ پھر اعضا کی نیکی کے ساتھ۔ اپنے علم و عمل۔ زبان۔ اور حسب و نسب سے الگ ہوکر اور مال و اہل و عیال کو بھولکر میرے پاس آیا کر۔ اور جمیع ماسوے اللہ سے دل کو ننگا کرکے میرے سامنے کھڑا ہوا کر۔ وہ اپنے قرب اور فضل و احسان سے اسے خلعت پہنائے گا۔ جب میرے پاس آتے وقت تو نے ایسا کیا تو تیرا حال اُس پرندہ کا سا ہوگیا جو صبح کو بھوکا جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر آتا ہے دل کا نور۔ خدا کے نور میں سے ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی فراست سے

ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے فاسق مومن سے ڈر۔ اور نجاست گناہ سے ملوث ہوکر اسکے پاس نہ جا۔ وہ خدا کے نور سے تیرے حالات کو دیکھتا ہے۔ تیرا شرک و نفاق دیکھتا ہے۔ تیری کپڑون کے نیچے تیرا چھپا ہوا کھوٹ معلوم کرلیتا ہے۔ تیری فضیحت و رسوائی کو جانتا ہے۔ جو نجات یافتہ کو نہین دیکھتا خود نجات نہین پاتا۔ تو مجسم ہوش ہے اور اہل ہوش سے ملتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ اندھا پن کب تک۔ دوسرے نے جواب دیا کہ جب تک تو کسی طبیب کے پاس پہنچ اسکی چوکھٹ کو اپنا تکیہ بنالے اس سے حسن ظن رکھے۔ تیرے دل مین اسکی نسبت کوئی تہمت نرہے۔ اور تو اپنے بال بچون کو لیکر اسکے دروازہ پر آ پڑے۔ اسکی تلخ دوا پر صبر کرے تو البتہ تیری دو آنکھون کا اندھا پن جاتا رہے گا۔ خدا کے لیے ذلیل رہ۔ اور اپنی حاجتین اسُ پر چھوڑ دے۔ اپنے نفس کے لیے کوئی کام نکر۔ افلاس کے پانوں مین گر پڑ۔ خلقت کیطرف سے دروازے بند کرلے۔ اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول۔ اپنے گناہون کا اقرار کر۔ تقصیرون کی معذرت کرتا رہ۔ اور یقیناً جان لے کہ ضرر اور نفع دینے - اور ندینے والا وہی ہے۔ اس وقت تیرے دل کی آنکھہ کا اندھا پن زائل ہوکر بصر و بصیرت حاصل ہوجائیگی اے لڑکے موٹے کپڑے اور موٹے کھانے سے فقیرانہ شان نہین بڑہتی۔ بلکہ شان دلی زہد سے بڑہتی ہے۔ سچا کمل پوش اول باطن پر کملی ڈالتا ہے۔ پھر وہ ظاہر کی طرف متعدی ہوجاتی ہے۔ بس تو پہلے اُسکا سِر۔ قلب۔ نفس سب کملی پہن لیتا ہے۔ پھر اعضا پہنتے ہین۔ پھر جب وہ سراپا کمل پوش ہوجاتا ہے تو رحمت اور احسان خداوندی کا ہات اسکے حالات کو نہین مصائب کے اندازہ سے بدلدیتا ہے۔ اُس سے غم کے کپڑے اُتار لیتا ہے اور لباس فرحت کی طرف لیجاتا ہے۔ رنج کو نعمت۔ بغض کو محبت خوف کو امن۔ بعد کو قرب اور فقر کو غنا سے بدل دیتا ہے اے لڑکے حصّون کو زہد کے ہات سے لے رغبت کے ہاتھ سے نہ لے ایک کھاتا اور روتا ہے وہ ایسا نہین جیسا کہ ایک کھاتا اور ہنستا ہے۔ اپنا حصہ خدا سے دل لگا کر کھایا کر اسکے شر سے سالم رہے گا۔ اگر تو طبیب کے ہاتھ سے کھائے گا تو اسکے بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھا جائے جسکی اصلیت تجھے معلوم نہو۔ تمہارے دل کسقدر سخت ہین۔ تم مین سے امانت جاتی رہی مہربانی تم مین بالکل نہین رہی احکام شرع تمہارے پاس امانت تھی تم نے اُن کو چھوڑ دیا اور انمین خیانت کی۔ تجھپر افسوس۔ اگر تو امانت کو لازم نکریگا تو عنقریب تیری آنکھون پانی اُتر آئے گا ہاتھ پانو شل ہوجائین گے اور خدا تجھپر اپنی رحمت کا دروازہ بند کرلے گا۔ مخلوق کے دلون مین تیری طرف سے سختی ڈالدے گا اور اُن کو تجھپر احسان کرنیسے روک لے گا۔ خدا کے ساتھ اپنے سرون کی حفاظت کرو۔ اُس سے ڈرتے رہو۔ اُسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ وہ تمکو تمہارے مامن تمہاری عاقبت تمہاری شادمانی تمہاری نافرمانی کے سبب پکڑلے گا۔ اس سے ڈرو۔ وہ آسمانون اور زمینون کا معبود ہے۔ شکر کے ساتھ اسکی نعمتون کی حفاظت کرو سمع وطاعت سے

اسکے امرونہی کا مقابلہ کرو۔ تنگی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور فراخی کے مقابلہ مین شکر۔ تم سے پہلے نبیون پیغمبرون صالحون کا یہی طریقہ تھا۔ نعمتون پر شکر اور مصیبتون پر صبر کیا کرتے تھے معاصی کے دسترخوان سے اُٹھ کھڑے ہو اور طاعت کے دسترخوان پر کھاؤ۔ اُسکے احسانون کو نگاہ رکھو۔ فراخی آئے تو شکر کرو اور تنگی آئے تو گناہون سے توبہ اور اپنے نفس سے مناقشہ کرو۔ خدا اپنے بندون پر ظلم نہین کیا کرتا۔ موت اور اسکے مابعد کے حالات کو یاد رکھو۔ خدا۔ اور اسکے حساب اور اُسکی نظر کو جو تمہاری طرف ہے یاد رکھو۔ بیدار ہو جاؤ یہ نیند کہان تک۔ یہ جہل۔ اور باطل مین تردد۔ یہ تفنن ہوائی بندگی اور عادت پر قائم رہنا کجا۔ حق کی عبادت اور متابعت شریعت کے ادب کیون نہین حاصل کرتے۔ ترک عادت عبادت ہے۔ تم قرآن اور کلام نبوت کے ساتھ مودب کیون نہین ہوتے اسکے آگے اندھے ہو۔ جہل غفلت اور نیند کے ساتھ لوگون سے نہ مل۔ بلکہ بصیرۃ علم اور بیداری کے ساتھ اُن سے اختلاط کر۔ اُنکی کوئی بھی بات اچھی لگے تو اس کا اتباع کر۔ اور جو بری معلوم ہو اُسے چھوڑ دے۔ اور اُن کو اس سے روک۔

تم اللہ تعالی کیطرف سے بالکل غافل ہو۔ بیداری لازم ہے۔ ساجد اور پیغمبر علیہ السلام پر بکثرت درود کو لازم کرلو۔ کیونکہ آپنے فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ برسے تو اُس سے صرف سجدون والے ہی نجات پائینگے جب تم نمازون مین سستی کروگے تو حق کے ساتھ تمہاری نماز منقطع ہوجائیگی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجدہ کی حالت مین بندہ اپنے خدا سے بہت قریب ہوتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس قدر تاویل کرتا اور آسانی کرلیتا ہے تاویل کرنے والا غدار ہے۔ کاش جب ہم عزیمت پر عمل کرتے اجماع سے تعلق پکڑتے اور اعمال مین اخلاص حاصل کرتے ہین تو گویا خدا سے بھاگتے ہین۔ پس تو جب ہم تاویل کرکے آسانی کرلیتے ہین تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ عزیمت اور اہل عزیمت رخصت ہوئے۔ یہ آسانی کا زمانہ ہے نہ کہ عزیمت کا۔ یہ ریا و نفاق کا اور ناحق مال مار لینے کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ مخلوق کے لیے نماز روزہ کرتے حج کر آتے زکوۃ دیتے اور نیک افعال کرتے ہین۔ خالق کے لیے نہین کرتے۔ اس عالم کا بڑا کام خلق در خلق بلا خالق ہے۔ تم سب مردہ دل ہو البتہ نفس اور خواہشون کے اختیار سے زندہ ہو۔ تم سب طالب دنیا ہو۔ خلق سے نکلجانا اور حق کے ساتھ قائم رہنا معنوی طور پر دلکی زندگی ہے۔ اس مقام مین صورت کا اعتبار نہین۔ خدا کے احکام کو بجا لانا۔ منہیات سے باز رہنا۔ اسکی بھیجی ہوئی بلاؤن اور قضا و قدر پر صبر کرنا حیات قلبی ہے۔ اے لڑکے تقدیری معاملات مین خدا کی طرف جھک جا۔ پھر اسکے بعد اُسکے ساتھ قائم رہ۔ ہر کام پہلے بنیاد کا محتاج ہوتا ہے پھر عمارت کا اور اس پر ہر وقت یعنی رات دن مداومت کر۔ تجھپر افسوس اپنے کام کو سوچا کر۔ کیونکہ سوچنا امر قلبی ہے۔ پھر اگر تو اپنے لیے نیکی دیکھے تو خدا کا شکر ادا کر۔ اور اگر بدی دیکھے تو اُس سے توبہ کر۔ اس سوچنے سے

تیرا دین زندہ ہوجائے گا اور شیطان مر رہے گا۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اے امت محمدیہ خدا کا شکر کرو کہ اُسنے بہ نسبت پہلے عمل کرنے والوں کے تمہارے تھوڑے عملوں پر قناعت کرلی ہے۔ تم دنیا میں پیچھے ہو اور قیامت میں سب سے آگے۔ تم میں سے جو شخص تندرست ہے اُسکی برابر کوئی تندرست نہیں۔ تم سردار۔ اور دیگر امتیں رعیت۔ تو جب تک اپنے نفس و ہوا اور طبیعت کے گھر میں قائم رہے گا تندرست نہو گا۔ تو جب تک اپنے ریا و نفاق کے سبب مخلوق کے ساتھ جھگڑنے اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں رہے گا صحت نہوگی۔ جبتک دنیا پر راغب رہے گا صحت نہوگی۔ جب تک ماسوائے اللہ پر دلی بھروسا رکھے گا صحت نہ ہوگی۔ الٰہی تو ہمیں اپنے ساتھ ملکر صحت عطا کر۔ اور دنیا و آخرت میں نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیسری مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھویں شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ معمورہ میں فرمایا

اے فقیر۔ غنا کی تمنا نکر۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہوجائے۔ اور اے مریض صحت کا آرزومند نہو۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہوجائے۔ غافل بن۔ اپنے مال و اولاد کی حفاظت کرتا کہ انجام اچھا ہو۔ اپنے مقدر پر جو تیرے ساتھ ہے قناعت کر۔ اس سے زیادہ نہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ تیرے سوال کے باعث جو کچھ تجکو دے گا وہ مکدر اور بری حالت میں ہوگا میں نے اسے آزمایا ہے ہاں جب بندہ کو دل کی جانب سے سوال کا حکم کیا جائے تو ایسے سوال کے باعث مسئول میں برکت ہوگی۔ اور کدورت زائل کردیجائیگی۔ تو عفو و عافیت۔ اور دین و دنیا و آخرت کی بابت معافاۃ دائمی کا سوال اکثر کیا کر۔ اور بس اسی پر قانع رہا کر۔ خدا پر کسی شے کو پسند نکر۔ اور نہ اُس سے گردن کش ہو۔ وہ تجھے ہلاک کردے گا اپنی جوانی اور قوت و مال کے باعث خدا اور اُسکی مخلوق پر گردن کشی نکر۔ کیونکہ وہ تجکو پکڑے گا اور اسطرح پکڑے گا جسطرح دیگر ماخوذین کو پکڑا ہے۔ اسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ تجھپر افسوس کہ تیری زبان مسلم ہے دل مسلمان نہیں۔ قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہیں۔ تو جلوت میں مسلمان ہے خلوت میں نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تیری نماز۔ روزہ اور دیگر تمام نیک افعال خالص اللہ کیلیے نہیں تو تو منافق اور خدا سے بہت دور پڑا ہوا ہے اپنے تمام افعال و اقوال اور ذلیل مقاصد سے اسی وقت خدا کے آگے توبہ کر۔ اللہ والے وہ ہیں جنکے اعمال میں ظاہرداری نہیں ہے۔ یہ لوگ کامیاب۔ یقین رکھنے والے۔ موحد۔ مخلص۔ اللہ کی بھیجی ہوئی بلاؤں اور آفتوں پر صابر۔ اور اسکی نعمتوں اور احسانات پر شاکر ہیں۔ اللہ کو زبان سے پھر دل سے۔ پھر اسرار سے

یاد کرتے ہین جب اُن کو مخلوق سے تکلیفین پہنچتی ہین تو اُن کے روبرو ہنس دیتے ہین - دنیوی بادشاہ اُنکے نزدیک ہین - اور اہل زمین میت - عاجز - مریض فقیر جنت اُنکی طرف مضاف کی جائے تو گویا اُجاڑ ہے - اور دوزخ اُنکی جانب منسوب ہو تو سرد ہے - اُنکے نزدیک نہ زمین ہے نہ آسمان اور نہ اُنمین کوئی رہنے والا - اُنکی جہتین متحد ہو کر ایک ہو جاتی ہین پہلے دنیا و اہل دنیا کے ساتھ رہے پھر عقبیٰ و اہل عقبے کے ساتھ ہوئے - پھر دنیا و آخرت کے پروردگار کے ساتھ ہو گئے - وہ خدا اور اُسکے دوستون سے ملے - دلون سے اُسکے ساتھ سیر کرتے رہے یہان تک کہ اُس سے جا ملے اور انھون نے راہ چلنے سے پہلے رفیق حاصل کیا - ذکر الٰہی کے باعث اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول لیا - ہمیشہ اُسکی یاد مین رہے یہان تک کہ یاد الٰہی نے اُن کے گناہ دور کر دیے - غیر سے اُن کا مفقود ہونا خدا کے ساتھ موجود رہنے کی دلیل ہے - انھون نے خدا کا یہ قول فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ الایہ (تم مجھے یاد رکھو مین تم کو یاد رکھونگا - میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے نہ بنو) سن لیا ہے - اسلیے بطور لزوم اُس کا ذکر کرتے ہین اس لالچ سے کہ خدا اُن کو یاد رکھے - اور بعض کلمات مین سے اُنھون نے خدا کا یہ قول سن رکھا ہے أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي (مین اپنے ذاکر کا ہمنشین ہون) اسلیے مخلوق کے ساتھ مجالست چھوڑ دی ہے اور مجالست الٰہی حاصل ہونے تک ذکر الٰہی پر قانع ہین - اے قوم ہوسناک نہ بنو - تم سراپا ہوس ہو یہ علم بلا عمل تم کو نفع نہ دے گا - تم اسکے محتاج ہو کہ اس سیاہی جو سفیدی پر قائم ہے اور جس کا نام حکم اللہ ہے پر عمل کرو - یوم بعد یوم اور سال بعد سال اسپر عمل کرتے رہو تاکہ اس کا ثمرہ ہات لگے اے لڑکے تیرا عمل تجھے ندا دے رہا ہے کہ اگر تو بے عمل رہا تو مین تجھپر حجت ہون - اور اگر تو نے عمل کیا تو تیرے لیے دلیل ہون - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا - علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو بنہا ورنہ چلدیتا ہے - یعنے اُسکی برکت رخصت ہو جاتی ہے - اور محنت باقی رہتی ہے - تیرے لیے خدا سے اُسکی سفارش جاتی رہتی ہے - اور تیری ضرورتون مین اُس کا کام آنا منقطع ہو جاتا ہے اُس کا خلاصہ غائب ہو جاتا ہے اور چھلکا باقی رہتا ہے - کیونکہ علم کا خلاصہ عمل ہے - تو پیغمبر علیہ السلام کا تابع ہو ہی نہین سکتا جب تک آپکے قول پر عمل نکرے - جب تو آپکے حکم پر عمل کرے گا تو تیرا عمل تیرے دل اور سِر کے آگے اگر دونون کو خدا کے روبرو پیش کر دے گا - تیرا عمل تجکو پکارا کرتا ہے لیکن تو سن نہین سکتا کیونکہ تو صاحبدل نہین - اُسے دل اور سِر کے کان سے سُن - اور اُس کا کہا مان - تجھے نفع ہوگا - علم معہ عمل تجھے اُس عالم کا مقرب بنا دے گا جسنے اُسے نازل کیا ہے - جب تو اس حکم یعنی علم اول پر عمل کریگا تو تیرے لیے دوسرے علم کا چشمہ جاری ہو جائے گا - تیری بہنے والی آنکھین بہ جائینگی - تیرا اول حکم اور علم ظاہر و باطن سے پُر ہو جائے گا - اُسوقت تجھپر اُسکی زکوٰۃ واجب ہو گی کہ بھائیون اور مریدون پر مہربانی کرے - علم کی زکوٰۃ اُسکا پھیلانا اور خلق کو حق کی طرف بلانا ہے اے لڑکے

جسنے صبر کیا وہ قادر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صابرون کو بحیاب اجر ملے گا۔ اپنے کسب سے کہا دینے سے نہ کہا۔ کما اور کھا۔ اور اُس سے غیر پر مہربانی کر۔ مومنون کی کمائیان صدیقون کے طبق ہین۔ بجز فقیرون اور مسکینون کی طرف مضاف کرنے کے اُن کو اپنے پیشون سے اور کچھ حصہ نہین ملتا۔ وہ مخلوق پر مہربانی کرنے کے آرزومند اور اس سے رضا و محبت الٰہی کے طالب ہین۔ اُنھون نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول سُن رکھا ہے کہ مخلوق خدا کا کنبا ہے اور خدا کا پیارا وہی ہے جو اُسکے کنبے کو نفع پہنچائے۔ اولیا اللہ بہ نسبت دیگر مخلوق گونگے بہرے اندھے ہین۔ جب اُن کے دل خدا سے نزدیک ہوتے ہین تو نہ کسی غیر کی سنتے ہین۔ اور نہ کسی اور کو دیکھتے ہین۔ قرب اُن کو حلال کرتا ہے۔ ہیبت اُنکو ڈھانک لیتی ہے۔ اور محبت محبوب کے پاس اُنھین قید کر دیتی ہے۔ جلال و جمال مین محو ہو کر نہ داہنی طرف جھکتے ہین نہ بائین طرف۔ اُن کا ایک امام ہے جس کا پچھایا معلوم نہین ہوتا۔ انس و جن اور انواع مخلوقات اُنکی خادم ہے۔ حکم و علم اُنکی خدمت کرتا ہے۔ فضل اُن کو کھانا دیتا اور اُنس اُن کو پانی پلاتا ہے۔ طعام فضل کھاتے اور شراب اُنس پیتے ہین۔ وہ کلام حق سننے مین مشغول ہین۔ بس تو وہ اور جنگل ہین اور مخلوق اور جنگل ہین۔ مخلوق کو خدا کے احکام بتاتے اور منہیات سے روکتے ہین۔ یہ پیغمبر علیہ السلام کی نیابت ہے۔ وہ حقیقی وارث ہین۔ خلق کو حق کیطرف لیجانا اُن کا کام ہے۔ اُن کو محبت الٰہی سمجھاتی ہے تمام اشیا کو اُنکے موقعون پر رکھتے اور ہر بزرگ کو اُسکی بزرگی دیتے ہین۔ اپنا حق نہین لیتے۔ اور اپنے نفوس و طبیعت کو پورا حصہ نہین دیتے۔ محبت بھی خدا ہی کے لیے رکھتے ہین۔ اور بغض بھی خدا ہی کیلئے کرتے ہین اُنھین یہ سب باتین اُسی کے لیے ہین غیر کے لیے نہین۔ جسکو یہ خوبی حاصل ہوگئی۔ اُسے پوری صحت۔ نجات اور کامیابی حاصل ہوئی۔ انس و جن فرشتے۔ اور زمین و آسمان اُسے چاہنے لگتے ہین اسے منافق۔ مخلوق و اسباب کے عابد۔ حق کے بھولنے والے۔ تو باوجود اُس حالت کے جس مین گرفتار ہے یہ چاہتا ہے کہ مجھے یہ رتبہ ملجائے تیرے لیے نہ کرامت ہے نہ عزت۔ اسلام لا۔ پھر توبہ کر۔ پھر علم پڑھ اور خالص طور پر عمل کر۔ ورنہ ہدایت نہوگی۔ تجھپر افسوس تجھ مین اسکے سوا اور کوئی عداوت نہین کہ مین حق کہتا اور خدا کے دین مین تجھسے فروگذاشت نہین کرتا۔ مینے مشائخ کے کلام کی سختی۔ سفر اور فقر کی سختی مین پرورش پائی ہے۔ جب میری جانب سے کوئی کلام صادر ہو اُسے خدا کی طرف سے سمجھ اُسی نے مجھکو گویا کیا ہے۔ جب تو میرے پاس آئے تو اپنے سے اور اپنے نفس و ہوا سے الگ ہوکر آیا کر۔ اگر تجھ مین بصیرت ہوتی تو مجھے بھی ان چیزون سے الگ دیکھتا۔ مگر فہم سقیم تیرے لیے باعث آفت ہے۔ اسے مرید میری صحبت اور مجھے نفع حاصل کرنا میری ایک حالت ہے جس مین نہ خلق ہے نہ دنیا و آخرت۔ جو میرے ہات پر توبہ کرے۔ میری صحبت مین رہے۔ مجھسے نیک گمان رکھے۔ اور میرے کہے پر عمل کرے وہ انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انبیا کی اپنے کلام سے اور

اولیار کی اپنی حدیث سے تربیت کرتا ہے۔ (حدیث سے الہام قلبی مراد ہے) کیونکہ وہ انبیار کے وصی خلیفہ اور اُن کے غلام ہین۔ اللہ تعالے متکلم ہے۔ اُسنے موسیٰ سے کلام کیا۔ خود بلا واسطہ مخلوق کلام کیا۔ خالق نے کلام کیا۔ علام الغیوب نے کلام کیا۔ اور ایسا کلام کیا۔ کہ موسیٰ اُسے سمجھ گئے۔ اور بلا واسطہ انکی عقل تک پہنچگیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کیا۔ یہ قرآن خدا کی مضبوط رسّی ہے جو تمہارے اور پروردگار کے مابین ہے۔ اسے جبرئیل نے آسمان سے اُتارا۔ خدا کے پاس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ چنانچہ آپنے اسی طرح فرمایا ہے اور ایسی ہی خبر دی ہے۔ اس کا انکار ناجائز ہے۔ آلہی کل کو ہدایت دے۔ سب پر رجوع برحمت ہو۔ کل پر رحم کر **حکایت**۔ امیر المومنین معتصم باللہ نے وفات کے وقت کہا کہ مین نے احمد بن حنبل کے حق مین جو کچھ کیا اُس کی خدا کے آگے توبہ کرتا ہون حالانکہ اُن کا کام مینے اپنے ذمے نہین لیا تھا بلکہ اُس کا ذمہ دار اور شخص تھا اے **مسکین** غیر مفید کلام کو چھوڑ تعصب مذہبی کو ترک کر۔ اور ایسی چیزین مشغول ہو جا جو دنیا و آخرت مین نفع دے۔ تو عنقریب اپنی بہتری دیکھکر میری بات کو یاد کیا کرے گا۔ تو نیزہ بازی کے وقت جبکہ تیرے پر خُود نہو گا جلد معلوم کر لے گا کہ کونسی چیز پر زخم کاری لگ سکتا ہے۔ اپنے دل کو غم دنیا سے خالی کر۔ تو عنقریب اس سے اُٹھا لیا جائے گا۔ دنیا مین اچھا عیش نہ مانگ وہ تیرے ہاتھ نہ لگیگا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ عیش آخرت ہی کا ہے۔ اپنی امیدین کوتاہ کر۔ تیرے پاس زہد موجود ہے کیونکہ کوتاہی امید کا نام زہد ہے۔ بُرے دوستون کو چھوڑ۔ اپنے اور اُنکے مابین رشتہ محبت کو قطع کر دے۔ اور دور کے دوست سے مل بشرطیکہ اُن مین نیکی ہو جس سے تو دوستی کرتا ہے اُسین اور تجھین قرابت ہو جاتی ہے بس تو اسپر غور کر کہ تو کس سے دوستی کرتا ہے۔ بعض صالحین سے سوال کیا گیا کہ قرابت کیا چیز ہے۔ جواب دیا باہم دوستی۔ مقدر شدہ اور غیر مقدر شدہ کی طلب کو چھوڑ۔ کیونکہ مقدر شدہ کی طلب مفت کا رنج ہے۔ اور غیر مقدر شدہ کی طلب غصہ اور محرومی کا باعث ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر مقدر شدہ کا طلب کرنا بندہ کے لیے منجملہ عقوبات آلہی ہے اے لڑکے خدا کی صنعتون سے اُسکے وجود پر دلیل قائم کر۔ صنعتون کو سوچ۔ اُسوقت تو صانع تک پہنچ جائیگا یقین رکھنے والے مومن عارف کی دو ظاہری آنکھین ہوتی ہین دو باطنی۔ ظاہری آنکھون سے خدا کی زمینی مخلوق کو دیکھتا ہے اور باطنی آنکھون سے آسمانی مخلوق پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر اُس کے قلب سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اسوقت اُسے بلا تشبیہ و بلا کیفیت دیکھہ لیتا ہے اور خدا کا مقرب و محبوب بنجاتا ہے اور محبوب سے کوئی شے پوشیدہ نہین رہتی۔ حجاب اُسی قلب سے اُٹھتے ہین جو خلق نفس۔ طبیعت۔ ہوا۔ اور شیطان سے مرا ہوا ور جن کے خزانون کی کنجیان اپنے ہاتھ سے پھینک دے پتھر اور ڈھیلا اسکے نزدیک ایک ہو۔ سمجھ پیدا کر۔ سوچ۔ مین کیا کہہ رہا ہون فہم سے کام لے۔

یعنی خلاصۂ کلام کی فکر مین ہون ۔ جواہر باطن کلام کے ساتھ متکلم ہوتا ہون جسکے معنی سراسر نصیحت ہین
اے لڑکے خالق کی شکایت مخلوق کیطرف نہ لیجا ۔ بلکہ مین اسی کی جانب شکایت لیجاتا ہون اسکے
سوا اور کوئی کسی شے کو مقدر نہین کرسکتا ۔ بھید اور مصیبتون اور مرضون اور صدقہ کا چھپانا نیکی مین
داخل ہے ۔ دہنے ہات سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ بائین کو خبر نہو ۔ دریائے دنیا
سے خوف کر اسمین مخلوق بکثرت ڈوب چکی ہے اس سے خلقت کے بعض افراد نجات پاسکتے ہین ۔ یہ
دریائے عمیق ہے ۔ کل کو ڈبو دیتا ہے ۔ مگر ہان خدا اپنے بندون مین سے جس کو چاہے نجات دے
جیساکہ قیامت مین مومنون کو دوزخ سے نجات دیگا ۔ کیونکہ سب اسپر سے عبور کرین گے اور
وہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہے گا نجات دیگا ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (اور
اور تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو ۔ یہ بات تیرے پروردگار پر فرض ہو چکی ہے) اس دن خدا
فرمائے گا اے آگ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا تاکہ مجھپر ایمان لانے والے ۔ خالص بندے جو میری
رغبت رکھنے والے اور غیر سے نفرت کرنے والے ہین عبور کرسکین ۔ یہ حکم اسیطرح کا ہوگا جسطرح کا
نمرود کی آگ کو ہوا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کے جلادانے کو بھڑکائی گئی تھی ۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ
اے دریائے دنیا الامان ۔ اس بندہ کو جو ہماری مراد اور ہمارا محبوب ہے غرق نہ کیجو ۔ چنانچہ وہ نجات پاجاتا ہے
اور بھید چھپانے پر صبر کرتا ہے ۔ جیساکہ موسیٰؑ اور انکی قوم نے دریائے نیل سے نجات پائی ۔ وہ جسکو
چاہے اپنا فضل عطا کرے اور جسے چاہے بیحساب روزی عنایت فرمائے ۔ تمام خیر اسکے قبضہ مین ہے
دنیا ندنیا اسکے قبضہ مین ہے ۔ غنا و فقر اسکے قبضہ مین ہے ۔ عزت و ذلت اسکے قبضہ مین ہے ۔ کسیکے
قبضہ مین کچھ نہین ۔ عقلمند وہ ہے جو اسکے دروازہ پر پڑا رہے ۔ اور دوسرے کے دروازہ سے
اعراض کرے ۔ اے بدنصیب مین تجکو دیکھتا ہون کہ تو مخلوق کو رضامند اور خالق کو ناراض کیا
کرتا ہے ۔ دنیا کو آباد کرکے آخرت کو اجاڑ رہا ہے ۔ تو عنقریب ماخوذ ہوگا اور تجھے وہی پکڑیگا
جسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے ۔ اسکی پکڑ طرح طرح کی ہے ۔ تجکو حکومت سے معزول کرکے پکڑیگا
مرض سے پکڑلے گا ۔ ذلت و فقر سے پکڑلے گا ۔ شدائد و غموم و ہموم مسلط کرکے پکڑلے گا ۔ تجھپر لوگونکی
زبانون اور ہاتھون کو غلبہ دیکر پکڑلے گا ۔ اپنی کل مخلوقات کو تجھپر مسلط کردیگا ۔ اے غافل بیدار ہو
الٰہی ہمین اپنے ساتھ اور اپنے لیے بیدار کردے ۔ اے لڑکے دنیا حاصل کرنے مین ایسا نہو جیسا
رات کو لکڑیان چننے والا جو اس کو نہین سمجھتا کہ میرا ہاتھ کہان جا پڑیگا ۔ مین تجکو تیرے تصرفات
مین رات کو لکڑیان چننے والے کیطرح دیکھتا ہون کہ اندھیری رات مین نہ چاند ہے نہ روشنی اور ایسی
ریتلی زمین مین ہے جسمین کثرت سے گھنے درخت اور ہلاک کرنے والے حشرات الارض موجود ہین
قریب ہے کہ کوئی جانور اسے ہلاک کرڈالے ۔ تو دن کو لکڑیان چن ۔ کیونکہ سورج کی روشنی کسی ضرر پہنچانے

والی چیز پر ہات ڈالنے سے تجھے روک لے گی۔ اپنے جمیع تصرفات مین توحید وشرع اور تقوے کے آفتاب کے ساتھ رہ یہ آفتاب تجکو ہوا و نفس اور شیطان وشرک بالمخلوق کے جال مین پھنسنے سے باز رکھیگا۔ اور سلوک مین جلدی کرنے سے روک لے گا۔ تجھپر افسوس۔ جلدی نکر۔ جلد باز خطا کرتا ہے یا اُسکے قریب ہوجاتا ہے۔ اور درنگ کرنے والا حق بات کرتا ہے یا اُسکے قریب پہنچ جاتا ہے جلد بازی شیطان کیطرف ہے اور آہستگی رحمان کی طرفسے۔ دنیا جمع کرنے کی حرص تجکو اکثر جلد بازی پر برانگیختہ کرتی ہے۔ قناعت کر۔ قناعت کا خزانہ فنا نہین ہوتا۔ جو تیرے لیے مقدر نہین اسکا طالب کیون بنتا ہے۔ وہ کبھی تیرے ہات نہ لگے گی اپنے نفس کو روک۔ اور مقدر پر رضامند رہ۔ غیر سے نیچ قناعت کو لازم کرلے تاکہ تو عارف باللہ ہوجائے اسوقت ہر چیز سے بے پروا ہوجائے گا۔ تیرا دل مضبوط۔ اور سِر صاف ہوگا۔ اور خدا تجکو تعلیم دیگا۔ تیری ظاہری آنکھون مین دنیا ذلیل ہوجائے گی۔ اور باطنی آنکھو نمین آخرت۔ اور سری آنکھون مین ماسوا اللہ۔ خدا کے سوا اور کوئی شے تجھے بڑی نظر نہ آئے گی۔ اسوقت تو تمام مخلوق کے نزدیک معظم ہوجائے گا اے لڑکے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے آگے کوئی دروازہ بند نہ ہے تو خدا سے ڈر۔ یہ ہر دروازہ کی کنجی ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا الآیہ (جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیے نجات کا سامان کرتا اور اُسکو ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا) اپنے نفس۔ اہل۔ مال اور اہل زمانہ کے باب مین خدا سے معارضہ نکر۔ کیا تجھے اس سے شرم نہین آتی کہ خدا کو کسی شے کے تغیر وتبدل کا حکم کرے کیا تو اُس سے بڑا حاکم یا زیادہ عالم یا زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو اور تمام مخلوق اُسکے بندے ہین۔ وہ تیرا اور اُن کا مدبر ہے۔ اگر تو دنیا وآخرت مین اُسکی محبت چاہتا ہے تو سکون وسکوت اور گنگ رہنے کو اختیار کرلے۔ اولیا اللہ اُسکے آگے باادب رہتے ہین۔ بغیر اُسکے اذن صریح کے جو دلون کو پہنچتا ہے کوئی حرکت نہین کرتے۔ ایک قدم آگے نہین رکھتے وہ مباح چیزین نہین کھاتے لباس نہین پہنتے۔ نکاح اور اپنے اسباب مین کسی قسم کا تصرف نہین کرتے جبتک اُنکے دلون کو صریح اذن نہین ملتا وہ اپنے خدا اور مقلب القلوب والابصار کے ساتھ قائم ہین۔ اُنھین جب تک دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین بدنونکے ساتھ خدا سے ملاقات نکرلین بجز خدا کے کسی شے کے ساتھ قرار ہی نہین آتا۔ الہی دنیا وآخرت مین اپنی ملاقات ہمین نصیب کر اپنے قرب ودیدار کی لذت عنایت فرما۔ ہمین اُنمین کردے جو ماسوی سے الگ ہوکر تجھسے رضامند ہین۔ اور ہمین دنیا وآخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھہ

چوتھی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو بمقام رباط فرمایا

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جس کسی کے لیے خیر کا دروازہ کھولدیا جائے

وہ اسے غنیمت سمجھے کیونکہ اُسے یہ معلوم نہین کہ کب بند کر دیا جائے گا اے قوم جبتک زندگی کا دروازہ
کھلا ہے اسے بہت ہی غنیمت جانو۔ کیونکہ یہ دروازہ عنقریب بند ہو جائے گا۔ جب تک قدرت افعال
نیک کو غنیمت جانو۔ توبہ کا دروازہ جب تک کھلا ہے غنیمت سمجھو اور اُسین داخل ہو جاؤ۔ دعا کے دروازہ
کو غنیمت جانو۔ کہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔ اپنے نیک بھائیون کے باب مزاحمت کو جو تمہارے لیے
کشادہ ہے غنیمت خیال کرو۔ **اے قوم** جس کو تم نے توڑا ہے بناؤ۔ جسے ناپاک کر دیا ہے اُسے
دھو ڈالو۔ جسے بگاڑا ہے اُسے سنوارو۔ جسے گدلا کیا ہے اُسے صاف کرو۔ جسے لیا ہے اُسے واپس کرو
اپنے گریز کو چھوڑ کر مولے کیطرف چلے آؤ۔ **اے لڑکے** یہان خالق کے سوا اور کوئی نہین۔ اگر تو
خالق کے ساتھ ہے تو اُس کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو اُن کا تو جبتک دل کے اعتبار سے
بہت سے جنگل اور میدان قطع نکرے اور سر کے اعتبار سے کل کو نچھوڑے کلام ہی نہین کر سکتا۔ کیا تو
نہین جانتا کہ طالب سب کو چھوڑ دیتا اور یقین رکھتا ہے کہ مخلوقات مین سے ہر شے اُسکے اور خدا کے
مابین حجاب ہے۔ وہ جس چیز کے پاس ٹھیرے گا اُسی کے باعث محجوب ہو جائے گا **اے لڑکے** سُست
نہو۔ کیونکہ سست ہمیشہ محروم رہتا ہے اور ندامت اُسکے گلے کا طوق ہو جاتی ہے۔ کھرے عمل کر
اللہ تعالی نے دنیا و آخرت مین تجھپر بخشش کی ہے۔ ابو محمد عجمی کہا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِیْنَ (الٰہی
ہمین کھرا کر دے) جیدین کی جگہہ جیاداً کہنا چاہتے تھے مگر زبان یاری ندیتی تھی جسنے چکھہ لیا اُسنے پہچان
لیا۔ مخلوق کے ساتھ حسن معاشرۃ و موافقت مع پابندی حد شرع و رضاے الٰہی مبارک خوبی ہے
لیکن اگر یہ حد شرع کو چھوڑ کر عدم رضا کے ساتھ ہو تو مبارک نہین اور نہ اُن کے لیے کرامت ہے
قبول و عدم قبول طاعات کے لیے اہل صفا اور برگزیدہ لوگون کے نزدیک علامتین مقرر ہین
اے لڑکے دعا کا جال پھیلا۔ اور رضا کی طرف آ۔ ایسی حالت مین زبان سے دعا نکر کہ تیرا
دل معترض ہو۔ قیامت کے دن بندہ دنیا کے نیک و بد اعمال یاد کرے گا۔ مگر اُسجگہہ ندامت
نفع ندے گی۔ ذکر فائدہ مند نہوگا بات تو آج یعنی موت سے پہلے یاد کرنے مین ہے۔ کاٹنے
کے وقت کھیتی اور بیج کا ذکر نفع نہین دیتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
جو نیکی بوئے گا قابل رشک ہوگا۔ اور جو بدی بوئے گا۔ ندامت حاصل کرے گا۔ تو موت کیوقت
بیدار ہو جائے گا۔ مگر اسوقت بیداری نفع ندے گی۔ الٰہی ہمین غافلون اور جاہلونکی نیند سے بیدار کر دے آمین
اے لڑکے شریرون کی صحبت تجکو نیکونکی نسبت بدگمانی مین ڈالدے گی۔ کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے نیچے چل۔ نجات پاجائے گا۔ **اے قوم** خدا سے شرمانے
کا حق شرماؤ۔ غفلت نکرو۔ تمہارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ تم جسے نہ کھا سکوگے اُسکے جمع کرنے مین
مشغول ہو۔ جسے نہ پا سکوگے اُسکے امیدوار ہو۔ جہان نہ رہ سکوگے اُسے بنا رہے ہو۔ یہ مقام

خداوندی سے تمہارے لیے حجاب ہے۔ ذکر اللہ عارفون کے دلوںمین خیمہ لگانا۔ اُن کا احاطہ کرتا اور اُن سے
ہر شے کا ذکر بھلا دیتا ہے۔ جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو جنت کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہین۔ ایک جنت منقودؔ
ہے۔ دوسری جنت موعودہ۔ دنیا مین جنت منقودہ رضا، بالقضاء۔ اور خدا سے دل لگانا۔ اور مناجات
اور رفع حجاب مین ہے۔ ایسے دل کا آدمی بہر حال بلا کیفیت و تشبیہ خلوت مین خدا کے ساتھ ہوتا ہے
خدا کی مثل کوئی شے نہین۔ اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔ اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا خدا نے مومنون
سے وعدہ کیا ہے۔ تیرا دیدار الٰہی بلا حجاب جنت موعودہ ہے۔ اسمین شک نہین کہ ہر طرح کی خیر خدا کے
پاس اور شر غیر کے پاس ہے۔ اسکی طرف متوجہ ہونے مین خیر۔ اور اُس سے پشت پھیرنے مین شر ہے
تو جس عمل کا عوض چاہتا ہے وہ تیرے لیے ہے۔ اور جسکو اللہ کے لیے کرتا ہے وہ خدا کا ہے۔ اگر تو عمل
کرکے بدلا مانگے گا تو اُسکی جزا مخلوق سے متعلق ہوجائے گی۔ اور اگر خدا کے لیے کرے گا تو تیرا بدلہ اسکا
قرب اور اسکی طرف نظر ہوگی۔ اعمال پر کسیطرح کا عوض نہ مانگ۔ دنیا اور آخرت، اور بہ نسبت
خدائے عز و جل۔ ماسوی کیا شے ہے۔ کچھہ بھی نہین۔ منعم کو مانگ۔ نعمت کا طالب نہ بن۔ گھر سے
پہلے ہمسایہ طلب کر۔ وہ ہر چیز سے پہلے۔ اور ہر شے کا موجود کرنے والا ہے۔ اور ہر شے کے بعد ہوگا
ذکر موت۔ اور مصیبت پر صبر۔ اور توکل علی اللہ کو ہر حالت مین لازم کرلے۔ یہ تینون خصلتین پوری
ہوجائینگی تو تیرے پاس فرشتہ آنے لگے گا۔ ذکر موت سے تیرا زہد درست ہوجائے گا۔ اور صبر سے
وہ شے حاصل ہوگی جس کا تو خدا سے ارادہ رکھتا ہے۔ اور توکل کے باعث اشیاء تیرے دل سے الگ
ہونگی۔ اور تو خدا سے علاقہ پیدا کرے گا۔ تیرے دل سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہوجائینگی۔ تیرے
پاس ہر جانب سے راحت اور ہر طرف سے حراست و حجابت آجائے گی۔ چھون جانبون سے خدا
تیری حفاظت کرے گا۔ مخلوق مین سے کوئی تجھپر غالب نہ آسکے گا۔ تیری جانب مصائب کے ناکی
اور تکالیف کے دروازے بند کردیے جائینگے۔ تو اُن لوگون مین ہوجائے گا جنکے حق مین اللہ تعالی
یہ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ (تجکو میرے خاص بندون پر غلبہ نہوگا) شیطان
کو اُن مومنین مخلصین پر جو مخلوق کے دکھاوے کو عمل نہین کرتے کیونکر غلبہ ہوسکتا ہے۔ نطق انتہا
مین ہوتا ہے ابتدا مین نہین ہوتا۔ ابتدا سے سر بسر گنگ اور انتہا سراپا گویائی ہے۔ مخلص کی
بادشاہت دل مین اور قوت سِر مین ہوتی ہے۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ اُن مین سلطنت ظاہر و
باطن کے جامع بہت کم ہین۔ ہمیشہ اپنے مال کو چھپائے رکھ۔ کامل ہونے اور دل کے خدا سے واصل
ہونے تک اسی طرح رہ۔ جب تو کامل و واصل ہوجائے گا تو اُس وقت بے پروا ہوگا۔ تجھے اسوقت
پروا کیون ہونے لگی تھی تو نے اپنے حال کو درست کرلیا ہے۔ اپنے مقام پر جا ٹھیرا ہے۔ تیرے
نگہبانون نے تجھے کنکھیون سے دیکھہ لیا ہے۔ اور مخلوق تیرے نزدیک ستونون اور درختون کی

مانند ہوگئی ہے۔ اُنکی تعریف اور مذمت تیرے نزدیک یکسان ہو۔ اقبال وادبار برابر ہے۔ تو اُنکا درست کرنے اور توڑنے والا ہے۔ خدا کے حکم سے اُنمین تصرف کر سکتا ہے۔ خدا نے تجکو حل وعقد کا منصب عطا کیا ہے۔ شاہی نشان تیرے دل کے ہات کی طرف اور علامت تیرے سِر کے ہات کی طرف رد کرتا ہے۔ جب تک یہ تمام معاملات درست نہو جائین کلام نکر۔ اور نہ عقل سے کام لے۔ ہوس نکر تواندہا ہے اس کو ڈہونڈہ جو تجھے کھینچے۔ تو جاہل ہے اُسے طلب کر جو تجھے سکھائے۔ جب کوئی ایسا ملجائے تو اُس کا دامن پکڑلے اُسکے قول اور رائے کو مان۔ اُس کے ذریعہ سے سیدہا رستہ تلاش کر۔ پھر جب تو اُس تک پہنچ جائے تو وہین بیٹھہ جا۔ تاکہ اُسے اچھی طرح پہچان لے۔ اسوقت ہر گم کردہ راہ تیری طرف رجوع کرے گا اور تو فقراء مساکین کے لیے طبق بنجائے گا۔ خدا کے بھید کو چھپانا اور لوگون سے باخلاق پیش آنا جوان مردی مین داخل ہے۔ تو طلب حق اور عما سوی سے الگ ہوکر اسکی رضا کے قریب کہان ہے کیا تو نے اللہ تعالی کا قول نہین سنا مِنْكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا الآیہ (بعض تم مین دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اور بعض آخرت کا) اور دوسری جگہہ فرماتا ہے يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (نیک بندے ذات الہی کا ارادہ رکھتے ہین) اگر تو نیک نصیب ہے تو غیرت کا ہات آئے گا۔ اور تجھے ماسوے اللہ کے ہات سے نجات دے گا۔ اور تو دروازۂ قُرب حق کی طرف چلنا شروع کریگا۔ اسجگہہ خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جب یہ پورا ہو جائے گا تو بلا ضرر و بلا تعب دنیا و آخرت خادم بنکر موجود ہونگی۔ خدا کا دروازہ کھٹکھٹا۔ اور اُسی پر ثابت قدم رہ۔ اس جگہہ تجھے بہت سے وسوسے آئینگے اور نفس۔ ہوا۔ قلب۔ شیطان۔ اور فرشتے کے خطرہ کو پہچان لے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ خطرۂ حق ہے۔ اور یہ خطرۂ باطل۔ تو ہر ایک کو اُسکی علامت سے پہچان لیگا اور جب تو اس مقام پر پہنچ جائے گا تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئے گا کہ خدا اُس سے تجھے ادب دیگا ثابت رکھے گا۔ کھڑا کرے گا۔ بٹھائے گا۔ حرکت دے گا ٹھیرائے گا۔ امر کرے گا روکے گا۔ **ای قوم** زیادتی و نقصان اور تقدم و تاخر کو طلب نکرو۔ تقدیر نے علیحدہ علیحدہ تم سب پر احاطہ کر رکھا ہے۔ تم مین سے ہر ایک کیلئے ایک کتاب اور خاص تاریخ مقرر ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی ہمارا پروردگار مخلوق کے پیدا کرنے۔ روزی اور اجل سے فارغ ہو چکا ہے قلم ہونے والی چیز کو لکھکر خشک ہو گیا ہے خدا ہر چیز سے فارغ اور اُسکی قضا سابق ہے۔ لیکن ہمارے پاس حکم آیا۔ اور اسپر امر و نہی اور اکرام والزام کا پردہ ڈالا گیا۔ اب کسی کے لیے یہ جائز نہین کہ گذشتہ قضا کے ساتھہ حکم پر حجت پکڑے بلکہ یہ کہے کہ وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جائے گا اور بندے سوال کیے جائینگے۔ **ای قوم** اس ظاہر کے ساتھہ اس سیاہی کے ساتھہ جو سفیدی پر قائم ہے عمل کرو۔ تاکہ یہ تمکو اسکے باطن کے ساتھہ عمل کرنے پر برانگیختہ کرے جب تو اس ظاہر پر عمل کرے گا تو یہ فہم باطن تک پہنچا دیگا۔ سب سے پہلے ہر شے کو تیرا سِر سمجھتا ہے پھر اُسے تیرا دل نفس کو لکھا دیتا ہے پھر قلب نفس کو۔ نفس زبان کو۔ اور زبان

خلق کو آگاہ کرتی ہے۔ یہ خلق کے منافع اور مصلحتون کے لیے اُنکی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اگر تو حق سے موافقت کرے اور اُسے چاہے تو تیرے لیے مبارکی۔ تجھپر افسوس کہ خدا کی محبت کا مدعی بن گیا۔ تجھے نہین معلوم تھا کہ اسکے لیے چند شرطین ہین۔ اُن مین سے تجھ مین اور تیرے غیر مین اُسکی موافقت ہے اور اُن مین یہ ہے کہ تو غیر اللہ سے سکون حاصل نکرے۔ اور اس کا انیس بنے۔ اور اسکے ساتھ رہنے سے تجھے وحشت نہو جب کسی بندہ کے دل مین خدا کی محبت ٹھیر جاتی ہے تو اُس سے محبت اور اُس سے الگ کرنے والی تمام چیزون سے دشمنی رکھنے لگتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔ یہ شے خلوت نشینی۔ تمنا جھوٹ نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہین ہوتی توبہ کر اور اپنی توبہ پر ثابت رہ۔ توبہ مین کوئی شان نہین بلکہ اُسپر ثابت و قائم رہنے مین ہے۔ درخت لگانے مین شان نہین نکلتی بلکہ شان اسکے ثابت رہنے اور شاخ نکالنے اور پھل لانے مین نکلتی ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سختی و ضرر۔ فقر و غنا۔ شدت و نرمی۔ بیماری و صحت۔ خیر و شر۔ عطا و منع مین خدا کی موافقت کو لازم کرلو بجز تسلیم الی اللہ مین اور کوئی تمہاری دوا نہین دیکھتا۔ جب کسی شے کا حکم کیا جائے۔ تو اُس سے وحشت نہ کرو اُسمین جھگڑا نڈالو۔ غیر سے اسکی شکایت نکرو۔ اس سے تم پر بلا نازل ہوگی بلکہ سکون و سکوت اور گمنامی کو لازم کردو۔ اُسکے آگے ثابت قدم رہو اور دیکھو کہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے معاملہ مین کیا کرتا ہے اسکی تغیر و تبدیل پر خوش ہوجاؤ جب تم اسکے ساتھ اسطرح رہوگے تو ضرور وحشت تانس سے اور تنہائی خوشی کے ساتھ بدلجائیگی الٰہی تو ہمین اپنی جناب مین اپنے ساتھ رکھ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

پانچوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

اسے لڑکے حق کی بندگی کدھر ہے۔ حقیقت بندگی بیان کر۔ اور تمام کامون مین اُس سے کفایت حاصل کر تو مولے سے بھاگا ہوا غلام ہے۔ اُسکے پاس چلا جا۔ اور عاجزی کر۔ امر کے بجا لانے۔ نہی سے رُکجانے قضا پر صبر و موافقت کرنے سے اُسکے آگے متواضع ہو۔ جب یہ باتین پوری ہوجائینگی تو مولا کیلیے تیری عبودیت پوری ہوگی۔ اور اسکی جانب سے تجھے کفایت حاصل ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ کیا خدا اپنے بندہ کو کفایت نہین کرتا جب تیری عبودیت صحیح ہوجاے گی تو وہ تجکو دوست رکھے گا اور اسکی محبت تیرے دل مین قوی ہوجائے گی۔ اور وہ تجھے اپنا انیس اور بلا تعب و طلب اپنا مقرب بنائے گا۔ پھر تجھے کسی کی صحبت اچھی نہ لگے گی۔ اور تو اُس سے ہر حالت مین رضا مند رہے گا۔ اگر با وجود فراخی زمین تجھپر تنگ اور باوجود کشایش تمام دروازے تجھپر بند ہوجائینگے تو تو ناراض نہوگا۔ غیر کے دروازہ پر نجائے گا۔ اور نہ کسی کا کھانا کھائیگا

اسوقت تو موسیٰ سے جا ملے گا جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ (ہم نے آپپر پہلے ہی سے دودھ پلانے والیان حرام کردی تھین) ہمارا پروردگار ہرشے کا گواہ۔ ہرشے مین موجود۔ ہرشے کا نگہبان۔ ہرشے کے ساتھ اور ہرشے سے قریب ہے۔ تم اُس سے غائب نہین ہو۔ معرفت کے بعد انکار کا کیا کام۔ تجھپر افسوس کہ خدا کو پہچانتا اور پھر انکار کرتا ہے۔ اس سے نہ پھر۔ ورنہ ہر خیر سے محروم ہوجائیگا اسکے ساتھ صبر کر۔ اور اُس سے صبر نکر۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو صبر کرتا ہے قادر ہوجاتا ہے۔ یہ عقل اور یہ جلدی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو صبر کرو۔ اور مقابلہ مین مضبوطی کرو۔ اور دشمن کی گھات پر مقیم رہو۔ اور خدا سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ صبر کے باب مین اکثر قرآنی آیتین موجود ہین جو دلالت کرتی ہین کہ صبر مین خیر۔ نعمتین۔ حسن جزا۔ عطا۔ اور دینی و دنیوی راحت ہے۔ صبر کو لازم کرلو کیونکہ تم اسمین یہان وہان کی خوبی معلوم کر چکے ہو۔ قبرون کی زیارت صالحین سے ملاقات اور نیکیان کرتے رہو۔ تمہارا کام درست ہوگیا ہے تم اُن مین نہو کہ جب نصیحت دیے گئے تو نمانا۔ اور جب سنا عمل نکیا۔ تمہارا دین چار باتون سے جاتا رہا۔ (۱) تم اپنے علم پر عمل نہین کرتے (۲) جس کو نہین جانتے اُسپر عمل کر بیٹھتے ہو۔ (۳) جسے نہین جانتے اُسے سیکھنا نہین چاہتے (۴) لوگون کو جو نہین جانتے اُسکے سیکھنے سے روکتے ہو۔ اے قوم تم ذکر الٰہی کے مجالس مین سیر کے لیے آتے ہو۔ علاج کے لیے نہین آتے۔ واعظ کے وعظ سے منہ پھیرکر اُسکی خطاؤن اور لغزشون کو یاد رکھتے ہو۔ ٹھٹھا کرتے ہو ہنستے ہو۔ کھیلتے ہو۔ تم اپنے سر ہلا ہلا کر خدا کے ساتھ عقد باندہتے ہو۔ اس سے توبہ کرو۔ دشمنان خدا کی مانند نہ بنو۔ اور جو کچھہ سنو اُس سے نفع حاصل کرو۔ اے لڑکے تو عادت کا قیدی ہے مطلب قسمت اور سبب کے ساتھ ٹھیرجانے کا قیدی ہے۔ مسبب اور اُس پر توکل کو بھولگیا ہے۔ جدید عمل اور اُن مین اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین نے جن و انسان کو عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ انکی پیدایش ہوس۔ کھیل کود۔ کھانے پینے۔ سونے اور نکاح کرنے کے لیے نہین۔ اے غافلو۔ اپنی غفلتونسے بیدار ہوجاؤ۔ تیرا دل اور ہر ایک قدم چلتا ہے اور اُسکی محبت تیری طرف چند قدم آتی ہے۔ وہ محبون کی ملاقات کا اُن سے زیادہ مشتاق ہے۔ جسے چاہتا ہے بیحساب روزی عنایت کرتا ہے جب کسی بندہ کو کسی کام کے لیے چاہتا ہے تو اُسکے لیے آمادہ کردیتا ہے۔ یہ بات باطن سے تعلق ہے ظاہر سے نہین۔ جب مذکورہ بالا باتین پوری ہوجاتی ہین تو دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے متعلق اُس کا زہد درست ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے پاس صحت قرب۔ فرشتہ اور سلطنت و امارت آجاتی ہے اُس کا ذرہ پہاڑ۔ قطرہ دریا۔ ستارہ چاند۔ قمر شمس۔ تھوڑا بہت۔ عدم وجود۔ فنا بقا۔ اور تحرک ثبات ہوجاتا ہے اوسکا درخت بڑہکر عرش تک اونچا ہوجاتا ہے۔ اور جڑ زمین مین رہتی ہے اُسکی ٹہنیان دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہین۔ یہ ٹہنیان حکم و علم ہین۔ اسکے نزدیک دنیا انگوٹھی کے

حلقہ کیطرح ہوجاتی ہے۔ نہ دنیا اُسکی مالک رہتی ہے اور نہ آخرت اُسے قید کرسکتی ہے۔ کوئی بادشاہ یا غلام اُسکا مالک نہین ہوتا۔ کوئی پردہ اُسکی آڑ نہین بن سکتا۔ کوئی پکڑنے والا اُسے نہین پکڑتا کوئی کدورت اُسے مکدر نہین کرتی۔ جب یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے تو بندہ مخلوق کے ساتھ ٹھیرنے اُن کا ہاتھ پکڑکر دریائے دنیا سے پار کرنے کے لائق ہوجاتا ہے جب خدا بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے اُن کا رہبر طبیب ادیب۔ وظیفہ مقرر کرنے والا۔ ترجمان۔ مبارک شکار۔ عطیہ۔ چراغ۔ اور آفتاب کر دیتا ہے۔ جب خدا یہ ارادہ کرتا ہے تو ایسا ہوجاتا ہے ورنہ اُسے اپنے پاس چھپالیتا اور غیر کی نظرون سے غائب کر دیتا ہے اس جنس کے بہت سے آحاد وافراد ایسے ہین کہ خدا باوجود کلی حفظ اور پوری سلامتی کے اُنکو خلق کی مصلحت وہدایت کی توفیق دیکر مخلوق کیطرف بھیجتا ہے۔ دنیا کا زاہد آخرت کا۔ اور دنیا وآخرت کا زاہد پروردگا دنیا وآخرت کے ساتھ آزمایا جاتا ہے۔ تم ایسے غافل ہوگویا موت ہی نہ آے گی۔ اور نہ قیامت کے دن اُٹھائے جاؤگے۔ نہ خدا کے سامنے حساب دوگے۔ نہ پلصراط سے گذروگے یہ تمھاری حالت ہے اور تم اسلام وایمان کے مدعی ہو۔ اگر تم عمل نکروگے تو یہ قرآن وعلم تمپر حجت ہوگا۔ اگر تم علما کے پاس حاضر ہوکر اُن کا کہانہ مانوگے تو تمہارا آنا تم پر حجت ہوگا۔ اور تم گنہگار رہوگے۔ گویا پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن کا حکم نہ مانا۔ قیامت کے دن جلال آلہی اور عظمت وعدل وکبریائی تمام مخلوق پر عام ہوگی۔ دنیوی بادشاہ فنا ہوجائینگے۔ اور اُس کا ملک باقی رہے گا۔ قیامت مین سب اُسی کی طرف رجوع کرین گے اور اللہ والون کی بادشاہت عزت وغنا اور اکرام آلہی ظاہر ہوگا۔ وہ آج عباد وبلاد کی رونق دنیا اور زمین کی میخین ہین۔ اُنکے باعث زمین کا قیام ہے۔ وہ مخلوق کے امیر ورئیس اور خدا کے نواب ہین۔ یہ باعتبار معنی ہے باعتبار ظاہر نہین۔ آج یہ امر معنوی ہے۔ کل ظاہر ہوجائے گا۔ کفار سے لڑنے والون کی شجاعت اُنسے جا بھڑنے اور ثابت قدم رہنے مین ہے۔ نیکونکی شجاعت نفسون۔ ہواؤن طبیعتون۔ شیطانون اور برے دوستون کی ملاقات مین ہے۔ جو شیاطین الانس ہین خواص کی شجاعت دنیا وآخرت اور ماسوے اللہ سے زہد مین ہے۔ اے لڑکے اس سے پہلے بیدار ہوکہ تو بلا حکم خود بیدار کیا جائے۔ دیانت اختیار کر۔ اور دینداروں سے مل۔ کیونکہ فی الواقع انسان وہی ہین خدا کی اطاعت کرنے والا عاقل تر اور نافرمان بہت بڑا جاہل ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علیک بذات الدین تربت یداک دیندار کو لازم کرلے تیرے دونون ہات خاک آلودہ ہون یعنی تو محتاج ہوجائے تیرے معنی محتاج ہوگیا اور اکثر یہ بمعنے استغنے ہے یعنی تونگر ہوگیا۔ جب تو اہل دین سے ملے اور اُن سے محبت کریگا تیرے ہات مستغنے ہوجائین گے۔ اہل دل نفاق واہل نفاق سے جو لطور ریا رلاطائل عمل کرتے ہین وحشت کریگا۔ تجھسے وہی عمل قبول ہوگا جو تو خالص اُسکے لیے کرے گا۔ صورت عمل قبول نہین ہوتی۔ بلکہ معنے ہوتے ہین جب تو عمل مین اپنے نفس ہوا شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے گا تو وہ قبول کریگا

خالص عمل کر۔ اور اُن پر نظر نہ ڈال۔ وہی قبول ہوگا۔ جو اسکے لیے ہے۔ مخلوق کے لیے نہو۔ تجھہ افسوس کہ خلقت کے لیے عمل کرے اور یہ چاہے کہ خدا اسکو قبول کرے۔ یہ ہوس ہے۔ حرص تکبر اور فرحت کو چھوڑ خوشی کم اور غم زیادہ کیا کر۔ کیونکہ دار الحزن اور قیدخانہ مین ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر تھے ہنسی خوشی کم اور غم زیادہ کیا کرتے تھے۔ دوسرے کا دل خوش کرنے کے لیے بجز تبسم کے بہت کم ہنستے تھے۔ آپکے قلب مبارک مین احزان واشغال تھے۔ اگر صحابہ اور امور دنیا نہوتے تو آپ گھر سے نہ نکلتے اور کسی کے پاس نہ بیٹھتے اے لڑکے جب خدا کے ساتھ تیری خلوت نشینی درست ہوجائے گی تو تیرا سینہ جیتناک اور دل صاف ہوجائیگا۔ نظر سراپا عبرت دل سر بسر فکر روح اور باطن خدا کی طرف واصل ہوجائیگا۔ دنیا کا فکر عقوبت وحجاب اور آخرت کا فکر دل کے لیے علم وحیات ہے جس بندہ کو تفکر ملتا ہے اُسے احوال دنیا وآخرت کا علم عطا کیا جاتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ اپنا دل دنیا مین ضائع کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی جو کچھہ تیری قسمت مین ہے اُس سے فارغ ہوچکا ہے۔ اور اسکے لیے اوقات معین کیے ہین جو اُسے معلوم ہین۔ تیرے لیے ہر روز نیا رزق ہوتا ہے خواہ اُس سے مانگ یا نانگ۔ تیری حرص خداوند کے نزدیک تجھے رسوا کریگی۔ تو نقصان ایمان کے باعث روزی مانگتا ہے ایکی زیادتی کے باعث طلب سے بیٹھ رہتا ہے اُسکے کمال کے سبب روزی سے بالکل بے پروا ہوجاتا ہے اے لڑکے قطعی بات کو ہنسی بازی سے نہ ملا۔ تو مخلوق کے ساتھ اپنے دل پر قادر نہین تو خالق کے ساتھ اُسے کیونکر جمع رکھہ سکتا ہے۔ تو شرک بالسبب ہے۔ مسبب کے ہمراہ کیونکر رہیگا ظاہر و باطن۔ اور جو تو سمجھتا ہے اور جو نہین سمجھتا اور جو مخلوق کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس جمع نہین ہوسکتا۔ جو مسبب کو بھول کر سبب مین مشغول رہا۔ اول کو چھوڑ کر ثانی مین مصروف ہوا اور باقی کو بھولکر فانی سے خوش ہوا وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ اے لڑکے تو جاہلونکی محبت مین رہتا ہے۔ اسلیے اُن کا جہل تیری طرف متعدی ہوتا ہے۔ احمق کی صحبت نقصان کی صحبت ہے مومنین اہل یقین اور علماے باعمل کی صحبت اختیار کر۔ تمام تصرفات مین مومنون کا حال اچھا ہے مجاہدات اور اپنے نفسون اور خواہشون کو مغلوب کرنے پر قادر ہین۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مومن کے چہرہ پر خوشی اور دل مین غم رہا کرتا ہے۔ یہ اپنی قوت سے اسپر قادر ہے کہ مخلوق کے روبرو خوشی ظاہر کرے۔ خدا کے اور اپنے مابین غم وملال کو پوشیدہ رکھے۔ اُس کا غم دائمی ہوتا ہے۔ تفکر گریہ بہت ہے اور ہنسی کم۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن کو اپنے پروردگار سے ملے بغیر راحت نہین۔ مومن ظاہری خوشی سے اپنے غم کو چھپاتا ہے اُس کا ظاہر کسب مین متحرک اور باطن خدا کی طرف ساکن رہتا ہے۔ اس کا ظاہر عیال کے لیے ہے اور باطن خدا کے لیے ہم کلام بھید اہل واولاد۔ ہمسایہ ہمسائی۔ اور مخلوقات مین سے کسی پر ظاہر نہین ہوتا۔ وہ پیغمبر علیہ السلام

کا یہ قول سنتا ہے کہ مخفی رکھنے کے ساتھ اپنے امور پر مدد چاہو۔ مومن ہمیشہ اپنا راز چھپاتا رہتا ہے اور اگر غلبہ کی حالت طاری ہوتی ہے یا اُسکی زبان سے کوئی کلمہ نکلجاتا ہے تو فوراً تدارک کرتا اور عادتکو بدل دیتا ہے۔ جو ظاہر ہوا اُس کو چھپاتا۔ اور اس اظہار سے عذر کیا کرتا ہے اے لڑکے تو مجھے اپنا آئینہ بنا اور تو مجکو اپنے دل اور بھید اور اعمال کا آئینہ بنالے۔ میرے پاس آ۔ تو اپنے نفس مین وہ کیفیت دیکھے گا جو مجھسے دور رہنے مین نہین دیکھ سکتا اگر تجھے دین کے متعلق کسی بات کی ضرورت ہے تو مجھے اپنے لیے لازم کرلے۔ مین دین الٰہی مین تجھے خوف نہ کرونگا۔ مین دینی معاملات مین بے شرم ہون۔ ایسے سخت ہاتون سے تربیت دیا گیا ہون جو اپنا نفع حاصل کرنے والے اور منافق نہ تھے دنیا کو اپنے گھر مین چھوڑ۔ اور مجھسے قریب ہو۔ مین آخرت کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہون۔ میرے پاس ٹھیر۔ میرا قول سُن۔ اور عنقریب مرنے سے پہلے اُس پر عمل کر۔ خدا کے خوف اور خشیۃ کا دائرہ کھینچ۔ اگر تجکو خوف خدا نہین تو دنیا و آخرت مین تیرے لیے امن نہین۔ خدا سے ڈرنے ہی کا نام علم ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سے اُسکے وہی بندے ڈرتے ہین جو عالم ہین۔ خدا سے وہی عالم ڈرتے ہین جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین جانتے اور اُسکو عمل مین لاتے ہین۔ خدا سے اپنے اعمال کی جزا نہین مانگتے۔ بلکہ اُسکی رضامندی و قرب کا ارادہ رکھتے ہین اوسکی محبت اور بُعد و حجاب سے نجات چاہتے ہین۔ یہ چاہتے ہین کہ دنیا و آخرت مین اُن کے روبرو دروازہ بند نہو۔ دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ کی طرف رغبت نہین کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لیے ہے۔ اور آخرت ایک قوم کے لیے۔ اور خدا ایک اور قوم کے لیے۔ وہ کونسی ہین یقین رکھنے والے عارف مومن۔ جو اُسکے محب پرہیزگار۔ اُس سے ڈرنے والے۔ غمزدہ اور اسکے لیے شکستہ دل ہین۔ یہ وہ لوگ ہین کہ بغیر دیکھے خدا سے ڈرتے ہین۔ خدا اُنکی ظاہری آنکھون سے غائب اور دلکی آنکھون کے روبرو ہے۔ اُس سے کیونکر نہ ڈرین حالانکہ وہ ہر دن نئی شان مین ہے۔ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ کسیکی مدد کرتا ہے کسی کو رسوا کرتا ہے۔ اسے جلاتا ہے اُسے مارتا ہے۔ اسے صاحب اقبال کرتا ہے اُسے صاحب ادبار۔ اسے قریب کرتا ہے اُسے بعید۔ اپنے فعل سے سوال نہین کیاجاتا اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جائینگے۔ الٰہی ہمین اپنا مقرب بنا۔ دور نرکھ اور دنیا و آخرت مین ہمکو نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھٹی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نصف شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن مدرسہ مین فرمایا

نیکون کے دل صاف پاک مخلوق کو بھولنے خدا کو یاد کرنے۔ دنیا کو فراموش۔ اور آخرت کو یاد رکھنے

والے ہین وہ جو کچھہ تمہارے پاس ہے سب کو چھوڑکر اُسے یاد رکھتے ہین جو خدا کے پاس ہے۔ تم اُن سے اور
اُن کے حالات سے متحیر اور آخرت کو چھوڑ کر دنیا مین مشغول ہو۔ تم خدا کی شرم چھوڑکر اُسپر بیحیائی کو جائز
رکھتے ہو۔ اپنے بھائی مومن کی نصیحت قبول کر۔ اس کا مخالف نہو۔ وہ تیرے لیے ایسی چیز دیکھتا ہے کہ تو
اپنے لیے نہین دیکھہ سکتا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے
مومن اپنے مومن بھائی کی خیر خواہی مین سچا ہوتا ہے اُسپر مخفی اشیا کو ظاہر کرتا حسنات وسیئات کو جدا
کر دیتا اور اُسکے نفع ونقصان کو معلوم کرا دیتا ہے۔ وہ پاک ذات ہے جسنے میرے دل مین مخلوق کی خیر
خواہی ڈالی۔ اور اس کا بہت بڑا غم مجھے دیا۔ مین ناصح ہون اور اس کا کچھہ بدلا نہین چاہتا۔ میری
مزدوری خدا کے پاس جمع ہے۔ مین دنیا کا طالب نہین ہون۔ مین دنیا وآخرت اور ما سواے کو
نہین پوجتا بجز خالق واحد احد اور قدیم کے کسی کی عبادت نہین کرتا۔ تمہاری نجات سے میری
خوشی اور ہلاکت سے میرا غم وابستہ ہے جب مین کسی مرید صادق کا منہ دیکھہ لیتا ہون جسنے میرے
ہات پر نجات پائی ہو تو کھانے پانی سے سیر ہو جاتا ہون کپڑے پہن لیتا ہون خوش ہو جاتا ہون کہ
میرے ہات تلے رہکر ایسا نکل آیا اے لڑکے میرا مقصود تو ہے مین نہین ہون اگر متغیر ہوگا تو تجہ
مین ہونگا۔ مین عبور کر چکا ہون۔ اور تو اپنے لیے مجھے دوست رکھتا ہے۔ میرے ساتھہ تعلق کر لے تاکہ تو
جلد ہی سے عبور کر جائے اے قوم اللہ اور مخلوق پر تکبر چھوڑ دو۔ اپنا مرتبہ پہچانو۔ اپنے نفسون مین تواضع
کو جگہہ دو۔ پہلے تم ذلیل پانی کے ناپاک نطفے تھے۔ آخر مین مردار ہوکر پڑے رہوگے۔ اُنہین سے نہو
جن کو طمع کھینچتی۔ ہوا شکار کرتی۔ اور خواہش ایسی چیز مانگنے کے لیے بادشاہون کے دروازون پر
لیجاتی ہے جو اسکی قسمت مین نہین یا ذلت وخواری کے ساتھہ ایسی چیز مانگتا ہے جو اُسکے مقدر مین ہے
پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو چیز قسمت مین نہو اسکا مانگنا بندہ کے لیے خدا کا نہایت سخت عذاب
ہے۔ اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھپر افسوس۔ کیا تجھے یہ گمان ہے کہ اہل دنیا جو مقدر مین
نہین وہ تجھے دیسکین گے۔ یہ شیطان کا وسوسہ ہے جو تیرے دل اور سر سے پیدا ہوا ہے۔ تو خدا
کا بندہ نہین ہے بلکہ اپنے نفس وخواہش اور شیطان وطبیعت اور درہم ودینار کا بندہ ہے۔ کوشش
کر کسی نجات یافتہ کو دیکھے تاکہ اُسکے طریقہ پر آکر تو بھی نجات پا جائے۔ بعض صالحین سے مروی ہے
کہ جس نے نجات یافتہ کو نہ دیکھا وہ خود نجات سے محروم رہا۔ تو نجات یافتہ کو دیکھتا تو ہے لیکن ظاہری
آنکھون سے۔ نہ کہ دل اور سر کی آنکھون سے۔ تیرا ایمان تیرے لیے نہین ہے۔ اس لیے تجکو ایسی
بصیرت حاصل نہین ہوئی جس سے غیر کو دیکھہ سکے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے آنکھین اندھی نہین ہوتین
بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہین جو سینون مین ہین۔ مخلوق کے ہاتون سے دنیا حاصل کرنے کا طامع
دین کو انجیر اور باقی کو فانی سے بیچ رہا ہے۔ اس لیے اُسے نہ یہ ہات لگے گا نہ وہ۔ تو جب تک

ناقص الایمان رہے اپنے ذمہ اصلاح معاش لازم کرلے تاکہ لوگون کا محتاج نہو۔ اورا پنا دین صرف کرکے انکے مال کھاجاے۔ پھر جب تیرا ایمان کامل اور قوی ہوجاے تو خدا پر توکل کرنے اور اسباب سے الگ ہوجانے کولازم پکڑلے۔ ارباب کو چھوڑدے۔ اور تمام اشیا سے دل کے ساتھ کنارہ کرلے۔ تیرا دل تیرے شہر۔ اہل۔ دکان۔ اور جان پہچان سے الگ ہوجاے۔ اور تو اپنے تمام مقبوضات اپنے اہل اور بھائیون کے سپرد کردے گا۔ اور تو خود ایسا ہوجاے گا گویا ملک الموت نے تیری جان لے لی۔ اور موت کے اُچکنے نے تجھے اچک لیا۔ گویا زمین شق ہوکر تجھے نگل گئی۔ گویا تقدیر اور قدرۃ سابقہ کی موجون نے تجھے پکڑلیا۔ اور دریاے علم مین ڈالکر ڈبودیا۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اُسے اسباب ضرر نہین کرتے۔ کیونکہ وہ ظاہری ہوتے ہین۔ باطنی نہین ہوتے۔ اور تمام اسباب غیر کے لیے ہوتے ہین اسکے لیے کچھ بھی نہین **اے قوم** اگر تم اسباب سے الگ ہوتے اور اُنکے ساتھ تعلق رکھنے پر دلی غور سے من کل الوجہ قادر نہین ہو تو اگر ایسا کل وجہ سے ممکن نہو تو بعض وجہ سے سہی۔ کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین دنیا کے غمون سے جسقدر ہوسکے فارغ ہوجاؤ۔ **اے لڑکے** اگر تو غم دنیا سے فارغ ہونے پر قادر ہے تو اسے کرگزر۔ ورنہ دل سے خدا کی طرف دوڑ۔ اور اُسکے دامن رحمت سے لپٹ جا۔ تاکہ تیرے دلسے غم دنیا نکل جاے۔ وہ ہر شے پر قادر۔ ہر چیز کا عالم ہے۔ ہر شے اُسکے قبضہ مین ہی۔ اسکے دروازہ پر جا پڑ۔ اور یہ مانگ کہ تیرے دلکو غیر سے پاک کرے۔ ایمان کو اپنی معرفت اپنے علم۔ اور مخلوق کی طرفسے بے پروائی سے بھردے۔ اُس سے سوال کرکہ تجھے یقین عطا کرے۔ تیرے دلکو اپنا انس دے اور اعضا کو اپنی طاعت مین مشغول رکھے۔ ہر چیز اُس سے مانگ۔ غیر سے نہ مانگ۔ اپنی طرح کی مخلوق کے آگے ذلیل نہو۔ بلکہ تیرا ذلیل ہونا اُسکے لیے ہو غیر کے واسطے نہو۔ تیرا معاملہ اسکے ساتھ اور اُسکے لیے ہو غیر سے نہو **اے لڑکے** بلا عمل قلب فقط زبانی جمع خرچ تجھے ایک قدم خدا کی طرف نہین لیجا سکتا۔ سیر دلی سیر۔ اور قرب قرب اسرار۔ اور عمل عمل باطنی کا نام ہے۔ اس کے ساتھ اعضا سے حدود شرع کی محافظت اور خدا اور اُسکے بندون کے لیے تواضع لازم ہے۔ جسنے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اسکے لیے بڑائی نہین جسنے مخلوق کے لیے اعمال ظاہر کیے اسکے لیے عمل نہین۔ اُن فرائض کے سوا جنکا اظہار ضروری ہے باقی اعمال خلوتون مین ہوتے ہین۔ جلوتون مین نہین ہوتے۔ بنیاد مضبوط کرنے مین پہلے تو کوتاہی کرچکا ہے۔ اوپر کی دیوار کی مضبوطی نفع نہین دے گی۔ جب دیوار گرنے کو ہو اور بنیاد مضبوط ہو تو تو اُسکی درستی پر قادر ہے اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے۔ جسکے پاس توحید و اخلاص نہین اسکے پاس عمل نہین۔ توحید و اخلاص سے عمل کی بنیاد مضبوط کر۔ پھر خدا کی طاقت و قوت سے نہ کہ اپنی طاقت و قوت سے اعمال کی دیوار چن۔ توحید کا ہات باقی ہے نہ کہ نفاق و شرک کا۔ موحد وہی ہے جسکے عمل کا چاند چڑھ جائے

منافق۔ ایسا نہین ہوتا۔ آلہی ہرحال مین نفاق کو ہم سے دور رکھ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

ساتوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ستر شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا

اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج۔ ہمین صبر دے۔ اور ثابت قدم رکھ۔ ہم پر اپنی عطا کی زیادتی کر۔ اور اسپر شکر کی توفیق دے۔ الی آخر الدعا۔ پھر فرمایا۔ اے قوم صبر کرو۔ دنیا سر بسر آفت و مصیبت ہے اور اسکے خلاف حالت شاذونادر پائی جاتی ہے۔ کوئی نعمت ایسی نہین جسکے پہلو مین رنج اور کوئی خوشی ایسی نہین جسکے ساتھ ملال نہو۔ ہر فراخی کے ہمراہ تنگی موجود ہے۔ دنیا کی طرف سے کروٹ لیکر شرع کے ہاتون اس سے اپنا حصہ لو کیونکہ دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی یہی تدبیر ہے اے لڑکے اگر تو مرید ہے تو اپنے مقسوم کو شرع کے ہات سے اور اگر خاص یا صدیق ہے تو امر کے ہات سے اور اگر فانی یا واصل و مقرب ہے تو اسے خدا کے ہات سے لے تیری جانب حکم بھیجا جائیگا۔ حکم کرنیوالا تجکو حکم کریگا۔ اور نہی روکے گی۔ اور فعل تجھ مین حرکت کرے گا۔ مخلوق تین قسم ہے (۱) عامی (۲) خاص (۳) خاص الخاص متقی مسلمان عامی ہے جو شریعت کو ہاتون سے تھام رہا ہے۔ جسنے شرع کو پکڑ رکھا ہے اس سے جدا نہین ہوتا۔ اور اللہ تعالے کے اس قول پر عمل کرتا ہے ما آتاکم الرسول الایہ (جو کچھ رسول تم کو دے اسے لیلو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) جب یہ تمام ہو جاتا اور آدمی اسپر ظاہراً اور باطناً عمل کرنے لگتا ہے تو دل منور ہو جاتا ہے جس سے وہ اشیا کو دیکھتا ہے۔ اور جب شرع کے ہات سے کوئی چیز لیتا ہے تو دل مستغنی ہو جاتا اور الہام الہی کا طالب بنجاتا ہے۔ کیونکہ اسکا الہام ہر شے پر عام ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فالھمھا فجورھا وتقوٰھا (اللہ تعالی نے نفس کو اسکا فجور اور تقوے الہام کیا ہے) ایسا شخص دل سے فتوے لیتا اور الہام الہی کا منتظر رہتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کو لے لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کچھ اس سامان معیشت تیار کرنے والے کی دکان مین ہے سب اسکی ملک ہے اسکے قبضہ مین ہے پھر رجوع کرتا ہے اور اس کا دلی نور اور زیادہ چمکنے لگتا ہے۔ اور جو کچھ اسکے پاس ہے اسی نور مین دیکھ لیتا ہے۔ یہ مرتبہ قوۃ ایمان و توحید کے وقت شرع پر عمل کرنے اور دنیا و مخلوق سے دل الگ کر لینے اسکے جنگلون اور دریاؤن کو عبور کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اسوقت صبح صادق آجاتی۔ نور ایمان نور قرب الہی۔ نور صبر نور علم۔ نور آہستگی نور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب حقوق شرع ادا کرنے اور اسکی متابعت کا ثمرہ ہے۔ ابدال جو خواص الخواص ہین شرع سے فتوے لیکر امر الہی۔ اسکے فعل و تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہین۔ ان تین کے سوا ہلاک در ہلاک۔ مرض در مرض۔ حرام در حرام اور دین کے سر کا درد۔ اسکے دل کی نجاست اور اسکے بدن کی میل ہے اے قوم تم بیشک طرح طرح

کے تصرفات الٰہی اس لیے ہوتے ہین کہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو تصدیق کرتے ہو یا تکذیب کرتے ہو۔ جو تقدیر سے موافقت نہین کرتا اسکے ساتھ نرمی نہین کیجاتی اور نہ اُسے توفیق دیجاتی ہے۔ جو احکام الٰہی کے رضامند نہین اس سے رضامندی ظاہر کیجائے گی۔ جو نہین دیتا اُسے کچھ نہین دیا جاتا۔ جو کسیکی زیارت کو نہین جاتا کوئی اُسکے پاس سوار ہو کر نہین آتا ہے اسے جاہل تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اپنے ارادہ کو بدل ڈالتا ہے۔ کیا تو دوسرا خدا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے موافق کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات برعکس ہے۔ اس کا عکس کرنا کہ راہ صواب ہات آئے۔ اگر تقدیر نہوتی تو تو جھوٹے دعودن کو نہ پہچانتا جواہر امتحان کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہین۔ اپنے نفس کا اصلاح انکار کر جسطرح وہ خدا کا انکار کر رہا ہے۔ جب تو نفس کا منکر ہوگا تو غیر کے انکار پر قادر ہو جائے گا۔ قوت ایمان کے اندازہ سے منکرات زائل ہوتے ہین۔ اور اسکے ضعف کے اندازہ سے تو گھر مین بیٹھ رہیگا اور انکے ازالہ سے عاجز ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم وہ ہین جو شیاطین انس و جن کی ملاقات کے وقت ثابت رہتے ہین۔ اور جو نزول بلا و آفات کے موقع پر جگہہ سے نہین ہلتے۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت نہین ہین اس لیے ایمان کا مدعی نہو۔ سب سے دشمنی اور خالق کل سے دوستی کر۔ پھر اگر وہ کسی ایسی شے کو تیرا محبوب بنادے جسے تو دشمن سمجھتا ہے تو تو محفوظ رہے۔ کیونکہ اسوقت محبوب بنانیوالا وہ ہوگا نہ کہ تو۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمہاری دنیا مین سے تین چیزین میری محبوب بنائی گئی ہین خوشبو اور عورت۔ اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے۔ یہ چیزین بغض۔ ترک۔ زہد۔ اور اعراض کے بعد آپکی محبوب بنائی گئی ہین۔ تو اپنا دل ماسوا اللہ خالی کرلے۔ وہ جس چیز کو چاہیگا تیرا محبوب بنادیگا

آٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ مین فرمایا

ریاکار کے کپڑے پاک ہین اور دل ناپاک مباحات مین زہد کرتا اور کمائی سے جی چراتا ہے۔ دین کے بدلے روٹی کھاتا ہے اور کچھ پرہیز نہین کرتا۔ صریح حرام خوار ہے۔ عوام کو اُس کا حال معلوم نہین اور خواص سے مخفی نہین۔ اُس کا زہد و طاعت ظاہرداری کا ہے۔ اسکا ظاہر آباد ہے اور باطن خراب۔ افسوس۔ خدا کی طاعت دل سے ہوتی ہے نہ کہ جسم سے۔ یہ سب چیزین قلوب و اسرار اور معانی سے متعلق ہین۔ تو جن کپڑون مین ہے اُنسے الگ ہو جا تاکہ مین تجکو خدا سے ایسی پوشاک لیکر دون جو کبھی پرانی نہو۔ تو کپڑے اُتار لے تاکہ وہ خود تجکو پہنا دے۔ حقوق الٰہی مین سستی کرنے کا لباس اتار ڈال۔ مخلوق کیساتھ ٹھیرنے اور اُنسے شرکت کرنیکے کپڑے پھینکدے۔ شہوت۔ رعونت۔ عجب و نفاق مخلوق کے نزدیک اپنی مقبولیت۔ اُنکی توجہ اور عطا کا لباس دور کر۔ دنیا کے کپڑے اتار اور آخرت

کا خلعت پہن - اپنی طاقت وقوت اور وجود سے الگ ہوکر بلاطاقت وقوت اور بلاوقوف سبب وبلاشریک بالمخلوقات اپنے آپکو خدا کے سامنے ڈالدے - جب تو ایسا کریگا تو اُسکی مہربانیان اپنے گرد دیکھے گا اسکی رحمت آکر تجھے مطمئن کردیگی - اسکی نعمت اور احسانات تجکو لباس پہنا ئینگے اور اپنے سے ملا لینگے اِدھر بھاگ - اس کی طرف اسطرح برہنہ ہوکر جا کہ نہ تو ہوا ور نہ غیر - اِدھر غیر سے الگ ہوکر چل - سب کو چھوڑ چھاڑ کر اُدھر کی سیر کر وہ تجکو جمعیت دیگا - واصل کریگا - تیرے ظاہر و باطن کو قوت دیگا یہانتک کہ اگر تجھپر تمام دروازہ بند ہوجائینگے اور اگر تو ان تمام بوجھونکو اُٹھائے گا تو آہین خدا تجکو محفوظ رکھے گا - جسنے مخلوق کو توحید کے - دنیا کو زہد کے اور ماسوے اللہ کو رغبت کے ہات سے فنا کردیا - اُسنے پوری فلاح وفتحمندی حاصل کی - اور دنیا وآخرت کی نیکی کا حصہ لیا - موت سے پہلے اپنے نفسون - خواہشون - اور شیطانون کو مار ڈالو - اور عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم کرلو **اے قوم** میرا کہا مان لو - مین خدا کی طرف سے داعی ہون - تم کو اُسکی طاعت اور دروازہ کیطرف بلاتا ہون اپنے نفس کیطرف نہین بلاتا - منافق مخلوق کو خدا کی طرف نہین بلایا کرتا بلکہ اپنی طرف کھینچا کرتا ہے وہ حظوظ اور قبولیت کا طالب - دنیا کا خواہان ہے - اے جاہل تو اس کلام کو نہین سنتا اپنے نفس و ہوا کے ساتھ اپنے حجرہ مین بیٹھا ہوا ہے - تو سب سے پہلے صحبت مشائخ - نفس وطبع اور ماسوے اللہ کے قتل کا محتاج ہے - پہلے مشائخ کے دروازون پر جا - پھر اُنسے جُدا ہوکر خدا کے ساتھ اپنے حجرہ مین بیٹھ - جب یہ پورا ہوجائے گا تو تو مخلوق کی دوا - اور خدا کے حکم ہادی ومہدی بنجائیگا تیری زبان پرہیزگار اور دل فاجر ہے - تیری زبان خدا کی حمد کرتی ہے - اور دل اُسپر معترض ہے تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر - ظاہر موحد ہے - اور باطن مشرک - تیرا زہد اور دین سب ظاہری ہے اور باطن اسطرح خراب ہے جسطرح بیت الخلا پر سفیدی - اور ڈلاو پر قفل - جب تیرا ایسا حال ہے تو گویا شیطان نے تیرے دل پر خیمہ لگا کر اُسے اپنا گھر بنالیا ہے - مومن اول باطنی عمارت بناتا ہے - پھر ظاہری جسطرح کوئی گھر بنانے والا کہ پہلے اندر کے ضلعے بنانے مین بہت سامال صرف کردیتا ہے - اور اسوقت بیرونی دروازہ خراب خستہ ہوتا ہے - پھر تعمیر پوری ہوجاتی ہے تو دروازہ درست کرلیتا ہے اسیطرح ابتدا مین خدا اور اُسکی رضامندی ہونی چاہیے - پھر اُسکے حکم سے مخلوق کیطرف التفات ہو - ابتدا تحصیل آخرت سے ہو اسکے بعد دنیا سے تو اپنا حصہ لے سکتا ہے -

نوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہوین شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا - اللہ تعالی اپنے دوست کو عذاب نہین دیتا بلکہ گاہے

گاہے کسی چیز مین مبتلا کر دیا کرتا ہے ۔ مومن اسے خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا یا آخرت کے متعلق کسی آیندہ مصلحت کے لیے اُسے آزمایا کرتا ہے اسی لیے بلا سے رضامند اور اس پر صابر ہو کر خدا کو تہمت نہین لگاتا خدا نے بلا کے باعث اُسے دیگر منکرات سے روک رکھا ہے ۔ اے دنیا مین مشغول رہنے والو ۔ اس مقام مین کلام نکرو ۔ تم زبان سے بولتے ہو نہ کہ دل سے ۔ خدا اور اُسکے کلام اور انبیا سے روگردان ہو ۔ انبیار کے حقیقی تابع اُنکے خلفار اور قائم مقام ہین ۔ تم تقدیر اور قدرت مین جھگڑتے ہو ۔ مخلوق کے عطیہ پر خدا کے احسانات سے فارغ ہو ۔ خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک جبتک خالص توبہ کرکے اُسپر قائم نرہوگے اور قضا و قدر کے ساتھ (خواہ تمہارے نفع کے لیے ہو یا نقصان کے ۔ تم کو عزت دے یا ذلت ۔ فقر ہو یا غنا ۔ صحت ہو یا مرض ۔ اچھی بات ہو یا بُری) موافقت نکروگے تمہاری کوئی بات قبول نکیجائیگی ۔ اے قوم تابع بنو تاکہ متبوع بنجاؤ ۔ خدمت کرو تاکہ مخدومی حاصل ہو قضا و قدر کے تابع و خادم بنے رہو تاکہ وہ تمہارے تابع و خادم بنجائین اُن کے آگے جھک جاؤ تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکین ۔ کیا تم نے یہ نہین سُنا کہ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا ۔ جیسے تم ہوگے ویسا ہی تمپر حاکم ہوگا ۔ تمہارے اعمال گویا تمہارے حاکم ہین ۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا ۔ بلکہ تھوڑے عمل کی جزا بہت دیتا ہے ۔ صحیح کو فاسد اور سچے کو جھوٹا نہین بناتا **لے لڑکے** تو خادم ہو کر مخدوم بنے گا ۔ اور تقدیر سے موافقت کرکے نیکیونکی توفیق دیا جائے گا ۔ خدا کی طاعت کر ۔ اور اُس سے الگ ہو کر اُن بادشاہونکی خدمت مین نرہ جو نفع نقصان کچھ نہین پہنچا سکتے وہ تجھے کیا دیتے ہین ۔ کیا جو تیری قسمت نہو وہ دیسکتے ہین ۔ یا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر نکیا ہو وہ مقدر کر سکتے ہین ۔ اُنکے پاس کوئی جدید شئے نہین ہے ۔ اگر تو اُنکی عطا کو جدید یا نیگا تو کافر ہوجائے گا ۔ کیا تو نہین جانتا کہ دینے اور ندینے والا ۔ ضرر اور نفع پہنچانے والا خدا کے سوا اور کوئی نہین ۔ وہی مقدم ہے اور وہی مؤخر ۔ اگر تو جواب دے گا کہ مین اس بات کو جانتا ہون تو مین کہونگا تیرا یہ علم کیسا ہے کہ تو غیر کو اُسپر مقدم کر رہا ہے ۔ افسوس تو دنیا کے بدلے آخرت کو اور طاعت نفس و ہوا و شیطان و خلق کے بدلے طاعت الٰہی کو اور غیر کے سامنے شکایت لیجا اپنے تقوے کو کیون فاسد و تباہ کر رہا ہے ۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ خدا پرہیزگارون کا حافظ و ناصر ہے ۔ اُنکی بلائین رد کرتا ہے ۔ اُن کو سکھاتا اور اپنی معرفت دیتا ہے ۔ ہات پکڑکے مکروہات سے نجات عنایت فرماتا ہے ۔ اُن کے دلون کو دیکھتا اور اُنھین ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے ۔ اے ابن آدم مجھسے اس قدر حیا کر ۔ جسقدر اپنے نیک ہمسایہ سے ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے ۔ کہ جب بندہ اپنے دروازے بند کرلیتا ۔ پردے چھوڑ دیتا اور مخلوق سے چھپکر خلوت مین گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اے ابن آدم تو نے تمام دیکھنے والون مین مجھے ادنی درجہ کا سمجھا

دسوین مجلس
شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین - مین اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سے بری ہین - متقی عبادت الٰہی مین تکلف نہین کیا کرتا - کیونکہ عبادت اُسکی عادت ہو گئی ہے - وہ اپنے ظاہر و باطن سے بلا تکلف عبادت کیا کرتا ہے - منافق عموماً ہر حال مین - اور خصوصاً عبادت الٰہی مین بہت تکلف کرتا ہے - ظاہر مین تکلف سے ادا کرتا ہے اور باطن مین تارک ہے - وہ متقیون کے مقام مین داخل نہین ہوتے ہر جگہہ کے لیے ایک مقال اور ہر عمل کے لیے ایک شخص مقرر ہے - لڑائی کے کام کے وہی آدمی ہین جو اسکے لیے پیدا کیے گیے ہین - اے منافقو اپنے نفاق سے توبہ کرو - بھاگنے سے باز آؤ - شیطان کو اپنے اوپر ہنسوانے اور خوش ہونے کے لیے کیون چھوڑتے ہو - تمہارا نماز روزہ - اور اسیطرح صدقات اور حج و زکوۃ خدا کے لیے نہین بلکہ مخلوق کے واسطے ہے - تم کام کرنے اور محنت اُٹھانے والے ہو - اگر تدارک اور توبہ و معذرت نکروگے تو عنقریب دہکتی آگ مین داخل ہوگے - بلا آمیزش بدعات اِتباع کو لازم کرلو - سلف صالح کا طریقہ اختیار کرو - سیدھی راہ پر چلو جس مین تشبیہہ و تعطیل کچھہ نہین - بلکہ سنت پیغمبر علیہ السلام کا اتباع ہے اس سے بلا تکلف بلا جبر طبع بلا تشدد - بلا دریدہ دہنی - بلا حیرانہ تم کو وہ وسعت ملے گی - جو پہلو نکو ملی تھی - تجھپر افسوس - کہ قرآن حفظ کرتا ہے اور اُسپر عمل نہین کرتا - حدیث پیغمبر یاد ہے لیکن اُسپر عمل نہین تو ایسا کیون کرتا ہے لوگون کو امر کرتا ہے خود کچھہ نہین کرتا - اُن کو روکتا ہے خود باز نہین رہتا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ الایہ (خدا کے نزدیک یہ بڑے غصہ کی بات ہے کہ کہو اور نکرو) تم کہکر اسکی مخالفت کیون کرتے ہو - تم کو شرم نہین آتی - ایمان کا دعوے کرتے ہو اور ایمان نہین لاتے - ایمان آفتون کا مقابلہ کرنے والا - اور اُنکے بوجہ کے نیچے صابر ہے - ایمان ہی پچھاڑنے اور لڑنے والا ہے - مومن کے نزدیک ایمان تمام دنیا سے زیادہ مکرم ہے ایمان خدا کے لیے کم ہوتا ہے اور ہُوا شیطان و اغراض نفسانی کے لیے - جو شخص خدا کے دروازہ کو چھوڑ گیا - وہ مخلوق کے دروازون پر جا بیٹھا - اور جو خدا کا رستہ چھوڑ کر گمراہ ہو گیا وہ مخلوق کے رستہ پر جا رہا - خدا جسکے لیے بہتری چاہتا ہے - اُسکے آگے مخلوق کے دروازے بند کرتا اور خود عطا کرنے کے زمانے تک اُنکی عطائین منقطع کر دیتا ہے اُسے تالاب سے دریا مین جا کھڑا کرتا ہے - لا شے سے شے کی طرف لیجاتا ہے - افسوس تو جاڑون مین تالاب پر بیٹھا خوش ہو رہا ہے - عنقریب گرمی آجائے گی اور تمام پانی سوکھ جانے کے سبب تو ہلاک ہوگا - دریا کے کنارے مکان بنائے جسکا پانی گرمیِ

منقطع نہین ہوتا۔ اور جاڑون مین بکثرت ہوجاتا ہے۔ خدا کے ساتھ رہ۔ اس سے تو غنی۔ عزیز۔ امیر۔ حاکم۔ اور رہبر ہو جائے گا۔ جو خدا کے باعث سب سے مستغنے ہوجاتا ہے ہر چیز اسکی محتاج ہوتی ہے۔ یہ شے آراستگی اور آرزو سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ ایسی چیز سے ملتی ہے کہ جسکی توقیر سینو مین ہے اور عمل جسکی تصدیق کرتا ہے **اے لڑکے**۔ گونگاپن تیری عادت۔ گمنامی تیرا لباس۔ مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہونا چاہیے۔ اگر تو زمین مین نقب لگا کر کسی تہ خانے مین چھپنے پر قادر ہے تو ایسا کر گذر۔ یہان تک کہ تیرا ایمان جوان ہو تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو تیرے صدق کا بازو پر نکال لائے۔ تیرے دل کی آنکھین کھل جائین تو اپنا یہی طریقہ رکھ۔ اسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے اونچا ہوکر ہوائے علم الٰہی مین اُڑنے لگے گا اور اپنے رہنما و رفیق نگہبان کے ساتھ مشرق و مغرب بحر و بر۔ دشت و جبل اور زمین و آسمان کے گرد پھر آئے گا۔ اسوقت اپنی زبان کو کلام کی اجازت دیدے گمنامی کا لباس اُتار۔ خلقت سے بھاگنا چھوڑ۔ تہ خانے سے نکلکر اُنکے پاس آ۔ تو اُنکی دوا ہے۔ اُن سے مدد نہ مانگ۔ اُنکی قلت و کثرت۔ اقبال و ادبار اور تعریف و ہجو کی پروا نکر۔ جہان گریگا اٹھایا جائیگا کیونکہ تو اپنے خدا کے ساتھ ہے۔ **اے قوم** خالق کو پہچانو اور اُسکے آگے ادب سے رہو۔ جبتک تمہارے دل اُس سے دور رہین گے تم بے ادب رہوگے۔ اور جب قریب ہوجاینگے تم کو ادب آجائے گا۔ دروازہ پر غلامون کی بیہودہ گوئی بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ اور جب وہ سوار ہوجاتا ہے تو خاموش اور مودب ہوجاتے ہین۔ کیونکہ وہ اسکے مقرب ہوتے ہین اور اسوقت اُن مین کا ہر ایک کسی گوشہ مین چھپ رہتا ہے۔ خلقت کی طرف متوجہ ہونا گویا خدا سے بھاگنا ہے۔ جب تو ارباب کو جدا۔ اسباب کو الگ اور نفع و ضرر خلقت کی ملاقات کو نچھوڑیگا نجات نہ ملے گی۔ تم لوگ تندرست مگر بیمار۔ غنی مگر فقیر۔ زندہ مگر مردہ موجود مگر معدوم ہو۔ خدا سے بھاگنا اور اعراض کبتک۔ دنیا کی آبادی اور آخرت کی خرابی کبتک۔ تم مین سے ہر شخص کے پاس ایک دل ہے۔ پھر اُس سے دنیا و آخرت دونون کو کسطرح دوست رکھ سکتا ہے۔ اُسمین خالق و مخلوق دونون کیونکر سما سکتے ہین۔ یہ بات ایک دل مین بحالت واحدہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ جھوٹ ہے اور پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جھوٹ ایمان سے بیگانگی رکھتا ہے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اُسمین ہو۔ تیرے اعمال اعتقاد کے گواہ ہین ظاہر باطن کی دلیل ہے۔ اسی لیے بعض کا قول ہے کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن خدا اور اُسکے خاص بندون کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب کوئی اُنمین سے تیرے ہات لگجائے تو اسکے سامنے مودب رہ اور اُسکی ملاقات سے پہلے توبہ کر۔ اسکے آگے ذلیل اور متواضع رہا کر۔ جب صالحین کے آگے متواضع رہے گا تو خدا کے سامنے بھی متواضع ہوگا۔ تواضع کر۔ کیونکہ خدا متواضع کا رتبہ بلند کردیتا ہے اپنے سے بڑے کا ادب کر۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تمہارے بڑون مین برکت ہے۔ شیخ رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے اس سے فقط کبر سن مراد نہین رکھا بلکہ کبر سن کے ساتھ امر و نہی بجالانے
مین پرہیز گاری - اور کتاب و سنت پر عمل کرنا بھی شامل ہے - کیونکہ بہت بڑے بوڑھے ایسے ہوتے ہین
جن کا احترام اور جنسے سلام و کلام تک جائز نہین - اور نہ اُنکی ملاقات مین کسی قسم کی برکت ہے - اکابر
وہ ہین جو پرہیز گار صالح - صاحب تقوے عامل بالعلم - اور عمل مین مخلص ہون - اکابر وہ صاف دل
ہین جو ما سوے اللہ سے روگردان ہین - اکابر وہ دل ہین جو خدا کے جاننے پہچاننے والے اور اُس سے
قریب ہین - علم ولی جب زیادہ ہوجاتا ہے تو دل اپنے مولا سے قریب ہوجاتے ہین - جس دل مین
حب دنیا ہو وہ خدا سے محجوب ہے - اور جس مین حب آخرت ہو وہ قرب الٰہی سے محجوب ہے - تجکو جسقدر
دنیا کی رغبت ہوگی آخرت کی رغبت گھٹ جائے گی - اور جسقدر آخرت کی رغبت ہوگی خدا کی محبت کم
ہوجائے گی - اپنے اندازہ کو پہچانو - اور اپنے نفسون کو ایسی جگہہ نہ لیجاؤ کہ جہان خدا نے اُن کو جگہہ
نہ دی ہو یعنی اپنی قدر نہ گھٹاؤ اسی لیے بعض نے کہا ہو کہ جسنے اپنا رتبہ نہ پہچانا تقدیر اُسے اُس کا رتبہ معلوم کرا دیگی
تو جہان سے اُٹھا دیا جاوے وہان پہلے ہی سے نہ بیٹھ - گھر مین آنے کے بعد گھر والے نے جہان تجھے نہ
بٹھایا ہو وہان بیٹھنا اچھا نہین کیونکہ تو وہان سے اپنی مرضی بغیر اُٹھا دیا جائے گا - اور اگر نہ اُٹھے گا
تو اہانت کے ساتھ اُٹھایا جائیگا نکالدیا جائیگا اے لڑکے تو نے اپنی عمر علمی باتون کے لکھنے اور بلا عمل یاد کرنے مین
ضائع کی اسنے تجکو کیا نفع دیا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - اللہ تعالے قیامت کے دن انبیا و علما سے
کہے گا - تم مخلوق کے نگہبان تھے - رعایا کے حق مین کیا کیا - بادشاہون اور دولتمندون سے خطاب
ہوگا کہ تم ہمارے خزانون کے خزانچی تھے - کیا تم نے فقیرون کے ساتھ کچھہ سلوک کیا ہے - یتیمونکی
پرورش کی ہے اور جو حق مین نے تمپر فرض کردیا تھا اسے ادا کرتے رہے تو ہمارے قوم پیغمبر علیہ السلام
کے وعظ سے نصیحت پکڑو - اُن کا کہا مانو تمہارے دل کسقدر سخت ہین - وہ پاک ذات ہے جسنے مجکو
مخلوق کے اندازہ کرنے پر قادر کردیا ہے - مین جب اُڑنے کا قصد کرتا ہون تقدیر کی مقراض میرے
پر کتر دیتی ہے - مگر مین آرام سے ہون - میری کیا پوچھتی ہو مین شاہی برج مین مقیم ہون اے
منافق تجھپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلجانے کی آرزو کرتا ہے - اگر مین حرکت کرون تو
امر متغیر ہو جائے - اعضا جدا ہو جائین بات بدلجائے لیکن مین خدا کے جلد عذاب آنے سے خوف کرتا ہون
مین خود چست و چالاک نہین ہون - بلکہ مجھپر تقدیر کیجانب سے چستیان ہین - مین اُسکا موافق اور
اُسکی طرف تسلیم کیا گیا ہون - اے خدا مین سلامتی و تسلیم کا خواہان ہون - افسوس تو مجھسے
ٹھٹھا کرتا ہے - حالانکہ مین خدا کے دروازہ پر کھڑا مخلوق کو اسکی طرف بلا رہا ہون - تو عنقریب
اپنا جواب معلوم کرے گا - مین اوپر ایک ہات نظر آتا ہون اور نیچے ہزارون ہات ہون - اے
منافقو - تم دنیا و آخرت مین بہت جلد عذاب الٰہی دیکھوگے - زمانہ حاملہ ہے تم کو عنقریب معلوم

ہوجائیگا کہ اُس سے کیا پیدا ہوا۔ مین خدا کے یہ تصرف مین ہون وہ کبھی مجکو پہاڑ بنادیتا ہے کبھی ذرہ۔ کبھی دریا کر دیتا ہے کبھی قطرہ کبھی سورج کر دیتا ہے کبھی چمک اور روشنی۔ وہ مجکو روز وشب کی طرح بدلتا رہتا ہے وہ ہر دن بلکہ ہر لحظہ نئی شان مین ہے۔ آج کا دن تمہارے لیے ہے اور لحظہ بہر سکے لیے۔ اے لڑکے اگر سینہ کی فراخی اور دل کی درستی چاہتا ہے تو مخلوق کی نہ سُن۔ اُنکی بات پر التفات نکر۔ کیا تو نہین جانتا کہ لوگ اپنے خالق سے رضامند نہین ہین۔ پھر تجھسے کیونکر خوش ہونگے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ ان مین سے بہت نہ عقل رکھتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ ایمان لاتے ہین۔ بلکہ تکذیب کرتے ہین تصدیق نہین کرتے۔ اُس قوم کی تابعداری کر جو خدا کے سوا کسی کو کچھہ نہین سمجھتے۔ اُسکے سوا کسیکی نہین سنتے اسکے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ خدا کی رضامندی کے لیے خلقت کی ایذا پر صبر کر۔ خدا جس بلا مین تجکو مبتلا کرے اُس پر صابر رہ۔ اپنے برگزیدہ عاجزی کرنے والے بندون کو مخلوق سے الگ کرنے کا یہ خدائی طریقہ ہے کہ وہ ان کو انواع انواع کی بلاؤن آفتون اور رنج سے آزمایا کرتا ہے اُن پر دنیا و آخرت اور ما تحت عرش سے لیکر تحت الثریٰ ہر چیز کو تنگ کر دیتا ہے اس سے اُنکی ہستی کو فنا کیا کرتا ہے۔ اور اس فنا کر دینے کے بعد اُن کو محض اپنے لیے موجود کرتا اور صرف اپنے ساتھ قائم رکھتا اور اُن کو دوسری زندگی دیتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے ثمّ انشأناہ خلقاً اخر الآیہ (پھر ہم اُسے دوبارہ پیدا کرینگے۔ پس اللہ جو تمام پیدا کرنے والون سے بہتر ہے بڑا بابرکت ہی) پہلی پیدائش مشترک ہے۔ اور یہ خاص اللہ تعالےٰ اُسکو اسکے بھائیون اور ابنائے جنس یعنی بنی آدم سے الگ کر لیتا ہے۔ پیدایش کے پہلے معنی کو بدل ڈالتا ہے۔ اُسے زیر وزبر کر دیتا ہے وہ محض ربانی و روحانی ہوجاتا ہے اُس کا دل مخلوق کی ملاقات سے تنگ ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے بھید کا دروازہ خلقت کی طرف سے بند ہوجاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور دوزخ و بہشت اور تمام مخلوقات سے سوا کون اُسے ایک صورت مین شے واحد نظر آتے ہین۔ پھر یہ شے اُسکے سِر کے قبضہ مین دیجاتی اور وہ اُسے نگلجاتا ہے اور یہ نگلنا ظاہر نہین ہوتا۔ اللہ تعالےٰ اُس مین اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے جیسا کہ عصائے موسیٰ مین کیا تھا۔ وہ پاکذات ہے جو اپنی مراد کے متعلق جس شخص کے ہاتھ پر چاہے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے موسیٰ کا عصا رسیون وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر نگلگیا اور اُس کا پیٹ نہ پھولا۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کے معلوم کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ یہ ہماری قدرت ہے حکمت نہین بلکہ اُس دن جادوگرون کا فعل حکمت اور ہندسے متعلق تھا اور عصائے موسیٰ سے جو کچھہ ظاہر ہوا یہ محض خدا کی قدرت تھی۔ خرق عادت اور معجزہ تھا اسی لیے جادوگرون کے افسر نے اپنے کسی مصاحب سے کہا تھا کہ دیکھو موسیٰ کس حالت مین ہین۔ اسنے کہا ان کا رنگ متغیر ہے اور عصا اپنا کام کر رہا ہے۔ افسر نے جواب دیا کہ یہ اللہ کا فعل ہے موسیٰ کا نہین۔ کیونکہ ساحر اپنے سحر سے

اور کاریگر اپنے کام سے ڈرا نہین کرتا چنانچہ پھر یہ شخص اور اُسکے تمام دوست آشنا ایمان لے آئے۔ اے لڑکے تو حکمت سے قدرت کی طرف کب رجوع کرے گا۔ تیرا عمل تجکو حکمت سے قدرۃ آلہی کی طرف کس دن پہنچائے گا۔ تیرے عملون کا اخلاص تجکو باب قرب آلہی کیطرف کب لے چلے گا تجکو معرفت کا آفتاب خواص وعوام کے دلون کے چہرے کب دکھائے گا۔ بلا کے سبب حق سے نہ بھاگ وہ یہ بات معلوم کرنے کو تجھے آزماتا ہے کہ دیکھین ہمارے دروازہ کو چھوڑکر اسباب کی طرف جاتا ہے یا نہین۔ آیا ظاہر کیطرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف۔ اسکی طرف جاتا ہے جو معلوم نہین ہوتا یا اسکی طرف جو معلوم ہوتا ہے۔ اُدھر رجوع کرتا ہے جو دکھائی نہین دیتا یا اُدھر جو دکھائی دیتا ہے۔ اے خدا ہم کو نہ آزما۔ اور بلا آزمایش اپنا قرب نصیب کر۔ آلہی اپنا قرب ولطف عنایت کر۔ آلہی بلا البُعد اپنا قرب دے۔ ہمین تیرے بُعد کی طاقت نہین۔ اور نہ ہم آزمایش کا اندازہ کرسکتے ہین۔ نار آفات سے الگ کرکے ہمین اپنا قرب نصیب کر۔ اور اگر آفات کی آگ ہمارے لیے ضرور ہے تو ہمین اُس آتشی سمندر کی مانند کردے۔ جو آگ ہی مین انڈے بچے دیتا ہے اور وہ اُسے نہ ضرر دیتی ہے نہ جلا سکتی ہے اُس آگ کو ہم پر اپنے خلیل ابراہیمؑ کی آگ کی طرح کردے اُس سے ہمارے گردا گرد اسطرح سبزہ اُگا دی جسطرح ابراہیم کے گرد اُگایا تھا۔ اور ہمین اُنکی طرح تمام اشیاء سے بے پروا کردے اور ہمارا مونس متولی بنجا جسطرح انکا بنگیا تھا۔ اور اُنھین کیطرح ہماری حفاظت کر۔ آمین۔ ابراہیمؑ نے طریق سے پہلے رفیق گھر سے پہلے ہمسایہ۔ وحشت سے پہلے انیس۔ مرض سے پہلے پرہیز۔ بلا سے پہلے صبر۔ قضا سے پہلے رضا حاصل کرلی تھی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ سے تعلیم لو۔ اور اقوال وافعال مین اُنکی اقتدا کرو۔ وہ پاک ذات ہے جسنے بلا رکی دریاؤن مین ابراہیمؑ پر مہربانی کی۔ دریائے بلیات مین اُنھین تیرنے کی تکلیف دی۔ اور اُنکی تائید کی۔ اُنھین دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی۔ اور خود گھوڑے کے ساتھ رہا۔ اُن کو اونچے مقام پر چڑھنے کی تکلیف دی۔ اور اپنا ہات اُنکی پشت پر رکھا۔ اُن کو اپنے کھانے کی طرف دعوتِ خلق اور پاس والون پر خرچ کرنے کی تکلیف دی۔ لطف باطنی ومخفی اسی کا نام ہے اے لڑکے خدا کے ساتھ ہوجا۔ اُسکے تقدیر اور فعل کے وقت خاموش رہ۔ تاکہ تجکو الطاف کثیر نظر آنے لگین۔ تو نے حکیم جالینوس کے غلام کا حال نہین سُنا کہ کسطرح گونگا۔ بیوقوف اور ساکت بنا رہا۔ یہان تک کہ اُسکا تمام علم سیکھ لیا۔ کثرت ہذیان ومنازعت اور خدا پر اعتراض کرنیسے اُسکی حکمت تیری دین ہرگز نہین آسکتی۔ آلہی ہمکو موافقت۔ اور ترک منازعت نصیب کر۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

گیارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

اے قوم خدا کو پہچانو اُس سے بیخبر نرہو۔ اُسکی اطاعت کرو۔ نافرمان نہو۔ اُس سے موافقت رکھو مخالفت نکرو۔ اُسکے حکم سے رضامند رہو اور نزاع نکرو۔ خدا کو اُسکی صنعت سے معلوم کرو۔ وہ خالق رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر باطن۔ قدیم۔ اول۔ دائمی۔ ابدی اور اپنے ارادہ کو پورا کردینے والا ہے اُسکے فعل سے سوال نہین ہوسکتا۔ اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جاینگے۔ وہ غنی کرنے فقیر کرنے زندہ رکھنے مار ڈالنے نفع پہنچانے اور عذاب کرنے والا ہے۔ اُسی سے خوف کیا جاتا ہی اور اُسی سے امید۔ اُسکے سوا کسی سے نڈرو۔ اور کسی سے امید نرکھو۔ اُسکی حکمت مقدرۃ کے ساتھ یہان تک گردش کرو کہ قدرت حکمت پر غالب آجاے۔ سفیدی پر سیاہی سے اُسوقت تک ادب سیکھو کہ تمہارے پاس وہ شے آجائے جو اُسمین اور تم مین حائل ہے۔ خرق حد شرع سے جسکی طرف ظاہری نہین بلکہ معنوی طور پر اشارہ کیا گیا ہے محفوظ رہوگے۔ اس مرتبہ تک صالحین مین سے کوئی کوئی پہنچتا ہے۔ دائرہ شرع سے باہر ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین۔ اسے وہی جانتا ہے جو اُسمین داخل ہے تو محض کیفیت سے اُسے نہ جان سکے گا۔ تمام امور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آجا کر اور فرشتے کی پکار کے دن تک امر و نہی اور اُنکے اتباع پر کمر باندہ لو۔ پھر اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اُسکے پاس چلے جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اسلیئے ہے کہ وہ خدا کے ارادہ کے سامنے اپنا ارادہ اور اُسکے اختیار کے روبرو اپنا اختیار ہی نہین رکھتے۔ ظاہری حکم لگاتے ہین ظاہری عمل کرتے ہین۔ پھر خاص طور کے اعمال بجالاتے ہین اور حسب ترقی درجات امر و نہی پر زیادہ کاربند ہوتے جاتے ہین۔ یہانتک کہ ایسی جگہہ پہنچ جاتے ہین جہان امر و نہی کچھہ بھی نہین۔ بلکہ احکام شرع اُن مین اثر کرتے۔ اُنکی طرف مضاف ہوتے ہین اور وہ خود الگ رہتے ہین۔ ہمیشہ خدا کے ساتھ حالت غیبت مین رہتے ہین۔ البتہ امر و نہی کے وقت حاضر ہوجاتے ہین۔ اُنکی حفاظت کرتے ہین اور حدود شرع مین سے کسی حد کو خراب نہین کرتے۔ کیونکہ فرض عبادت کا چھوڑنا الحاد۔ اور ارتکاب ممنوعات گناہ ہے۔ کسی حال مین کسی شخص کے ذمے سے فرائض ساقط نہین ہوتے۔ اے لڑکے اُسکے حکم و علم کے ساتھ عمل کر۔ اس دائرہ سے باہر نہ نکل۔ اور اپنا اقرار نہ بھول۔ نفس ہوا۔ شیطان طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ خدا کی مدد سے نا امید نہو۔ وہ ثبات کے ساتھ تیرے پاس آے گی۔ خدا فرماتا ہے کہ اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ خدا ہی کی جماعت غالب رہے گی۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنے طریقے بتا دیتے ہین۔ نفس جب مخلوق کے سامنے شکایت کرے تو اُسکی زبان روک۔ اُس پر اور تمام مخلوق پر اللہ تعالی کے لیئے نگہبان بن۔ اُن کو طاعت کا حکم کر۔ گناہ سے روک۔ گمراہی۔ بدعت۔ اتباع ہوا۔ اور موافقت نفس

سے باز رکھ۔ کتاب اللہ اور سنۃ رسول اللہ کے اتباع کا حکم کرتا رہ اسے قوم کتاب اللہ کی عزت
کرو اُس سے مودب رہو۔ وہ خدا کے اور تمہارے مابین پیوند ہے۔ اُسے مخلوق نہ ٹھیراؤ۔ اللہ تعالیٰ
کہتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔ تم کہتے ہو نہین۔ جو خدا کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق کہے وہ خدا کا
منکر اور اُس سے بری ہے۔ یہ قرآن۔ یہی قرآن جو تلاوت کیا جاتا ہے یہ جو پڑھا جاتا ہے یہ جو سُنا
جاتا ہے۔ یہ جو دیکھا جاتا ہے۔ یہ جو مصاحف مین لکھا جاتا ہے خدا کا کلام ہے۔ امام شافعیؒ اور
احمدؒ کا قول ہے کہ قلم مخلوق ہے اور جو کچھ اُس سے لکھا گیا ہے غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے
اور جو کچھ اُسمین محفوظ ہے غیر مخلوق ہے۔ اسے قوم عمل کرکے قرآن کے خیر خواہ بنو۔ نہ کہ اُسمین
جھگڑا کرکے۔ اعتقاد چند کلمات ہین اور اعمال بہت۔ تم اُس پر ایمان لاؤ۔ دلون سے تصدیق
اور جوارح سے عمل کرو۔ اور نافع چیز سے شغل رکھو۔ ناقص اور ادنے درجہ کی عقلون پر متوجہ نہو
اسے قوم منقول عقل سے منسوخ اور نص قیاس سے متروک نہین ہوا کرتی۔ گواہ چھوڑکر محض
دعوے کے پاس نہ کھڑا ہو۔ کیونکہ لوگون کے مال صرف دعوے سے حاصل نہین ہوسکتے۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر لوگ اپنے دعوون سے لے لیا کرتے تو ایک قوم دوسری قوم
پر خون اور مال کا دعوے کرکے اُسے حاصل کر لیا کرتی۔ لیکن ایسا نہین ہے بلکہ مدعی پر گواہ
لازم ہین اور مدعا علیہ پر قسم۔ عالم زبان اور جاہل دل مفید نہین ہوتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ آپنے فرمایا۔ مین اپنی امت پر سب سے زیادہ اُس منافق سے خوف کرتا ہون
جو زبان کا عالم ہو۔ اسے عالمو۔ اسے جاہلو۔ اسے حاضرو۔ اسے غائبو۔ خدا سے شرماؤ اور اُسکی
طرف اپنے دلون سے دیکھو۔ اسکے لیے ذلیل ہو جاؤ۔ اپنے نفسون کو اُسکی تقدیر کے کوڑون کے
نیچے لے آؤ۔ اور اُسکی نعمتون کا شکر نفس پر لازم کرلو اسکی طاعت مین روشنی کو اندھیرون سے ملاؤ جب
یہ ہو جائیگا تو تمہارے پاس خدا کی کرامت۔ عزت اور دنیا و آخرت مین جنت آجائیگی اسے لڑکے
اسبات کی کوشش کرکہ دنیا مین کوئی چیز تیری محبوب نہ رہے جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائیگا تو تو اپنے
نفس کے ساتھ ایک لحظہ نچھوڑا جائیگا بلکہ اگر تو بھولجائے گا تو یاد دلایا جائے گا۔ اور اگر غافل ہو جائیگا
تو بیدار کیا جائے گا وہ تجکو غیر کی طرف دیکھنے کے لیے نچھوڑے گا۔ جسنے یہ مزہ چکھ لیا اُسنے خدا کو پہچان
لیا۔ مخلوق مین بعض افراد اس جنس کے ہین کہ خلق کیجانب سکون کو قبول نہین کرتے اے منافقو
آفات و بلیات ہمارے دلون کے سر پر ہین۔ اہل اللہ جب دل کی آنکھ سے غیر اللہ کو دیکھ لیتے ہین تو
اپنی سلامتی کو اُسکی جانب سکون حاصل کرنے اسکے آگے پڑے رہنے مخلوق کی جانب التفات کرنے
اور اُس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبان کاٹنے مین خرچ کر دیتے ہین۔ انکے روز و شب ملکر سال
بدلجاتے ہین اور وہ ایک حالت پر رہتے ہین۔ خدا کے ساتھ متغیر نہین ہوسکتے۔ وہ مخلوق مین سب سے

زیادہ عقلمند ہین۔ تم اُن کو دیکھو تو مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھین تو یہ کہین کہ ابھی یہ لوگ قیامت پر ایمان ہی نہین لائے۔ اُنکے دل خدا کے سامنے غمگین اور شکستہ ہین۔ وہ ہمیشہ خائف اور ترس ناک رہتے ہین جب اُسکے جلال وعظمت کے پردے اُنکے دلون پر کھل جاتے ہین تو اُن کا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اُنکے دل ٹکرے ٹکرے اور جوڑ بند کھلنے کے قریب ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالی اُنکی یہ حالت دیکھکر رحمت وجمال اور لطف اور رجا کے دروازے کھولدیتا ہے۔ اور اس سے اُن کو سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ مین طالبین آخرت وطالبین خدا کے سوا اور کسی کی طرف دیکھنا نہین چاہتا۔ طالبین دنیا وخلق ونفس وہوا کو کیا کرون۔ ہان مین اُسکے علاج کو پسند کرتا ہون کیونکہ وہ مریض ہے اور مریضون پر طبیب ہی صبر کرسکتا ہے افسوس تو اپنی بات مجھسے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپتی نہین۔ مجھسے تو اپنا طالب آخرت ہونا ظاہر کرتا ہے حالانکہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو تیرے دل مین ہے۔ تیری پیشانی مین لکھی ہے تیرا شر تیری علانیہ مین ہے۔ تیرے ہات مین کھوٹا دینار ہے اسمین ایک دانگ سونا ہے باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے نہ لا مینے ایسے بہت دیکھے ہین۔ اُسے میرے حوالے کر اور تصرف کا اختیار دے تا کہ اُسے پگلاؤن۔ اور خالص سونا نکالکر باقی پھیکدون۔ تھوڑا کھرا زیادہ کھوٹے سے بہتر ہے۔ مجھے اپنے دینار کا اختیار دے۔ مین سکہ بنانے والا ہون میرے پاس اُسکے اوزار ہین۔ ریا ونفاق سے توبہ کر۔ اور اپنے نفس پر اس کا اقرار کرنیسے نہ شرما۔ کیونکہ منافق مخلصون سے زیادہ ہین۔ اسی لیے بعض مشایخ کا قول ہے کہ اخلاص کو ریا کار ہی خوب پہچانتا ہے جو اول سے آخر تک مخلص رہے یہ بہت ہی شاذ ونادر ہے۔ بچے اول اول جھوٹے ہوتے مٹی اور نجاستون سے کھیلتے۔ اپنے آپکو خطرون مین ڈالتے۔ مان باپ کا مال چراتے۔ اور چغلیان کھاتے ہین۔ اور جب اُن مین عقل پیدا ہو جاتی ہے تو تھوڑا تھوڑا کرکے سب چھوڑدیتے اور اپنے مان باپ اور اُستادون کا طریقہ سیکھ لیتے ہین خدا جسکے لیے بہتری چاہتا ہے وہ مودب ہو کر اپنا پہلا طریقہ چھوڑ دیتا ہے اور جسکے لیے بُرائی مدنظر ہوتی ہے وہ اپنے پہلے ہی طریقہ پر رہتا ہے اور دنیا وآخرت مین ہلاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے دوا اور بیماری دونون چیزین پیدا کی ہین۔ گناہ بیماری ہے اور طاعت دوا۔ ظلم بیماری ہے عدل دوا۔ خطا بیماری ہے صواب دوا۔ خدا کی مخالفت بیماری ہے گناہون کے نشہ سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا جب پوری ہوگی کہ تو اپنے دل سے مخلوق کو چھوڑدے گا اور خدا سے ملادیگا اُسکی طرف لیجائیگا اسوقت تیری روح آسمان مین ہوگی۔ گھر زمین مین۔ تو اپنے دل سے اُسکے مطالبات کے مطابق خدا کے ساتھ ہو جائے گا اور احکام پر عمل کرنے مین مخلوق کے ساتھ ہمیشہ ایک سا رہیگا۔ عمل کی کسی خصلت مین اُنکی مخالفت نکر۔ تا کہ عمل اور مخلوق سے تیرے لیے تجھپر محبت ہے۔ تو باطن مین خدا کے اور ظاہر مین مخلوق کے ساتھ ہوگا۔ اپنے نفس کو شیر کا بچہ بنا کر چھوڑ۔ اگر تو اسپر سوار ہو گیا تو خیر ورنہ یہ تجھپر سوار ہو جائے گا تو اُسے پچھاڑ۔ [illegible]

یہ تجھے پچھاڑ دے گا۔ اگر طاعات الٰہی میں یہ تیری اطاعت کرے تو فبہا ورنہ اُسے بھوک پیاس ذلت۔ ننگا رکھنے اور ایسی جگہہ خلوت نشین کرنے سے جہان کوئی انیس نہو۔ سزا دے۔ ان کوڑون کو اُس سے دور نکر تاکہ وہ مطمئن اور ہر حال مین خدا کا مطیع ہوجائے۔ پھر جب مطمئن ہوجائے تو اُسکے اور اپنے مابین عتاب کو ترک نکر اور یہ کہا کر کہ کیا تو نے فلان فلان فعل نہین کیا۔ اُسے اپنے سے موافقت کرنے والا بنائے تاکہ ہمیشہ ذلیل رہے۔ مگر تو ان تمام باتون پر طلب مراد الٰہی۔ اُسکے ساتھ موافقت اور ترک معاصی کے ساتھ مدد لے سکتا ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ تیرا ظاہر و باطن یکسان ہو تو مجسم موافقت بلا مخالفت۔ طاعت بلا معصیت شکر بلا کفر۔ ذکر بلا نسیان اور خیر بلا شر بنجائے جب تیرے دل مین خدا کے سوا اور کوئی موجود ہے تو فلاح نہین ہے۔ اگر تو ہزار برس تک انگارون پر سجدہ کرے اور اپنے دل سے کسی اور کیطرف متوجہ ہو تو تجکو فائدہ نہوگا۔ جو شخص اپنے مولا کے سوا کسی اور کو چاہے اس کا انجام اچھا نہین۔ جب تک توکل کو معدوم نکردے اُسکی دوستی کو سعادت نسمجھ۔ باوجود دلی توجہ کے اشیا سے اظہار زہد کرنا تجھے نفع ندے گا۔ کیا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالی سارے جہان کے سینونکی باتین جانتا ہے تجکو شرم نہین آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا نام لیتا ہے اور دل مین غیر کو بسا رکھا ہے اے لڑکے اللہ تعالے کے حلم پر دھوکا نہ کھا۔ اُسکی پکڑ سخت ہے ان علماء پر جو خدا کو نہین جانتے ہر گز نہ پھول۔ ان کا علم اُن کے لیے باعث ضرر ہے نہ کہ موجب نفع۔ وہ خدا کے احکام کے عالم اور خدا سے ناواقف ہین لوگون کو جس چیز کا حکم کرتے ہین آپ خود نہین کرتے اور جس چیز سے منع کرتے ہین اُس سے خود باز نہین رہتے۔ مخلوق کو خدا کی طرف بلاتے اور خود اُس سے بھاگتے ہین۔ گناہون اور لغزشون کے باعث اُس سے لڑتے ہین۔ انکے نام میرے پاس نام بنام لکھے ہوئے ہین۔ گنے ہوئے موجود ہین۔ الٰہی مجھپر اور اُن پر رحمت کے ساتھ رجوع ہو اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طفیل بخشدے۔ الٰہی ہمارے بعض کو بعض پر مسلط نکر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سبکو اپنی رحمت مین داخل کر۔ آمین

بارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۲ دوسری ذیقعدہ ۵۴۵ھ اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

اے لڑکے خدا کے لیے تیرا ارادہ صحیح نہین ہوا۔ اور نہ تو اُس کا مرید ہے کیونکہ جو خدا کا ارادہ کرکے غیر کو طلب کرتا ہے اُس کا دعوی باطل ہے۔ دنیا کے مریدونکی کثرت ہے۔ آخرت کے مریدونکی قلت۔ اور خدا کے سچے مرید بہت ہی کم ہین بلکہ وہ قلت اور نہونے کے لحاظ سے سرخ گندھک کا حکم رکھتے ہین۔ کیابی و نایابی مین اِکا دُکا ہین۔ کوئی کوئی پایا جاتا ہے۔ وہ کنبون قبیلون کے الگ

زمین مین بمنزلہ کان اور بادشاہ ہین۔ شہرون اور بندون کی آبادی کا باعث ہین۔ انکے سبب مخلوق کی بلا دفع ہوتی ہے۔ لوگون پر انھین کے سبب مینہ برستا ہے اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور انھین کے باعث زمین اگاتی ہے وہ ابتدائی حالتین ایک ٹیلہ سے دوسرے ٹیلہ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر۔ ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہین جس موضع مین پہچان لیے جاتے ہین وہان سے چلدیتے ہین۔ سبکو اپنے پس پشت پھینک جاتے ہین۔ اور دنیا کی کنجیان اہل دنیا کے حوالہ کر دیتے ہین۔ وہ اسیطرح رہتے ہین۔ یہان تک انکے گرداگرد قلعے بنجاتے ہین اور اُن کے دلون کی طرف نہرین جاری ہوتی ہین۔ اور ایک خدائی لشکر اُنسے خطاب کرنے لگتا ہے۔ رب کے سب انکی حراست مین رہتے ہین۔ اُن کا اکرام ہوتا ہے حفاظت کی جاتی ہے اور خلق کے والی بنائے جاتے ہین یہ سب اُن کے اوپر چلے جانے کے بعد ہوتا ہے۔ پھر اسوقت انکا اکرام مخلوق پر فرض ہو جاتا ہے۔ وہ طبیب بنجاتے ہین اور کل مخلوق بیمار۔ تجھپر افسوس کہ اُنہین سے ہونے کا مدعی ہے۔ تیرے پاس انکی علامت کیا ہے قرب حق اور اُسکے لطف کی نشانی بتا۔ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور کس مقام مین ہے ملکوت اعلے مین تیرا نام اور لقب کیا ہے۔ ہر رات تیرا دروازہ کس چیز پر بند ہوتا ہے۔ تیرا کھانا پینا مباح ہے مطلق حلال ہے۔ تو دنیا کا بھوکا ہے یا آخرت کا یا قرب الہی کا۔ وحدت مین تیرا انیس اور خلوت مین تیرا جلیس کون ہے۔ اے جھوٹے نفس و شیطان اور ہوا و فکر دنیا وحدت مین تیرے انیس ہین۔ اور شیاطین الانس یعنی بدکار دوست اور اصحاب قیل و قال خلوت مین تیرے جلیس ہین۔ یہ شے ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی اس باب مین تیرا کلام بے فائدہ کی ہوس ہے خدا کے سامنے سکون و گمنامی اور ترک ادب کو لازم کرلے۔ اگر تو اس باب مین کلام ہی کرنا چاہتا ہے تو اُس سے اور اسکے اہل کے ذکر سے برکت حاصل کر لیا کر۔ کیونکہ باوجود باطن خالی ہونے کے ظاہر مین اس کا مدعی ہے جو ظاہر باطن کے موافق نہو ہذیان ہے۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا قول نہین سُنا۔ جسنے بھائیون کا گوشت کھایا اُسنے روزہ نہین رکھا۔ پیغمبر علیہ السلام نے بیان کر دیا ہے کہ کھانے پینے اور محض منکرات چھوڑ دینے کا نام روزہ نہین ہے۔ بلکہ اُسکے ساتھ ترک گناہ کو بھی ملانا چاہیے غیبت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ نیکیون کو اسطرح جلا ڈالتی ہے جسطرح لکڑیون کو آگ۔ نجات پانے والا اُس کا عادی نہین ہوتا۔ اور جو غیبت کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے لوگون مین اُسکی عزت کم ہو جاتی ہے۔ اور نظر شہوت سے بچو۔ کیونکہ یہ تمہارے دلون مین گناہون کا کھیت بودیتی ہے اور دنیا و آخرت مین اسکا انجام اچھا نہین ہوتا۔ جھوٹی قسم سے بچو۔ کیونکہ وہ شہرون کو چٹیل میدان بنا کر چھوڑتی ہے۔ اموال و عادیان کی برکت کھو دیتی ہے تجھپر افسوس کہ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال رائج کرتا ہے۔ اور دین مین خسارہ ڈالتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اسی کو خسارہ سمجھتا۔ تو خدا کی قسم

کھاکر یہ کہتا ہے کہ اس جیسا مال اس شہر مین نہین - اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے - بخدا یہ اس اس قیمت کا ہے اور مجھے اس قیمت کو پڑا ہے - حالانکہ تو اپنی ان تمام باتون مین جھوٹا ہے - پھر تو جھوٹی گواہی دیتا اور خدا کی قسم کھاتا ہے کہ مین سچا ہون - تو عنقریب اندھا اور اپاہج ہو جائے گا - خدا تم پر رحم کرے اللہ تعالے کے سامنے ادب سے رہو - جو آداب شریعت سے مودب نہوگا قیامت کے دن اُسے دوزخ کی آگ ادب سکھا دے گی - شیخ رضی اللہ عنہ سے اثنار وعظ مین کسی نے سوال کیا کہ جسمین یہ پانچون خصلتین ہون - کیا ہم اسکے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم لگا دین - آپنے جواب دیا روزہ اور وضو باطل نہین ہوتا - مگر یہ بطریق وعظ اور بطور تخویف و تحذیر ہے اے لڑکے شاید کل آنکھ اور تو زمین سے ناپید ہو جائے - قبر مین موجود ہو - یا یہ معاملہ کسی اور وقت مین ہو - پھر یہ غفلت کیسی تمہارے دل کسقدر سخت ہین - تم پتھر ہو - مین تم سے کہہ رہا ہون اور میرے سوا اور لوگ کہہ رہے ہین مگر تم ایک حالت مین ہو - تمپر قرآن - اخبار رسول اور اگلون کے حالات پڑھے جاتے ہین لیکن تم نہ عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیزگار بنتے ہو - اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہین - جو وعظ کی مجلس مین حاضر ہوا اور نصیحت نہ مانے وہ اچھے مقام مین ہے مگر نہایت درجہ کا شریر ہے - اے لڑکے بیترا اولیا اللہ کو ذلیل سمجھنا اسلیئے ہے کہ تو خدا کو بہت کم پہچانتا ہے - تو کہتا ہے کہ یہ لوگ دم بخود ہین - ہمارے ساتھ معاشرت کیون نہین کرتے - ہمارے پاس کیون نہین بیٹھتے - یہ تو اس لیے کہتا ہے کہ اپنے نفس کے حال سے بیخبر ہے - کیونکہ تجکو اپنے نفس کی پہچان نہین - تو لوگون کے مرتبے نہین پہچانتا - تجکو جسقدر دنیا اور اُسکے انجام کی معرفت کم ہوگی - اُسی قدر آخرت کی قدر سے جاہل رہیگا اور جسقدر آخرت کو کم پہچانے گا اسیقدر معرفت الٰہی سے بے خبر ہوگا - اے دنیا مین مشغول ہونیوالے خسارہ اور ندامتین دنیا و آخرت مین عنقریب تجھپر ظاہر ہونے والی ہین - تیری ندامتین قیامت کے دن حسرت ظاہر ہونے کے دن - رسوائی کے دن خسارہ کے دن ظاہر ہونگی - آخرت آنیسے پہلے اپنے نفس سے حساب لے - خدا کی بردباری اور اپنے اوپر اُسکے کرم سے دھوکا نہ کھا - تو گناہون لغزشون اور لوگون پر ظلم کرنے کے باعث بہت بُری حالت پر ٹھیرا ہوا ہے - گناہ کفر کے قاصد ہین جیسا بخار موت کا قاصد ہوا کرتا ہے - موت اور قابض الارواح فرشتہ کے آنے سے پہلے توبہ کو لازم کرلے - اے جوانو توبہ کرو - کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ تعالی بلائین بھیجکر تم کو آزمایا کرتا ہے - تاکہ تم توبہ کرلو - مگر تم سمجھتے نہین - اور گناہون پر اصرار کیے جاتے ہو - اس زمانہ مین لوگ الگ الگ بحالت انفراد آزمائے جاتے ہین - مگر اُنکی آزمائش ازروئے انتقام ہے نہ کہ ازروئے نعمت - گناہون کا غدا ہے نہ کہ درجات و کرامات کی زیادتی - اہل اللہ اسلیئے آزمائے جاتے ہین تاکہ خدا کے نزدیک اُنکے درجے بلند ہو جائین - وہ اُنکے ساتھ صبر کرتے ہین کیونکہ

کیونکہ اُسیکی ذات کو چاہتے ہین جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو اُن کے لیے بادشاہی کامل ہوجاتی ہے اور اگر پورا
نہین ہوا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت مین خیال کرتے ہین۔ الٰہی ہمین ہلاک نکر۔ ہم تیرا قرب اور دوجہان مین
دیکھنا تجھے چاہتے ہین۔ دنیا مین دل کی آنکھون سے اور آخرت مین ظاہری آنکھون سے۔ اے قوم
خدا کی مہربانی اور کشائش سے نا امید نہو۔ کیونکہ وہ قریب ہے۔ مایوس نہو کیونکہ صانع خدا ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اللہ
تعالیٰ اسکے بعد کوئی بات پیدا کر دے۔ بلا سے نہ بھاگ۔ کیونکہ صبر کے ساتھ امتحان ہر قسم کی بہتری کی بنیاد
ہے۔ نبوت رسالت ولایت معرفت اور محبت کی جڑ بلا ہے۔ اگر تو نے صبر نکیا تو تیرے لیے کوئی بنیاد نہین ہوتی
بے بنیاد قائم نہین رہتی۔ تو نے ڈالا دیا ٹیلے پر کوئی گھر بنا ہوا دیکھا ہے۔ تو بلا و آفات سے اس لیے بھاگتا ہے
کہ ولایت و معرفت اور قرب الٰہی کی کوئی ضرورت نہین رہی۔ صبر کر اور عمل کرتا رہ تاکہ تو اپنے قلب و سر
اور روح کے ساتھ قرب الٰہی کے دروازہ کیطرف چلے۔ علما اولیا ابدال پیغمبرون کے وارث ہین۔
انبیا دلال ہین اور یہ لوگ اُنکے آگے منادی کرنے والے۔ مومن خدا سے امید و بیم نہین رکھتا۔ اُسکے
قلب و سر کو قوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مومنون کے دل قوی کیونکر نہون۔ اُنکو
اوپر کی سیر کرائی گئی ہے۔ جو ہمیشہ وہین رہتے ہین۔ اُنکے دل اُسکے پاس ہین اور جسم زمین مین۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (وہ ہمارے پاس برگزیدہ اور بہتر لوگون مین ہین)
وہ اپنے اہل اور اپنے ہمعصرون سے برگزیدہ ہین۔ اُنکے معانی متمیز اور الفاظ روشن ہین اس لیے
خلقت سے الگ اور دل لگی کی چیزون کو چھوڑے بیٹھے ہین۔ وہ آگے چلتے ہین اور پس پشت سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اُن کے لیے رجوع نہین رہا۔ وحدت کے مونس بنجاؤ۔ اُنھون نے ویرانون دریا
کے کنارون جنگلون اور چٹیل میدانون کو اختیار کر لیا ہے۔ آبادیون کو چھوڑ دیا ہے۔ جنگلون کے
ساگ پات کھاتے اور چشمون کا پانی پی لیتے ہین۔ وہ وحشیون کی طرح ہوجاتے ہین۔ اسوقت
خدا ان کے دلون کو مقرب اور اپنا مونس بنا لیتا ہے۔ اُنکے الفاظ پیغمبرون صدیقون اور شہیدون
کے الفاظ کے ساتھ پائے جاتے ہین۔ اور معانی اُن کے معانی کے مشابہ ہوتے ہین۔ دن رات
خلوت مین اُسکی خدمت کے ایستادہ ہین۔ مشتاقون کی راحت اور دوستونکی خوشی خدا کے
ساتھ ہے اسے لڑکے شیرینی و تلخی۔ صلح و فساد۔ اور کدورت و صفائی ضرور ہے۔ اگر تو پوری
صفائی چاہتا ہے تو دل کو مخلوق سے جدا کر لے۔ اور خدا سے ملا دے۔ دنیا اور اہل دنیا کو خدا کے
سپرد کر دے۔ اور اپنے دل کو سب سے الگ کر کے باب آخرت سے قریب ہوجا۔ اور پھر اسمین
داخل ہو۔ اگر وہان اپنے خدا کو نپائے تو اسکے قرب کا طالب بنکر نکل۔ جب تو اُسے پائے گا
تو اُسکے پاس ہر طرح کی صفائی حاصل کر سکے گا۔ خدا کا دوست دوسرے سے سروکار ہی نہین
رکھتا۔ جنت درجات کے طالبون اور تاجرون کا گھر ہے جنھون نے دنیا کو اُسکے بدلے بیچ

ڈالا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی فرماتا ہے و فیہا ما تشتہیہ الانفس الآیہ یعنی جنت مین وہ شے موجود ہی جس کو نفس چاہتا ہے اور آنکھین لذت حاصل کرتی ہین۔ اسنے قلب۔ سر اور معنے کا ذکر نہین کیا جنت روزہ دارون۔ تہجد گزارون تارکون۔ اور شہوات ولذات مین زہد اختیار کرنے والون کے لیے ہے جنھون نے روزہ کو روزہ کے اور باغ کو باغ کے۔ اور گھر کو گھر کے بدلے بیچ ڈالا ہے۔ عارف باللہ جو خدا کے لیے عمل کرتا ہے اہرن کی مانند ہے جسپر رات دن چوٹین پڑتی ہین اور وہ کچھہ نہین کہتا۔ اُسے بمنزلہ پن سمجھنا چاہیے کہ اس پر رستہ چلاجاتا ہے اور وہ متغیر ہوجاتی ہے۔ لیکن گنگ ہے۔ اہل اللہ خدا کے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ اور اُسکے سوا کسی کی نہین سنتے۔ اُن کو بے زبانی دل ملا ہوا ہے۔ وہ اپنے ذات اور اغیار سے فانی ہین۔ ہمیشہ اسی حالت مین رہتے ہین۔ خدا جب چاہتا ہے اُن کو پھیلا دیتا ہے دل کو زبان بنادیتا ہے گویا بنگ پیے ہوئے ہین خدا اپنی رفعت ورحمت کے ہات سے اُن کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اُن کو اپنے لیے بناتا اپنے لیے پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے۔ اُن کو اپنا بنالیتا ہے جیسا کہ موسیٰ کو بنالیا تھا۔ کیونکہ اُن کے حق مین فرماتا ہے واصطنعتک لنفسی (اے موسی مین نے تجکو اپنا کرلیا ہے) اُسکی مانند کوئی شے نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اُسنے راحت بلا رنج۔ اُنس بلا وحشت۔ نعمت بلا زحمت۔ فرحت بلا بغض۔ حلاوت بلا تلخی ملک بلا ہلاکت مقرر کر رکھا ہے۔ یہان خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جو اسحالت تک پہنچ گیا اُسے جلد راحت ملجاتی ہے۔ لیکن تو جس حالت مین ہے اُسکے اعتبار سے دنیا مین راحت نہین پاسکتا۔ کیونکہ وہ کدورت اور آفات کا گھر ہے۔ تو اُس سے ضرور نکلے گا۔ اس لیے دل اور ہات سے اُسے نکالدے۔ اور اگر یہ نہوسکے تو ہات مین رکھکر دل سے نکال ڈال۔ پھر قوت پاکر ہات سے الگ کر۔ فقیرون مسکینون کو جو خدا کے کنبے والے ہین دیدے۔ بااین ہمہ اُسمین جو کچھہ تیرا حصہ ہے وہ کہین نہ جائے گا۔ تو غنی ہو یا فقیر۔ زاہد ہو یا راغب جو مقدر مین ہے ضرور آئے گا۔ دارمدار تیرے دل اور سر کی صحت وصفائی پر موقوف ہے یہ دونون علم وعمل۔ اخلاص۔ اور صدق طلب حق سے صاف ہوتے ہین اسے لڑکے کیا تونے سنا نہین کہ سمجھہ حاصل کر اور الگ ہوجا۔ فقہ ظاہر سیکھہ پھر فقہ باطن کیطرف آجا۔ اس ظاہر پر عمل کرتا یہ عمل تجکو ایسے علم کے قریب لیجائے جو تو نہین جانتا۔ علم ظاہر۔ ظاہر کی اور علم باطن۔ باطن کی روشنی ہے۔ یہ تجھہ مین اور تیرے خدا مین ایک قسم کا نور ہے۔ جب تو علم پر عمل کرے گا تو خدا کی طرف تیرا رستہ نزدیک ہوجائے گا۔ تیرے اور اُسکے مابین دروازہ فراخ ہوگا اور اسی در کے کواڑ کھل جاینگے جو تجکو مخصوص کرنیوالا ہے۔ الٰہی ہم کو دنیا وآخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیرھوین مجلس ۱۳

شیخ رضی اللہ عنہ نے چوتھی ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

اسے لڑکے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھ۔ دونون کا نفع حاصل ہوگا۔ اور اگر دنیا کو آخرت پر مقدم کریگا تو دونون کا گھاٹا اُٹھائے گا تیرے لیے باعث عذاب ہوگا۔ جسکا حکم نہین کیا گیا تو اُسین کیون مشغول ہے اگر تو دنیا مین مشغول نہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا۔ اور اُسکے حاصل کرنے کے وقت تجھے نیک توفیق دیگا جب تو اُس سے کچھہ لے گا تو اُسین برکت رکھی جائے گی۔ مومن اپنی دنیا و آخرت دونو کے لیے عمل کرتا ہے۔ دنیا کے لیے کرتا ہے تو اسکو بقدر حاجت ملجاتی ہے خدا اُس سے اُسکو فارغ کردیتا ہے جیسا سوار کا توشہ۔ کہ بہت نہین ہوا کرتا۔ جاہل کا کلی مقصود دنیا اور عالم کا آخرت ہے اور پھر اے جب تیرے آگے دنیا مین سے ایک روٹی آئے اور تیرا نفس جھگڑنے لگے۔ اور خواہش مطالبہ کرے تو اُس وقت اُسکی طرف دیکھ جو ایک ٹکڑے پر قادر نہین۔ جبتک تو نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ مین اُس سے عداوت نرکھیگا نجات نہ ملے گی۔ صدیقین آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین۔ انمین کا ہر ایک دوسرے سے قبولیت اور صدق کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے۔ اسے اپنے خدا اور اُسکے صدیقین سے منہ پھیرلے خلق کیطرف متوجہ ہونے اور اُنکے ساتھہ شریک رہنے والے۔ تو انکی طرف کبتک متوجہ رہیگا یہ تجکو نفع نہ دین گے۔ نفع وضرر اور دینا ندینا اُنکے قبضہ مین نہین ہے۔ نفع وضرر کے متعلق اُنمین اور دیگر جمادات مین کچھہ فرق نہین۔ بادشاہ ایک ہے ضرر پہنچانے والا ایک ہے نفع دینے والا ایک ہے حرکت و سکون دینے والا ایک ہی۔ قبضہ کرنیوالا ایک ہی مسخر کرنیوالا ایک ہی۔ عطا کرنے اور روکنے والا ایک ہے، خالق و رازق صرف اللہ ہی ہے۔ قدیم اور ازلی و ابدی وہی ہے۔ وہ خلق سے پہلے۔ تمہارے ماں باپ اور دولتمندون سے پہلے موجود ہے۔ وہ آسمان و زمین کا اور اُنکے مابین تمام اشیاء کا خالق ہے اسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اے خلق اللہ تم پر افسوس۔ تم اپنے خالق کو پہچاننے کا حق نہین پہچانتے۔ اگر قیامت کے روز خدا کے نزدیک مجھے اختیار ملے تو اول سے لیکر آخر تک تمہارے سب کے بوجھہ اُٹھالون۔ اسے پڑھانے والے اہل آسمان و زمین سے الگ ہوکر صرف میرے ہی سامنے پڑھ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اُسمین اور اللہ تعالی مین ایک دروازہ کھلجاتا ہے کہ اُس سے اسکا دل خدا کے پاس چلا جاتا ہے۔ لیکن اے عالم تو قیل و قال اور جمع مال کی فکر مین اپنے علم پر عمل کرنے سے غافل ہے۔ اسلئے فقط صورت تیرے ہات لگے گی معنے نہ ملینگے۔ اللہ تعالے جب کسی بندہ کے ساتھہ بہتری چاہتا ہے تو اُسے علم عنایت کرتا ہے پھر عمل و اخلاص کا الہام کرتا ہے۔ اور اُسے اپنے نزدیک۔ اپنا مقرب بنالیتا ہے عرفان اور علم قلوب و اسرار و حکمت کی تعلیم کرتا ہی۔ اور بلاشرکت اُسے اپنے لیے پسند کرلیتا ہے اُسے ایسا برگزیدہ کرتا ہے جیسا

موسیٰ کو کہا تھا۔ جن کے حق مین اِصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ فرمایا ہے یعنی اے موسیٰؑ مینے تم کو اپنے
لیے خاص کرلیا ہے۔ غیر اور شہوات ولذات اور باطل چیزون اور آسمان وزمین اور جنت ودوزخ
اور ملک وہلاکت کیلیے پیدا نہین کیا۔ تجھے میرے طرف سے کوئی چیز مقید نہین کرسکتی۔ اور نہ کوئی غیر
میری جانب سے روک سکتا ہے۔ تجھے میری جانب سے کوئی صورت قید نہین کرسکتی۔ اور نہ کوئی
مخلوق مانع آسکتی ہے۔ اور نہ کوئی خواہش بیہودہ کرسکتی ہے اے لڑکے کسی گناہ کے سبب
جو تو نے کیا ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہو۔ بلکہ توبہ اور اس پر قائم رہ اور اخلاص کے پانی سے
اپنے دین کے کپڑے کی نجاست دھو۔ اور اُسے معرفت کی خوشبو مین بسا۔ اس گھر سے جسمین تو
مقیم ہے خوف کر۔ جدہر دیکھے گا تیرے چارطرف درندے ہین اور موذی تجھپر حملہ کرنا چاہتے ہین۔ اُنسے
مُڑ کر دل سے خدا کی طرف آ۔ طبیعت شہوت اور ہوا کے حکم سے نہ کھا۔ بلکہ دو نیک گواہون کتاب
وسنت کے حکم سے کھا۔ پھر دو اور گواہون کو طلب کر۔ کہ ایک تیرا دل ہے۔ اور دوسرا فعل آلہی
پھر جب کتاب وسنت اور تیرا دل اذن دیدے تو چھوٹی چیز یعنی فعل آلہی کا منتظر رہ۔ رات کو
لکڑیان چننے والے کی مانند نہو۔ کہ لکڑیان چن رہا ہے اور یہ نہین جانتا کہ اسکے کیا ہاتھ لگیگا خالق ہو
یا مخلوق۔ یہ ایسی شے ہے کہ آراستگی۔ آرزو۔ تکلف اور تصنع سے حاصل نہین ہوتی یہ ایک ایسی شے جسکی سینون مین
توقیر کی گئی ہے اور عمل اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کونسا عمل۔ وہ جو محض خدا کے لیے ہو اے لڑکے
عافیت ترک طلب عافیت غنا ترک طلب غنا اور دوا ترک طلب دوا ہے یہ تسلیم وقطع اسباب اور دل
اعتبار سے ترک ارباب مین پوری دوا موجود ہے۔ دوا اُس توحید آلہی مین ہے جو دل سے ہو نہ کہ زبان
سے۔ توحید وزہد جسم وزبان پر نہین ہوتے۔ توحید دل مین ہے زہد دل مین ہے تقوے دل مین ہے
معرفت دل مین ہے۔ خدا کا جاننا دل مین ہے محبت آلہی دل مین ہے۔ اُس کا قرب دل مین ہے
عقل سے کام لے ہوس نکر۔ تصنع اور تکلف سے بچ۔ تو ہوس اور تصنع وتکلف اور کذب وریا اور
نفاق مین پڑا ہوا ہے۔ مخلوق کو اپنی طرف کھینچنا تیرا کلی مقصود ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ جب تو نے
دل سے مخلوق کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ تو طالب حق ہونے کا مدعی ہے
حالانکہ مخلوق کا طالب ہے۔ تیری حالت اُس شخص کی سی ہے جو یہ کہے کہ مین مکہ جانے کا ارادہ رکھتا
ہون مگر خراسان کی سڑک پر جا رہا ہے۔ وہ مکہ سے دور رہے گا۔ تو مدعی ہے کہ تیرا دل مخلوق سے
الگ ہے حالانکہ تو اُنسے خوف ورجا رکھتا ہے۔ تیرا ظاہر زہد اور باطن رغبت ظاہر حق اور باطن
مخلوق ہے۔ یہ لعزش بابی بک بک سے نہین آتا۔ اس حالت مین مخلوق دنیا۔ آخرت اور ما سوے
اللہ کچھ بھی نہین۔ حاصل کلام یہ کہ وہ واحد ہے۔ واحد ہی کو پسند کرتا ہے۔ واحد ہے شریک کو
پسند نہین کرتا۔ وہ تیرے کام بناتا اور جو کچھ تیری نسبت کہا جاتا ہے اُسے سامنے لے آتا ہے

مخلوق عاجز ہے تجھے نفع وضرر کچھہ نہین پہنچا سکتی - خدا ان کے ہاتھون اسے جاری کراتا ہے - اسکا فعل اُنہین اور تجھہ مین تصرف کر رہا ہے - تیرے نفع وضرر کے متعلق علم الٰہی مین قلم جاری ہو چکا ہے نائب موحد فقیہ مخلوق پر خدا کی حجت ہین - بعض اُنہین سے باعتبار ظاہر وباطن دنیا سے الگ ہین - اور بعض صدیق باعتبار باطن اس سے علحدہ ہین - اللہ تعالی اُنکے دلون پر اس کا ذرا سا اثر بھی نہین دیکھتا - یہ صافی دل ہین - جو اسپر قادر ہے وہ خلق کی طرف سے بادشاہی دیا گیا ہے وہ دلیر اور پہلوان ہے - دلیر وہ ہے جسکا دل ماسوا اللہ پاک ہو - توحید کی شمشیر اور شرع کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر کھڑا ہو بیٹھ گیا ہو - مخلوقات مین سے کیسکو اپنے پاس آنے ہی نہین دیتا - اپنا دل مقلب القلوب کے لیے جمع رکھتا ہے - شرع ظاہر کو اور توحید ومعرفت باطن کو مہذب کر دیتی ہے - اے مہذب لوگو - پہلے بہت کچھہ کہہ گئے ہین - اور ہم بھی کہتے ہین مگر حاصل کچھہ نہین ہوتا - تو کہتا ہو کہ یہ فعل حرام ہے حالانکہ خود اس کا مرتکب ہے - یہ حلال ہے حالانکہ اسکو نہین کرتا اور استعمال مین نہین لاتا - تو ہوس در ہوس ہے - رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا - جاہل کے لیے ایک ویل ہے اور عالم کے لیے سات - جاہل کیلیے ایک ویل ہے کہ اُسنے کیون نہ سیکھا - اور عالم کے لیے سات کہ سیکھکر عمل نکیا - اس سے علم کی برکت اُٹھگئی - اور حجت باقی رہی - سیکھ پھر عمل کر - پھر مخلوق سے الگ ہوکر خلوت مین بیٹھ - اور محبت الٰہی مین مشغول ہو جب محبت اور تنہائی درست ہو جائے گی وہ تجھے اپنا مقرب - نزدیک تر بنائے گا اور اپنے مین فنا کر دے گا - پھر اگر چاہے گا تو مشہور کر کے مخلوق کے لیے ظاہر کر دیگا - اور تجکو پورا حصہ لینے کی طرف پھیر لائیگا - اپنے سابقہ اور علم کی ہوا کو تیرے معاملہ مین حکم کرے گا وہ تیری خلوت کی دیوارون پر چلے گی - اور اُن کے ساتھ لازم ہو جاے گی - اور تیرے امر کو مخلوق کے لیے ظاہر کر دے گی تو اُن مین اپنے ساتھ نہین بلکہ خدا کے ساتھ ہوگا - اسوقت بلا شامت نفس وطبع وہوا تو اپنا پورا حصہ حاصل کر سکے گا - وہ تجکو اس لیے تیری قسمت کیطرف پھیرے گا کہ کہین تجھ مین اُسکے علم کا قانون باطل نہو جائے - تو اسوقت اپنے پورے حصے لے گا اور تیرا دل خدا کے ساتھ ہوگا اے لوگو خدا اور اُسکے اولیاء کو نہ جاننے والو - خدا اور اُسکے اولیاء کے باب مین طعن کرنیوالو - خدا برحق ہے اور اے مخلوق تم باطل ہو - حق قلب واسرار و معانی مین ہے اور باطل نفسون - خواہشون - طبیعتون عادتون - دنیا - اور ماسوے اللہ مین - دل جبتک خدا کے قرب سے جو قدیم ازلی دائم اور ابدی ہے نہ لگے فلاح نہین پا سکتا - اے منافق مزاحمت نکر - جو کچھہ تیرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے - تیری پاس تیری روٹی تیرا سالن - شیرینی - کپڑے - گھوڑا اور حکومت موجود ہے - سچا دل مخلوق سے خالق کیطرف منہ کرتا ہے اور اکثر اشیا کو رستہ مین دیکھکر اُنہے سلام کر کے گذر جاتا ہے - اپنے علم پر عمل کرنے والے علماء سلف کے نائب - انبیاء کے وارث اور بقیہ خلف ہین - اُنکے آگے آگے چلتے ہین - اُنکو

شریعت کے شہر کی آبادی کا حکم دیتے اور اسکے اُجاڑنے سے روکتے ہین ۔ انبیا اور وہ قیامت کے دن جمع ہونگے ۔ خدا سے ان کو پوری اُجرت دلوائینگے ۔ اللہ تعالے نے عالم بے عمل کو گدھے سے مثال دی ہے چنانچہ فرمایا ہے کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنے عمل نکرنے والے اُس گدھے کی مانند ہین جسپر کتابین لدی ہوئی ہون اسفار یعنی کتب علم ہے گدہا بجز رنج و تعب کے علمی کتابون سے ہرگز نفع نہین اُٹھا سکتا جسکا علم زیادہ ہو اُسکے خوف و طاعت کو بھی زیادہ ہونا چاہیئے ۔ اے علم کے مدعی خوف الٰہی سے تیرا رونا کہان گیا ۔ تیرا خوف و حذر اور اپنے گناہون کا اقرار کہان گیا ۔ طاعت الٰہی مین تیرا اندھیرے و روشنی کو ملا دینا کہان گیا ۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور جانب حق مین مجاہدہ کرنا اور اُس سے عداوت رکھنا کہان گیا ۔ کُرتا عمامہ ۔ کھانا ۔ نکاح ۔ مکان دکانین ۔ اور مخلوق کی صحبت و محبت تیرا کلی مقصود ہے ان اشیار سے اپنا ارادہ الگ کر ۔ انمین جو کچھ تیرے مقدر کا ہے اپنے وقت پر آجائیگا اور تیرا دل رنج و انتظار اور حرص کے بوجھ سے علیحدہ ہوکر خدا کے ساتھ قائم رہے گا ۔ جس چیز سے فراغت حاصل ہوچکی ہے اُسکے متعلق رنج اُٹھانے سے کیا حاصل اے لڑکے تیری خلوت فاسد ہے ٹھیک نہین ۔ ناپاک ہے طاہر نہین ۔ تیرے دل نے تیرے ساتھ کیا کیا کہ اُسکی توحید و اخلاص ٹھیک نہین ۔ اے سونے والو ۔ تمہاری جانب سے غفلت نکیجائے گی ۔ اے منہ پھیرنے والو ۔ تمہاری طرف سے روگردانی نہوگی اے بھولنے والو ۔ تم نہ بُھلائے جاؤگے ۔ اے چھوڑنے والو تم نہ چھوڑے جاؤگے ۔ اے خدا اور رسول کے نجاننے والو ۔ اور پہلون پچھلون سے ناواقفو ۔ تم بہت پرانی اور گھُنی ہوئی لکڑی کی مانند ہو ۔ جو کسی کام مین نہین آسکتی ۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے ۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا ۔

چودھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے منافق خدا تجھسے زمین کو پاک کردے ۔ کیا تجھے نفاق کافی نہ تھا کہ علما و اولیار اور صالحین کی غیبت کرکے اُن کے گوشت کھانے لگا ۔ تو اور تیرے بھائی منافق عنقریب اسحالت مین ہوجائینگے کہ کیڑے تمہاری زبانون اور گوشتون کو کھا جائین گے ۔ ٹکڑے ٹکڑے کردینگے ۔ اور زمین تمکو بھینچکر پیس ڈالیگی جو شخص خدا اور نیک بندون سے نیک گمان نرہے اُنکی تواضع نکرے اسکے فلاح نہوگی ۔ تو اُن کی تواضع کیون نہین کرتا ۔ حالانکہ وہ رؤسا و امرا ہین ۔ تو اُنکی نسبت کچھ بھی نہین ۔ خدا نے جل وعقد اُنکے سپرد کر رکھا ہے ۔ اُنھین کے طفیل آسمان مینہ برساتا اور زمین اُگاتی ہے مخلوق انکی رعیت ہے اُن مین ہر ایک پہاڑ کی مانند ہے کہ اُسے آفات و مصائب کی ہوائین ہلا نہین سکتین ۔ وہ مقام توحید و رضا سے کبھی نہین ہٹتے ۔ اسی کو اپنے اور غیرون کے لئے چاہتے ہین ۔ خدا کی طرف رجوع اور قدرت

کرو۔ اپنے گناہون کا اعتراف کرتے رہو۔ اُسکے آگے تضرع کرو۔ تمہارے آگے کیا ہے۔ اگر تم
جان لیتے تو اس حالت پر نہ ہنستے جس پر اب ہو۔ سابقین کیطرح خدا کے آگے ادب کرو۔ تم اُن کی
بہ نسبت ہیچ تر ہے اور بعورتین ہو۔ تمہاری دلیری نفسون خواہشون اور طبیعتون کے حکم کے وقت ہے
دینی شجاعت حقوق آلہی ادا کرنے مین ہوا کرتی ہے۔ حکماو علماء کے کلمات کو ذلیل نجانو۔ اُن کا کلام
دوا۔ اور کلمات وحی الٰہی کا ثمرہ ہین۔ تم مین نبی صورتا موجود نہین ہے تاکہ اس کا اتباع کرو۔ جب
نبی کے واقعی متبع کا اتباع کروگے تو گویا نبی ہی کا اتباع ہوگا اور جب اسکو دیکھو تو گویا نبی کو دیکھا
متقی علماء کی صحبت اختیار کرو۔ اُنکی صحبت تمہارے لیے برکت ہے البتہ بدعمل علماء کے پاس نجاو
اُنکی صحبت تمہاری شامت کا باعث ہے جب تو اس شخص کی صحبت مین رہیگا جو علم وتقوے مین تجھسے زیادہ ہو تو تیری صحبت باعث برکت
ہوگی۔ اور جب اُسکے پاس بیٹھے گا جو عمر مین بڑا ہو اور متقی نہو تو اسکی صحبت موجب شامت ہے۔
خدا کے لیے عمل کر۔ اور کسے لیے نکر۔ اُسکے لیے گناہ چھوڑ اور کے لیے نچھوڑ۔ غیر کے لیے عمل کرنا کفر
اور گناہ چھوڑنا ریاء۔ جو اس کو نہ پہچانے اور اسکے سوا عمل کرے وہ ہوس مین گرفتار
ہے۔ عنقریب موت آکر تیری ہوس کو قطع کردے گی۔ تجھپر افسوس فیر سے وہ کے ساتھ ملتا اور خدا سے قطع
کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اُس رشتہ کو ملاؤ جو تمہارے اور خدا کے مابین ہو سعید
ہوجاؤگے۔ اُس تعلق کو پاک وصاف رکھو جو تم مین اور اللہ تعالیٰ مین ہو۔ وہ صالحین کے دلون
کی حفاظت کرتا ہے۔ اے لڑکے اگر غنی اور فقیر کے آنے کے وقت تیری حالت جدا جدا ہو جاتی ہے
تو تیرے لیے فلاح نہین۔ صابر فقیرون کا اکرام کر۔ اپنے اُنکی ملاقات اور صحبت سے برکت حاصل کر
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین ہین۔ آج دلون سے ہمنشین اور
کل اجسام سے ہونگے۔ انکے دل دنیا سے بے رغبت اور اُسکی زینت سے روگردان ہین۔ اُنھون نے
فقر کو غنا پر اختیار کر رکھا ہے اور اُسپر صبر کیا ہے پھر جب یہ پورا ہو گیا تو آخرت نے اُنسے خطاب کیا
اور اپنا نفس پیش کردیا اور وہ اس سے جا ملے۔ جب آخرت حاصل ہوگئی تو انھون نے جان لیا کہ یہ خدا
کے سوا کوئی اور چیز ہے۔ اسلیے اُس سے بیعت توڑدی۔ اسکی طرف سے دلسے پشت پھیرلی۔ اور خدا سے شہر کر
اسکے پاس سے بھاگ گئے۔ وہ غیر اللہ کے پاس کیونکر ٹھیرتے۔ اور حادث کیطرف کیونکر سکون حاصل
کرکے اُس سے محبت کرتے۔ اور اپنے اعمال وحسنات اور تمام طاعات کیونکر اُسکے سپرد کر دیتے
وہ مولا کی طلب مین صدق کے پر لگا کر منہ موڑ کر اُڑے۔ پنجرہ اسکے پاس چھوڑ گئے قفس وجود سے
نکلے۔ اور موجد کے پاس اُڑ گیے۔ رفیق اعلیٰ کو طلب کیا۔ اول وآخر اور ظاہر وباطن کو ڈھونڈا۔ برج
قرب کی طرف پہنچ گئے۔ ایسا نہین ہوگئے جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ
الْاَخْیَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگون مین ہین) انکے دل ہمتین۔ معانی اور عقل دینی

دو نیوی سب ہمارے پاس ہین جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُنکے نزدیک نہ دنیا باقی رہتی ہے نہ آخرت
اُسکے علاوہ نہین اور جو کچھ اُنکے پاس ہین ہے اُنکے دلوان اور اسرار کی نسبت اپیٹ دیا جاتا ہے خدا ان کو غیر
سے فنا کرکے اپنی ذات سے موجود کر دیتا ہے پھر اگر ان کے لیے دنیوی حصہ ہوتا ہے تو ان کو اپنا حصہ
حصہ لینے کے لیے آدمیت اور بشریت کی طرف پھیر دیتا ہے تاکہ اس کا علم وسابقہ اور قضا بدل نہ سکے
اسوقت وہ علم اور قضا و قدر کا ادب اچھی طرح کرتے ہین اور جو کچھ اُن کو ملتا ہے زہد و ترک کے قدم
سے اُسے لے لیتے ہین۔ نفس و ہوا اور ارادہ سے نہین لیتے۔ ظاہری احکام ہر حال مین اُنکو یاد
رہتے ہین۔ دنیا کے ساتھ خلق پر بخیل نہین کرتے اگر ان کو تمدن ہو تو سبکو مقرب
الٰہی بنا دین۔ اُنکے دلمین مخلوقات و مصنوعات کی ذرہ برابر قدر نہین رہتی۔ تو جب تک دنیا کے ساتھ
ہے آخرت سے نہ ملے گا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہے گا خدا سے نہ مل سکے گا۔ عمل کر
جاہل نہ بن۔ تو اُن مین ہے جن کو اللہ تعالیٰ با وجود علم گمراہ کر دیا ہے۔ فقرا کے ساتھ اپنی سلوک کرنا معاملت
الٰہی مین داخل ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ صدقہ دینا خدا کے ساتھ معاملہ کرنا ہے۔ وہ غنی و کریم ہے
کیا غنی و کریم سے معاملہ کرنیوالا بھی نقصان اُٹھایا کرتا ہے۔ اگر تو خدا کے لیے ایک ذرہ دے گا
تو وہ تجکو پہاڑ عطا فرمائے گا۔ تو قطرہ دے گا وہ دنیا و آخرت مین دریا بخشدے گا۔ تجکو تیرا ثواب
و اجر پورا مرحمت کریگا۔ اے قوم جب تم خدا سے معاملہ کروگے تو وہ تمہاری کھیتیون کو بڑھائے گا نہرو نکو
جاری کریگا۔ تمہارے درختون مین پتے ٹہنیان اور پھل لگائے گا۔ نیکیون کا حکم کرو۔ بدیون سے روکو
خدا کے دین کی مدد کرو۔ اور اُسکی راہ مین دوست سے دشمنی رکھو۔ جو نیکی کے ساتھ ایسا دوست ہے
اُسکی صداقت خلوت و جلوت خوشی و ناخوشی۔ شدت و آسائش مین یکسان رہے گی۔ خدا سے اپنی حاجتین
مانگو نہ کہ خلقت سے۔ اور اگر خلقت ہی سے مانگنا ضروری ہو تو دل سے خدا کی طرف رجوع کرو۔ وہ
کسی طرف سے طلب کا الہام کر دے گا۔ پھر اگر تم کو کچھ ملے یا نہ ملے تو اُسی کی طرف سے ہوگا مخلوق کی
جانب سے نہوگا۔ اہل اللہ نے اپنی روزی کا فکر دل سے نکال دیا ہے وہ جانتے ہین کہ روزی اپنے معین
وقت پر مقدر ہو چکی ہے اس لیے اُسکی طلب کو چھوڑکر اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جا پڑے ہین
خدا کے فضل اور قرب اور علم کے باعث ہر چیز سے مستغنی ہین۔ جب اُن کو یہ حاصل ہو جاتا ہے
تو قبلۂ مخلوق اور ان کے خطیب بنجاتے ہین۔ لوگون کے ہاتھ پکڑکر اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا
دیتے ہین۔ اُنکے لیے قبولیت کا خلعت دلواتے اور رضامندی حاصل کرانے کی تکلیف اُٹھاتے
ہین۔ بعض مشائخ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا خدا کے بندے وہ ہین جن کی
عبودیت ثابت ہو چکی ہے اُس سے دنیا و آخرت کچھ نہین مانگتے۔ بلکہ اُس سے خود اُسی کے
طالب ہین غیر کے خواہان نہین۔ الٰہی تمام مخلوق کو اپنے دروازہ کی طرف ہدایت کو جیسے میرا حال

رہے گا۔ آگے اختیار تجکو ہے۔ یہ عام دعا ہے جس پر تجکو ثواب ملے گا۔ آگے اللہ اپنی مخلوق مین جو چاہیگا کرے گا۔ جب دل درست ہوجاتا ہے تو اُسکی رحمت و شفقت مخلوق مین بھر جاتی ہے۔ بعض مشایخ کا قول مروی ہے کہ۔ نیکی کرنیوالے بہت ہین۔ مگر گناہ کے تارک صدیق ہی ہوتے ہین۔ صدیق کبائر و صغائر کو چھوڑ دیتا ہے پھر شہوات اور مباح مشترک چھوڑنے سے اس کا تقوے اور بار یک ہوجاتا ہے اور وہ حلال مطلق کا طالب رہتا ہے۔ صدیق رات دن خدا کی عبادت مین رہتا۔ اور مخلوق کیطرفسے پہنچنے والے فائدون کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اُس سے خرق عادت ظاہر ہونے لگتا ہے اور اُسجگہ سے روزی دیاجاتا ہے کہ جہان سے گمان نہین ہوتا۔ وہ دیا جاتا اور پینے کا حکم کیا جاتا ہے۔ اشیاء اسکے لیے خالص اور صاف ہوجاتی ہین کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے۔ اور دل مین اُسکی حاجتون کا خون ہوا ہے۔ اسنے اپنے اغراض کے ٹوٹنے پر صبر کیا ہے۔ اور وہ ہر حال مین روکیا گیا ہے۔ دعا کرتا تھا قبول نہین ہوتی تھی۔ مانگتا تھا کچھ نہین ملتا تھا۔ شکوہ کرتا تھا اور اُسکی تنگی بہت بڑھ جاتی تھی کشایش کا طالب تھا مگر نہ ملتی تھی۔ ڈرتا تھا لیکن نجات کی جگہہ ہات نہین لگتی تھی۔ توحید اور عمل پر اخلاص کرتا تھا مگر جسکے لیے عمل کرتا تھا اُس کا قرب نصیب نہ تھا گویا وہ مومن وموحد ہی نہین۔ باایں ہمہ متواضع اور ان اشیاء کی مدارات پر صابر تھا۔ جانتا تھا کہ صبر اسکے دلکی دوا اور صفائی و قرب کا باعث ہے اور اس امتحان کے بعد بہتری ہوگی۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ یہ امتحان اس لیے ہے تاکہ مومن منافق سے۔ موحد مشرک سے۔ مخلص ریاکار سے۔ دلیر نامرد سے۔ ثابت متحرک سے۔ صابر بے صبرے سے۔ اہل حق اہل باطل سے۔ سچا جھوٹے سے۔ دوست دشمن سے۔ متبع مبتدع سے ممتاز ہوجائے۔ اسنے بعض مشایخ کا قول سُن لیا ہے کہ دنیا مین ایسا رہ جیسا کوئی زخم کی دوا کرتا اور زوال الم کے لیے دوا کی تکلیف پر صبر کرتا ہے کل بلائین اور امراض خلقت کی شرکت اور نفع وضرر اور عطا و منع مین موجود ہین۔ اور دوا اور زوال بلا مخلوق کے دل سے نکلجانے نزول قضا و قدر کے وقت مضبوط رہنے مین ہے۔ اور اسین کہ تو مخلوق پر ریاست و بلندی کا طالب نہو اور تیرا دل خدا کے لیے سب سے خالی۔ اور سِر صاف و پاک۔ اور ہمت اسکی طرف بلند رہے تجکو جب یہ حاصل ہوجائیگا تو تیرا دل مرتفع ہوکر نبیون پیغمبرون۔ شہیدون صدیقون۔ اور مقرب فرشتونکی جماعت مین جا داخل ہوگا۔ اور جب اسکی مداومت ہوگی تو تو بڑا اعظیم الشان۔ بلند مرتبہ ہوجائے گا۔ آسکے بڑہایا جائے گا والی بنایا جائے گا۔ امیر کیا جائے گا۔ اسوقت تجکو جو ملے گا سو ملے گا۔ جو دیا جائے گا سو دیا جائیگا جو اس کلام کے سنتے۔ اسپر ایمان لانے اور اسکے اہل کا احترام کرنے سے محروم رہا وہ فی الواقع محروم ہے۔ اے اپنی معاش مین مشغول رہنے والو۔ معیشت میرے پاس ہے۔ نفع میرے پاس ہے۔ متاع آخرت میرے پاس ہے۔ مین کبھی مناد ہون کبھی دلال۔ اور کبھی اسباب کا مالک

ہر شے کو اُسکا حق دیتا ہون مجکو جب آخرت کی کوئی شے ملجاتی ہے تو تنہا نہین کھاتا۔ کیونکہ کریم اکیلا بیٹھکر نہین کھایا کرتا۔ جو خدا کے کرم پر مطلع ہوگیا ہے تو اُسکے پاس بخل نہین پایئے گا جسنے خدا کو پہچان لیا اُسکے نزدیک خدا کے سوا سب چیزین ذلیل ہین۔ بخل نفس سے ہوتا ہے اور عارف بہ نسبت نفوس مخلوق مردہ ہے۔ بلکہ وہ مطمئنہ۔ خدا کے وعدہ سے سکون اور وعید سے خوف حاصل کرنیوالا ہے۔ الٰہی تو نے جو اہل اللہ کو دیا ہے وہ ہمین بھی دے۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پندرھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا۔

مومن توشہ لیتا ہے اور کافر پورا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مومن اسلیے توشہ لیتا ہے کہ وہ رستہ پر ہے تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور بہت سے مال کو آخرت کے لیے بھیجدیتا ہے۔ اپنے لیے سوار کے توشہ کے مطابق اُٹھا رکھتا ہے یعنی اسقدر کہ اُسے اُٹھا سکے۔ اُس کا تمام مال آخرت مین لگا ہوا ہے دل اور ہمت اسی طرف ہے۔ دل اُدھر ہی لگا ہوا ہے۔ دنیا سے تمام طاعتین آخرت کی طرف بھیجتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف نہین بھیجتا۔ اچھا کھانا فقیرون کو دے ڈالتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آخرت مین اس سے بہتر ملے گا۔ مومن اور عارف و عالم کی ہمت قرب دروازہ خداوندی ہے۔ دل کے قدمون کی انتہا اور سیر کی مسافت یہ ہے کہ ہین قیام وقعود و رکوع و سجود۔ بیداری و رنج کی حالت مین بھی کو دیکھتا رہون۔ حالانکہ تیرا دل اپنی جگہ سے نہین ٹلتا۔ بیت وجود سے نہین نکلتا۔ اپنی عادت سے متغیر نہین ہوتا۔ مولا کی طلب مین صادق رہ۔ تجکو تیرے صدق نے اکثر رنج وتعب سے بے پروا کر دیا ہے۔ اپنے وجود کے انڈے کو صدق کی چونچ سے کھٹک دے۔ اور مخلوق کی رویت اور اُن کے ساتھ مقید رہنے کی دیوار کو اخلاص و توحید کی کدال سے ڈھاوے۔ زہد کے ہات سے طلب اشیاء کا پنجرہ توڑ ڈال۔ اور دل کے پرون سے اُڑ۔ تاکہ دریائے قرب کے کنارہ پر جا رہے۔ آخرت تیرے پاس سابقہ خداوندی کا ملاح عنایت کی کشتی لیکر آئے گا۔ اور تجھے سوار کر کے قرب الٰہی تک پار کر دے گا۔ دنیا دریا اور تیرا ایمان اسکی کشتی ہے۔ اسی لیے لقمان رحمہ اللہ نے کہا ہے۔ اے بیٹے دنیا دریا۔ ایمان کشتی طاعتین ملاح اور آخرت کنارہ ہے۔ اے گناہون پر اصرار کرنے والو۔ تمہارے پاس اندھا ہین۔ بہرا ہین محتاجی اور فقر عنقریب آنے والا ہے تمہارے ساتھ مخلوق کی سخت دلی خسارون جرمانون اور چوریون کے ذریعے سے تمہارے مال برباد کر دیگی۔ عادل بنو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ مال کے ساتھ مشترک نکرو

اور اسپر بھروسہ نہ رکھو۔ اسکے پاس نہ ٹھیرو۔ اُسے دل سے نکالکر گھرون اور جیبون مین رکھو غلامون اور وکیلون کے حوالے کرو۔ اور موت کے منتظر رہو۔ حرص کو کم اور امیدون کو کوتاہ کردو۔ ابویزید بسطامی کا قول ہے کہ مومن عارف خدا سے نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت۔ بلکہ اپنے مولا سے مولاہی کا طلبگار رہتا ہے اسے لڑکے دیسے خدا کی طرف رجوع کر۔ جو شخص خدا سے توبہ کیا کرتا ہے وہی اُسکی طرف راجع ہے۔ اللہ تعالی کے اس قول وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ کے یہ معنی ہین کہ اُسکی طرف رجوع کرو۔ ہر چیز اُسے سونپ دو۔ اپنے نفس اسکے حوالہ کردو۔ اپنے آپ کو قضا وقدر امر ونہی اور اُسکے تصرفات کے آگے ڈالدو۔ بلا زبان بلا ہات پانو۔ بلا آنکھ۔ بلا چون وچرا۔ بلا منازعت ومخالفت بلکہ موافقت وتصدیق کے ساتھ اپنے دل اُسکے آگے ڈالرکھو اور یہ کہو کہ امر وقدر اور سابقہ بالکل درست ہے۔ جب تم ایسے ہوجاؤگے تو تمہارے دل اُسکی طرف راجع اور اُس کا مشاہدہ کرنے والے ہوجاینگے۔ کسی چیز سے محبت نکرین گے بلکہ عرش سے لیکر فرش تک کی ہر شے سے الگ رہین گے تمام مخلوق سے بھاگین اور محدثات سے منقطع ہوجاینگے۔ مشایخ کا ادب وہی کرتا ہے جو اُن کا خادم رہا ہو۔ اور اللہ تعالی کے ساتھ اُن کے بعض احوال پر مطلع کیا ہو۔ اہل اللہ نے تعریف ومذمت کو گرمی جاڑے اور رات دن کی مانند سمجھہ رکھا ہے۔ دونون کو خدا کی طرف سے خیال کرتے ہین کیونکہ بجز خدا کے اور کوئی اُنکے لانے پر قادر نہین ہے۔ پھر جب اُن کے نزدیک یہ ثابت ہوگیا تو اُنھون نے تعریف کرنیوالے کی خوشامد نہین کی۔ اور مذمت کرنے والے سے لڑائی نہین باندہی۔ اور ان مین مشغول نہین ہوئے۔ اُنکے دلون سے مخلوق کا حُب وبغض سب نکل گیا ہے۔ نہ کسی سے دوستی رکھتے ہین نہ دشمنی۔ بلکہ سب پر رحم کرتے ہین۔ علم بلا صدق تجکو نفع ندیگا۔ باوجود علم خدا نے تجکو گمراہ کردیا ہے۔ تیرا علم پڑہنا اور نماز روزہ مخلوق کے لیے ہے تاکہ تیرے پاس آئین۔ تیرے لیے اپنا مال خرچین۔ اور اپنے گھرون اور مجلسون مین تیری تعریف کرین۔ فرض کر کہ یہ بات تجکو مخلوق سے حاصل ہوئی۔ مگر جب موت۔ عذاب۔ تنگی۔ اور ہولین سامنے آئینگی تو تجہہ مین اور مخلوق مین ایک پردہ ڈالدیا جاویگا اور وہ تجسے کسی تکلیف کو دفع نکرسکینگے۔ اور وہ مال جو تونے اُن سے حاصل کیا ہے غیر لوگ کھاچکین گے۔ حساب اور عذاب تجہپر رہے گا۔ اے بدنصیب اسے محروم۔ تو دنیا مین کام کرنیوالون رنج اُٹھانیوالون مین سے کل دوزخ مین تکلیف بھگتنے والون مین ہوگا۔ عبادت صنعت ہے۔ اور اُسکے اہل اولیا اور ابدال۔ اور مخلص ہین جو خدا کے مقرب ہین۔ علماء باعمل زمین مین خدا اور رسول کے نائب انبیاء ومرسلین کے وارث ہین۔ اور اے ہوس ناکو۔ زبانی بک بک۔ اور فقط ظاہر مین مشغول ہونے والو تم وارث انبیاء نہین ہو۔ کیونکہ باطن سے ناواقف ہو۔ اسے لڑکے تو کسی چیز پر قائم نہین تیرا اسلام درست نہین ہوا وہ اسلام کہ جس پر شہادت بنی ہے تیرے لیے تمام نہین ہوا۔ تو لاالہ الا اللہ کہتا اور اُسکی تکذیب کرتا ہے تیرے دل مین معبودون کی ایک جماعت موجود ہے۔ بادشاہ اور میر محلہ کا خوف معبود ہے۔ کسب و

و نفع اور اپنی طاقت و قوت اور سمع و بصر اور پکڑ پر اعتماد کرنا معبود ہی نفع و ضرر اور منع و عطا کو مخلوق کی
طرف سے جاننا معبود ہے۔ بہت سے لوگ دل سے ان چیزون پر بھروسہ رکھتے ہین۔ اور جو ظاہر یہ کہتے
ہین کہ ہم خدا پر متوکل ہین۔ ذکر الٰہی اُنکی زبانی عادت ہوگئی ہے دلی نہین۔ جب اس باب مین اُنکی مخالفت
کیجاتی ہے تو غصہ کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمین ایسا کیون کہا جاتا ہے۔ کیا ہم مسلمان نہین ہین۔
کل رسوائیان ظاہر ہونگی اور چھپی باتین کھلجائین گی۔ تجھپر افسوس کہ جب تو لا اللہ کہتا ہے تو نفی کلی
کی اور جب الا اللہ کہتا ہے تو اثبات کلی کی خدا کے لیے تائید کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے۔ پھر جب تیرا دل
خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد کرتا ہے تو تو اسبات مین جھوٹا ہو جاتا ہے۔ اور جن پر تو نے اعتماد کیا ہے
وہ تیرے معبود بنجاتے ہین۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ دل ہی مومن۔ موحد مخلص۔ متقی۔ پرہیزگار
زاہد۔ موقن۔ عارف عامل۔ اور امیر ہے۔ اُسکے ماسوا اُسکے لشکر اور نوکر چاکر ہین۔ جب تو لا اله
الا اللہ کہے تو پہلے دل سے کہہ پھر زبان سے۔ پھر اُسی پر توکل و اعتماد رکھ۔ اپنے ظاہر کو حکم اور باطن کو حق کے
ساتھ مشغول کر۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ۔ اور دل سے خالق خیر و شر کے ساتھ مشغول ہو۔ جو
اسکو پہچانتا ہے اسکے لیے ذلیل ہو جاتا ہے اُسکے آگے زبان بند ہو جاتی ہے۔ اُسکے اور نیک بندونکے
لیے متواضع ہو جاتا ہے۔ اُسکا غم و گریہ دوگنا ہوتا ہے۔ خوف۔ ترس۔ حیا اور پہلی تقصیرون پر ندامت
زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور زوال معرفت و علم و قرب سے اُس کا خوف و حذر سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے اسکے فعل سے سوال نہین ہو سکتا۔ لوگ اپنے افعال سے سوال کیے جاینگے
وہ دو باتون مین تردد کیا کرتا ہے۔ اپنی گزشتہ تقصیر۔ بیشرمی۔ جہالت۔ اور جرات پر نظر ڈالتا ہے
اور مارے حیا کے پانی پانی ہو جاتا ہے مواخذہ سے ڈرتا ہے پھر آیندہ حالت کو دیکھتا ہے کہ دیکھیے
مقبول رہون یا مردود۔ جو کچھ دیا گیا ہے چھینا جاے یا دیدیا جائے۔ مومنون کے پاس رہون۔ یا
کافرون کے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مین تم سے زیادہ عارف باللہ اور اُس سے
ڈرنے والا ہون۔ عارفون مین شاذ و نادر ایک وہ ہوتا ہے کہ جسکے پاس امن آجاتا ہے جو کچھ سابق
ہو چکا ہے اُسپر ڈرہ دیا جاتا ہے وہ اپنا انجام اور جس طرف رجوع کرے گا خوب جانتا ہے اُسکا سر
اپنے متعلق لوح محفوظ کو پڑھ لیتا ہے پھر اُسپر دل مطلع ہو جاتا ہے اور اُسکے چھپانے کا حکم دیتا ہے
تاکہ نفس اُسپر مطلع نہو جائے۔ اس امر کی ابتدا اسلام امر الٰہی کو بجالانا۔ منہیات سے بچنا۔ اور آفات پر
صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ماسوے اللہ کا ترک ہے اور یہ کہ اسکے نزدیک سونا اور مٹی۔ مدح و ذم۔ دنیا
و دنیا۔ جنت و دوزخ۔ نعمت و رنج۔ غنا و فقر۔ مخلوق کی ہستی و نیستی برابر ہو۔ جب یہ تمام ہو جاتا ہے
تو سب کے بعد خدا ہے۔ پھر اسکی طرف سے امارت اور مخلوق پر ولایت کا فرمان آتا ہے۔ جو شخص اُسے
دیکھتا ہے خدا کی ہیبت اور نور کے سبب جو اُسے ملا ہے اُس سے نفع حاصل کرتا ہے۔

الٰہی ہم کو دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا ✤✤✤✤✤

سولھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

حسن بصری کا قول ہے کہ دنیا کو ذلیل سمجھو۔ خدا کی قسم دنیا اہانت کے بعد ہی اچھی طرح ہات لگتی ہے۔ اے لڑکے قرآن پر عمل کرنا اُسکے نازل کرنیوالے سے اور حدیث پر عمل کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجکو واقف کرا دیتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام اپنے دل اور ہمت سے اہل اللہ کے دلون کے ساتھ رہتے ہین۔ اُن کے خوشبودار کرنے اور دہونی دینے والے وہی ہین مصفی اور مزین اسرار وہی ہین۔ قرب کا دروازہ کھولنے والے وہی ہین۔ آراستگی دینے والے وہی ہین۔ دل اور اسرار اور خدا کے مابین سفیر وہی ہین۔ جب تو ایک قدم اُنکی طرف جاتا ہے تو آپ خوش ہو جاتے ہین۔ جس کو یہ حالت نصیب ہو گئی۔ اُسپر شکر اور ازدیاد طاعت واجب ہے۔ بغیر اسکے خوش ہونا محض ہوس ہے جاہل دنیا مین خوش ہوتا اور غمگین رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے عالم اس سے موافقت اور رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت نکر ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ دار و مدار اس پر ہے کہ تو خدا کے افعال سے رضامند رہے اور اپنے دل کو مخلوق سے علٰحدہ کرکے اُسے خدا سے ملا دے۔ تو اس سے دل اور سِر اور معنے کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ بشرطیکہ خدا اور رسول اور اُسکے نیک بندونکی متابعت کرتا رہے گا۔ اگر تو نیکونکی خدمت پر قادر رہے تو کرتا رہ۔ اسمین دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل اُنکا سا ہو تو یہ سمجھ کہ گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہین ہے جس کا دل اللہ کے لیے درست ہوا اور اُسکے ساتھ دنیا و آخرت ہو۔ وہ خدا کے حکم سے خواص و عوام پر حکومت کرے گا۔ تجھپر افسوس اپنی قدر کو پہچان۔ تو بہ نسبت اُنکے کیا شے ہے۔ تیرا مقصود کھانا۔ پینا لباس نکاح دنیا جمع کرنا اور اُسکی حرص ہے۔ دُنیا کے کام کرنے والے امور آخرت مین جھوٹے ہین۔ تو اپنے گوشت کو کیڑون اور حشرات الارض کے لیے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ کا ایک فرشتہ صبح شام پکارتا ہے کہ اے بنی آدم موت کے قریب ہو جاؤ۔ اُجاڑنے کے لیے بناؤ۔ اور دشمنون کے لیے جمع کرو۔ ہر کام مین مومن کی نیت نیک ہوا کرتی ہے۔ دنیا مین دنیا کے لیے عمل نہین کرتا۔ بلکہ دنیا مین آخرت کے لیے عمارت بنایا کرتا ہے۔ مسجدین۔ پل مدرسے۔ سرائین تعمیر کرتا اور مسلمانون کے رستے درست کر دیتا ہے۔ ان کے سوا کسی چیز کو بناتا ہے تو عیال اور بیوہ عورتون اور فقیرون کے لیے۔ اور ضروری کامون کے واسطے۔ تاکہ آخرت مین اُسکے لیے اُسکے بدلہ مین محل بنائے جائین۔ مومن طبیعت خواہش اور اپنے نفس کے لیے کچھ نہین بناتا جب اُسکی

آدم درست ہوجاتا ہے تو ہر حال مین خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ اُس کا عدم و وجود اللہ کے ساتھ ہے اور
دل نبیون اور پیغمبرون کے ساتھ قول فعل۔ اور ایمان و ایقان کے اعتبار سے پیغمبرون کی لائی
ہوئی تمام چیزون کو قبول کر لیتا ہے۔ اس لیے دنیا و آخرت مین اُنکے ساتھ لاحق ہوجاتا ہے۔ اللہ
کی یاد کرنیوالا زندہ جاوید ہے ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف انتقال کرجاتا ہے۔ ایک لحظہ کے سوا
اُسکے لیے موت نہین ہوتی۔ جب ذکر الٰہی دل مین جگہ پکڑجاتا ہے تو دوامی طور پر رہتا ہے اگرچہ آدمی زبان سے
ذکر نکرے۔ پھر جب بندہ یاد الٰہی مین رہتا ہے تو خدا سے موافقت اور اسکے افعال پر رضامندی ہمیشہ
قائم رہتی ہے۔ اگر ہم گرمی کے آنے مین خدا سے موافقت نکرین گے تو گرمی ہم کو کرب مین ڈالدیگی
اور اگر جاڑا آتے وقت اس سے موافق نہون گے تو جاڑہ ہمین ٹھنڈا کردیگا۔ ان دونون مین موافقت
کرنا انکی اذیت اور شدت فعل کو زایل کردیتا ہے۔ اسی طرح بلا و آفات مین موافقت کرنا کرب ضیق
ہم سے بے آرامی۔ اور بے ثباتی کو اسکے نزول کے وقت زایل کردیتا ہے۔ اہل اللہ کے امور اور
احوال کسقدر اچھے ہین جو شے خدا کی طرف سے اُنکے پاس آتی ہے اچھی ہے۔ اُس نے اُن کو اپنی
معرفت کا نشہ پلا کر اپنی مہربانی کی گود مین سُلا رکھا ہے۔ اور اپنی محبت کا خوگر کیا ہے۔ اس لیے
اسکے پاس مقام کرنا انکے نزدیک اچھا ہے۔ اور ماسوے سے غایب رہنا بہتر ہمیشہ اُسکے آگے مردے
بنے رہتے ہین۔ اُنکی ہیبت اُنکی مالک بن گئی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے اُن کو اُٹھاتا۔ قائم کرتا زندہ
کرتا اور جگادیتا ہے۔ وہ خدا کے آگے ایسے ہین جیسے غار مین اصحاب کہف۔ جنکی نسبت خدا خود فرماتا ہے کہ ہم اُنکو
دہنے بائین کروٹین دلواتے ہین۔ وہ سب سے زیادہ عقلمند ہین۔ خدا سے ہر حال مین مغفرۃ و نجات کے
امیدوار ہین۔ یہ اُنکی ہمت ہے۔ تجھپر افسوس۔ کہ اہل نار کے عمل کرتا اور جنت کی امید رکھتا ہے۔ تیری
طمع اپنے عمل پر نہین ہے۔ عاریت پر مغرور نہو اور اسے اپنی شے گمان نکر۔ عنقریب تجھسے لیجائیگی
خدا نے اطاعت کے لیے زندگی دی ہے۔ تو اُسے اپنی چیز خیال کررہا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے
اسیطرح تندرستی غنا۔ امن۔ جاہ اور جو کچھ تیرے پاس ہے سب عاریت ہے۔ ان عاریتون مین قصور نکر
تجھسے اس کا مطالبہ اور سوال کیا جائیگا۔ اور ہر چیز پوچھی جائے گی۔ تمہارے پاس کی تمام نعمتین خدا
کیطرف سے ہین۔ انسے طاعت پر مدد چاہو۔ تم جن چیزون مین رغبت کرتے ہو وہ اہل اللہ کے نزدیک
خدا سے روکنے والا شغلہ ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی سلامتی کے سوا دنیا و آخرت مین اور کسی چیز کو نہین
چاہتے بعض مشائخ سے یہ قول مروی ہے مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافقت کر۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافق
ہوئے تو مادہ ٹوٹ گیا اور جوڑنم ہمارا دہ ہوگیا۔ خدا کے نیک بندون موافقت رکھنے والون سے خدا کی موافقت سیکھو

سترھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

اپنی روزی کا اہتمام نکر۔ کیونکہ وہ تجھسے زیادہ تجھے ڈھونڈ رہی ہے۔ جب تجھکو آج کی دنکی روزی ملجائے تو کل کا غم نکر۔ تو نے کل گذشتہ کو چھوڑ دیا اور وہ گذر گئی۔ کل آیندہ کا حال معلوم نہین کہ تجھ تک پہنچے یا نہ پہنچے آجکے دن مین مشغول ہو۔ اگر تو خدا کو پہچانتا تو طلب رزق نکرتا اور اُس سے روگردانی کرتا۔ اسکی ہیبت تجھکو اُس سے مانگنے سے روکتی۔ کیونکہ جو خدا کو پہچان لیتا ہے اُسکی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ خدا کے آگے عارف گونگا ہوجاتا ہے یہانتک کہ خدا مصالح مخلوق کے لیے اسے واپس کرتا ہے۔ ایسی کے وقت اُسکی خاموشی اور گونگاپن جاتا رہتا ہے۔ موسیٰؑ جب بکریان چراتے تھے تو انکی زبان مین لکنت و جلدی اور روک تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیطرف اُنکے واپس کرنے کا ارادہ کیا تو الہام کردیا اور آپنے دعا کی کہ الٰہی میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات سمجھنے لگین۔ گویا آپکی مراد یہ تھی کہ جب مین جنگل مین بکریان چراتا تھا تو اسکی ضرورت نتھی۔ مگر اب مخلوق کیساتھ مشغول ہونے اور اُن سے کلام کرنے کی حاجت ہے۔ اس لیے زبان کی روک دفع کرنے مین میری مدد کر۔ چنانچہ آپکی زبان سے گرہ کھل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موسیٰؑ جتنی دیر مین اور کوئی تھوڑے سے کلمے بول سکے نوے کلمے (جو فصیح اور مفہوم ہوسکتے تھے) بولدیا کرتے تھے۔ لڑکپن مین فرعون اور آسیہ کے سامنے آپنے عین وقت کلام کرنا چاہا تھا اللہ تعالیٰ نے بطور لقمہ انگارہ مُنہ مین رکھدیا اے لڑکے مین تجھکو خدا اور رسول۔ اولیاء اور ابدال انبیاء و خلفاء کا پہچاننے والا نہین دیکھتا۔ تو معنے سے خالی۔ قفس بلا طائر۔ خالی اور ویرانہ مکان اور ایسا خشک درخت ہے جسکے پتے جھڑ گئے ہون۔ دلکی آبادی اسلام اور اُسکی حقیقت کی تحقیق سے ہے جس کا نام گردن جھکانا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے۔ وہ تیرے نفس کو اور غیر کو اُسکے حوالے کردے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور دیگر مخلوق سے الگ ہوجائے گا۔ اپنے آپسے اور غیر سے جدا ہو کر اسکے سامنے کھڑا ہوگا۔ پھر خدا جب چاہے گا تجکو لباس پہنا کر مخلوق کی طرف واپس کر دیگا۔ پھر تو اپنی ذات مین اور دیگر مخلوق مین خدا اور رسول کی مرضی سے اُسکا حکم بجالائے گا۔ پھر اسکے حکم کا منتظر کھڑا رہے گا اور جو کچھ تجھے حکم ملے گا اُسکی موافقت کریگا۔ جو شخص ماسوے اللہ سے الگ ہو کر دل اور سِر کے قدم سے اُسکے آگے کھڑا ہوجاتا ہے۔ وہ زبان حال سے وہی کہتا ہے جو موسیٰؑ نے کہا تھا۔ وعجلت الیک رب لترضی (الٰہی مین نے تیری طرف آنے مین اس لیے جلدی کی کہ تو رضامند ہوجائے۔ مین دنیا و آخرت اور تمام خلقت سے الگ ہون۔ مین نے اسباب کو قطع اور اربابکو ترک کردیا ہے۔ اور جلدی کر کے تیری طرف آیا ہون تاکہ تو مجھسے رضامند ہوجائے۔ اور اس سے پہلے انکے پاس شیر نے کو معاف کردے ہو جاہل۔ تجھان باتون سے کیا۔ تو اپنے نفس اور دنیا

اور خواہش کا بندہ ہے۔ تو مخلوق کا بندہ اور ان مین شریک ہے۔ کیونکہ نفع وضرر مین اُن کو دیکھتا ہے
تو جنت کے پاس اسمین جانے کا اُمید وار ہے اور دوزخ کے پاس اسکے دخول سے ڈرتا ہے۔ تم دلون
اور بینائیون کے پھیرنے والے سے جو ہر شے کو کُن سے پیدا کر دیتا ہے بہت دور ہو تم کہان وہ کہان
اے لڑکے اپنی طاعت پر مغرور اور اُس سے خوش نہو۔ خدا سے اُسکے قبول ہونے کی دعا مانگ
اور اس سے ڈر کہ تجھے غیر طاعت کی طرف منتقل نکر دے۔ تجکو اس سے کس نے بے خوف کر دیا ہے
کہ وہ تیری طاعت کو معصیت اور صفائی کو کدورت ہو جانے کا حکم کر دے خدا کو پہچاننے والا کسی چیز
کے ساتھ نہین ٹھیرتا۔ اور کسی شے سے دہوکا نہین کھاتا۔ دنیا سے جبتک سلامتی دین اور حفاظت
الٰہی ساتھ نہین نکلجاتا امن مین نہین ہوتا۔ اے قوم دل اور اخلاص سے عمل کرو۔ اخلاص کامل ماسوے
اللہ سے بچنا ہے اور اُسکی معرفت اصل ہے۔ مین تم مین اکثر لوگون کو اقوال وافعال اور خلوت وجلوت
مین جھوٹا پاتا ہون۔ تم کو ثبات نہین۔ تمہارے اقوال بلا افعال اور افعال بلا اخلاص وتوحید ہین۔
اگر مین اُس کسوٹی کو جو میرے ہات مین ہے چھپالون اور تجھے خوش کر دون تو کیا فائدہ ہوگا تو چاہتا ہے
کہ خدا تجکو قبول کرے اور خوش کر دے مگر وہ عنقریب پگلاتے اور آگ جلاتے وقت تیری چاندی کو رسوا
کرے گا۔ اسوقت کہا جائے گا کہ یہ سفید ہے یا سیاہ۔ اور یہ ملمع۔ وہ سب قیامت کے دن بیکار نکلیگی
یہ اُن اعمال کی نسبت کہا جائے گا جن مین تو نے نفاق ظاہر کیا ہے اسی طرح غیر اللہ کے لیے جو
عمل کیا جائے باطل ہے۔ عمل کرو۔ چاہو۔ ساتھ رہو۔ اور اُس کو طلب کرو جسکی مانند کوئی نہین اور
وہ سنتا دیکھتا ہے۔ تقوے کرو۔ پھر ثابت رہو۔ جو اُسکے لائق نہین اُسکی نفی کرتے رہو۔ اور جو لائق ہے
اُس کا اثبات کرو۔ اور وہ ایسی شے ہے جس کو اُسنے اور اسکے رسول نے پسند کیا ہو۔ جب تم ایسا
کروگے تو تمہارے دل سے تشبیہ وتعطیل کا خیال جاتا رہے گا۔ اللہ اور رسول اور اسکے نیک بندون
کی صحبت مین اجلال واحترام کے ساتھ رہو۔ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو میرے حسن ادب کے ساتھ آؤ
یا نہ آؤ۔ تم فضول کامون مین رہتے ہو۔ تو جن ساعتون مین میرے پاس آیا کرو فضول کو چھوڑ دیا
کرو۔ بسا اوقات مجمع مین وہ لوگ ہوتے ہین جن کا احترام کیا جاتا ہے اور اُن کے ساتھ حسن ادب
سے نگاہ رکھا جاتا ہے اور وہ تمہاری عقل وفہم سے پرے ہین۔ پکانے والا اپنے کھانے کو۔ اور روٹی
والا اپنی روٹی کو۔ کاریگر اپنے کام کو دعوت کرنے والا آنے والے مہمان کو خوب پہچانتا ہے دنیا نے
تم کو اندھا کر دیا ہے۔ تمہین کچھہ نظر نہین آتا۔ اس سے بچو۔ وہ تم کو اپنی ذات پر قادر کرتی ہے
یہانتک کہ اپنی طرف کھینچتی اور آخر مین ذبح کر دیتی ہے۔ اپنی شراب اور بنگ پلا کر تمہارے
ہات پانو کاٹتی اور آنکھین پھوڑ دیتی ہے پھر جب بنگ کا نشہ اوترکر افاقہ ہوجاتا ہے تم خود معلوم
کر لیتے ہو کہ اسنے تم سے کیا سلوک کیا۔ یہ محبت دنیا۔ اسکے پیچھے دوڑنے اسپر اور اسکے جمع کرنے پر

مرض کا نتیجہ ہے - یہ اُس کا فعل ہے اس سے بچتے رہو - اے لڑکے تو دنیا کو چاہتا ہے تو تیرے لیے فلاح نہین - اور اے محبت الٰہی کے مدعی تو آخرت اور ماسوے کو چاہتا ہے تو تیرے لیے فلاح و صحت نہین - محب خدا کے سوا نہ اس کو چاہتا ہے نہ اُس کو - جب اُسکی محبت ثابت ہو جاتی ہے تو اُس کو دنیا سے اس کا ایسا حصہ ملتا ہے جو خوشگوار اور کافی ہوتا ہے - اور اسی طرح جب آخرت تک پہنچ جاتا ہے تو جن اشیاء کو پس پشت ڈالدیا ہے سب کو اللہ تعالی کے پاس دیکھ لیتا ہے کیونکہ اسنے خدا کے لیے اُن سب کو چھوڑ دیا تھا - وہ اولیاء کو دنیوی اشیا کے حصے دیتا ہو حالانکہ وہ اس سے الگ رہتے ہین - دل کے حصے باطن ہین اور نفس کے ظاہر - دل کے حصے جب ملتے ہین کہ نفس کو اس کے حصے نہ دیئے جائین جب نفس باز رہتا ہے تو دل کے حصون کے دروازے کھلتے ہین - پھر جب دل خدائی حصون سے مستغنی ہو جاتا ہے تو نفس کے لیے رحمت آتی ہے - اس بندہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نکر - اس وقت اُسکے حصے آتے ہین - اور وہ مطمئن ہو کر انھین لے لیتا ہے - جو تجھے دنیا کی طرف راغب کرے اُسکی محبت چھوڑ اور جو زاہد بنائے اسکے پاس بیٹھ جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوا کرتی ہو بعض بعض کے پاس جاتا ہو - محب محبین کے پاس جاتا ہو یہانتک کہ وہ اپنے محبوب کو اُنکے پاس پالیتا ہے اللّٰہی محب اسیلیے راہ مین دوستی رکھتے ہین - اسیلیئے خدا اُن کو دوست رکھتا - اُنکی تائید کرتا - اور ایک کو دوسرے سے تقویت دیتا ہے دعوت حق پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین - اُن کو ایمان توحید اور اعمال مین اخلاص کی طرف بلاتے ہین - اُنکے ہاتھ پکڑ کر خدا کے رستہ پر کھڑا کر دیتے ہین - خادم ایک روز مخدوم بنے گا نیکی کرنے والے کے ساتھ نیکی کیجائے گی - دینے والے کو دیا جائے گا - اگر تو دوزخ کے عمل کرے گا تو دوزخ تیرے لیے تیار ہے - تو جیسا کریگا ویسا بھرے گا - جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم ہونگے - تمہارے اعمال گویا تمہارے حکام ہین - تو دوزخیون کے سے عمل کر کے خدا سے جنت کی امید رکھتا ہے - بلا عمل تو جنت کی تمنا کیونکر کر رہا ہے - دنیا مین وہ اہل دل جو اعضا سے نہین بلکہ دل سے عمل کیا کرتے ہین اہل جنت ہین - عمل بلا موافقت دل کیا کام دیسکتا ہے - ریاکار اعضا سے عمل کیا کرتا ہے اور مخلص دل اور اعضا سے - بلکہ قبل از اعضا دل سے - مومن زندہ ہے - منافق مُردہ - مومن خدا کے لیے کام کرتا ہے منافق خلقت کے لیے - کہ اُن سے تعریف اور اپنے کام کا صلہ چاہتا ہے - مومن کا عمل ظاہر و باطن - خلوت و جلوت اور خوشی و رنج مین یکسان ہے - اور منافق کا عمل صرف جلوت مین اور خوشی کے وقت ہے - رنج کے موقع پر نہین - اُسکو خدا سے محبت نہین - اُسکے اور اُسکے رسولون اور کتابون حشر و نشر اور حساب پر ایمان نہین - اس کا اسلام اس لیے ہے کہ دنیا مین جان و مال بچ رہے نہ اس لیے کہ آخرت مین اُس آگ سے محفوظ ہو جائے جو خدا کا عذاب ہے - اُس کا روزہ نماز - اور علم پڑھنا لوگون کے سامنے ہے - اُن سے الگ ہو کر اپنے شغل اور کفر کی طرف آجاتا ہے

الہی ہم اس حالت سے پناہ مانگتے ہین اور تجھسے دنیا و دین مین اخلاص چاہتے ہین اے لڑکے اعمال مین اخلاص کو لازم کرلے اور اپنی آنکھہ عمل اور اجر طلب عوض سے اُٹھالے نہ مخلوق سے عوض مانگ نہ خالق سے۔ خدا کے لیے عمل کر نہ کہ نعمتون کے لیے۔ ان لوگون مین ہو جا جو اُسکی ذات کو چاہتے ہین۔ اسی کو چاہ۔ تاکہ تیرا مطلب تجھے دیدے۔ جب اُس نے تجکو یہ دیدیا تو دنیا و آخرت مین گویا بخشش ملگئی۔ دنیا مین قرب اور آخرت مین دیدار۔ اور موعود جزا اُسکے تابع اور ضمن مین ہے۔ اے لڑکے اپنے جان و مال کو اُسکی تقدیر حکم اور قضا کے ہات مین سونپ دے آج تو پھر مشتری کے حوالے کردے وہ کل تجکو قیمت دیدیگا۔ خدا کے بندو! اپنے نفس اُسے سونپ دو قیمت اور ثمن اُسکے حوالہ کرو۔ اور یہ کہو کہ نفس مال۔ جنت اور ماسوا سب تیرے لیے ہے۔ ہم تیرے سوا اور کچھہ نہین چاہتے۔ ہمسایہ گھر سے۔ اور رفیق رستے سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ اے جنت کا ارادہ کرنے والے یہ مکان خریدنا اور تعمیر آج ہے کل نہین۔ اسکی نہرین کھودنی اور پانی جاری کرنا آج ہے کل نہین۔ اے قوم قیامت کے دن دل اور آنکھین اُلٹ پڑینگی۔ قدم پھسل پڑین گے۔ ہر مومن اپنے ایمان اور تقوے کے قدم پر کھڑا رہیگا۔ ایمان کی مضبوطی بقدر ایمان ہے۔ اُسدن بعض ظالم اپنے ہات کاٹ کاٹ کھائینگے کہ کیون ظلم کیا تھا اور بعض مفسد پچھتائین گے کہ کیون فساد کیا تھا اور اپنے مولا سے کیون بھاگ گیا تھا اے لڑکے کسی عمل پر مغرور نہو کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہے۔ خدا سے سوال کر کہ تیرا خاتمہ بخیر کرے اور نیک عملون پر دنیا سے تجکو اپنی طرف اُٹھالے۔ اس سے بہت ہی خوف کر کہ تو توبہ کر کے توڑ ڈالے۔ اور پھر گناہ کرنے لگے۔ کسی کے کہنے سے توبہ نہ توڑ۔ نفس و ہوا طبیعت کی موافقت اور مولا کی مخالفت نکر۔ معصیت دنیا و آخرت مین تجکو ذلیل کردیگی۔ جب تو خدا کی نافرمانی کریگا تو وہ تجکو رسوا و ذلیل کرے گا۔ امداد ندے گا۔ الہی اپنی طاعت کے باعث ہماری مدد کر۔ اور معصیت کے سبب ہمین رسوا نکر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

اٹھارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو قدرے کلام کے بعد رباط مین فرمایا

خدا نے تجکو دو جہاد کی خبر دی ہے۔ ایک ظاہری دوسرا باطنی نفس ہوا طبیعت اور شیطان سے جہاد کرنا۔ گناہون لغزشون سے توبہ اور اُسپر قیام۔ حرام خواہشون کا ترک باطنی جہاد ہے۔ اور ظاہری جہاد کفار اور دشمنان خدا اور رسول سے لڑنا۔ انکی تلوارون نیزون اور تیرون کی تکلیف سہنی مارنا اور مر رہنا ہے۔ باطنی جہاد ظاہری سے مشکل ہے۔ کیونکہ وہ نفس کی محبوب چیزون کے

چھوڑنے۔ شرع کے اوامرونواہی بجالانے کا نام ہے۔ جو دونو جہاد کرکے حکم الٰہی بجالاتا ہے اُسے دنیا وآخرت کی جزا ملجاتی ہے۔ شہید کے بدن مین زخم ایسے ہوتے ہین جیسے تمہارے ہات مین فصد کرا سکے نزدیک ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی۔ اور گناہون سے توبہ کرنے والے مجاہد کے حق مین موت ایسی ہے جیسا پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پی لینا اے قوم خدا جس چیز کی تم کو تکلیف دیتا ہے اُس سے بہتر عطا کردیتا ہے۔ مراد یعنی مومن کامل کا دل اُس کو ہر لحظہ امرونہی کے ساتھ مخصوص کرتا رہتا ہے بقیہ مخلوق اور منافق ایسے نہین ہوتے جو اپنے جہل وعداوت کے باعث خدا ورسول کے دشمن ہین یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور کیون نہ جائین اُنھون نے قرآن سُنکر اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے اوامرونواہی پر عمل نکیا اے قوم اس قرآن پر ایمان لاؤ عمل کرو۔ اور عملونمین اخلاص کو نگاہ رکھو ریاکاری اور نفاق نکرو۔ اُس پر مخلوق سے تعریف اور بدلہ نچاہو۔ مخلوق مین بعض افراد ایسے ہین جو اس قرآن پر ایمان لاتے اور خدا کے لیے عمل کرتے ہین۔ اسیلیے مخلص کم اور منافق زیادہ ہین۔ تم طاعت الٰہی مین کسقدر کسلمند اور اپنے اور خدا کے دشمن یعنی شیطان کی فرمانبرداری مین کسقدر مضبوط ہو۔ اہل اللہ اس تمنا مین ہین کہ خدا کی بھیجی ہوئی تکلیفون سے کبھی خالی نرہین وہ جانتے ہین کہ اُنکی تکلیفون۔ اور قضا وقدر پر صبر کرنے مین دنیا وآخرت کی بہتری ہے۔ وہ کبھی صبر مین کبھی شکر مین کبھی قرب مین کبھی بعد مین کبھی رنج مین کبھی راحت مین کبھی غنا مین کبھی فقر مین۔ کبھی تندرستی مین کبھی مرض مین اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ردوبدل سے موافقت کرتے ہین۔ اللہ تعالی کے ساتھ دل کو محفوظ رکھنا اُنکی کلی آرزو ہے۔ اور تمام اشیار مین اُنکا اعلے مقصود یہی ہے۔ خالق کے ساتھ اپنی اور مخلوق کی سلامتی کے خواہان ہین۔ وہ ہمیشہ مخلوق کی مصلحت خدا سے مانگتے رہتے ہین اے لڑکے درست ہوجا۔ فصیح ہوجائے گا تو احکام الٰہی مین درست ہونیسے علم مین اور سیرت مین درست ہونے سے ظاہر مین فصیح بن سکتا ہے۔ خدا کی طاعت مین ہر طرح کی سلامتی ہے اوامر الٰہی بجالانے۔ منہیات سے بچنے اور قضا وقدر پر صبر کرنے کا نام طاعت ہے۔ جو خدا کے احکام کو قبول کرتا ہے خدا اُسکو قبول کرلیتا ہے۔ اور جو اُسکی طاعت کرتا ہے وہ تمام مخلوق کو اسکا مطیع بنادیتا ہے اے قوم میری نصیحت قبول کرو۔ مین تمہارا خیرخواہ ہون۔ مین اپنے سے اور تم سے الگ ہون۔ مین بظاہر جس مشغلہ مین ہون فی الواقع اُس سے جدا ہون مجھ مین اور تم مین خدا جو کچھ کررہا ہے مین اُسکی سیر کیا کرتا ہون۔ اور تمہارے لیے وہی چاہتا ہون جو اپنے لیے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی جبتک بھائی مسلمان کے لیے وہی بات نچاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ایمان کامل نہین ہوتا۔ یہ ہمارے اُس امیر رئیس۔ سفیر۔ شفیع کا قول ہے جو آدم سے لیکر قیامت تک تمام نبیون اور پیغمبرون سے مقدم ہین۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی بات

پسند نکرے جو اپنے لیے کرتا ہے آپنے اُسکے کمال ایمان کی نفی کی ہے۔ جب تو اپنے نفس کے لیے اچھے کھانے۔ اچھا لباس۔ اچھا مکان۔ اچھی وجاہت۔ اور کثرت مال کو پسند کریگا اور اپنے بھائی مسلمان کے لیے اس کا خلاف چاہے گا تو تو اپنے کمال ایمان کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ اے بے تدبیرے۔ تیرا ہمسایہ فقیر اور تیرے اہل و عیال فقراء ہین اور تیرے پاس مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اور تو روز بروز نفع پر نفع حاصل کر رہا ہے اور تیری قدر حاجت سے زیادہ بڑہتی جاتی ہے بس تو تیرا انکو کچھہ ندینا گویا انکے فقر سے رضامند رہنا ہے۔ لیکن جبکہ تیرا نفس۔ ہُوا۔ شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو تجھپر نیکی کرنی آسان نہین ہے۔ قوت حرص۔ کثرت امید۔ حب دنیا قلت تقوے قلت ایمان تیرے ساتھہ ہے۔ تو اپنے اور اپنے مال اور مخلوق کے ساتھہ مشترک ہے۔ تیرے پاس خیر نہین جسکی دنیوی رغبت بڑہ گئی۔ اُس پر حرص قوی ہوگئی۔ موت اور خدا کی ملاقات کو بھولگیا۔ حلال و حرام مین تمیز نرکھی۔ وہ کفار کے مشابہ ہوگیا جن کا یہ قول ہے کہ جو کچھہ ہے دنیا وی ہی زندگی ہے ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہمین زمانہ ہلاک کر دیتا ہے گویا تو اُن مین کا ایک ہے۔ مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے۔ کلمۂ شہادت پڑہکر اپنی جان بچالی ہے۔ اور از روے عادت نہ بطریق عبادت روزہ نماز مین مسلمانون سے موافقت کر رہا ہے لوگون پر اپنا تقوے ظاہر کرتا ہے مگر تیرا دل فاجر ہے۔ یہ تجکو نفع ندے گا اے قوم دنکی بھوک پیاس اور رات کو حرام سے افطار تم کو مفید نہوگا۔ دن کو روزہ رکھتے ہو رات کو گناہ کرتے ہو۔ اے حرام خور و۔ تم دن کو پانی نہین پیتے اور رات کو مسلمانونکے خون سے افطار کرتے ہو۔ تم مین بعض آدمی دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات کو گناہ کرتے ہین۔ پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جبتک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی میری امت رسوا نہوگی۔ اسکی تعظیم تقوے اور مع حفاظت حدود شرع خدا کے لیے روزہ رکھنا ہے اے لڑکے روزہ رکھہ اور افطار کے وقت فقراء سے کچھہ سلوک کر۔ تنہا نہ کھا۔ کیونکہ جو تنہا کھاتا ہے فقیرون کو نہین دیتا وہ فقر و تنگدستی سے محفوظ نہین رہتا اے قوم تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو تمہارے ہمسایے بھوکے ہین۔ اور پھر دعوے کرتے ہو کہ ہم مومن ہین۔ تمہارے ایمان درست نہین ہوئے۔ تمہارے سامنے اتنا کھانا ہو کہ اہل و عیال سے بچ رہے اور سایل دروازہ پر کھڑا ہو کر محروم چلا جائے؟ عنقریب تو اپنا مال دیکھہ لے گا۔ عنقریب تو اُس جیسا ہو جائیگا اور باوجود قدرت عطا جسطرح تو نے اُسے رد کیا ہے اسی طرح تو رد کیا جائے گا۔ تجھپر افسوس کہ تو نے ٹکڑا اور جو آگے تھا اُسے لیکر سائل کو کیون ندیا اور دو فصلین کیون نہ جمع کین۔ تو اضعاً کھڑا ہونا۔ اور اپنے مال سے کچھہ دے ڈالنا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام سائل کو اپنے ہات سے دیتے۔ ناقہ کو چارہ ڈالتے۔ بکری کو دوہتے اور اپنا کرتہ خود سیا کرتے تھے۔ تم انکی متابعت کا دعوے کرکے انکی مخالفت کرتے ہو۔ اقوال و افعال مین اُنکے مخالف ہو اور بلاگواہ بڑا لمبا چوڑا دعوے

پیش کرتے ہو - ایک مثل مشہور ہے کہ اے شخص یا تو خالص یہودی بنجا - یا توریت مین آنا تو فل کر علے ہذا القیاس مین تیری نسبت کہتا ہون کہ یا تو شرائط اسلام بجالا - یا اپنے آپ کو مسلمان نکہہ - لوگو شرائط اسلام اور اُسکی حقیقت یعنی خدا کے سامنے گردن جُھکانے کو لازم کرلو - آج تم مخلوق پر مہربانی کرو تاکہ کل تم پر خدا اپنی رحمت کرے - زمین والون پر رحم کر - تاکہ تجھپر آسمان والا رحم کرے - شیخ رحمہ اللہ نے اس کلام کے بعد فرمایا - جبتک تو اپنے نفس کے ساتھ قائم رہیگا اس مقام پر نہ پہنچے گا - تو جبتک نفس کو اُس کا حصہ دیئے جائیگا اسکے قید مین رہے گا - اُسکو اُس کا حق دے - حصہ ندے - ایصال حق مین اُسکی بقا متصور ہے - اور ایصال حظ مین ہلاکت - ضروری کھانا پینا - لباس - مکان نفس کا حق ہے - اور لذات وشہوات اُس کا حصہ ہے - اُسکا حق شرع کے ہات سے لے - اور حظ کو تقدیر اور سابقۂ علم آلہی کے سپرد کردے - اسکو مباح چیزین دے حرام نہ کہلا - شرع کے دروازہ پر بیٹھ - اور اُسکی خدمت کرتا رہ - نجات پائیگا - کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھہ رسول تم کو دے اُسے لے لو - اور جس سے منع کرے اُس سے رک جاؤ - تھوڑے پر قناعت کر - اور اپنے نفس کو اس پر برقرار رکھ - پھر اگر سابقے اور علم آلہی کے ہات سے تیرے پاس بہت کچھہ آجائے تو اُسین تو محفوظ رہے گا - جب تو تھوڑے پر قانع ہوگا تو تیرا نفس ہلاک نہوگا اور جو کچھہ اُسکی قسمت مین ہے فوت نہوسکے گا - حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مومن کو اسقدر کافی ہے جسقدر ایک ہرنی کو - مٹھی بھر کر کھجورین اور ایک گھونٹ پانی - مومن قوت حاصل کرتا ہے اور منافق پیٹ بھر کے فائدہ اُٹھاتا ہے - مومن کو قوت کا فکر اسلیے ہے کہ وہ رستہ مین ہے منزل پر نہین پہنچا اور وہ جانتا ہے کہ منزل مین کل ضروری چیزین موجود ہین - منافق کے لیے نہ کوئی منزل ہے - نہ کوئی مقصد - تم دنون اور مہینون مین کسقدر تقصیر کر رہے ہو کہ عمرون کو بلا فائدہ ضائع کرتے ہو - مین دیکھتا ہون کہ تم دنیا مین تصور نہین کرتے بلکہ تمہاری تفریط دین مین ہے - برعکس معاملہ کرو - اچھے رہوگے - دنیا کسی کے پاس نہین رہی تمہارے پاس بھی نہ رہیگی اے قوم کیا تمہارے پاس زندگی کا خدائی پروانہ آگیا ہے تمہاری تدبیر کسقدر ناقص ہے جو شخص غیر کی دنیا کو اپنی عاقبت خراب کرکے آباد کرتا ہے وہ اپنا دین کھو کر غیر کے لیے دنیا جمع کررہا ہے اور اپنی جیسی مخلوق کے لیے اپنے اوپر خدا کا غضب لے رہا ہے - اگر اُسے یقینی طور پر معلوم ہوتا کہ مین عنقریب مرکر خدا کے سامنے جانے والا ہون اور مجھسے تمام تصرفات کا حساب لیا جائیگا تو اُسکے بہت سے افعال کم ہوجاتے - لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ تو جسطرح بیمار ہوتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ کیونکر بیمار ہوجاتا ہے اسی طرح مرجائے گا اور یہ نمعلوم ہوگا کہ کیونکر مرجاتے ہین مین تم کو ڈراتا اور روکتا ہون مگر تم نہ ڈرتے ہو نہ باز آتے ہو - اسے خیر سے غائب اور دنیا مین مشغول

رہنے والو۔ دنیا عنقریب تم پر آگ بھڑکائے گی۔ تمہارا گلا گھونٹے گی۔ اور جو تم نے اسکے ہات سے
جمع کیا ہے اور مزے اڑائے ہین ہرگز نافع نہو گا۔ بلکہ یہ سب تم پر وبال ہوجائے گا اے لڑکے
برداشت اور رفع شر کو لازم کر لے۔ کلمات کے مشابہ دیگر کلمات ہین۔ جب کوئی تجھسے کلام کرے
اور تو اُس کا جواب دے تو اُسکی طرف سے دیگر کلمات آجائینگے۔ اور تم دونون مین شر
بڑھ جائے گا۔ مخلوق مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو خدا کے دروازہ کی طرف مخلوق کی دعوت کا
خیال رکھتے ہین۔ اُنکی بات اگر مانی جائے گی تو وہ لوگون پر حجت ہین۔ مومنون پر نعمت اور
منافقون خدا کے دشمنون کے لیے باعث رنج ہین۔ آلہی ہمین توحید سے خوشبودار کر۔ اور مخلوق و
ماسوے اسے فنا کر دینے کی دھونی دے۔ اے موحد والے مشرک و مخلوق کے قبضہ مین کچھ نہین
سب عاجز ہین۔ بادشاہ۔ غلام۔ سلاطین۔ غنی۔ فقیر سب کے سب خدا کی تقدیر کے اسیر ہین۔ اُنکے
دل خدا کے ہات مین ہین جسطرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اُسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے
والا ہے۔ اپنے نفسون کو موٹا نکرو۔ وہ تم کو کھا جاینگے جسطرح کوئی شخص کلکھنا کتا پالے اُسے موٹا
کرے اور اسکے ساتھ تنہا رہے۔ یہ کتا ضرور اُسے پھاڑ کھائے گا۔ نفسون کی باگین نہ چھوڑو
اور اُن کے لیے چھریان تیز رکھو۔ وہ تمکو ہلاکت کے جنگلون مین پھینکدینگے۔ اور دھوکا دینگے
اُن کے مادون کو قطع کرو۔ اور اُن کو خواہشون مین نہ چھوڑو۔ آلہی ہمارے نفسون پر ہماری
مدد کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

انیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

خدا اگر جنت و دوزخ کو پیدا نکرتا تو بھی اسی لائق ہے کہ اُس سے ڈرنا اور امیدوار رہنا چاہیے۔ اُسکی
رضامندی سے اُسکی اطاعت کرو۔ تم کو عطا و عذاب سے کیا مطلب۔ اسکی طاعت اور امر بجالانے
مین منہیات سے رُکنے اور تقدیر پر صبر کرنے مین ہو۔ اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُسکے آگے رو پڑو۔ دلون
اور آنکھون کے آنسوؤن سے اسکے لیے ذلیل رہو۔ رونا عبادت اور ذلت مین مبالغہ ہے۔ اگر تو توبہ
اور نیک نیت اور اچھے اعمال پر مر گیا تو اللہ تعالی تجھکو نفع دے گا۔ وہ مظلومون کے بدلا دینے کا
والی ہے۔ حلیمون کے لیے ہی جگہ اسکی رحمت و رافت ظاہر ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت مین اسکی
محبت لازم کر لے۔ تمام اشیا مین اسکی محبت کو مقصد اعلیٰ سمجھ۔ تجکو اسکی محبت ضروری ہے۔ کیونکہ
وہ نفع دیگی۔ مخلوق مین ہر کوئی تجکو اپنے لیے چاہتا ہے۔ اور وہ تجکو تیرے لیے دوست رکھتا ہے
اُسنے قوم تمہارے نفس خدائی کو دعوے کرتے ہین۔ اور تمہین خبر نہین۔ کیونکہ وہ خدا پر چیز

چاہتے ہین - اور اُس کام کا ارادہ رکھتے ہین کہ جو خدا نے چاہا - اور اُسکے دشمن یعنی شیطان سے دوستی
رکھتے ہین - خدا سے دوستی نہین رکھتے - جب قضا و قدر آتی ہے تو موافقت اور صبر نہین کرتے بلکہ معارضہ
اور نزع کرتے ہین - اُن کا گردن جھکا لینا ایک جز ہے جو اسلام کے نام پر قانع ہے - حالانکہ یہ اُن کو
نافع نہین اور اس سے فائدہ طلب نہین کیا جاتا اے لڑکے - خوف کو لازم کر لے اور خدا سے ملنے
کے وقت تک بیخوف نہو - اور اپنے دل اور ہنیاد کے قدم اسکے آگے جمائے رکھ - اسوقت امان
کا پروانہ تیرے آگے رکھدیا جائے گا - اور بیخوفی تیرے لیے سزاوار ہوگی - جب وہ تجکو امن دیگا تو تو اپنے
پاس بہت سی بہتری دیکھے گا - جب وہ تجھے امان دے تو مضبوط رہ - کیونکہ دی ہوئی چیز واپس نہین
لیا کرتا - خدا جب بندہ کو برگزیدہ کر لیتا ہے تو اپنا مقرب بنا لیتا ہے - اور جب اُسپر خوف غالب
آجاتا ہے تو ایسی شے ڈالدیتا ہے جس سے خوف زائل ہو کر دل اور سر کو سکون ملتا ہے - یہ
راز بندہ کے اور اسکے مابین رہتا ہے - اے جاہل تجھپر افسوس - خدا سے مُنہ پھیرتا اور اُسے دلسے
پس پشت ڈالتا ہے اور مخلوق کی خدمت مین مشغول ہے - اہل اللہ خدا کی خدمت مین رہتے ہین
اُسنے اُن کے دلون کو اپنا مقرب کر لیا ہے - انکے دل عرفان حاصل کرتے ہین اس لیے انکو
معرفت دی ہے - جب تو خدا کو پہچان لیتا ہے اور نفس - ہوا - طبیعت اور شیطان کی جنگ سے
فارغ ہو کر اُن سے اور دنیا سے نجات پا جاتا ہے اللہ تعالے اسکے لیے قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے
اور وہ کام کرنے کے لیے کوئی شغل طلب کرتا ہے - حکم ہوتا ہے کہ پیچھے ہٹ - مخلوق کی خدمت مین
مشغول ہو اور اُن کو ہماری راہ دکھا - طالبعلمون اور ہمارے مریدون کی خدمت کرو - اہل اللہ
جس کام مین ہین تم اُس سے غافل ہو - جو نفس تمہارے دشمن ہین اُن کو رنج دینے کے باعث
تم روشنی کو اندھیرون سے ملاتے ہو - خدا کو ناخوش کر کے جورُوون کو رضامند کرتے ہو - ایسے بہت
ہین جو جورو بچون کی رضامندی کو خدا کی خوشنودی پر مقدم رکھتے ہین - مین تیرے حرکات
و سکنات اور ہمت کو تیرے نفس اور جورو اور اولاد کے لیے دیکھتا ہون - تجھے خدا کی کچھہ بھی خبر
نہین - افسوس تو مردون مین نہین گنا جاتا - پورا مرد وہی ہے جو خدا کے سوا اور کسی کے لیے
کچھہ نکرے - تیرے دل کی آنکھین اندھی اور سر کی صفائی مکدر ہو گئی ہے - تو بیخبری کے عالم مین
خدا سے محجوب ہے - اسی لیے بعض مشایخ نے کہا ہے اُن محجوبین پر افسوس جو اپنے آپکو محجوب
نہین سمجھتے - افسوس تیرے سرمایہ مین لوٹا ہوا شیشہ ہے اور تو اُسے کھائے جاتا ہے اور
اپنی حرص اور غلبہ خواہش و ہوا کے باعث تجھے اُسکی خبر نہین - گھڑی بھر کے بعد - تیرا معدہ
کھٹ جائے گا - اور تو ہلاک ہوگا - یہ سب بلائین خدا کی دوری اور غیر کے اختیار کرنے سے ہین
اگر تو مخلوق کا امتحان کرے تو اُسے دشمن اور خالق کو دوست رکھنے لگے - پیغمبر علیہ السلام نے

فرمایا ہے جسے تو آزمائے گا اُسے دشمن رکھے گا۔ تو بلا آزمایش لوگون کو دوست دشمن بنا لیتا ہے
عقل امتحان لیا کرتی ہے مگر تجھ مین عقل نہین۔ دل آزمایا کرتا ہے۔ لیکن تو صاحب دل نہین
دل ہی سوچتا نصیحت پکڑتا اور پند حاصل کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اس قرآن مین اُسکے
لیے نصیحت ہے جو صاحبدل ہو۔ یا کان دہر کر سنے اور حاضر رہے عقل منقلب ہو کر دل۔ دل
منقلب ہو کر سِرّ۔ سِرّ منقلب ہو کر فنا۔ اور فنا منقلب ہو کر مرتبۂ وجود مین آجاتی ہے۔ آدم اور
دیگر انبیاء خواہشین اور رغبتین رکھتے تھے لیکن باایں ہمہ نفس کے مخالف اور خدا کی مرضی کے طالب
تھے۔ آدم نے جنت مین ایک خواہش کی۔ اور ایکبار لغزش کھا کر توبہ کی پھر غور نہین کیا۔ حالانکہ
اُنکی خواہش نیک تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ قرب حق سے دور نہون۔ انبیا اپنے نفس۔
طبیعت اور خواہش کی مخالفت کرتے کرتے کثرت مجاہدہ اور مخالفت نفس کے باعث باعتبار
حقیقت فرشتون سے جا ملے ہین۔ انبیاء مرسلین اور اولیاء صبر کرتے ہین تم بھی صبر مین
اُنکی موافقت کرو۔ اسے لڑکے۔ دشمن کی مار پر صبر کر۔ عنقریب تو اُسے مارے گا قتل کریگا
اس کا اسباب چھین لے گا پھر بادشاہ کے حضور تجھے خلعت اور جاگیر ملے گی اسے لڑکے
کسی کے ایذا دینے اور ہر ایک کے لیے اپنی نیت نیک رکھنے مین کوشش کر۔ ہان شرع نے
جسکی اذیت کا حکم دیا ہو اُسکو ایذا دینا عبادت ہے۔ عقیلون نجلیون صدیقون کے حق کا
صور پھونک چکا ہے۔ اُنھون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اپنی ہمتون کے
باعث دنیا سے منہ پھیر چکے ہین۔ اپنی تصدیق کے سبب پلصراط سے عبور کر گئے ہین۔ اور
دلون کے قدمون سے چلکر جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے ہین۔ وہ رستہ مین کھڑے
ہو کر یہ کہہ رہے ہین کہ ہم تنہا اکل و شرب نکرین گے۔ کیونکہ کریم تنہا خور نہین ہوتا۔ اس لیے
الٹے قدمون دنیا کی طرف ہٹ آئے ہین۔ یعنی لوگون کو طاعت الٰہی کی طرف بلاتے ہین۔ اور
وہان کے حالات کی اُن کو خبر دیتے ہین اسلئے ان پر تمام کام آسان ہین۔ جسکا ایمان قوی
اور ایقان درست ہوتا ہے وہ اپنے دل سے اُن تمام چیزون کو دیکھ لیتا ہے جنکی اللہ تعالے
نے قرآن مین خبر دی ہے جنت۔ دوزخ۔ اور ما فیہا سب اُسے نظر آتا ہے۔ صور اور اُس کا
موکل فرشتہ اُسکے سامنے ہے۔ وہ اشیا کو اُن کی واقعی حالت مین دیکھتا ہے۔ دنیا
اُسکے زوال اور اہل دول کے انقلاب پر نظر ڈالتا ہے۔ مخلوق کو چلتی ہوئی قبر مین جاتا ہوا
جب قبرستان مین جاتا ہے اسے اہل نعمت و اہل عذاب معلوم ہو جاتے ہین۔ وہ قیامت اور
اسکے تمام معاملات۔ خدا کی رحمت اور اسکے عذاب۔ فرشتون اور انبیاء و مرسلین اور ابدال
و اولیاء کو اپنے اپنے مرتبون مین ایستادہ دیکھتا ہے۔ اُسے اہل جنت ایک دوسرے

کی زیارت کرتے اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے نظر آتے ہین۔ جسکی نظر درست ہے وہ ظاہری آنکھ سے مخلوق کو اور باطنی آنکھ سے زمین خدا کا فعل و اثر دیکھا کرتا ہے جو حرکت و سکون کو اُنکے بیے خیال کرتا ہے یہ اولیاء اللہ کی جانب سے نظر عزت ہے۔ وہ کون ہے کہ جب کسی شخص کیطرف دیکھے تو ظاہری آنکھ سے اُسکے ظاہر کو معلوم کرے۔ باطنی آنکھ سے دل کو دیکھے اور سری آنکھ سے خدا کو۔ جسنے خدمت کی مخدوم ہوگیا۔ جب تقدیر آئے اُسکی موافقت کرے خواہ جنگل مین ڈالے یا دریا مین۔ نرم زمین مین یا پہاڑ مین۔ میٹھا کھانا دے یا کڑوا۔ عزت و ذلت۔ غنا و فقر۔ تندرستی و مرض اس سے موافق رہے تقدیر کے ساتھ چلتا رہے جب اُسے معلوم ہوجائیگا کہ یہ تھک گیا ہے تو اٹھکر اپنی جگہہ سوار کرکے خود رکاب بنجائیگی اور قرب الٰہی و کرامت کے باعث اسکی خادم بنکر تواضع کریگی۔ یہ سب نفس ہوا۔ طبیعت۔ شیطان اور برے ہمنشینون کی مخالفت کی برکت ہے۔ الٰہی ہر حال مین ہمکو تقدیر کی موافقت کی توفیق دے۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

بیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اکیسوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اس شہر کے رہنے والو۔ تم مین نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہے۔ قول بلا عمل کی کثرت ہے حالانکہ قول بلا عمل کوئی شے نہین بلکہ تمپر حجت ہے وہ تمہارے لیے حجۃ قائم نہین کرسکتا۔ قول بلا عمل بلا دروازہ اور بے پاکھانون کا گھر یا ایسا خزانہ ہے جس مین سے صرف نہین کیا جاسکتا۔ یا دعوے بلا ثبوت۔ یا تصویر بلا روح یا ایک بُت ہے جسکے ہات ہین نہ پانو۔ نہ پکڑنے کی قوت۔ تمہارے بڑے اعمال جسم بلا روح ہین۔ اخلاص توحید اور کتاب و سنۃ پر عمل کرنا روح ہے۔ غافل نہو۔ برعکس عمل کرو۔ اچھے رہو اور امر الٰہی بجالاؤ منہیات سے بچو۔ تقدیر سے موافق رہو۔ مخلوق مین بعض اہل اللہ ایسے ہین جن کے دل اُنس اور مشاہدہ اور قرب کی بنگ سے بیہوش کیے گئے ہین اُن کو تقدیر و بلا کا الم کچھ نہین ہوتا۔ اُن پر بلا کا زمانہ اسطرح گذر جاتا ہے کہ خبر بھی نہین ہوتی۔ وہ خدا کی حمد اور اُس کا شکر بجالاتے ہین۔ وہ کیون موجود رہے۔ تاکہ خدا پر اعتراض نکرتے۔ تمہاری طرح اہل اللہ پر بھی آفتین نازل ہوا کرتی ہین۔ تم مین بعض صبر کرتے ہین اور بعض کو نہ آفات کی خبر رہتی ہے نہ صبر کی۔ ضعف ایمان کے وقت تکلف کے ساتھ صبر کرنا ایمان کے لڑکپن کے زمانہ مین ہوتا ہے اور صبر آجانا اسکے قریب البلوغ ہونے کے وقت مین۔ اور موافقت اسکے پورے بلوغ کے زمانہ مین۔ اور رضا اسکے قرب کے وقت مین ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم سے خدا کی طرف دیکھتا ہے اور غیبت و فنا خدا کے پاس قلب و سر کے وقت حاصل

ہوتی ہے۔ یہ مشاہدہ اور ہمکلامی کی حالت ہے کہ اُس کا باطن فنا ہو جاتا ہے۔ اور بہ نسبت مخلوق کے اُس کا وجود فانی ہو کر محو ہوتا اور خدا کے پاس جا رہتا ہے اور یہاں پہنچکر بالکل پگھل جاتا اور نیست ہو جاتا ہے۔ پھر خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے واپس کرتا اور اسکے متفرق اجزا کو اسطرح جمع کر دیتا ہے جسطرح قیامت کے دن ہڈیون گوشت اور بالون کو جدا ہو جانے کے بعد جمع کریگا اور پھر اسرافیل کو اُسمین روح پھونکنے کا حکم دیگا۔ یہ عام مخلوق کے حق مین ہے۔ اہل اللہ کو اُنکی ایک نظر واپس کرتی ہے اور دوسری نظر فنا کر دیتی ہے محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ تیرا ارادہ باقی نرہے اور دنیا و آخرت و مخلوق تجکو اس سے روک نسکے۔ خدا کی محبت آسان نہین ہے کہ تم مین ہر کوئی اُس کا مدعی بنجائے۔ اکثر مدعی اُس سے دور۔ اور دعوے نکرنے والے اُس سے قریب ہین۔ مسلمانون مین سے کسیکی حقارت نکرو۔ کیونکہ اُن مین اسرار الٰہی بوئے گئے ہین۔ تواضع کرو۔ اور بندگان الٰہی کے ساتھ تکبر سے پیش نہ آو۔ غفلتون سے بیدار ہو جاو۔ تم بڑی غفلت مین ہو۔ گویا تم حساب دیکر پلصراط سے گذر کر جنت مین اپنے ٹھکانے دیکھ چکے ہو۔ یہ کیسا بڑا دھوکا ہے تم مین ہر شخص خدا کا بہت بڑا نافرمان ہو کر نہ کچھ سوچتا ہے نہ توبہ کرتا ہے۔ بلکہ اُس کا گمان ہے کہ گناہ بھلا دیے گیے۔ حالانکہ وہ تاریخوار تمہارے نامۂ اعمال مین درج ہین۔ اُنکے تھوڑے بہت کا حساب لیا جائے گا اور عذاب ہوگا۔ اے غافلو جاگ اٹھو۔ اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اور اسکی رحمت کے سامنے آجاؤ۔ جسکے گناہ اور لغزشین زیادہ ہون اُن پر اصرار کرے۔ توبہ اور ندامت نصیب ہو تو اُس سے اگر جلد تدارک نکیا تو یہ سمجھ لے کہ کفر کا قاصد آ پہنچا ہے۔ اے دنیا بلا آخرت۔ اے مخلوق بلا خالق۔ [illegible] سوا کسی سے نہین ڈرتا اور غنا کے سوا کسی چیز کی امید نہین کرتا تجھپر افسوس کہ [illegible] قدر ہو جسکا بہت نہ گھٹے نہ بڑھے نہ آگے ہو نہ پیچھے۔ تو خدا کی ضمانت مین شک کر رہا ہے اور جو قسمت مین نہین اسکی طلب پر حریص ہے۔ تجکو تیرے حرص نے علما اور مجالس خیر مین حاضر ہونے سے روکدیا ہے تجھے خوف ہے کہ نفع کم ہوگا۔ اور اونٹ کم ہو جائین گے۔ تجھپر افسوس ہے کہ جب تو مان کے پیٹ مین تھا تو کس نے کھلایا۔ تو اپنی ذات۔ اور مخلوق اور اپنے درہم و دنیا اور خرید و فروخت اور شہر کے حاکم پر بھروسا کر رہا ہے۔ جن پر تیرا اعتماد ہے وہ ہلاک ہونے والے ہین اور جن سے تو ڈرتا یا امید رکھتا ہے وہ سب فانی ہین۔ تو نفع و ضرر مین جسپر نگاہ ڈالے اور یہ نہ سمجھے کہ خدا اسنے اُسکے ہات سے اجرائے کار کرا دیا ہے تو وہی تیرا معبود ہے۔ تھوڑے عرصہ مین تو اپنا حال معلوم کر لے گا۔ اللہ تعالی تیرے کان۔ آنکھین۔ قوت گرفت۔ مال اور اُسکے سوا جن چیزون پر تیرا اعتماد ہے۔ سب تجھسے چھین لے گا۔ تجھ مین اور مخلوق مین قطعیت ڈالدے گا۔ اُن کے دل کو تجھپر سخت کریگا۔ اور اُن کے ہات روک لیگا۔ تجھے تیرے کام سے معزول کر دیگا۔ تمام دروازے

تجھپر بند فرمائے گا۔ تجھے دربدر پھرائیگا۔ ایک لقمہ ایک ذرہ ندے گا۔ اور تیری دعا قبول نفرمائے گا بہ سبب
تیرے شرک کرنے۔ غیر پر اعتماد رکھنے اور اسکی نعمتین بیگانہ سے طلب کرنے۔ اور نعمتون سے معاصی پر مدد
چاہنے کے باعث ہوگا۔ اس قسم کے لوگون مین ایسے معاملات تو نے اکثر دیکھے ہون گے۔ خاصکر گنہگارو ن
مین یہ باتین زیادہ ہین بعض آدمی توبہ سے اس کا تدارک کر لیتے ہین خدا اُنکی توبہ قبول کرتا اپنی نظر رحمت
ڈالتا۔ اور اُنکے ساتھ اپنے لطف وکرم سے معاملہ کرتا ہے۔ اے لوگو توبہ کرو۔ اے علماء اے فقہا اے
زاہدو عابدو۔ تم مین ہر شخص توبہ کا محتاج ہے۔ میرے پاس تمہاری موت زندگی کی خبرین ہین۔
جب تمہارے ابتدائی امور مین مجھپر مشکل آ بنتی ہے تو آخر الامر موت کے وقت تمہارا حال کھلجاتا ہے
جب تمہارے مال کی اصلیت مجھپر مخفی رہتی ہے تو مین اسکے خرچ کا منتظر رہتا ہون۔ اگر اہل وعیال
اور فقرا اور مصلحت مخلوق مین خرچ ہوتا ہے تو مین جان لیتا ہون کہ اسکی اصل حلال ہے۔ اور اگر
خدا کے خاص بندون صدیقین پر صرف ہوتا ہے تو مجھے معلوم ہوجاتا ہے کہ اسکی تحصیل توکل
پر مبنی ہے اور وہ مطلق حلال ہے۔ مین تمہارے ساتھ بازارون مین نہین پھرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ
نے ایسے ایسے طریقون سے مجھپر تمہارے مالون کا حال کھول رکھا ہے اے لڑکے اس سے ڈر
کہ خدا تیرے دل مین اپنے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اسوقت تو رسوا ہوجائے گا۔ اس سے حذر کر کہ وہ تیرے
دلمین کسی غیر کا خوف و رجا یا محبت معلوم کرے۔ اپنے دلون کو غیر سے پاک کرو۔ ضرر اور نفع اُسکی
طرف سے خیال کرو۔ تم اُسکے گھر اور اُسکی مہمانی مین ہو اسے لڑکے۔ تو جو خوبصورتون کو دیکھ
دیکھ کر اُنھین چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے اس پر عذاب ہوگا۔ صحیح محبت جو متغیر نہین ہوتی
خدا کی محبت ہے۔ جسے تو دل کی آنکھون سے دیکھ رہا ہے۔ اور وہ صدیقون روحانیون کی محبت ہے
وہ بواسطۂ ایمان اس سے دوستی نہین رکھتے۔ بلکہ بواسطۂ ایقان و روئت اُنکے محب ہین۔ اور اُنکے
دل کی آنکھون سے حجاب اُٹھگئے ہین۔ اور انھون نے غیب کو یا ایسی چیز کو دیکھ لیا ہے جس کی
شرح ممکن نہین۔ الٰہی معافی اور عافیت کے ساتھ ہمین اپنی محبت دے۔ اُن مقررہ اوقات
تک جو خدا کو معلوم ہین تمہارے مقدر کی چیز دنیا کے پاس بطور امانت رکھی ہوئی ہے۔ مالک
کی اجازت کے وقت کوئی شخص اسپر قادر نہین ہے کہ اُسے تمہارے حوالے کر دینے سے روکدے
دنیا لوگون کے ساتھ ہنسی کرتی اُن کی عقلون کو خراب کرتی اور ٹھٹھے اُڑاتی ہے جو شخص مقدر
کو مانگے یا بغیر اذن الٰہی مقدر کو طلب کرے اس پر ہنسا کرتی ہے اے قوم اگر دنیا کے دروازہ
سے اعراض کرکے خدا کے دروازہ کی طرف متوجہ ہوجاؤ تو دنیا نکلکر تمہارے پیچھے پیچھے ہولے۔
خدا سے عقل مانگو۔ اولیاء اللہ کے پاس جب دنیا آتی ہے تو وہ کہدیا کرتے ہین کہ کسی اور کو
طمع کر۔ غیرون کو دھوکا دے۔ ہم تجھے جانتے ہین دیکھ چکے ہین۔ ہمارا امتحان نہ لے ہم تیرے

اندرونی حال معلوم کر چکے ہین - ہمپر اپنا کھوٹ ظاہر نکر - تیرا دینار کھوٹا ہی - تیری زینت لکڑی کے اس خالی بت کی طرح ہے جس مین روح نہو - تو ظاہر بلا معنی اور منظر بلا باطن ہے فی الوا تو آخرت کا منظر اور باطن ہے - اہل اللہ کو جب دنیا کے عیب معلوم ہوگیے تو اس سے بھاگے اور جب مخلوق کے عیب کھلے تو اُنکی نگاہ سے غائب ہوئے - فرار ہوگئے - الگ ہوئے - بیابانوں جنگلون - ویرانون - غارون - جنون اور فرشتون سے محبت کرنے لگے - فرشتے اور جن غیر صورت مین اُنکے پاس آتے ہین - کبھی زاہدون اور ڈاڑھی والے راہبون کی صورت مین ظاہر ہوتے ہین - کبھی لڑکونکی - اور کبھی وحشیون کی جس شکل مین چاہتے ہین ظاہر ہوجاتے ہین فرشتون اور جنون کے نزدیک صورتین بدل لینی ایسی ہین جیسے تمہارے کھونٹی پر لٹکے ہوئے کپڑے کہ جونسا چاہو بدل لو - مرید جو خدا سے ملنے کے ارادے مین سچا ہو ابتدا مین مخلوق کے دیکھنے - اُنکی بات سننے - اور ذرہ برابر دنیا پر نگاہ ڈالنے سے تنگ ہوا کرتا ہے - وہ مخلوقات مین سے کسی چیز کو نہین دیکھ سکتا - اس کا دل متحیر عقل غائب اور آنکھین پھٹی رہجاتی ہین - اکثر اوقات اس کا یہی حال رہتا ہے یہان تک کہ رحمت کا ہات اسکے دلپر پڑتا ہے اور اسوقت تسکین ہوجاتی ہے - وہ قرب آلہی کی خوشبو سونگھنے تک نشہ مین رہتا ہے - پھر افاقہ ہوجاتا ہے اور جب توحید - اخلاص - خدا کی معرفت - اور اسکی جان پہچان اور محبت مین مضبوط ہوجاتا ہے تو ثبات اور وسیع الاخلاقی حاصل ہوتی ہے - خدا کی طرف سے قوت آتی ہے اور وہ بلا تکلیف مخلوق کا بوجھ اُٹھالیتا ہے اور ان کا طالب رہتا ہے اُنکی اصلاح مین مشغول ہوتا ہے - لیکن خدا سے ایک لمحہ غافل نہین رہتا - مبتدی زاہد خلقت سے بھاگتا ہے اور کامل اُسکی پروا نہین کرتا - بھاگتا نہین بلکہ مخلوق کو طلب کرتا ہے کیونکہ عارف ہوجاتا ہے اور جو عارف الٰہی ہوتا ہے کسی چیز سے نہین بھاگتا - اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتا - مبتدی فاسقون اور گنہگارون سے گریز کرتا ہے اور منتہی اُن کا طالب رہتا ہے - اور کیون نرہے اسکے پاس اُنکی دوا موجود ہے - اسی لیے بعض کا قول ہے کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے جسکی معرفت کامل ہے وہ اُس کا رہبر بنجاتا ہے جال بنکر مخلوق کو دنیا کے دریا سے کھینچتا ہے - اتنی قوت دیتا ہے کہ شیطان اور اُس کا لشکر بھاگ نکلتا ہے - مخلوق کو اُسکے پنجہ سے چھڑاتا ہے - اے باوجود جہل اپنے زہد کے ساتھ گوشہ نشین آگے آ - اور میرا قول سُن - اے دنیا بھر کے زاہدو - آگے آؤ - اپنے حجرے توڑ ڈالو - اور میرے پاس آجاؤ - تم بلا اصل خلوت مین بیٹھے ہو - کچھہ ہات نہ لگے گا آؤ - اور حکمتون کے پھل چنو - خدا تم پر رحم کرے مین اپنے فائدہ کے لیے تمہارا آنا نہین چاہتا - بلکہ تمہارے نفع کے لیے اے لڑکے تو محتاج ہے - محنت کریگا تو کام سیکھے گا - ہزار بار بنا کر بگاڑے گا تب اچھی چیز بنے گی

جو پھر نہ بگڑیگی جب تو بنانے اور توڑنے مین فنا کیا گیا تو اللہ تعالے تیرے لیے ایسی چیز بنادیگا جو ٹوٹ نہ سکے گی - اے قوم تم کب سمجھوگے اور جسکی طرف مین اشارہ کررہا ہون اُسے کب معلوم کروگے - خدا کے مریدون کے پاس جاؤ - اور جو کوئی ہات لگجائے اُسکی جان و مال سے خدمت کرو - صادق مریدون کی خوشبوئین الگ ہین - علامتین ظاہر ہین - چہرون پر نور ہے مگر تم مین - تمہاری بینائیون اور ضعیف عقلون مین فتور ہے تم صدیق و زندیق - حلال وحرام - مسموم وغیر مسموم - مشرک و موحد - مخلص و منافق - عاصی و مطیع - مرید حق اور مرید خلق مین تمیز نہین کرسکتے - اپنے علم پر عمل کرنے والے مشائخ کی خدمت کرو تاکہ وہ تم کو حقیقت اشیاء سے آگاہ کردین - خدا کی معرفت مین کوشش کرو - جب تم اُسے پہچانوگے تو ما سوے کو ضرور پہچان لوگے - اُسے پہچانو - پھر اُس سے دوستی کرو - جن چیزون کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہو اُنھیں دلکی آنکھون سے دیکھو - جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو ضرور اُس سے دوستی رکھوگے - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کو اس لیئے دوست رکھو کہ وہ تم کو نعمتین دیتا ہے - اور مجھے اس لیے چاہو کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو اے قوم اُسنے ماں کے پیٹ مین تم کو نعمتین کھلائین - پھر پیدا ہونے کے بعد نعمتین دین - پھر عافیتین اور قوت عنایت کی - قوت گرفت عطا کی - اپنی طاعت نصیب کی - تم کو مسلمان اور اپنے نبی کا تابع بنایا - نبی کا شکر اور محبت خدا کے شکر و محبت کی مانند ہے جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو مخلوق کی محبت دلون سے نکل جائیگی - عارف باللہ اُس کا دوست - دلکی آنکھون سے اُسے دیکھنے والا وہ ہے جو نیکی بدی کو اُسی کی طرف سے خیال کرتا ہے - اُسکی مخلوق مین سے نیکی بدی کرنے والے پر نہین رہتی - اگر وہ مخلوق مین سے کسی کا احسان دیکھتا ہے تو خدا کی تسخیر اور اگر بُرائی دیکھتا ہے تو اُسکی تسلیط خیال کرتا ہے اُسکی نظر خلق سے خالق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اور باایں ہمہ حقوق شرع بجا لاتا ہے اور احکام کو ساقط نہین کرتا - عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے یہانتک کہ اُس کا زہد اور ترک مخلوق اور اُن سے اعراض قوی ہوجاتا ہے - وہ خدا کی طرف راغب ہوتا اور اُس کا توکل منضبوط ہوجاتا ہے - وہ اشیاء کو مخلوق کے ہات سے نہین - بلکہ مخلوق سے لیتے وقت خدا کے ہات پر آجاتا ہے اُسکی عقل جو اُسکے اور مخلوق کے مابین مشترک ہو مضبوط ہوجاتی ہے - اور ایک اور عقل جو خدا کی طرف سے ملتی ہے بہت بڑھ جاتی ہے - اے مخلوق کے محتاج اے اُنکے ساتھ شرک کرنے والے اس سے ڈر کہ کہین موجودہ حالت مین تجھے موت آجائے - خدا تیری روح کے لیئے اپنا دروازہ نہ کھولے - کیونکہ مشرک اور غیر پر بھروسا کرنے والون سے خفا ہے پہلے

نفس سے خلوت کر۔ پھر خلق سے۔ پھر دنیا سے۔ پھر آخرت سے۔ پھر ماسوے اللہ سے۔ اگر خدا کے ساتھ
خلوت کرنا چاہتا ہے تو اپنے وجود اور تدبیر اور ہذیان سے الگ ہوجا۔ تجھپر افسوس کہ اپنے خلوتکدہ
مین بیٹھا ہے اور تیرا دل لوگون کے گھر مین پڑا ہے۔ اُنکے آنے اور تحفے لانے کا منتظر ہے تیری
عمر ضائع ہوگئی۔ اور تیرے لیے صورت بلا معنی قایم کیگئی۔ اپنے نفس کو اس شے کا اہل نہ بنا۔
جسکا خدا نے تجکو اہل نہین بنایا اگر اللہ تعالے کی طرف سے اہلیت حاصل نہوگی تو تو اور تمام مخلوق
اُس پر قادر نہین ہوسکتی۔ جب وہ کسی بات کے لیے تجکو چاہے گا تو اُس کے لیے تجھے تیار
کردے گا۔ جب تیرا باطن درست اور دل ماسوے اللہ سے خالی نہین تو خلوت کیا فائدہ
دے گی۔ الٰہی جو کچھ مین کہہ رہا ہون اور لوگ سُن رہے ہین اس سے مجکو اور انکو نفع دے

اکیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پندرہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

دنیا آخرت کی طرف سے اور آخرت دنیا و آخرت کے پروردگار کی طرف سے حجاب ہے اور ہر مخلوق
خالق کی طرف سے پردہ۔ جبتک تو مخلوق کے ساتھ ٹھیرا ہے گا وہ تیرا حجاب ہوتی رہیگی۔ مخلوق
اور دنیا اور ماسوے اللہ کی طرف توجہ نکر تاکہ تو اپنے سِر کے قدمون اور ماسوے اللہ مین زہد کے
باعث ہر شے سے الگ ہوکر اُنہین تحیر اور اسکی طرف فریاد خواہ نکر۔ اُس سے مدد لیکر اُسکی
سابقیت اور علم پر نظر ڈالکر اُسکے دروازہ تک جا پہنچے۔ پھر جب تیرے دل اور سِر کا پہنچنا ثابت
ہوجائے اور دونون وہان تک پہنچ جائین اور خدا تجکو قریب کرے دوست رکھے۔ دلون کا
والی اور اُن پر امیر کردے اور اُن کا طبیب بنادے تو اسوقت تو مخلوق کی طرف متوجہ ہو۔
اُنکے حق مین تیرا التفات نعمت ہوگا۔ اور تیرا اُن سے دنیا لیکر فقیرون کو دینا اور اپنا حصہ
لے لینا عبادت طاعت اور سلامتی گنا جائے گا۔ جو دنیا کو اسطرح حاصل کرے اسے ضرر نہوگا
بلکہ سالم رہے گا۔ اور اُسکے حصے کدورت دنیوی سے پاک وصاف رہین گے اولیا کے چہرہ پر
ولایت کی علامتین ہوتی ہین۔ جنھین عقلمند پاتے ہین۔ اشارے ولایت کا اظہار کیا کرتے ہین
ہین۔ زبان نہین کرتی جو فلاح کا ارادہ کرے اپنے جان ومال کو خدا کے لیے خرچ کردے اور
جسطرح خمیر یا دودھ مین سے بال نکل آتا ہے مخلوق اور دنیا سے دلکے ساتھ باہر نکل آئے
پھر اسی طرح آخرت اور ماسوے اللہ سے علحدہ ہو۔ اسوقت تو ہر حقدار کو اُس کا حق دیگا
اور خدا کے دروازہ پر رہکر دنیا و آخرت سے اپنا حصہ حاصل کرے گا۔ یہ دونون خادم کیطرح
کھڑے رہین گے۔ دنیا سے اپنا حصہ اسطرح نہ لے کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو۔ اور تو کھڑا رہے بلکہ

اُسے بادشاہ کے دروازہ پر اصلاح حاصل کرکے تو بیٹھا ہو اور وہ سر پر طبق لیے کھڑی رہے۔ جو خدا کے دروازہ پر ہو اُسکی خدمت اور جو دنیا کے دروازہ پر ہو اُسکی تذلیل کر۔ دنیا سے غنا اور خدا داد عزت کے قدم کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ دنیا مین افلاس سے اور آخرت مین قرب سے رضامند ہین۔ خدا سے خدا کے سوا اور جو کچھہ نہین مانگتے۔ وہ جانتے ہین کہ دنیا تقسیم ہو چکی ہے اس لیے اُسکی طلب چھوڑ دی ہے علی ہذا القیاس درجات آخرت اور نعماے جنت کو مقسوم سمجھکر چھوڑ بیٹھے ہین۔ نہ اُنکے طالب ہین۔ نہ اُنکے لیے عامل۔ وہ خدا کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے جنت مین داخل ہو کر جبتک اپنے خدا کا نور نہ دیکھ لینگے آنکھ نہ کھولینگے۔ تنہائی و گوشہ نشینی کو دوست رکھہ۔ جس کا دل خلق و اسباب سے خالی نہین وہ نبیون صدیقون اور صالحون کے رستہ پر چل نہین سکتا۔ جبتک تھوڑے پر قناعت نکرے اور بہت کو تقدیر کے حوالے نکردے زیادہ طلبی کے پیچھے نہ پڑ۔ ہلاک ہو جائے گا اور جب بلا اختیار خدا کی طرف سے بکثرت آنے لگے تو اُسین تو محفوظ رہیگا حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ اپنے علم و کلام سے لوگون کو نصیحت کر۔ اے واعظ اپنے سِر کی صفائی اور دل کے تقوے سے نہین وعظ سنا۔ ظاہر درست اور باطن نا درست وعظ نہ سنا۔ اللہ تعالی نے پیدا کرنے سے پہلے مومنون کے دل مین ایمان قائم کر دیا ہے۔ یہ سابقہ ہے سابقہ کے ساتھ ٹھیرنا اور اُسپر بھروسا کرنا جائز نہین۔ بلکہ آدمی کوشش کرے۔ در پے رہے۔ تحصیل ایمان و ایقان مین ساعی رہے۔ عطائے الہی کے پیچھے لگا رہے۔ اور ہمیشہ اُسکے دروازہ پر پڑا رہے۔ ہمارے دلون کو چاہیئے کہ ایمان حاصل کرنے مین کوشش کرتے رہین شاید خدا بلا کوشش و بے رنج ہمین عنایت فرماوے۔ تمہین شرم نہین آتی کہ اللہ تعالی تو اپنی بہت سی پسندیدہ صفتین بیان کرے اور تم اُنکی تاویل و تردید کرو۔ تمہارے علم مین اتنی وسعت کہان جو صحابہ و تابعین کے علوم مین تھی۔ ہمارا پروردگار حسب فرمان خود بلا تشبیہ اور بلا تعطیل و تجسیم عرش پر ہے۔ الہی ہمین رزق اور توفیق دے اور ہمارا نصیب رکھہ دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

بائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سلخ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین صبح کیوقت رباط مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

حضور سے کسی سائل نے پوچھا کہ اپنے دل سے دنیا کی محبت کیونکر نکال ڈالون۔ آپنے جواب دیا دنیا کی طرف دیکھہ کہ انقلاب کے ساتھ اپنے ارباب و ابناء کے لیے کیسے کیسے مکر کرتی ہے۔ پہلے اُن سے بے پروائی کرتی اور اُنہین پیچھے چھوڑ جاتی ہے پھر درجہ بدرجہ ترقی دیکر مخلوق سے بلند مرتبہ اور

اُنکی گردنون کا مالک بنادیتی ہے۔ اپنے خزانہ اور عجائبات ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی بلندی۔ قدرت
خوشی زندگانی اور دنیا کے لونڈی بننے سے خوش ہوتے ہین کہ یکایک اُن کو پکڑلیتی ہے۔ قیدکردیتی ہے
دہوکا دیتی ہے۔ اور اُس بلندی سے اوندہا گرادیتی ہے اس لیے وہ ریزہ ریزہ ہوکر ہلاک ہوجاتے
ہین۔ پھر وہ اور اُسکے پہلو مین شیطان دونون کھڑے ہنسا کرتے ہین۔ آدم سے لیکر قیامت
تک سلاطین وملوک اور دولتمندون کے ساتھ دنیا کا یہی فعل رہے گا۔ یہ اسی طرح بلند وپست
مقدم ومؤخر غنی وفقیر کرتی رہتی ہے۔ پرورش کرکے ذبح کرڈالتی ہے جو اس سے سالم رہے
اس پر غالب آگئے اور اسکے مقابلہ مین جن کی مدد کی گئی اور اُسکے شر سے محفوظ رہے وہ بہت کم
ہین۔ ایسے لوگ خال خال ہین۔ اسکے شر سے وہ بچتا ہے جو اسے پہچان لیتا اور اس سے پرحذر
رہتا ہے اور اسکے حیلون سے ڈرتا ہے اے سایل اگر تو اپنے دل کی آنکھون سے اسکے عیب دیکھے گا
تو اسکو قلب سے نکالدینے پر قادر ہوگا۔ اور اگر ظاہری آنکھون سے دیکھے گا تو اسکی زینت کیطرف
متوجہ ہوکر عیب نہ دیکھ سکے گا۔ اور اُسکے دل سے نکالدینے اور زہد پر قادر نہوگا اور یہ اور دون کی طرف
تجکو قتل کرڈالے گی۔ نفس سے مجاہدہ کر۔ تاکہ مطمئن ہوجائے۔ جب یہ مطمئن ہوجائے گا تو
دنیا کے عیوب پہچانے گا اور اُسمین زہد اختیار کرے گا۔ نفس کا مطمئن ہونا یہ ہے کہ وہ دل کا
کہا قبول کرتا اور سِر کے موافق ہوتا اور ان دونون کے حکم کی اطاعت کرتا اور جس چیز سے
یہ منع کرتے ہین اُن سے باز آتا ہے ان دونون کے دیئے پر قانع اور منع پر صابر ہوجاتا ہے
نفس مطمئن ہوکر دل سے ملجاتا اور اُس سے سکون حاصل کرتا ہے اس وقت تو اُس پر تقوے
کا تاج اور قرب کا خلعت دیکھے گا۔ لوگو ایمان۔ تصدیق۔ اہل اللہ کے حق مین ترک تکذیب۔
اور ترک مجادلہ کو لازم کرلو۔ اُن سے نہ جھگڑو۔ کیونکہ دنیا وآخرت کے بادشاہ قرب
حق کے مالک ہونے کے باعث ماسوے اللہ کے مالک ہوگئے ہین۔ اُس نے قرب و
انس سے اُن کے دلون کو بے پروا کردیا اور انھین بھردیا ہے۔ اُسکے انوار وکرامت کے باعث
وہ دنیا دار اور اس سے فائدہ اُٹھانے والے کی پروا نہین کرتے۔ وہ دنیا کے اول کو نہین
دیکھتے بلکہ انجام اور اُسکے فنا پر نگاہ ڈالتے ہین۔ اللہ تعالے کو اپنے اسرار کی آنکھون کے
سامنے رکھتے ہین۔ ہلاکت کے خوف اور خدا کی جانب سے کسی امید پر عبادت نہین کرتے
خدا نے اُن کو اپنے اور اپنی دائمی صحبت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ ایسی چیز کو پیدا کرتا ہے
کہ لوگ نہین جانتے۔ وہ اپنے ارادہ کو کرگزرنے والا ہے۔ منافق جب بات کرتا ہے
جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اُسکے پاس امانت رکھی
جاتی ہے خیانت کرتا ہے جو ان خصلتون سے جن کو پیغمبر علیہ السلام نے ذکر کیا ہے بری ہے

وہ نفاق سے الگ ہو - یہ خصلتین کسوٹی اور مومن ومنافق مین فرق کرنے والی ہین - اس کسوٹی کو لے
اس آئینہ کو تھام - اور اپنے دل کا چہرہ دیکھ - اسپر نظر کر کہ تو مومن ہے یا منافق ،موحد ہے یا مشرک۔
اس چیز کے سوا جو آخرت کے لیے نیک نیتی سے حاصل کیجائے تمام دنیا فتنہ اور شغلہ ہے - جب
دنیوی تصرفات مین نیت درست ہو جاتی ہے تو دنیا خود آخرت بنجاتی ہے - جو نعمت خدا کے شکر
سے خالی ہے رنج ہے - خدا کی نعمتون کو شکر کے ساتھ مقید کرو - خدا کا شکر دو چیزین ہین (۱)
نعمتون سے طاعات پر مدد لینا - فقرار کا غمخوار بننا (۲) نعمتون کے سبب منعم کا اقرار کرنا اور بلا ذل
کر نیولے یعنی خدا کا شکر بجالانا بعض مشائخ کا قول ہے کہ جو چیز تجکو خدا سے روکے وہ تجھپر نحس ہے
اگر اس کا ذکر اس سے روکے تو منحوس ہے - نماز روزہ حج اور تمام نیک افعال خدا سے روکنے
کی حالت مین منحوس سمجھنے چاہیئن - اسکی نعمت اُس سے باز رکھے تو منحوس ہے - تونے اُسکی
نعمت کا گناہون سے مقابلہ کیا - اور مہمات مین غیر کی طرف رجوع کرنے لگا جھوٹ اور نفاق
تیرے حرکات وسکنات صورت ومعنے - اور لیل ونہار مین موجود ہے - شیطان نے تجھپر حیلہ کیا -
اور کذب واعمال قبیحہ کو تیری نظرون مین اچھا کر دکھایا - حتے کہ تو نماز مین بھی جھوٹ بولنے لگا
کیونکہ تو اللہ اکبر کہتا ہے اور اس دعویٰ مین جھوٹا ہے - اس لیے کہ تیرے دل مین اُسکے سوا معبود
موجود ہے - جس پر تونے بھروسہ کر رکھا ہے وہ تیرا خدا ہے جس سے تو خوف ورجار رکھتا ہے -
تیرا معبود ہے - تیرا دل زبان سے اور فعل قول سے موافق نہین - دل سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ
اور زبان سے ایک مرتبہ - تجھے شرم نہین آتی کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اسکے سوا ہزار معبود بنا
رکھے ہین - اپنی حالت سے توبہ کر - اور اے عالم تو فقط علم کے نام پر قناعت کیے ہوے ہے
عمل نہین کرتا - اس سے کیا نفع ہوگا - تونے جب اپنے آپ کو عالم کہا تو جھوٹ بولا - تو اپنے دل مین
اس سے کیونکر خوش ہوتا ہے کہ جس چیز کا حکم کرتا ہے اُس پر خود عمل نہین کرتا - خدا فرماتا ہے
کیون کہتے ہو جو نہین کرتے - تجھپر افسوس کہ لوگون کو سچ کا حکم کرتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے
توحید واخلاص کا امر کرتا ہے اور خود مشرک ریاکار اور منافق ہے - اورون سے گناہ چھڑاتا ہے
اور خود مرتکب ہے - تیری آنکھ سے حیا اُٹھ گئی ہے - اگر تجھ مین ایمان ہوتا تو ضرور شرماتا پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین - حیار ایمان مین داخل ہے - تجھ مین نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت - تونے علم
مین خیانت کی اسلیے امانت جاتی رہی - اور تو خدا کے نزدیک خائن لکھا گیا - مین سوائے توبہ
وثبات کے تیری اور کوئی دوا نہین دیکھتا - خدا اور اُسکی تقدیر پر جس کا ایمان درست ہوتا ہے
وہ اپنے کل کام خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور اُس کا شریک نہین ٹھیراتا - وہ خلق واسباب
کے ساتھ شرک نہین کرتا اور ان کا مقید نہین ہوتا جب بات ثابت ہوجاتی ہے تو خدا

اُس کو ہر حال مین آفات سے بچاتا ہے پھر وہ ایمان سے ایقان کی طرف آجاتا ہے۔ پھر اُس کے پاس ولایت بدلیہ۔ اور پھر ولایت غیبیہ آتی ہے۔ اور بسا اوقات انجام مین قطبیۃ حاصل ہو جاتی ہے۔ خدا اپنی تمام مخلوق جن وانس۔ فرشتے اور ارواح کے سامنے اُس پر فخر کرتا ہے۔ اُسے آگے بڑہاتا مقرب بناتا اور مخلوق کا والی ومالک کر دیتا ہے اسے قدرت دیتا۔ اپنا اور تمام مخلوق کا دوست کر دیتا ہے۔ خدا اور اُس کے رسولون پر ایمان لانا اور اُن کی تصدیق اس امر کی بنیاد اور ابتدا ہے۔ اس کی بنیاد اسلام۔ پھر ایمان۔ پھر کتاب اللہ اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل۔ پھر کمال ایمان کے وقت دلی توحید کے ساتھ اعمال مین اخلاص ہے۔ مومن اپنی ذات اپنے عمل اور کل ماسوے اللہ سے فنا ہو جاتا ہے۔ عمل کرتا ہے مگر اُن سے الگ رہتا ہے۔ خدا کے مقام مین اپنے نفس اور تمام مخلوق سے مجاہدہ کرتا ہے۔ یہان تک کہ خدا اُس کو اپنا رستہ دکہا دیتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رستہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنی راہین دکہا دیتے ہین۔ اشیا مین زہد نہ چاہو۔ کیونکہ تم اُس کی تدبیر سے رضامند ہو چکے ہو وہ اُنہین اپنی قدرۃ کے ہاتھون سے پلٹتا ہے جب لوگ اُس سے موافقت کرینگے تو اُنکو اپنی قدرۃ کی طرف منتقل کر دے گا۔ اُس کے لئے خوشحالی ہے جو تقدیر کے موافق ہو۔ فعل مقدر کا انتظار کرے تقدیر پر عمل اور اُس کے ساتھ سیر کرتا رہے اور تقدیر کی نعمتون کا انکار نکرے۔ نعمت مقدر کی نشانی اُس کی رحمت۔ اس کا قرب اور تمام مخلوق سے بے نیازی ہے۔

جب بندہ کا دل خدا تک پہنچ جاتا ہے تو اُسے مخلوق سے بے پرواکرتا ہے اپنا مقرب بناتا ہے اُسے قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار ہے۔ اور بادشاہ مصر یوسف کی طرح اُسے اپنی ملک کا خلیفہ کر دیتا ہے۔ اور اپنے ملک و دربار کا کام اور تدبیر و اسباب سب اس کی سپرد کر دیتا ہے اسے اپنے خزانون کا امین کرتا ہے۔ یہی حال دل کا ہے جب درست ہونے کے بعد اُس کی بزرگی اور ماسوے اللہ سے طہارت ظاہر ہوتی ہے تو اُسے بندون کے دلون۔ اپنی دنیا و آخرۃ کی سلطنت مین جگہ دیدیتا ہے۔ اور مریدون قصد کرنے والون کا کعبہ بنجاتا ہے۔

علم اور ظاہری علم پر عمل اس کا رہبر ہے۔ بیہودگی اور طاعت آلہی سے کسلمندی کا عادی نہو وہ تجہکو کسی عذاب مین مبتلا کر دے گا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جب بندہ عمل مین کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالی اُس کو غم مین مبتلا کر دیتا ہے۔ جو قسمت مین نہین اُسکے غم مین۔ عیال کی فکر مین گہر والونکی ایذا کی بلا مین۔ معاش کے متعلق منافع کی کمی کے تردد مین۔ اولاد کی نافرمانی کے رنج مین۔ جورو کی لڑائی کے وبال مین مبتلا کرتا ہے سو وہ جہان جاتا ہی مجبور کریں

کہاتا ہے۔ یہ سب وبال اطاعت الٰہی مین کمی۔ دنیا اور مخلوق کے ساتھہ مشغول ہونے کے باعث سے ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم شکر کرتے رہو اور ایمان لے آؤ تو خدا تمہین عذاب دیکر کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جائز نہین کہ قضا و قدر سے اُسپر حجت پکڑے تصرف اور حکم اُسی کا ہے۔ وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جاتا تو لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جائین گے۔ تجھپر افسوس کہ اپنے نفس اور عیال مین پہنس کر خدا سے کب تک بے پروا رہے گا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ جب تیرے بچے نے لفظ توی (گٹھلی) سیکھہ لیا تو اُس سے اعراض کر اور اپنے نفس کو لیکر خدا کے ساتھہ مشغول ہو جا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچہ نے یہ جان لیا کہ گٹھلی کس چیز کی صلاحیت رکھتی ہے اور اُس کی کوئی قیمت ہے تو گویا اُسنے اپنی ذات کے تمام فرائض کو سیکھہ لیا ہے اس پر محنت کرنے مین اپنی عمر نہ کہو۔ وہ تجھسے بے پروا ہو گیا ہے۔ اپنی اولاد کو پیشہ سکھا اور خدا کی عبادت کے لئے فارغ ہو جا۔ اہل وعیال تجھسے خدا کا عذاب دفع نکر سکین گے۔ اپنے نفس اور اہل وعیال پر ضروری اشیاء کے متعلق قناعت لازم کر پہر تو اور وہ سب ملکر خدا کی طاعت کیلئے فارغ ہو جاؤ۔ اگر غیب مین تمہارے لیئے وسعت رزق ہے تو خدا کی طرف سے مقرر وقت پر ضرور آئے گی۔ تو اُسکو خدا کی طرف سے سمجھہ اور شرک مخلوق سے الگ ہو جا۔ اور مقدر مین یہ نہین ہے تو زہد و قناعت کے باعث تجھے ہر چیز سے غنا حاصل ہے۔ مومن قانع جب کسی دنیوی شئے کا حاجتمند ہوتا ہے تو سوال تضرع۔ اور ذلت و توبہ کے قدمون سے خدا کے پاس جاتا ہے۔ پہر اگر خدا مراد دیتا ہے تو اُسکی عطا کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر نہین دیتا تو اس نہ دینے مین اُس سے موافقت اور بلا اعتراض و نزاع اُس کے ساتھہ صبر کرتا ہے۔ لیکن دین۔ ریا نفاق اور ناموس کے وسیلہ سے غنا نہین چاہتا۔ جیسا کہ اے منافق تو کرتا ہے۔ ریا۔ نفاق۔ اور گناہ ذلت فقر اور خدا کے دروازہ سے نکالے جانے کے اسباب ہین۔ ریاکار منافق دنیا کو دین کے بدلے لیتا اور بغیر لیاقت کے اُسے صالحین کی صورت مین مزین کرتا ہے اُنکا سا کلام کرتا ہے اُنکے سے کپڑے پہنتا ہے۔ اُنکے سے عمل نہین ان کی طرف نسبت کا مدعی ہے۔ حالانکہ اُنہین سے نہین تیرا لا الٰہ الا اللہ کہنا دعوے ہے۔ اور خدا پر توکل۔ اُس کی ذات کا بہروسہ۔ اور غیر سے دل پہیرنا اس کے گواہ ہین۔ اے جہوٹ بولنے والو۔ سچے ہو جاؤ۔ اے خدا سے بہاگنے والو آجاؤ۔ دیسے خدا کے دروازہ کا قصد کرو۔ اُس سے صلح کرلو۔ اور اس کے آگے عذر کرو۔ مومن حالت ایمان مین مباح شرعی کو دنیا کے ہات سے لیتا اور حالت خلافت مین خدا کے ہات سے۔ اور حالت ولایت مین کتاب و سنت کی شہادت کے بعد امر الٰہی کے ہات سے اور حالت بدلیۃ و قطبیۃ مین خدا کے فضل سے لیتا ہے۔ تمام اشیاء کو اسکے سپرد کر دیتا ہے سا لے ڈرکے تو شوا تا نہین۔ اپنے نفس پر نہ تو صواب و توفیق

سے محروم ہے۔ تو اس سے حیا نہین کرتا کہ آج مطیع ہے کل گنہگار۔ آج مخلص ہے کل مشرک۔
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسکے دو دن برابر ہون وہ گھاٹے مین ہو اور جسکی کل گذشتہ آجکے دن
سے بہتر ہون وہ محروم ہو۔ اسے لڑکے تیرے پاس بعض ضروری چیزین نہین آئین۔ کوشش نکر
خدا مدد کریگا۔ اس دریا مین ہاتھ پاؤن ہلا۔ موجین تجکو اٹھا کر کنارہ پر ڈالدین گی۔ تیری دعا سے
اور اسکی قبولیت۔ تیری کوشش اور اسکی توفیق۔ تیری طرف سے ترک۔ اسکی طرف سے حمیت
طلب مین صادق رہ۔ اس لئے تجکو اپنے قرب کا دروازہ دکھا دیا ہے تو اسکی رحمت کے ہات
کو اپنی طرف دراز دیکھتا ہے۔ اس کا لطف وکرم اور محبت تیری مشتاق ہے۔ یہ اہل اللہ کا انتہائی
مقصود ہے۔ اے نفس۔ طبیعت۔ ہوا اور شیاطین کے بندو۔ مین تمہارے ساتھ کیا کرون
میرے پاس حق در حق خلاصہ در خلاصہ صاف در صاف اور قطع و وصل کے سوا اور کچھ نہین
ما سوی اللہ سے قطع ہے اور اسکے ساتھ وصل۔ مین تمہاری ہوس کو قبول نہیں کرتا۔ اے
منافقو۔ اے مدعیو۔ اے جھوٹو۔ مین تمہارے چہرون سے نہیں شرماتا۔ مین تم سے کیا حیا کرون
تم خدا سے حیا نہین کرتے۔ اس پر بیشرمی ظاہر کرتے ہو۔ اسکی اور اسکے موکل فرشتونکی نظر مین
ذلیل ہو۔ میرے پاس تلوار ہے جس سے مین ہر کافر منافق جھوٹے کا سر کاٹ دیتا ہون خوف تو
نہین کرتا اور توبہ و اعتذار کے قدمون سے خدا کی طرف نہین چلتا۔ بعض مشایخ کا قول ہے کہ صدق
زمین مین خدا کی تلوار ہے جس چیز پر رکھی جائیگی اسے کاٹ دیگی۔ میری بات قبول کرو مین تمہارا
خیر خواہ ہون۔ تمہین تمہارے لیئے چاہتا ہون۔ مین تم سے مستغنی اور خدا کے ساتھ زندہ ہون۔
جسنے اس صحبت مین میری تصدیق کی فائدہ اٹھایا۔ نجات حاصل کی۔ اور جسنے تکذیب کی میری
صحبت کو جھٹلایا وہ دنیا و آخرت مین عذاب کیا جائے گا۔ معرفت الٰہی کے ابواب مین سے
اس سے ترک نزاع ترک اعتراض اور اسکی تدبیر سے رضامندی ہے اسی لئے مالک بن دینار
نے اپنے بعض مریدون سے کہا تھا کہ اگر تو معرفت الٰہی چاہتا ہے تو اسکی تدبیر و تقدیر سے رضامند
رہ۔ اپنے نفس۔ ہوا۔ طبیعت اور ارادہ کو ان دونون مین اس کا شریک نہ بنا۔ اے تندرستو
اعمال سے فارغ رہنے والو۔ تم کو خدا سے کونسی چیز بچا سکتی ہے۔ اگر اس پر تمہارے دل مطلع
ہو جائین تو تم بہت حسرت وندامت کرتے ہو۔ لوگو بیدار ہو جاؤ۔ اے قوم تم عنقریب
مرنے والے ہو۔ اس سے پہلے کہ تم پر رو جائے اپنے نفسون پر رویا کرو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہین
اور انجام نامعلوم۔ تمہارے دل حب دنیا اور حرص کے باعث مریض ہین۔ زہد۔ ترک۔ اور
خدا کی طرف متوجہ ہونے سے انکی دوا کرو۔ دین کی سلامتی راس المال اور نیک اعمال
منافع ہین۔ جو چیز تم کو سرکش کردے اسکی طلب چھوڑ دو۔ اور جو کافی ہو اس پر قناعت کرو

عاقل کسی چیز سے خوش نہین ہوتا۔ اُسپر حلال کا حساب رہیگا اور حرام کا عذاب ہوگا۔ تم مین اکثر عذاب وحساب کو بھولے ہوئے ہین اسے لڑکے جب تیرے آگے دنیا کی کوئی ایسی چیز آئے کہ جس سے تیرا دل ڈرتا ہو تو اُسے چھوڑ دے۔ لیکن تیرے پاس دل ہی نہین۔ تو تو تم نفس طبیعت اور ہوا ہے۔ اہل دل کی صحبت مین رہ تاکہ تو خود اہل دل ہو جائے۔ تجھے ایک شیخ۔ حکیم۔ حکم آلہی پر عمل کرنے والے کی ضرورت ہے جو تجھے درست کرے تعلیم دے نصیحت کرے۔ اسنے کل شے کو لاشے کے مقابلہ مین بیچنے اور لاشے کو کل شے کے مقابلہ مین خریدنے چاہنے سے تونے دنیا کو آخرت کے ساتھ خریدا۔ اور آخرت کو دنیا کے مقابلہ مین بیچدیا۔ تو بیہوش در بیہوش۔ عدم در عدم۔ جہل در جہل ہے۔ بلا تفتیش وبلا احتساب وبلا سوال۔ اور بلا ثبات وبلا امر وبلا فعل جانوروں کی طرح کھاتا پیتا ہے۔ مومن مباح شرعی کھاتا ہے۔ ولی دل کی طرف سے کھانے نہ کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ابدال کسی چیز کا فکر ہی نہین کرتے۔ بلکہ اشیاء خود اُنہین اپنا اثر کرتی ہین اور وہ عالم غیب وفنا مین خدا کے ساتھ رہتے ہین ولی قائم بالامر اور ابدال مسلوب الاختیار ہوتے ہین۔ اور یہ سب خدا وشرع کی حفاظت کا طفیل ہے۔ اپنے سے اور خلق سے فنا ہونے والا خدا وشرع کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ پھر دریائے قدرت مین گر پڑتا ہے۔ موجین کبھی اسکو بلند کرتی ہین کبھی پست۔ کبھی کنارہ پر ڈالدیتی ہین کبھی منجدھار مین۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے جنکی نسبت اللہ تعالے کا قول ہے کہ ہم اُن کو داہنے بائین کروٹین دلاتے ہین۔ نہ اُنہین عقل ہے نہ تدبیر نہ حس وادراک۔ وہ بہت لطف وقرب مین ظاہری وباطنی آنکھین بند کیے پڑے ہین۔ اسیطرح اس مقرب نے اپنے دل کی آنکھین ماسوے اللہ سے بند کر رکھی ہین۔ اس لیے اُسی کیواسطے اُسی کی مدد سے دیکھتا۔ اور اُسی سے سنتا ہے۔ آلہی ہمکو ماسوے سے فنا اور اپنے ساتھ موجود کر۔ اور دنیا وآخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیئسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ ذیحجہ سنہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین۔ انکی جلا قرآن پڑھنا۔ موت کا ذکر اور مجالس ذکر مین حاضر ہونا ہے۔ دلپر زنگ لگتا ہے اگر آدمی پیغمبر علیہ السلام کے فرمان سے اسکا تدارک کرتا رہا تو خیر ورنہ زنگ سیاہی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ نور سے دور ہونے کیوجہ سے دنیا کی محبت اور اُسکے بلا تقوے جمع کرنے کے باعث دل کالا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب دنیا کو دل مین جگہہ دیتا ہے اُس کا تقوے زائل ہو جاتا ہے۔ اور اُسے حلال وحرام سے جمع کر لیتا ہے۔ جمع

کرتے ہین اُس کی تمیز۔ خدا سے حیا اور مراقبہ جاتا رہتا ہے۔ اے قوم نبی کا فرمان قبول کرو۔ اور جو دوا فرمائی ہے۔ اُس سے دلون کا زنگ دور کردو۔ تم مین کوئی بیمار ہو اور طبیب کچھ دوا بتاوے تو بلا استعمال مریض کو جینا دشوار ہو جائیگا۔ خلوتون اور جلوتون مین خدا سے مراقبہ کرو۔ اُس کو اس طرح آنکھون کے آگے رکھو گویا دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نہین دیکھتے تو وہ دیکھ رہا ہے۔ جو دل سے خدا کو یاد کرتا ہے وہ فے الواقع ذاکر ہے۔ اور جو دل سے یاد نہین کرتا وہ ذاکر نہین۔ زبان دل کی غلام اور اُس کی تابع ہے۔ وعظ ہمیشہ سُنا کر۔ کیونکہ دل وعظ سے الگ ہو کر اندھا ہوجاتا ہے ہر حال مین امر الٰہی کی تعظیم یہی توبہ ہے۔ اِسی لئے بعض مشایخ کا قول ہے۔ کہ دو کلمون مین تمام خوبیان منحصر ہین۔ (۱) امر الٰہی کی تعظیم (۲) دوسرے مخلوق پر شفقت۔ جو امر الٰہی کی تعظیم اور مخلوق پر شفقت نہین کرتا وہ خدا سے بعید ہے۔ خدا نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ رحم کرو تاکہ مین تمپر رحم کرون۔ مین رحیم ہون۔ جو رحم کرتا ہے اُسپر رحم کیا کرتا ہون اور جنت مین جگہ دیتا ہون۔ رحم کرنیوالون کو مبارک باد۔ تمہاری عمر تو اس مین ضائع ہوگئی کہ لوگون نے کہا یا ہمنے بھی کہا یا۔ اُنہون نے پیا ہمنے بھی پیا۔ اُنہون نے پہنا ہمنے بھی پہنا۔ اُنہون نے جمع کیا ہمنے بھی کیا۔ جو فلاح کا ارادہ کرے اپنے نفس کو محرمات۔ شبہات اور خواہشون سے روکے امر الٰہی بجالاے منہیات سے باز رہے۔ اور تقدیر کی موافقت پر صبر کرے۔ اہل اللہ خدا کے ساتھ صبر کرتے ہین۔ خدا سے صبر نہین کرتے۔ اُسکے لئے اور اُسکی راہ مین صبر کرتے ہین۔ اُسکے ساتھ رہنے کیلئے صابر اور اُسکے قرب کے طالب ہین۔ وہ اپنے نفسون۔ خواہشون۔ اور طبیعتون کے گھر سے نکل گئے ہین۔ شرع کو اپنے ساتھ لے لیا ہے اور خدا کی طرف چلے گئے ہین۔ آفتین۔ ہولناک مصیبتین غم۔ رنج بھوک پیاس۔ ننگاپن ذلت۔ خواری۔ اُنکا استقبال کرتی ہے مگر وہ اپنی سیر سے واپس نہین ہوتے۔ اور اپنی مصیبتون کے باعث ان مین تغیر نہین ہوتا۔ بلکہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہین۔ چلنے سے نہین تھکتے یہ لوگ دل اور جسم کے باقی رہنے تک اِسی حال مین رہتے ہین۔ اے قوم خدا سے ملنے کے لیے عمل کرو اور ملنے سے پہلے اُس سے شرماؤ۔ مومن پہلے خدا سے شرماتا ہے۔ پھر مخلوق سے۔ مگر ہان جو بات دین یا حد شرع کے بگاڑ سے متعلق ہو اس مین حیا کرنی حلال نہین۔ بلکہ خدا کے دین مین بے شرم رہے اُس کی حدین قائم رکھے۔ احکام بجالائے۔ خدا کے دین مین یہ نہ چاہے کہ گنہگار و غیرہ مہربانی تمہاری گرفت نہ کرے جو صحیح طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوجاتا ہے خدا اُسکو آپکی زرہ اور خود پہنا دیتا ہے آپکی تلوار اُس کے گلے مین ڈال دیتا ہے۔ آپکے آداب اور اخلاق و خصائل سے اُسے عنایت کرتا ہے۔ وہ آپ سے نہایت خوش رہتا ہے۔ اور کیون نہو وہ آپکی اُمت مین سے ہوتا ہے اور اُسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ پھر اُسے امت مین نائب رہبر اور اپنے دروازہ

کی طرف داعی بنالیتا ہے وہی داعی ورہبر ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا نے آپ کی اُمت مین نائب پیدا کر دیئے ہین جو آپ کے قائم مقام ہین مگر ایسے لوگ کم ہین کرُوڑ مین ایک آدہ ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کے رہبر اُن کی ایذا پر صابر۔ اور اُن کے دائمی خیر خواہ ہین۔ منافقون اور فاسقون کے آگے تبسم کرتے ہین۔ اور ہر بہانے سے یہ چاہتے ہین کہ انکو معاصی سے نجات دلا کر خدا کے دروازہ کیطرف لے جائین۔ اسی لیے بعض مشائخ کا قول ہے۔ کہ فاسق کے مُنہ پر عارف ہی ہنستا ہے۔ اور یہ دکہاتا ہے کہ گویا اُسے پہچانتا نہین حالانکہ عارف اس کے دین کے اُجڑے گہر۔ اس کے چہرے اور دل کی سیاہی۔ اُس کے کینے اور کدورت کو خوب پہچانتا ہے۔ فاسق ومنافق کو یہ گمان ہے کہ ہمارا حال اسپر مخفی ہے۔ وہ ہمین نہین پہچانتا۔ یہ بات نہین۔ کیونکہ ان دونون کے لئے کوئی بزرگی نہین ہے۔ وہ عارف سے چھپے ہوے نہین۔ عارف اُن کو اپنی الٰہی نظر۔ کلام اور حرکت سے پہچانتا ہے۔ اور بلاشبہ اپنے ظاہر و باطن سے معلوم کرلیتا ہے۔ افسوس تم یہ خیال کرتے ہو کہ صدیقین اور عمل کرنے والے عارفین سے مخفی ہو۔ لاتے مین اپنی عمر کبتک ضائع کیئے جاوٴ گے اے گمراہو اُسے ڈہونڈو جو تم کو راہ آخرت دکہائے۔ اللہ اکبر تمہیر نگہبان ہے۔ اے مردہ دلو۔ اسباب کے ساتہہ شرک کرنے والو۔ اپنے لاقنون قوتون۔ معاش۔ راس المال شہر کے بادشاہون اور جنتون کو جن کی طرف جاتے ہو۔ بتون کی طرح پوجنے والو۔ یہ سب چیزین خدا سے محجوب ہین۔ جو نفع و ضرر کو غیر اللہ کی طرف سے خیال کرتا ہے وہ خدا کا بندہ نہین بلکہ جس کی جانب سے خیال کرتا ہے اُسی کا بندہ ہے ایسا آدمی آج غصہ اور حجاب کی آگ مین ہے کل دوزخ کی آگ مین ہوگا۔ خدا کی آگ سے متقی۔ موحد۔ مخلص اور تائب ہی سالم رہین گے۔ اول دلون سے توبہ کرو۔ پہر زبانون سے۔ توبہ گردش زمانہ کا بدل دینا ہے۔ تو اپنے نفس ہوا۔ شیطان۔ اور بُرے دوستون کی گردش کو بدل ڈال۔ جب تو توبہ کرے گا تو گویا اپنے کان آنکہہ۔ زبان۔ دل اور تمام اعضا کو بدل دے گا۔ اپنے کہانے پینے کو حرام اور شبہہ کی کدورت سے صاف کردے گا۔ طرز معاش اور بیع و شرا مین احتیاط کرلے گا۔ اور اپنے مولا کو اپنا تمام مقصود سمجہے گا۔ تو عادت کو چہوڑ کر اُس کی جگہ عبادت کو قائم کرلے گا۔ گناہ کو زائل کر کے طاعت کو اُس کی جگہ رکہے گا۔ پہر صحت شریعت اور اُسکی شہادت سے تو حقیقت مین مضبوط ہوجائے گا۔ کیونکہ جس حقیقت پر شریعت گواہی نہ دے وہ زندیقیت ہے۔ جب تو درست ہوجائے گا تو بُری عادتون اور تمام مخلوق کی ملاقات سے فنا حاصل ہوگی۔ اسوقت تیرا ظاہر محفوظ اور باطن خدا کے ساتہہ مشغول ہوگا۔ اِس کے تمام ہونے کے بعد اگر ساری دنیا تیرے پاس آجائے۔ اور اگلی پچہلی تمام مخلوق

تیرے تابع ہو تو تجھے ضرر نہ دے گی اور خدا کے دروازہ سے پھیر نہ سکے گی۔ کیونکہ تو اُسکے ساتھ قائم اسپر متوجہ اُس سے مشغول اسکے جلال وجمال پر نظر ڈالنے والا ہے۔ جب اسکے جلال کو دیکھتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے اور جب جمال پر نگاہ ڈالتا ہے اکٹھا ہوجاتا ہے۔ جلال کے نظارہ کے وقت ڈرتا اور جمال کے نظارہ کے وقت امیدوار رہتا ہے۔ رویت جلال کے وقت مٹتا اور رویت جمال کے وقت قائم ہو جاتا ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہے جسنے اس کھانے کو چکھ لیا۔ الٰہی ہمین اپنے قرب کا کھانا اور اُنس کی شراب عنایت کر۔ دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چوبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین ذیحجہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

خدا کی تدبیر اور علم مین اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کو شریک نکرو۔ اپنے اور غیر کے معاملہ مین اُس سے ڈرو۔ بعض مشایخ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافق ہو۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافقت نکر۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو بھرا وہ بھر گیا۔ خدا کے نیک بندون سے اُسکے ساتھ موافقت کرنا سیکھو۔ سیکھ اور عمل کر۔ پھر غیر کو سکھا۔ تو نے جب سیکھکر عمل کیا تو علم خود تیری طرف سے کلام کرے گا اور تو اگر ساکت رہے گا تو زبان تکلم سے کہین زیادہ زبان عمل کے ساتھ کلام کر سکے گا۔ اسی لیے بعض مشایخ کا قول ہے کہ جس کا دیکھنا تجکو نافع نہین اُس کا وعظ بھی نفع نہین دیسکتا۔ عالم باعمل کے علم سے وہ خود بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور غیر بھی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اُن احوال کے اندازہ سے جو میرے پاس حاضر ہین مجھے گویائی عنایت کر دیتا ہے۔ ورنہ مجھ مین تم مین عداوت ہے۔ میری آبرو اور مال تمہارے لیے ہے۔ میرے پاس کچھ نہین اور اگر کچھ ہے تو مین تم کو اُس سے روکتا نہین۔ مجھ مین تم مین نصیحت کے سوا اور کچھ نہین۔ خدا کے لیے نصیحت کرتا ہون۔ اپنے لیے نہین۔ تقدیر سے موافقت کر۔ ورنہ تجھے ریزہ ریزہ کر دے گی۔ اُسکے اختیار کے مطابق اُسکے ساتھ ساتھ چل۔ ورنہ تجکو ہلا دیگی۔ اُسکے آگے گھٹنون کے بل بیٹھ جا۔ تاکہ رحم کر کے تجکو اپنے پیچھے سوار کر لے۔ اہل اللہ کی ابتدا کسب حلال ہے۔ دنیا مین سے بقدر حاجت شرع کے ہات سے لیتے ہین۔ یہان تک کہ جب اُنکے ظاہری اسباب کسب سے عاجز ہو جاتے ہین اور توکل دلون پر مہر لگاتا اور اعضا کو قید کر دیتا ہے تو اُن کا دنیوی حصہ بقدر کفایت و خوشگوار بلا محنت و مشقت اُن کے پاس آتا ہے۔ خدا کا مقرب آخرت مین بلا ارادہ خود جنت کی نعمتون سے بہرہ یاب ہے۔ کیونکہ وہ امین حق کا موافق ہے۔ جیسا کہ قسمت دنیوی مین اُس سے موافق تھا

خدا دنیا و آخرت مین اُنکے پورے حصے دیتاہے کیونکہ وہ بندون پر ظلم کرنے والا نہین اے لڑکے تو اپنی ہمت کے مطابق عطا کیا جائیگا۔ دل کے ساتھ ماسوے اللہ سے دور ہو تاکہ اُس سے قریب ہو جائے۔ اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے مرجا۔ اسوقت تجھ مین اور خدا مین پردے اُٹھ جائینگے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مین کیونکر مرون تو مین کہونگا کہ اپنے نفس۔ ہوا۔ طبیعت عادات مخلوق اور اُن کا اسبا کی متابعت سے مرجا۔ اُن سے امید نرکھ۔ انکے ساتھ شرک کو اور غیر اللہ سے کسی چیز کی طلب کو چھوڑ دے۔ اپنے تمام اعمال مین رضائے الٰہی کی نیت رکھ۔ طلب نعمت نکر۔ اسکی تدبیر قضا اور افعال سے رضامند رہ۔ جب تو نے ایسا کیا تو اپنے سے مرگیا۔ اور اُسکے ساتھ جی اُٹھا۔ اسوقت تیرا دل اُسکا مسکن ہو جائیگا وہ جسطرح چاہے گا اسے پھیریگا۔ کعبہ قرب مین اسکے پردون سے جالگیگا اسکی یاد مین ماسوے اللہ کو بھول جائے گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت کی کنجی ہے۔ آج محض قول سے۔ اور کل تیرے اپنی ذات اور غیر۔ اور جمیع ماسوے سے فنا ہو جانے اور حد شرع کی حفاظت سے۔ خدا کا قرب اہل اللہ کی جنت اور اُس کا بعد اُن کے حق مین دوزخ ہے وہ اسی جنت کی امید رکھتے اور اسی دوزخ سے ڈرتے رہتے ہین۔ دوزخ کے لیے اُن کے پاس کھوٹ ہی کیا ہے کہ اُس سے ڈرین۔ وہ خود مومنون سے استغاثہ کرتی اور اُن سے بھاگتی ہے۔ پھر خدا کے خالص دوستون سے کیونکر نہ بھاگے گی۔ دنیا و آخرت مین مومن کا بہت ہی اچھا حال ہے وہ اسباب کے معلوم کرنے کے بعد کہ خدا اُس سے رضامند ہے اسکی پروا ہی نہین کرتا کہ دنیا مین کس حال سے رہا۔ وہ جہان گرا اپنی تقدیر کا اُٹھا لیا اور اُس سے رضامند ہو گیا۔ جدھر منہ کیا خدا کے نور سے دیکھا اسکے پاس اندھیرا نہین ہے۔ اُسکے تمام اشارے خدا کی طرف ہین اور پورا بھروسا اور توکل اُسی پر ہے۔ مومن کی ادبیت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے بدن مین زہر اور اُسکے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ تعالے کی ذات اور اُسکے خواص سے ناواقف۔ اُنکی غیبت کا مزہ نہ چکھہ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے۔ خبردار خبردار ہرگز ہرگز اُنکی برائی کے درپے نہو۔ انکے لیے غیرت کرنے والا موجود ہے۔ اے منافق۔ نفاق کا شک تیرے دل سے متعلق ہے۔ اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک ہو گیا ہے۔ ہرحال مین توحید و اخلاص کا استعمال کیا کر شفا پائے گا اور تیرا شک جاتا رہے گا۔ تم اکثر حدود شرع کو توڑتے۔ تقوے کی زرہ کو پھاڑتے۔ توحید کے کپڑون کو ناپاک کرتے اور جمیع افعال و اقوال مین خدا کو اپنے اوپر غضبناک کرتے ہو۔ تم مین جب کوئی فلاح پاتا اور عمل نیک کرتا ہے تو وہ عجب اور مخلوق کے دکھاوے اور اُن سے طلب تعریف کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ تم مین جو کوئی خدا کی عبادت کرنی چاہے تو مخلوق سے الگ رہے۔ کیونکہ اُن کا اعمال کو دیکھ لینا انھین باطل کرنے والا ہے پیغمبر علیہ السلام

مروی ہے کہ آپنے فرمایا یکسوئی لازم کرلو۔ کیونکہ وہ عبادت اور تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔
اول ایمان کو۔ پھر ایقان کو۔ پھر فنا ہو کر نہ اپنے ساتھ نہ غیر کے ساتھ بلکہ خدا کے ساتھ موجود ہونے کو لازم
کرلو۔ مگر یہ مع محافظت حدود۔ مع رضاء پیغمبر علیہ السلام و رضائے قرآن مجید ہونا چاہیئے جو اسکے
سوا کہے اسکے لیے بزرگی نہین۔ یہ جو کچھہ مصاحف اور الواح مین ہے خدا کا کلام ہے۔ اس کا ایک
سرا خدا کے ہات مین ہے ایک ہمارے ہات مین۔ اللہ تعالی کو اُسکی طرف منقطع ہوجانے اور
اُس سے تعلق پکڑنے کو لازم کرلے وہ دنیا و آخرت کی محنت سے کافی۔ موت زندگی مین تیرا محافظ
اور ہر حال مین تجھسے مکروہات کا دافع ہوگا۔ اس سیاہی کو جو سفیدی پر ہے لازم کرلے۔ اسکی خدمت
کر۔ تاکہ یہ تیری خدمت کرنے لگے۔ اور تیرے دل کا ہات پکڑ کے خدا کے آگے جا کھڑا کرے۔ اس پر
عمل کرنا تیرے دل کے دونون بازوون مین پر نکال لائے گا۔ اور اڑا کر خدا کے پاس پہنچا دے گا۔
اے کمل پوش۔ پہلے سِر کے بیے کمل ہین۔ پھر دل کے لیے۔ پھر نفس کے لیے۔ پھر بدن کے لیے۔
زہد کی ابتدا یہان سے ہوتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے باطن کی طرف انتقال کرتی ہے۔ جب سر صاف
ہوگا تو دل اور نفس اور تمام اعضا اور طعام و لباس اور جمیع احوال کی جانب اُسکی صفائی متعدی
ہوجائے گی۔ اول گھر کا اندرونی حصہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ جب اُسکی عمارت کامل ہوجاتی ہے تو دروازہ
کی تعمیر کیطرف رجوع ہوتا ہے۔ ظاہر بلا باطن ہیچ ہے خلق بلا خالق ہیچ ہے دروازہ بلا دار
ہیچ ہے۔ ویرانہ پر قفل لگانا ہیچ ہے۔ اے دنیا بلا آخرت اے، خلق بلا خالق۔ تو جس مشغلہ مین ہے
یہ قیامت کے دن نفع نہ دے گا۔ بلکہ ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو تیرے پاس ہے تجھسے نہ خریدا جائیگا
ریا۔ نفاق۔ معاصی۔ تیرا اسباب ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ بازار آخرت مین رواج نہ پائے گی۔
اسلام سے دوستی کر۔ پھر لے۔ اسلام استسلام سے مشتق ہے۔ تو خدا کا کام اور اپنا نفس اُسکے
سپرد کردے۔ اور اسی پر بھروسا کر۔ اپنی قوت و طاقت کو بھول جا۔ اور دنیا مین سے جو کچھہ تیرے
پاس ہے اسکی طاعت مین خرچ کر۔ نیکیان کر۔ اور اُنھین خدا کے سپرد کرکے بھول جا۔ تیرا ہر عمل
خالی اخروٹ ہے۔ جو عمل اخلاص سے خالی ہے بے مغز اور نرا چھلکا ہے۔ کھوکھلی لکڑی۔ یا
جسم بلا روح یا صورت بلا معنے ہے۔ اور یہ منافقون کا کام ہے اے لڑکے۔ کل مخلوق آلہ
اور اللہ تعالے صانع اور اُن مین تصرف کرنے والا ہے۔ جسنے اسے دیکھہ لیا وہ آلہ کی قید سے چھوٹ
گیا۔ اور اُسنے تصرف کرنے والے کو دیکھہ لیا۔ مخلوق کے ساتھ ٹھیرنا رنج اور تکلیف اور کرب ہے
اور خدا کے ساتھ ٹھیرنا فرحت خوشی اور نعمت ہے۔ تو متقدمین کے رستہ سے الگ ہے۔ تجھہ مین اُنمین
کچھہ نسبت ہی نہین۔ تونے اپنی رائے پر قناعت کی ہے۔ اور کوئی ایسا اُستاد نہین بنایا جو
تجھے کچھہ معلوم کرائے اور ادب دے۔ اے رستہ سے الگ ہونے والے۔ اے شیاطین انس و

جن کے کھلونے - اے نفس وہوا اور طبیعت کے بندے تجھپر افسوس - تو گونگا ہوگیا ہے - خدا آگے فریاد کر - اسکی طرف ندامت اور عذر کے قدمون سے چل - تاکہ تجکو دشمنون کے ہاتھون سے رہائی دے - اور دریائے ہلاکت کے بھنور سے نکالے - تو جس مشغلہ مین ہے اسکی بابت سوچ - اس کا چھوڑنا تجھپر آسان ہے - تو شجر غفلت کے سایہ مین ہے - اسکے سایہ سے نکل - تو سورج کی روشنی کو دیکھ چکا اور رستہ معلوم کر چکا ہے - غفلت کا درخت جہالت کے پانی سے بیداری و معرفت کا درخت فکر کے پانی سے - توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے - اور محبت کا درخت موافقت کے پانی سے بڑہتا ہے - اے لڑکے جس حال مین تو بچہ یا نوجوان لڑکا تھا تو تیرے لیے کوئی نہ کوئی عذر تھا - اب چالیس برس کا ہوگیا بلکہ اس سے بھی تجاوز کر گیا ہے مگر بچون کے سے کھیل کھیلتا ہے - جاہلون کے میل جول - عورتون بچون کی خلوت سے پرہیز کر - پرہیزگار مشایخ کے پاس بیٹھ - اور نوجوان جاہلون سے بھاگ - لوگون سے علیحدہ ہوکر کھڑا ہو - اور جو تیرے پاس آئے اس کا طبیب بنجا - مخلوق پر اسطرح شفقت کر جسطرح باپ بیٹے پر کرتا ہے - خدا کی طاعت زیادہ کیا کر - کیونکہ اسکی طاعت اس کا ذکر ہے - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - جسنے خدا کی اطاعت کی اُس نے اُس کا ذکر کیا - گو اس کا نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو - اور جسنے اُسکی نافرمانی کی وہ گویا اُسے بھول گیا - اگرچہ اُس کا نماز روزہ اور پڑہنا بکثرت ہو - مومن خدا کا مطیع - اُس کا موافق - اسکے ساتھ صابر ہوا کرتا ہے - وہ اپنے مزے - کلام - کھانے پہننے - اور تمام تصرفات مین اسی کے پاس ٹھیرتا ہے - اور منافق کسی حال مین ان چیزون کی پروا نہین کرتا - اے لڑکے اپنے امر مین سوچ - اور جو چیز تجھ مین نہو اسے اپنے نفس مین حاصل کر - تو نہ صادق ہے نہ صدیق - نہ محب نہ موافق - نہ رضامند نہ عارف - حالانکہ خدا کی معرفت کا مدعی ہے - مجھے بتا کہ اسکی معرفت کی علامت کیا ہے - تو اپنے کونسی حکمتین اور انوار دیکھتا ہے اولیاء اللہ اور ابدال کی کیا علامت ہے - تجھے گمان ہے کہ جو کسی چیز کا دعوے کرے گا تسلیم کر لیا جائیگا اور اُس سے گواہ طلب نہون گے اور اُس کا دینار کسوٹی پر نہ لگایا جائیگا عارف باللہ کی صفات مین سے ایک یہ ہے کہ وہ آفات پر صبر اور قضا و قدر سے رضامندی کا اظہار کیا کرتا ہے - اور یہ صبر اپنے اور اہل و عیال اور تمام مخلوق کے حق مین بہر حال ہے اور نصیب ہوتا ہے اے لڑکے خدا کی اور غیر کی محبت ایک دل مین جمع نہین ہوتی - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے کسی آدمی مین دو دل نہین رکھے - دنیا اور آخرت - خالق اور مخلوق جمع نہین ہوا کرتے - فانی چیزون کو چھوڑ دے تاکہ تجکو ایسی چیز حاصل ہو جائے جو فنا

نہین ہوتی - اپنی جان و مال کو صرف کر- تاکہ جنت حاصل ہو- اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے مومنون سے جنت کے بدلے مین اُنکے جان و مال کو خرید لیا ہے - پھر اپنے دل سے زہد عمّا سوے اللہ حاصل کرتا کہ اُس کا قرب ہاتھ لگے - اور تو دنیا وآخرت مین اُس کا مصاحب رہے - اے خدا کے دوست جسطرف تقدیر الٰہی پھرے تو بھی پھر جا - اور اپنے دل کو جو خدا کا گھر ہے پاک کر- اُسمین ماسوے اللہ سے جھاڑو دے - اور توحید و اخلاص و صدق کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر بیٹھ جا اور اُسے خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہ کھول - اور دلکے کسی کونے کو بجز خدا کے کسی چیز سے نہ روک - اے کھلنڈرو میرے پاس کھیل نہین - اے بے مغزو میرے پاس مغز ہی مغز ہو میرے پاس اخلاص بلا نفاق اور صدق بلا کذب ہے - اللہ تعالےٰ تمہارے دلی اخلاص اور تقوے کا خواہان ہے - وہ تمہارے ظاہر اعمال کو نہین دیکھتا - چنانچہ خود فرماتا ہے تمہاری قربانی کے گوشت اور خون خدا کو نہین پہنچتے - بلکہ اُس کو تمہارا تقوے پہنچتا ہے - اے بنی آدم دنیا اور آخرت مین جو کچھ ہے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے - تمہارا شکر کیا ہوا - اور تقوے کہان جاتا رہا - اسکی طرف تمہارے اشارے اور خدمتین کیا ہوئین - تھکو نہین - اور ایسے عمل نکرو جنمین روح نہو - اعمال کی روح اخلاص ہے

پچیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین ذیحجہ ۵۴۵ھ مین فرمایا

عیسےٰؑ سے مروی ہے کہ آپ خوشبو سے ناک بند کر لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دنیا مین سے ہے - یہ تم پر حجت ہے - اے اقوال و افعال کے ساتھ زہد کا دعوے کرنے والو - تم نے زہد کے کپڑے پہن لیے ہین - اور تمہارے دل دنیا کی رغبت اور حسرت سے بھرے ہوے ہین اگر تم یہ کپڑے اتار کر اپنی دلی رغبت ظاہر کر دیتے تو تمہارے لیے اچھا ہوتا - اور تم کو نفاق سے دور کر دیتا - سچے زاہد کے پاس اُسکا ازلی حصہ آتا ہے اور وہ اُسے لے لیتا ہے - اُس کا ظاہر اس سے متلبس ہوتا ہے - اور دل ہر شے کے متعلق زہد سے پر ہوتا ہے اسی لیے ہمارے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا مین تین چیزین مجھے محبوب ہین (۱) خوشبو- (۲) عورتین - (۳) میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے - باوجودیکہ آپ ان تمام اشیاء کے متعلق زاہد تھے لیکن اِن کا محبوب ہونا تقدیری امر تھا کہ علم الٰہی اسکی طرف سبقت کر چکا تھا - آپ ان کو امر الٰہی بجا لانے کے لیے لیتے تھے کیونکہ خدا کا حکم بجا لانا طاعت ہے پس تو جو شخص اپنے ازلی حصہ کو اس طریق سے لے گا وہ طاعت ہی مین ہے گو بظاہر دنیا سے متلبس معلوم ہوتا ہو - اے سخت جاہل زاہدو - سنو - تصدیق کرو - تکذیب نکرو - اے سیکھو

تاکہ اپنے جہل سے تقدیر کا رد نہ کرنے لگو۔ علم سے بے بہرہ رہنےوالا اپنی رائے کے سبب بے پرواہ ہوتا ہے اپنے نفس ہوا اور شیطان کا کہا قبول کر لیتا ہے ایسا آدمی شیطان کا بندہ اور اس کا تابع ہے اسنے شیطان کو اپنا پیر و مرشد بنا رکھا ہے۔ اے جاہلو۔ اے منافقو۔ تمہارے دل کس قدر ظالم خوشبوئین کسقدر سڑی ہوئی۔ زبانین کسقدر فضول گو ہین۔ اپنی حالت سے توبہ کرو۔ خدا اور اسکے اولیاء کے باب مین طعن کرنا چھوڑ دو۔ اولیاء وہ ہین کہ خدا اُن کو چاہتا ہے اور وہ خدا کو ازلی حصے لینے مین اُن پر اعتراض نکرو۔ کیونکہ خدا کے حکم سے لیتے ہین۔ نفس کی خواہش سے نہین لیتے۔ وہ خدا کی محبت۔ اسکی طرف شوق۔ ماسوے سے زہد۔ اور بظاہر و باطن ہر چیز سے اعراض کرتے ہین۔ نہایت سخت ہین۔ لیکن ان کو ازلی حصہ لینا جسکی طرف علم الٰہی سبقت کر چکا ہے ضرور ہے۔ ان کا دنیا مین قیام۔ اور بقا۔ اور اپنا حصہ لے لینا اور خدا کی تکذیب کرنیوالے کو دیکھنا ان کے لیے بہت بڑی آزمایش ہے اے لڑکے تو جب تک اپنے نفس و ہوا کے ساتھ قائم رہے مخلوق سے کلام کرنا چھوڑ دے۔ کلام کی جانب سے مرجا۔ خدا جب کسی امر کیلیے چاہے گا تجھے خود بخود تیار کر دے گا۔ جب چاہے گا تجھے زندہ۔ اور اہل اور ثابت کر دیگا۔ ظاہر کرنیوالا وہ ہے تو نہین۔ اپنے نفس۔ کلام۔ اور تمام احوال کو اسکی تقدیر کیطرف سونپ دے۔ اور اسکے لیے عمل مین مشغول ہوجا۔ تو عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریاء توحید بلا شرک۔ گمنامی بلا ذکر خلوۃ بلا جلوہ۔ اور باطن بلا ظاہر بنجا۔ اور باطن مین مشغول ہو۔ اے جھوٹے۔ بیدار ہو۔ تو خدا کو مخاطب کرکے یہ کہتا ہے کہ ہم تجھی کو پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہین۔ یہ خطاب حاضر کے لیے ہے۔ یعنی تو میرے پاس موجود ہے۔ اے میرے حال کو جاننے والے تو مجھسے قریب ہے اے مجھپر گواہ تو حاضر ہے۔ نماز اور غیر نماز مین اسی نیت سے اور اسیطرح اسے خطاب کرو۔ آپنے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ خدا کی عبادت اسطرح کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے تو اُسے نہین دیکھتا تو وہ تجکو دیکھتا ہے اے لڑکے اپنے دل کو اکل حلال سے صاف کر تو اپنے خدا کو پہچان جائے گا۔ اپنے کھانے کپڑے۔ اور دل کو صاف کر۔ تو خود صاف ہو جائے گا تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے۔ اے صوف پہننے والے سچا صوفی اپنے دل کو ماسوے اللہ سے صاف کیا کرتا ہے۔ یہ چیز کپڑے رنگنے۔ منہ زرد کرنے۔ کیفیتین جمع کرنے۔ حکایات صالحین بیان کرنے تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیان ہلانے سے نہین آتی۔ بلکہ خدا کی طلب مین صدق دنیا مین زہد۔ مخلوق سے دل جدا کرنے اور ماسوے اللہ سے الگ ہوجانے کے باعث حاصل ہوتی ہے۔ بعض مشایخ کا قول ہے کہ مین نے بعض بعض راتون مین یہ دعا کی۔ الٰہی جو چیز مجکو نفع دے اور تجکو ضرر ندیسکے اس سے مجھے محروم نکر۔ مین نے اس دعا کو بار بار مانگا۔ اور

پھر سو رہا۔ خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے تو بھی اُس عمل سے باز نہ رہ جو تجھکو نفع دے اور اُس سے پرہیز کر جو تجھے ضرر پہنچائے۔ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ اپنی نسبت کو درست کرلو۔ جس کا آپکے ساتھ اتباع درست ہوگیا اُسکی نسبت صحیح ہوگئی۔ فقط یہ کہنا کہ مین آپکی امت مین ہون بلا متابعت نافع نہین ہوسکتا۔ جب اقوال و افعال مین تم ان کے پیرو ہوجاوٴگے تو آخرت مین اُنکے ساتھ رہوگے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھ رسول تم کو دے تم اسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو۔ جس چیز کا آپنے حکم کیا ہے اُسے بجالاوٴ۔ اور جس سے منع فرمایا ہے اُس سے رُک جاوٴ۔ پیغمبرؐ نے تم کو دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین نفسون اور جسمون کے ساتھ خدا کے قریب کردیا ہے۔ اسے زاہدو تم اچھی طرح زہد نہین کرتے۔ نفسون اور خواہشون کے ساتھ زہد کرتے ہو۔ اور اپنی رائے کو مستقل رکھتے ہو۔ اتباع کرو۔ اور ان مشائخ کی صحبت مین رہو جو عارف باللہ عالم۔ عامل۔ اور مخلوق پر نصیحت کی زبان اور زوال طمع کے ساتھ رجوع کرنے والے ہین۔ چونکہ اُن کے دل تم سے پھرے ہوئے اور خدا کی طرف متوجہ ہین اس لیے وہ اُسکی جانب متوجہ ہوتے اور غیر سے اعراض کرتے ہین اے لڑکے اپنی ہستی کے فنا ہونے سے پہلے دل کے ساتھ خدا کی طرف توجہ کر۔ تو نے فقط کلام اور تمنا کے ساتھ صالحین کے احوال پر قناعت کر رکھی ہے۔ جیسا مٹھی مین پانی لینے والا جب ہاتھ کھولدیتا ہے تو کچھ بھی نہین پاتا۔ تجھپر افسوس۔ تمنا حماقت کا جنگل ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ تمنا سے بچو کیونکہ وہ بیوقوفی کا میدان ہے۔ تو اہل شر کے سے عمل کرے اور اہل خیر کے درجات کی آرزو رکھے۔ جسکی امید خوف پر غالب ہوتی ہے زندیق ہوجاتا ہے اور جس کا خوف امید سے بڑھ جاتا ہے وہ ناامید ہوجاتا ہے۔ سلامتی متوسط درجہ مین ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ مومن کے خوف و رجا کو تولا جائے تو دونون برابر نکلینگے۔ بعض مشائخ سے روایت ہے کہ مین نے موت کے بعد سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ آپسے اللہ تعالے نے کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ مین نے اپنا ایک پاوٴن پلصراط پر رکھا اور دوسرا جنت مین (اُن پر خدا کا سلام) فقیہ زاہد اور پرہیزگار تھے۔ علم پڑھا اور عمل کیا۔ علم کا حق عمل سے ادا کیا۔ اور عمل کا اخلاص سے۔ خدا نے اسکی جانب قصد کے باعث انھین اپنی رضا دی۔ اور پیغمبرؐ نے متابعت کے سبب اپنی رضا عطا فرمائی۔ اُن پر اور تمام صالحین پر اور اُنکے ساتھ ہمپر خدا کی رحمت نازل ہو۔ جو شخص پیغمبرؐ کا اتباع نہین کرتا۔ ایک ہاتھ مین انکی شریعت اور دوسرے مین کتاب اللہ کو نہین لیتا اور آپکے طریق مین ہوکر خدا تک نہین پہنچتا وہ ہلاک ہوگا۔ پھر ہلاک ہوگا گمراہ ہوگا پھر گمراہ ہوگا۔ یہ دونون خدا کیطرف رہبر ہین۔ قرآن اللہ تعالی کیطرف تیرا رہنما ہے اور حدیث پیغمبر

علیہ السلام کیطرف۔ الہی ہم مین اور ہمارے نفسون مین دوری ڈالدے ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بیسوین ذیحجہ سنہ ۵۴۵ھ مین مقام رباط فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مصیبتون کا چھپانا عرش کے خزانون مین سے ہے۔ اے مخلوق سے اپنی مصیبتون کا شکوہ کرنے والے تیرا شکوہ تجکو کیا نفع دیگا۔ مخلوق نہ نفع دیسکتی ہے نہ ضرر۔ تو جب اُن پر اعتماد کرے گا اور خدا کے باب مین شریک ٹھیرائے گا تو وہ تجکو دور کردین گے۔ اُسکے غصہ مین ڈالینگے۔ اور اُس سے محجوب کرین گے۔ اے جاہل تو علم کا مدعی ہے۔ دنیا کو غیر خدا سے طلب کرنا تیرا جہل ہے۔ تو مخلوق سے شکایت کرکے سختیون سے نجات حاصل کرنی چاہتا ہی تجھپر افسوس۔ جب یہ حریص کتا شکار کی حفاظت سیکھ لیتا۔ اور اپنی حرص طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پرند تعلیم کے باعث اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا اور شکار کھا جانے کے متعلق اپنا پہلا طریق ترک کردیتا ہے تو تیرا النفس بالاولےٰ قابل تعلیم ہے۔ اُسے تعلیم دے اور سمجھا کر تیرے دین کو نہ کھا جائے۔ اور تجکو نہ چبا ڈالے اور خدا کی اُن امانتون مین جو اُسکے پاس ہین خیانت نکرے نفس کے پاس مومن کا دین گویا اسکا گوشت اور خون ہے۔ تعلیم سے پہلے اُسکے ساتھ نرمی نہ کر پھر جب وہ سیکھ لے سمجھ لے اور مطمئن ہو جائے تو جہان جائے اُسے ساتھ رکھ۔ کسی حال مین نہ چھوڑ وہ مطمئن ہوکر علیم عالم۔ اور جو تقدیر سامنے لائے اُسپر رضامند ہو جائے گا۔ گیہون کے میدے اور جَو کی روٹی مین فرق نکریگا۔ دونون کا فرق اُٹھ جائے گا۔ مزون سے صبر کریگا۔ اسکے نزدیک نہ کھانا کھانے سے بہتر ہوگا۔ فضل نیک اور طاعت و ایثار مین تیرا موافق ہوگا۔ اسکی طبیعت بدلجائے گی۔ سخی کریم دنیا مین زاہد اور آخرت کا راغب بنجائے گا۔ پھر جب تو زاہد ہوگیا اور مولے کا طالب بنا تو نفس تیرے ساتھ اس کا طالب ہوگا اور تیرے دل کے ساتھ اسکے دروازہ کی طرف چلیگا اسوقت سابقۂ الٰہی آکر یہ حکم دیگا کہ اسے نہ کھانے والے کھا۔ اور اے نہ پینے والے۔ پی۔ عقلمند بیمار طبیب ہی کے ہات یا اُسکے حکم سے کھایا کرتا ہے پھر اُسکے ادب رکھنے۔ کہا ماننے اور حاضر غائب حرص چھوڑنے کو نگاہ رکھا کرتا ہے۔ اے حریص اے جلد باز۔ کھانا تیرے لیے پیدا ہو چکا ہے تیری سوا اُسے کوئی نہین کھا سکتا۔ لباس۔ مکان۔ سواری جورو تیرے لیے موجود ہے ایسا کون ہے کہ انھین لیکر کسی غیر کو دیدے یہ کیا نادانی ہے۔ تجھ مین نہ ثبات ہے نہ عقل نہ ایمان۔ نہ وعدۂ الٰہی کی تصدیق۔ اے بدچلن جب تو کسی کریم سے معاملہ کرے تو ادب کر مزد اور اجرت نہ مانگ۔ تجکو بلا طلب اور بلا سوء ادب دونون چیزین ملجائین گی۔ وہ جب

یہ دیکھے گا کہ تونے حرص ۔ طلب اور سوء ادب کو چھوڑ دیا ہے تو تجکو تیرے ان ساتھیون سے
ممتاز سمجھے گا جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہین ۔ اور تجکو فائدہ پہنچائے گا ۔ اُن سے بلند مرتبہ پر بٹھائیگا
خدا اعتراض اور نزاع کا ساتھی نہین ہے بلکہ حسن ادب ۔ سکون ظاہر و باطن ۔ اور دائمی
موافقت کا ساتھی ہے ۔ جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتا ہے ۔ عارف باللہ
عالم اسکے ساتھ قائم ہے غیر کے ساتھ نہین ۔ اُس کا موافق ہے ۔ غیر کا نہین ۔ اسکے ساتھ زندہ ہے
اور غیر کیطرف سے مردہ ہے اے لڑکے تعجب جب کلام کیا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ کیا کر
اور جب ساکت ہوا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ ساکت ہوا کر ۔ جو نیت کو مقدم نہین کرتا اُسکا
عمل کسی کام کا نہین ۔ تو بولے یا چپ رہے ہر حال مین گنہگار ہے کیونکہ تیری نیت درست
نہین تیرا سکوت و کلام خلاف سنت ہے ۔ تغیر احوال اور تنگی رزق کے وقت لقمہ کے لیے تم
خدا سے بگڑ جاتے ہو ۔ اور کسی غرض کے فوت ہونے سے ایک قسم کی نعمت کے زوال کے باعث
اُسکی تمام نعمتونکی ناشکری کرنے لگتے ہو ۔ گویا تم مالک اور اس پر حاکم ہو ۔ کہ یہ کروہ نکر ۔ اور فلان
کام کیون کیا ۔ اُسے اسطرح ہونا چاہیئے تھا ۔ یہ دوری ۔ خدا کا غصہ اور اُس سے بُعد ہے ۔
اے ابن آدم تو کون ہے ۔ ناپاک پانی کی پیدایش ہے ۔ خدا کے آگے متواضع اور ذلیل رہا کر ۔
اگر تقوے نہین ہے تو تو خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک کریم نہین ہو سکتا ۔ دنیا حکمت
اور آخرت سرسبز قدرۃ ہے ۔ اے قوم تمپر نگہبان مقرر ہین ۔ تم خدا کی سپردگی مین ہو مگر
تم کو خبر نہین ۔ عقل پکڑو ۔ آنکھین کھولو ۔ جب تم مین سے کسی کے گھر مین مجمع ہو تو آدمی خود
کلام کی ابتدا نکرے ۔ بلکہ اُس کا کلام بطریق جواب ہو اور لایعنی سوال نکرے ۔ توحید ۔ طلب
حلال ضروری علم ۔ عمل مین اخلاص اور اعمال پر اُجرت نہ لینا فرض ہے ۔ فاسقون منافقون سے
بھاگ ۔ صالحون صدیقون سے مل ۔ جب تجھپر مشکل آبنے ۔ صالحون اور منافقون مین تمیز نکر سکے
تو رات کو اُٹھکر دو رکعتین پڑھ ۔ اور خدا سے دعا مانگ کہ الٰہی مجکو اپنی مخلوق کے نیک بندون
سے ملا اور اُسکی طرف لیچل تو تیری جانب رہبری کرے تیرے کھانے مین سے کھلائے
تیرے پانی مین سے پلائے ۔ میری قرب کی آنکھ مین تیرے قرب کا سرمہ لگائے ۔ اور مجھے
اس شئے کی خبر دے جسے تقلید سے نہین بلکہ غیبی مشاہدہ سے معلوم کرتا ہو ۔ اہل اللہ متصل الٰہی
کا کھانا کھاتے اور اُسکی اُنس کا پانی پیا کرتے ہین ۔ اور اسکے قرب کے دروازہ کا مشاہدہ کرتے
رہتے ہین اُنھون نے خیر پر قناعت نہین کی ۔ بلکہ کوشش کی صبر کیا ۔ اپنی ذات اور مخلوق سے
الگ ہوئے یہان تک کہ خیر انکے حق مین معائنہ ہوگئی ۔ جب وہ خدا کی طرف پہنچے تو خدا نے
اُنکو ادب دیا ۔ تہذیب دی حکمت اور علم سکھایا ۔ اپنے ملک پر مطلع کیا اور یہ معلوم کرا دیا کہ

آسمان و زمین مین اُسکے سوا کوئی نہین - دینے نہ دینے والا - متحرک اور ساکن کرنے والا - اندازہ کرنے اور حکم دینے والا - عزت اور ذلت دینے والا - غلبہ اور تسخیر کرنے والا - اور قاہر خدا کے سوا اور کوئی نہین - اُنکو اپنے پاس کی چیزین دکھا دیتا ہے - اور وہ اپنے دل اور سِر کی آنکھون سے دیکھ لیتے ہین - دنیا اور اُسکی بادشاہی کی اُنکی نگاہون مین کچھہ قدر و منزلت نہین رہتی - الٰہی عفو اور عافیت کے ساتھہ جیسا تونے اُنکو دکھایا ہے ہمین بھی دکھا - اور دنیا و آخرۃ مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا -

اے قوم ترک تقوے سے توبہ کرو اس لیے کہ تقوے دوا اور اُس کا ترک بیماری ہے - توبہ کرو - کیونکہ توبہ دوا - اور گناہ بیماری ہے - ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا مین تمکو یہ نہ بتاؤن کہ تمھاری دوا کیا ہے اور بیماری کیا - اُنھون نے عرض کیا ہان ضرور بتائیے - فرمایا گناہ تمھاری بیماری ہے - اور توبہ اُسکی دوا - توبہ ایمان کا درخت لگانا ہے اور ذکر کی مجلسون مین ہمیشہ جانا - اور طاعت الٰہی اُسے پانی دینے کی مانند ہے - ایمان کی زبان سے توبہ کرو - تمکو نجات ہوگی توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو - تمکو مراد ملجائے گی - خدا کی طرف سے آفتون کے آنیکے وقت ایمان کو اپنا ہتھیار بنا لو - شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر مجلس کی ابتدا مین الحمد للہ رب العالمین تین بار کہا کرتے تھے - اور ہر بار قدرے وقفہ کیا کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے الحمد للہ عدد خلقہ و زنۃ عرشہ الی اخرہا یعنے عدد مخلوق - اور وزن عرش - اور رضامندی ذات اور سیاہی کلمات اور انتہاے علم - اور تمام آفرینش کے مطابق خدا ہی کے لیے تعریف ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے - جو حاضر و غائب کو جانتا ہے - مہربان اور رحم کرنے والا ہے - بادشاہ پاک - غالب - اور باحکمت ہے - اور مین گواہی دیتا ہون کہ اکیلے خدا کے سوا اور کوئی معبود نہین اُس کا کوئی شریک نہین - بادشاہی اور تعریف اُسی کے لیے ہے - وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے - خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا - ہر طرح کی خوبی اُسکے قبضہ مین ہے - اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - اور اُسی کی طرف بازگشت ہے - اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہین جن کو ہدایت اور دین حق کے ساتھہ بھیجا ہے تاکہ اُن کو تمام دینون پر غالب کر دے اگرچہ اس سے مشرک برا مانین - خداوندا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل کر - امام اور امت - حاکم اور رعیت کا نگہبان ہو - نیکیونکی بات اور اُنکے دلون مین الفت ڈال - اور ایک کے شر کو دوسرے سے دفع کر دے - الٰہی تو ہمارے باطنی حالات کو جانتا ہے - اُنھین درست کر دے - تو ہماری حاجتون سے واقف ہے اُنھین پورا کر دے - تو ہمارے گناہون سے واقف ہے - اُنھین معاف کر - تو ہمارے عیبون سے آگاہ ہے - اُنھین چھپا لے - ہمین نہی کے مقام مین نہ دیکھہ اور امر کے مقام مین گم نکر - ہم سے اپنی یاد کو نہ بُھلا - اور اپنے مکر سے بیخوف نکر - غیر کا محتاج نہ بنا - اور ہمین غافلون مین نکر

الہی ہمین سیدھے رستہ کا الہام کر۔ اور نفسون کی بدی سے بچا۔ ماسوے سے الگ کرکے اپنے سا
مشغول رکھ۔ جو قاطع ہمکو تجھسے قطع کرے اُسے ہم سے الگ کردے۔ ہمین اپنے ذکر و شکر اور اچھی
عبادت کا الہام کر۔ پھر آپ دہنی طرف التفات کرکے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم۔ پھر سامنے متوجہ ہوکر بعدہ بائین طرف التفات فرماکر یہی کلمات کہتے تھے پھر
فرماتے تھے الہی ہماری خبرون کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پردے نہ پھاڑ۔ بُرے اعمال پر ہم سے
مواخذہ نکر۔ غفلت کے باعث ہمین محروم نرکھ۔ ہمین عزت سے نہ اُتار۔ الہی ہم سے بھول
چوک پر مواخذہ نکر۔ الہی ہم پر ایسا بوجھ نہ لاد جیسا ہم سے پہلون پر لادا تھا۔ الہی ہم سے وہ
نہ اُٹھوا جسکی ہم مین طاقت نہو۔ ہمین معاف کر۔ اور بخشدے۔ اور رحم کر۔ تو ہمارا مولا ہے اور کافرون
ہماری مدد کر۔ پھر فتوح غیب سے اللہ تعالی جو کچھہ آپکی زبان پر لے آتا تھا کلام شروع کردیا کرتے
تھے۔ مگر اس کلام مین نہ تقریر ہوتی تھی نہ تنبیہ۔ شاذونادر کسی مجلس مین پیغمبر علیہ السلام کی حدیث یا
کلام حکما مین سے کسی کلمہ حکمت کے ساتھہ بھی آپ نے کلام کی ابتدا کی ہے۔ آپ بیشتر
ایسا کرتے تھے۔ اور شروع کے بعد تمام کلام کی بنیاد اُسی پر رکھتے تھے۔ ***

ستائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین جمادی الاخر سنہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو قدرے کلام کے بعد فرمایا

عاقل ہو۔ اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ مین خدا سے ڈرتا ہون حالانکہ تو غیر اللہ سے ڈرتا ہے۔
کسی جن۔ انسان۔ فرشتے اور حیوان ناطق یا غیر ناطق سے نہ ڈر۔ عذاب دنیا اور عذاب آخرۃ
کا خوف نکر۔ البتہ عذاب کرنے والے سے ڈرتا رہ۔ عقلمند خدا کے معاملہ مین کسی ملامتگر کی
ملامت سے نہین ڈرتا۔ وہ غیر اللہ کے کلام سے بہرا ہے۔ اسکے نزدیک تمام مخلوق عاجز بیمار اور
فقیر ہے۔ یہ ایسے علماء ہین جن کے علم سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ شرع اور حقائق اسلام کے
عالم دین کے طبیب اور اُسکے ٹوٹے کو جوڑنے والے ہین۔ اے شخص تیرا دین ٹوٹ پھوٹ
گیا ہے۔ تو ان کے پاس جا تاکہ اُسے جوڑ دین۔ جسنے بیماری بھیجی ہے اُسی نے دوا اُتاری ہے
وہ غیر کی بہ نسبت مصلحت کو خوب پہچانتا ہے خدا پر اُسکے فعلون مین تہمت نہ لگا۔ غیر کی بہ نسبت
تیرا نفس تہمت اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اُس سے کہدے کہ اطاعت کرنے والے
کے لیے عطا ہے اور نافرمان کے لیے عصا۔ خدا جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے
کھینچ لیتا ہے۔ پھر اگر وہ صابر ہے تو اُسے بلند اور اچھا کرتا۔ دیتا اور فنا کردیتا ہے۔ الہی ہم
تجھسے بلا آزمایش تیرے قرب کا سوال کرتے ہین۔ قضاء و قدر مین ہم پر مہربانی رکھ شر پر

دیکھے شر اور بدون کے مکر سے ہین کفایت کر۔ تو جس کیفیت سے اور جس طرح چاہے ہمارا نگہبان ہو ہم تجھسے دین ودنیا اور آخرت مین عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہین۔ نیک کامون اور اعمال مین اخلاص کی توفیق چاہتے ہین آمین۔ ایک شخص ابو یزید بسطامی کے پاس آکر دہنے بائین دیکھنے لگا۔ آپنے فرمایا تجھے کیا ہوگیا۔ اُسنے کہا مین نماز کیلیے پاک جگہہ چاہتا ہون ارشاد ہوا دل کو پاک کرکے جہان چاہے نماز پڑھ لے۔ ریار کو مخلص ہی پہچانتے ہین کیونکہ وہ اسین مبتلا رہکر نجات پا چکے ہین۔ اہل اللہ کے رستہ مین ریار ایک گھاٹی ہے جس سے ان کو بالضرور عبور کرنا پڑتا ہے۔ ریا عجب اور نفاق شیطان کے تیر ہین جن کو وہ دونون کی طرف پھینکتا ہے مشائخ کی بات مانو۔ اور اُن سے اس رستہ مین جو خدا تک پہونچاتا ہے چلنا سیکھہ لو۔ وہ اس رستہ کو طے کرچکے ہین۔ نفسون۔ خواہشون۔ اور طبیعتون کی آفتون کا حال اُن سے پوچھا کرو سا تھون نفوس وغیرہ کی آفات کا اندازہ کرلیا ہے۔ اُن کے کھوٹ اور خیانتون کو معلوم کرچکے ہین اور اسحالت مین ایک مدت تک رہے ہین۔ حتے کہ غالب ہوکر ان کے مالک بن گئے ہین شیطان کے وسوسے سے دہوکا نہ کھا اور نفس کی تیر اندازی سے نہ بھاگ۔ وہ شیطان کے تیر تیری طرف پھینکتا ہے کیونکہ شیطان نفس ہی کے رستہ سے تجھپر قادر ہو سکتا ہے تجھپر شیطان الجن شیطان الانس کی مدد سے قدرت پاتا ہے۔ نفس اور برے ہمنشین شیطان الانس ہین۔ خدا سے فریاد کر اور ان دشمنون پر مدد مانگتا رہ۔ وہ تیری فریاد سنیگا۔ پھر جب تو اُسے معلوم کرلے اور جو اُسکے پاس ہے اُسے دیکھ لے اور اُس سے فائدہ اُٹھا چکے تو اُسکے قرب سے الگ ہوکر اہل وعیال اور مخلوق کیطرف چلا آ اور انھین اُسی طرف لیجا۔ اور یہ کہہ کہ اپنے تمام گھر والون کو لیکر میرے پاس چلے آؤ۔ یوسف علیہ السلام نے ملک اور مالک کو پاکر کنبے والون سے کہدیا تھا کہ اپنے اہل وعیال سمیت میرے پاس آجاؤ۔ محروم وہ ہے جو خدا اور دنیا و آخرت مین اسکے قرب سے محروم رہے۔ اللہ تعالے نے بعض کتابون مین فرمایا ہے اے ابن آدم اگر مین تیرے ہات سے جاتا رہا تو گویا کل چیز جاتی رہی جب تو خدا سے اور اُسکے مومن بندون سے منہ پھیر رہا ہے اپنے قول و فعل سے اُن کو ستاتا ہے ظاہر و باطن مین اُن سے روگردان ہے تو وہ تیرے ہات سے کیونکر نہ جاتا رہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مومن کو ستانا خدا کے نزدیک کعبے اور بیت المعمور کے پندرہ بار ڈھا دینے سے بدتر ہے۔ اے فقراء آلہی کے ستانے والے تجھپر افسوس۔ سن یہ وہ لوگ ہین جو مومن صالح عارف اور خدا پر متوکل ہین۔ تجھپر افسوس کہ تو عنقریب منزل گھر سے نکالا جائیگا۔ اور وہ مال جسپر ناز کر رہا ہے لٹ جائے گا۔ نہ مال تجھے نفع دے گا۔ اور نہ عذاب کو دفع کر سکے گا ؛

اٹھائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ مین بمقام رباط فرمایا۔

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ مین اللہ کے لیے آپ کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا بلاؤن کو اپنا چادرہ بنالے۔ کیونکہ تو میری صفت کے ساتھ موصوف ہونا چاہتا ہے۔ میری صفت حاصل کرتا ہے اسلیے کہ موافقت محبت کی شرط ہے چونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین سچے تھے اس لیے آپ پر اپنا سارا مال صرف کردیا۔ آپکی صفت سے موصوف اور فقر مین شریک ہوگیے۔ یہان تک کہ کملی پہن لی۔ ظاہر و باطن سرًا اور علانیۃً آپسے متفق ہوے۔ او جھوٹے تو صالحین کی محبت کا دعوے کرتا ہے اور اُن سے اپنے دینار و درہم چھپاے رکھتا ہے۔ اُن کے قرب و مصاحبت کا خواہان ہے۔ عقل سے کام لے یہ جھوٹی محبت ہے۔ دوست اپنے دوست سے کسی چیز کو نہین چھپایا کرتا۔ بلکہ اُسے ہر شے پر ترجیح دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کو فقر لازم تھا اسی لیے آپنے فرمایا ہے۔ کہ میرے چاہنے والے کی طرف فقر اسطرح دوڑتا ہے جسطرح پانی کی رَو اپنے منتہے کی طرف۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب تک پیغمبر علیہ السلام زندہ رہے دنیا ہمپر مکدر اور تنگ رہی۔ اور آپکی وفات کے بعد مینہ کی طرح برسنے لگی۔ پیغمبر علیہ السلام کی محبت کی شرط فقر ہے اور محبت آلہی کی شرط نزول بلاء۔ بعض مشائخ سے مروی ہے کہ بلا محبت کے ساتھ متعلق کیگئی ہے تاکہ کذب و نفاق اور ریاء کے ساتھ محبت آلہی کا دعوے نکیا جاے۔ اپنے دعوے اور جھوٹ بولنے سے رجوع کر۔ جان کو خطرہ مین ڈال۔ اگر تو آیا ہی تو اپنا سارا مال خیرات کر۔ ورنہ ہمارے ساتھ نرہ صرّاف کے پاس کھوٹا درہم نہ لیجا وہ قبول نکرے گا بلکہ تجکو رسوا کردے گا۔ سانپ اور درندہ کا حریص نہ بن۔ یہ دونون تجکو ہلاک کردینگے اگر تو جوان ہے تو سانپ کی طرف چل۔ اور اگر تجھ مین زور ہے تو درندہ کی طرف بڑہ۔ خدا کا رستہ صدق اور نور معرفت کا محتاج ہے۔ معرفت کا آفتاب صدیقین کے دلون مین دن رات روشن رہتا ہے کبھی غائب نہین ہوتا اے لڑکے منافقون غضب آلہی کے ساتھ رہنے والون سے منہ پھیرلے۔ عاقل بن۔ لوگون کے قریب نہ جا۔ اکثر اہل زمان اپنے لباس مین بھیڑیے ہین۔ فکر کا آئینہ لیکر دیکھ اور خدا سے سوال کر کہ تجکو تیری اور اُنکی حقیقت دکھادے مین نے مخلوق اور خالق کا امتحان لیا تو بُرائی مخلوق کے پاس دیکھی اور بھلائی خالق کے پاس۔ آلہی ہمین اُن کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے دنیا و آخرت مین اپنی بہتری عنایت فرما۔ لوگو۔ مین تم کو اپنے لیے نہین بلکہ تمہین تمہارے لیے چاہتا ہون۔ مین تمہاری رسیّون مین بل دیتا ہون مین تم سے جو کچھ لیتا ہون وہ تمہارے ہی لیے ہی میرے لیے نہین ہی۔ میرے پاس بالتخصیص وہ شے موجود ہے جو

تمہارے ماخوذات سے مجھے بے پروا کر رہی ہے۔ میرے پاس کسب یا خدا کا بھروسا ہے۔ جو کچھ تم میرے پاس لاتے ہو مین ایک منافق۔ ریاکار اور تم پر توکل کرنے والے اور خدا کو بھولنے والے کیطرح اس کا منتظر نہین رہتا۔ مین اہل دین کے لیے کسوٹی ہون۔ عقل سے کام لو۔ اور میرے سامنے کھوٹے درہم لاؤ مین خدا داد توفیق و لیاقت سے تمہارے کھرے کھوٹے کو خوب پہچانتا ہون۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو میرے ہتھوڑے کا اہرن بنجا۔ تاکہ مین تیرے نفس و ہوا۔ اور طبیعت و شیطان اور اعدا اور برے دوستون کا دماغ کوٹ دون۔ ان دشمنون پر خدا سے مدد چاہو۔ فتحمند وہی ہے جو ان پر صبر کرے اور محروم وہ ہے جو انکے حوالے ہوجائے۔ آفتین بہت ہین اور اُنکا نازل کرنے والا ایک ہے۔ بیماریان بہت ہین اور ان کا طبیب ایک ہے۔ اے نفس کے بیمارو۔ اپنے نفسون کو طبیب کے سپرد کردو۔ اُسکے کامو ن مین اُسے تہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے۔ اسکے روبرو گونگے ہوجاؤ۔ اور اُس سے معارضہ نکرو۔ اسوقت تم دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کرلو گے۔ اہل اللہ پورے سکوت پوری افسردگی اور پوری دہشت مین رہا کرتے ہین۔ پھر جب یہ رتبہ پوری طرح حاصل ہوجاتا ہے اور وہ اس پر مداومت کرتے رہتے ہین تو خدا اُن کو اسطرح گویائی عنایت کرتا ہے جسطرح قیامت کے دن جمادات کو عنایت کریگا اہل اللہ بے بلائے نہین بولتے۔ بے دیئے نہین لیتے۔ اور بغیر خوش کیے کبھی خوش نہین ہوتے انکے دل فرشتون کے دلون سے جاملے ہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ احکام مین خدا کی نافرمانی نہین کرتے۔ اور جو حکم ہوتا ہے اُسکی تعمیل کرتے ہین۔ وہ فرشتون سے جاملے ہین اور رتبہ مین اُن سے بڑھ گئے ہین۔ معرفت الٰہی اور اُسے جاننے کے باعث اہل اللہ فرشتون سے برابر ہین۔ فرشتے اُنکے غلام اور تابع ہین۔ اُن سے استفادہ کرتے رہتے ہین۔ کیونکہ اُن کے دلون مین حکمتین اُترتی ہین اُنکے قلب تمام آفتون سے محفوظ ہین۔ آفتین اُنکے اعضا۔ اور ظاہر حال اور نفسون پر آتی ہین۔ دلون پر نہین آتین۔ اگر تو اُن کے رتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو اسلام کی تحقیق کر۔ پھر ظاہری و باطنی گناہون کو چھوڑ۔ پھر پوری پرہیزگاری اور دنیا کی مباح اور حلال چیزون مین زہد اختیار کر۔ پھر خدا کے فضل سے استغنا کا طالب بن۔ پھر اُسکے فضل مین زہد اور اُسکے قرب سے استغنا حاصل کر جب اُسکے قرب کے باعث استغنا حاصل ہوجائے گا تو اس کا فضل تجھپر مینہ کی طرح برسیگا۔ خدا تجھپر قسمتون اور اپنے لطف و رحمت اور احسان کے دروازے کھولدیگا۔ دنیا کو تجھپر تنگ کرکے ایک حد تک فراخ کردیگا۔ ایسے لوگ اولیا اور صدیقین مین داخل ہین۔ خدا اُن کے تقوے کو جانتا ہے وہ خدا سے الگ ہوکر کسی چیز مین مشغول نہین ہوتے۔ اکثر اہل اللہ پر دنیا تنگ کیگئی ہے کیونکہ انکا خدا کے لیے فارغ ہونا۔ اُسکے پاس جانا۔ اور اُس سے مانگنا ضروری امر ہے۔ خدا اگر اُن کو دنیا دیدیتا تو اُسکی طاعت چھوڑکر دنیا ہی مین مشغول ہوجاتے۔ اور اُسی کے ہورہتے یہ اکثر ہے اور وہ

کم تر کسنے سے کوئی حکم متعلق نہین ہوا کرتا - ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر دنیا پیش کی گئی مگر آپ طاعت چھوڑکر اُسکی طرف متوجہ نہوئے - اور باوجود کمال زہد واعراض اہتمام دنیا کی جانب رخ نکیا - زمین کے خزانون کی کنجیان آپکے سامنے لائی گئین لیکن آپنے انھین رد کردیا - اور یہ فرمایا الٰہی مجھے مسکنت کیحالت مین زندہ رکھ اور اسی حال مین موت دے اور میرا حشر مسکینون کے ساتھ کر - دنیا سے زہد کرنا بہت بڑی نیکی ہے - ورنہ اپنی قسمت سے الگ رہنے پر کوئی شخص قادر نہین - مؤمن حرص کی بوجہ سے آرام پاتا ہے وہ نہ حرص کرتا ہے - نہ جلد بازی - اشیا سے دلکے ساتھ زہد - شر کے ساتھ اعراض کرتا اور احکام الٰہی مین مشغول رہتا ہے اور اُسے معلوم ہے کہ قسمت کا لکھا ضرور ملے گا - اسی لیے طلب نہین کرتا - اُس نے اقسام دنیا کو چھوڑ دیا ہے اس لیے دنیا اُسکے پیچھے دوڑتی اُسکے آگے ذلیل ہوتی اور اس سے اپنی قبولیت کا سوال کرتی ہے اسے لڑکے تو ایسے ایمان کا محتاج ہے جو خدا کے رستہ پر لے چلے - اور ایسے یقین کا حاجتمند ہے جو اُسمین تجکو ثابت رکھے - اس رستہ مین قدم رکھنے کے باعث تو اول حالت مین ہمیان کا محتاج ہے اور آخر مین ایمان کا - یہ رستہ مکہ کی راہ کے برخلاف ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ مکہ کا رستہ یا ایمان کا محتاج یا ہمیان کا - لیکن مین جس رستہ کیطرف اشارہ کر رہا ہون ابتدا وانتہا مین ایمان وہمیان دونون کا محتاج ہے - سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ پہلے پہل طالبعلمی کرنے چلے تو ہمیانی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور اُسمین پانسو دینار تھے - آپ اُسمین سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے رہتے تھے - اور اُس پر زور سے ہات مارکر یہ کہا کرتے تھے کہ اگر تو نہوتی تو لوگ ہمین منہ پوچھنے کا رومال بنا لیتے - پھر جب آپ علم پڑھکر عارف باللہ ہو گئے تو باقیماندہ ایک ہی دن مین فقیرون کو دیدیا اور یہ فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بنکر کبھی مینہ نہ برسائے اور زمین پتھر ہوکر ایک دانہ نہ اگائے اور مین اپنی روزی کا اہتمام کرتا پھرون تو مجھے گمان ہے کہ مین کافر ہو جاؤنگا ایمان کے قوی ہونے تک کسب اور سبب سے تعلق رکھنا لازم کر پھر سبب سے مسبب کی طرف انتقال کر جا - پیغمبرون نے کسب کیا ہے - قرض لیا ہے اور اول حالت مین اسباب سے تعلق رکھا ہے پھر آخر مین توکل کیا ہے - وہ ابتدا وانتہا مین از روئے شریعت وحقیقت کسب وتوکل کے جامع تھے اے محروم جو کچھ لوگون کے پاس ہے اُسکے بھروسہ پر کسب کو ہات سے نچھوڑ - اور لوگون کی طرف سے رخ نہ اٹھا - اسوقت تو نعمت تقدیر کی ناشکری کرنے والا ہوگا - اور اس سے خدا تجھپر غضبناک ہوکر رحمت سے دور کردے گا - ترک کسب اور لوگون کی طرف سے رخ اُٹھانا بندہ کے لیے عذاب الٰہی ہے - جب سلیمان عم کی بادشاہت جاتی رہی تو انجام مین چند تکالیف کا سامنا ہوا جن مین لوگون کی طرف سے رخ اُٹھانا بھی شامل تھا - آپ اپنے ایام سلطنت مین ہات کے کسب سے کھایا کرتے تھے - جب خدا نے اُن پر تنگی ڈالی

سلطنت سے الگ کیا۔ اور رزق کے رستے تنگ ہوگئے تو لوگون کی طرف سے رنج اٹھانے لگے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اُن کے گھر مین ایک عورت نے چالیس روز تک ایک تصویر کو پوجا تھا۔ اس لیے آپ چالیس روز تک تکلیف مین مبتلا رہے۔ اہل اللہ جب تک خدا سے ملاقات نہین کر لیتے ان کے غم کو فرحت بوجھ کو خفت۔ آنکھون کو قرار اور مصیبتون کو تسلی نہین ہوتی۔ انکی ملاقات دو طرح کی ہے۔ دنیا مین دل اور اسرار سے مگر یہ کم ہے۔ اور آخرت مین آنکھون سے۔ جب وہ خدا سے ملتے ہین تو سارکی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پہلے اُنکی مصیبتین دائمی ہوتی ہین شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد کہا اے لڑکے نفس کو خواہشون اور لذتون سے روک اور اُسے پاک کھانا کھلا جو ناپاک نہو۔ حلال پاک ہے اور حرام ناپاک۔ پھر فرمایا اِسے حلال غذا دے تاکہ تکبر اور تعلّی اور بے ادبی نکرے۔ الٰہی ہم کو اپنا عارف بنا۔ تاکہ ہم تجھے پہچان لین۔ آمین

اُنتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین جو شخص کچھہ حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند کی خوشامد کیا کرتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ اے منافقو سُن لو۔ یہ وعید اُسکے لیے ہے جو مالدارون کا خوشامدی ہو۔ پھر اُس کا کیا حال ہوگا جو نماز روزہ اور حج اُنھین کے لیے ادا کرتا اور اُن سے مال حاصل کرتا رہتا ہے۔ اے خدا کے ساتھ شریک کرنے والو تمہین خدا اور رسول کی کچھہ خبر نہین۔ مسلمان ہو جاؤ۔ توبہ کرو۔ اور خالص دل سے توبہ کرو۔ تاکہ تمہارا ایمان خالص ہو یقین بڑھ جائے اور توحید نشو و نما پائے یہانتک کہ اُسکی شاخین عرش تک پہنچ جائین اے لڑکے جب تیرا ایمان پرورش پائے گا۔ اور اُس کا درخت اونچا ہو جائے گا تو خدا تجکو تجھسے اور دیگر مخلوق سے بے پروا کر دے گا۔ کسب و اکتساب کا محتاج نرکھے گا۔ تیرے نفس اور دل اور روح کو سیر کر دے گا۔ تجکو اپنے دروازہ کی توفیق دے گا۔ اپنے ذکر اور قرب۔ اور اُنس سے تیرے فقر کو دفع کر دے گا۔ دنیا سے فائدہ اُٹھانے اور اُسمین مشغول ہونے والون کی تجکو پروا نرہے گی۔ اہل دنیا کا محتاج نرہے گا۔ بلکہ اس کا دیکھنا تیرے لیے زحمت و تکلیف اور ظلمت کا باعث ہو جائے گا۔ اے علم کے مدعی تو اہل دنیا سے دنیا کا طالب اور اُن کے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ تجکو باوجود علم اللہ تعالے نے گمراہ کر دیا ہے۔ تیرے علم کی برکت اور اُس کا مغز جاتا رہا ہے۔ چھلکا باقی رہگیا ہے۔ اے عبادت کے مدعی تیرا دل مخلوق کو پوجتا سے ہے ڈرتا اور اُسی سے امید رکھتا ہے۔ تیری ظاہر عبادت خدا کے لیے ہے اور باطن مخلوق

تیرا پورا مطلب اور مقصود اہل دنیا سے درہم و دینار اور کچھہ مال حاصل کر لینا ہے تو اُن کی حمد وثنا کا امیدوار اور مذمت و اعراض سے خائف ہے۔ تو بار بار اُن کے دروازہ پر جانے انھین فریب دینے۔ اور نرم نرم باتین کرنے کے باعث اُن کے نہ دینے سے ڈرتا ہے اور دینے کا امیدوار ہے تجھپر افسوس کہ تو مشرک۔ منافق۔ ریاکار۔ بیجا دخلت کرنیوالا۔ اور زندیق ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس کے سامنے کھوٹا دینار پیش کرتا ہے۔ کیا اُسکے سامنے جو خیانت کرنے والی آنکھہ اور دلون کی بات کو جانتا ہے؟ افسوس تو نماز مین کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے مگر اس قول مین جھوٹا ہے۔ تیرے دل مین مخلوق خدا سے بہت بڑی ہے۔ خدا کی طرف رجوع ہو اور کوئی نیکی غیر اللہ یا دنیا و آخرت کے لیے نکر۔ اُن مین شامل ہو جا جو اُسی کی ذات کے طالب ہین ربوبیت کا حق ادا کر۔ اور حمد و ثنا۔ یا منع و عطا کی نیت سے کوئی عمل نکر۔ تجھپر افسوس کہ تیرا رزق کم و بیش ہرگز نہین ہوتا۔ خیر و شر کی بابت جو کچھہ حکم ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئے گا بس تو جس شے سے فراغ حاصل کر چکا ہے اسمین مشغول نہو بلکہ خدا کی طاعت مین لگا رہ۔ حرص اور امید کو کم کر۔ موت کو آنکھون کے سامنے رکھہ لے نجات ہو جائے گی۔ ہر حال مین شرع کی موافقت کو لازم پکڑ لے۔ **اے قوم** تمہارے پاس شرع کی موافقت باقی نہین رہی۔ تم نے اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھون سے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے نفسون اور خواہشون کے تابع ہو کر خدا کی بُردباری پر دھوکا کھائے بیٹھے ہو۔ وہ تم سے ہر روز اپنے عذاب کو اُٹھا رہا ہے جسے انجام کار ہر طرف سے تمپر نازل کردے گا۔ وہ تجھے پکڑے گا اور مضبوط پکڑے گا۔ پھر موت کے بعد تو قبر مین جائیگا۔ اور اُسکی تنگی و عذاب سے ملاقات کریگا۔ اور قیامت تک اسی حالت مین رہے گا۔ پھر تجکو تیرا جسم عطا کیا جائے گا اور تو عرصۂ قیامت کی طرف چلے گا۔ وہان ایک ایک ذرے اور تمام عملون کا جو تو نے دنیوی ساعتون مین کیے ہین حساب لیا جائے گا تجھسے تھوڑے سے بہت کا سوال ہوگا۔ اُس وقت تو بے روح تصویر اور بے مطلب و بے قوت خشک جلد کی مانند ہوگا اور محض دوزخ کے قابل رہ جائے گا۔ تیری عبادت مین اخلاص نہین اس لیے گویا اُسمین روح نہین ڈالی گئی۔ بس تو اور تیری عبادت صرف جہنم کے لیے ہے۔ اگر اعمال مین اخلاص نہین تو مشقت کیون اُٹھاتا ہے۔ ایسے اعمال ہرگز مفید نہین۔ تو آیت عاملة ناصبة کا مصداق ہے کہ دنیا مین عمل کر رہا ہے مگر قیامت مین رنج اُٹھائے گا۔ ہان موت سے پہلے توبہ اور عذر کر لے تو نجات ہے۔ موت سے پہلے تجدید اسلام اور حسن توبہ و اخلاص کے ساتھ خدا کیطرف رجوع کر۔ موت کے وقت دروازہ بند ہو جائے گا پھر تو باب توبہ مین داخل نہو سکے گا اپنے دل کے قدمون سے اُسکی طرف چل۔ تاکہ اُسکے فضل کا دروازہ تجھپر بند نہو۔ اور وہ تجکو

تیرے نفس اور طاعت و قربت اللہ مال کے سپرد نکر دے اس وقت تیرے کسی کام مین برکت نہوگی - افسوس ہے تو خدا سے نہین شرماتا۔ تو نے اپنے دینار کو خدا اور درہم کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے - اور خدا کو بالکل بھلا رکھا ہے - تجکو عنقریب اپنا حال معلوم ہو جائیگا - تجھپر افسوس اپنی دکان اور مال کو اہل و عیال کا حصہ سمجھ لے - حکم شرع کے مطابق اُن کے لیے کمائی کر - اور دل سے اللہ پر توکل رکھ - اپنا اور اُن کا رزق خدا سے مانگ - مال اور دکان سے نمانگ - وہ اُن کا اور تیرا رزق تیرے آگے آن دیگا - اور اپنا فضل و قرب اور انس تیرے دل کا حصہ کر دیگا - تیرے اہل و عیال کو تجھسے بھی اور تجکو اپنی ذات کے سبب بے پروا کر دے گا - جس چیز سے اور جس طرح چاہے گا اُن کو دنیا عنایت فرمائے گا - اور تیرے دل کو خطاب کیا جائے گا کہ یہ تیرا حصہ ہے اور یہ تیرے اہل و عیال کا جبکہ تو تمام عمر مشرک - محجوب اور مردود رہا ہے تو اس رتبہ کو کیونکر پہنچ سکتا ہے دنیا اور اُسکے جمع کرنے سے تیرا پیٹ نہین بھرتا - دل کا دروازہ بند کر لے - اور کل چیز کو آنے سے روک کر اسمین صرف ذکر الٰہی اُتار دے - اپنے اعمال سے بار بار توبہ کر - اپنی نخوت اور بے ادبی پر ہمیشہ پشیمان ہو کر اپنی حالت پر اکثر رویا کر - اپنے مال مین سے فقیرون کے ساتھ سلوک کرتا رہ - بخل نکر - کیونکہ تو مال کو عنقریب چھوڑ جائے گا - وہ مؤمن جسکو دنیا و آخرت مین نعم البدل کا یقین ہے بخیل نہین ہوا کرتا - عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابلیس سے کہا مخلوق مین سب سے زیادہ تیرا محبوب کون ہے - جواب دیا بخیل مؤمن - پھر فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن کون ہے - اس نے کہا کرم کرنے والا فاسق - آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا سبب ؟ ابلیس نے کہا - بخیل مؤمن کے حال سے مجھے توقع رہتی ہے کہ اُس کا بخل ضرور اُسے گناہ مین مبتلا کر دے گا اور کریم فاسق سے خوف رہتا ہے کہ کرم کے باعث اُسکے گناہ معاف کر دیئے جائینگے - دنیا مین دنیا کے لیے مشغول نہو - شرع نے کمائی کو اسلیے مشروع کیا ہے کہ اُس سے طاعات الٰہی کے متعلق مدد لیجائے - اور تو نے کمائی کر کے گناہون پر مدد چاہی - نماز چھوڑی - نیک کام ترک کیے - زکوٰۃ نہ نکالی - اس لیے تو گناہ مین مصروف ہے طاعت مین نہین - تیری کمائی رہزنی کی مانند ہو گی - موت عنقریب آئے گی - اس وقت مؤمن خوش اور کافر و منافق غمگین ہو گا - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مؤمن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھکر موت کے بعد آرزو کیا کرتا ہے کہ مین ایک گھڑی کے سوا کاش دنیا مین نہ رہتا - تائب اپنی توبہ پر قائم رہنے والا کہان ہے - اپنے خدا سے شرمانے اور ہر حال مین اسکی طرف جھکنے والا کہان ہے - ظاہر و باطن محرمات سے بچنے والا کہان ہے - ماسوے اللہ کی دید سے اپنے دل اور جسم کی آنکھین بند کرنے والا کہان ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ آنکھین زنا کیا کرتی ہین محرمات پر نظر ڈالنا اُن کا زنا ہے

نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو تاکنے جھانکنے کے باعث تیری آنکھیں اکثر زنا کرتی رہتی ہیں کیا تونے اللہ تعالی کا یہ قول نہیں سنا مومنوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں۔ اے فقیر اپنے فقر پر صبر کر۔ کیونکہ دنیا کا فقر عنقریب رفع ہو جائیگا۔ پیغمبر علیہ السلام حضرت عائشہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ آخرت کی نعمتوں کے لیے دنیا کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی تو تو نہیں جان سکتا کہ لوگوں کے میت میں تیرا نام کیا ہے۔ شقی ہے یا سعد۔ یہ بات صرف خدا کے علم وسابقے میں ہے لیکن خوف الٰہی نچھوڑ۔ اور اُسکے علم وسابقہ پر بھروسا نکر۔ ورنہ حد شرع سے نکلجائے گا۔ تجھے علم سابق سے کیا غرض۔ جو کچھ حکم ملا ہے اُسکے بجالانے میں کوشش کر۔ اس سے نہ تو واقف ہے کوئی اور۔ بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں داخل ہے۔ اہل اللہ دنیا کا بستر لپیٹ کر اس سے الگ ہو گیے ہیں۔ اور اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور دیگر خدام کے ساتھ اُسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ یہ لوگ دنیا کو بقدر قوت حاصل کرتے ہیں بطور تنعم نہیں لیتے۔ بلکہ یہ فعل اس ضرورت کے لیے کرتے ہیں کہ عبادت کی بنیاد کو درست کر سکیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کو شیطان کے مکر وفریب سے محفوظ رکھیں۔ وہ اس معاملہ میں خدا کا حکم بجالاتے اور پیغمبر کی سنت کو ڈھونڈتے ہیں اُن کا ہر مشغلہ حکم بجالانے اور سنت کی پیروی کرنے سے متعلق ہے۔ وہ تمام اشیا میں ہمت کے نور اور قوت زہد کے ساتھ ہیں۔ الٰہی ہمیں اُن میں داخل کر دے۔ اور اُنکی برکتیں پہنچا۔ آمین اے لڑکے دنیا کی محبت جب تک تیرے دل میں رہے گی تو نیکوں کے حالات کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ تو جب تک مخلوق کی طرف سے رنج اُٹھاتا انکے ساتھ شرک کرتا رہیگا تیرے دل کی دونوں آنکھیں ہرگز نہ کھلیں گی۔ جب تک دنیا اور مخلوق سے الگ نرہے کلام نکر۔ کوشش کرتا کہ تو اُس چیز کو دیکھ سکے جو غیر کو نظر نہیں آتی۔ تجھسے کرامت صادر ہونے لگیگی جب تو اُس چیز کو چھوڑ دے گا جو تیرے حساب میں ہے تو جو کچھ تیرے حساب میں نہو گا تیرے پاس آجائے گا۔ جب تو خدا پر بھروسا کریگا اور خلوت وجلوت میں اُس سے ڈرتا رہے گا وہ ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے تجھے گمان نہو تو ہاتھ سے چھوڑ تاکہ وہ تجھے دے۔ تو زہد اختیار کرتا کہ وہ تجھے رغبت دلائے۔ ابتدا میں ترک ہے۔ اور انتہا میں حصول۔ ابتدا میں ترک خواہش دونیا سے تکلیف طلب متصور ہے اور انتہا میں اسکا حاصل کرنا۔ اول پرہیزگار کے لیے ہے اور ثانی اُن ابدال کے لیے جو طاعت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچ گیے ہیں۔ اے دنیا کا اے منافق سے مشرک۔ متروکات میں اُن کا مقابلہ نکر۔ وہ گنتی کے لوگ ہیں جو معاملات تیرے ساتھ سے ہوتے ہیں اُنکی بابت ابدال کے حالات ڈھونڈھ۔ اُنھوں نے اپنی عادتیں چھوڑ دیا ہے۔ اور تو نے یاد کر رکھا ہے۔ اس لیے معاملہ کر انسے تیری عادتیں وہی تیری

نیند کے وقت بیدار ہے اور تیرے افطار کے وقت روزہ دار۔ تیری بیخوفی کے وقت خوف زدہ ہے
اور تیرے خوف کے وقت بیخوف۔ اُنھون نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ وہ خدا کے لیے
عمل کرتے رہے۔ اور تو غیر کے لیے۔ اُنھون نے خدا کا ارادہ رکھا اور تو نے غیر کا۔ اُنھون نے
اپنے کام اُسکے سپرد کیے اور تو اُس سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ وہ اُسکے حکم سے رضامند رہے اور
شکوہ سے اپنی زبان کاٹ ڈالی۔ تو نے ایسا نہین کیا۔ اُنھون نے تلخیون پر صبر کیا۔ ایسے
تلخی اُن کے حق مین شیرین ہو گئی۔ تقدیر کی چھریان اُن کے گوشت کاٹتی ہین مگر وہ
نہ اسکی پروا کرتے ہین اور نہ اس سے ایذا پاتے ہین۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اُن کو ایذا
دینے کی رویت اور دہشت حاصل ہے۔ مخلوق اُنکی طرف سے راحت مین ہے۔ کسی کو
اُن سے رنج نہین پہنچا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک وہ ہین جو چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کو
بھی نہین ستاتے۔ وہ خدا سے طاعت کے ساتھ۔ مخلوق سے حسن صحبت کے ساتھ اہل
وعیال سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہین۔ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتون مین ہین۔ دنیا
مین نعمت قرب حاصل ہے اور آخرت مین نعمت جنت۔ دیدار الٰہی۔ اُس کا قرب۔ اُس کا
کلام سننا اور اُسکے دیے ہوئے خلعت پہننے۔ تجھے اُن کا کچھ بوجھ نہین۔ اپنے گناہون
اور خدا کے ساتھ بے شرمی و تکبر کرنے سے توبہ کر۔ تجھ پر افسوس حیا خدا سے ہوا کرتی ہے
نہ کہ مخلوق سے۔ وہ ہر چیز سے پہلے ہے۔ تو حادث سے شرماتا ہے اور قدیم کے ساتھ بیحیائی
کرتا ہے۔ وہ کریم ہے اور غیر لئیم۔ وہ غنی ہے اور غیر فقیر۔ اُس کا طریقہ دینا ہے اور غیر کا
نہ دینا۔ اپنی تمام حاجتین اُسکی طرف لے جا۔ وہ غیرون سے بہتر ہے۔ اُسکی صنعت کو اُسکی دلیل
سمجھ۔ اُسکی شرع کے حدود کا محافظ بن۔ اُس سے ہمیشہ ڈرتا رہ۔ جب تو ہمیشہ ڈرتا رہیگا
تو وہ تجکو اپنا رستہ دکھادیگا اور تو مصنوعات سے منہ پھیر لے گا۔ اُسے ڈھونڈھ۔ اُس کا
طالب بن۔ دنیا و آخرت کو چھوڑ۔ ان مین سے تیرا حصہ تجھے ضرور پہنچیگا ضایع نہوگا۔ آخرت
کا ترک تیرے دل کو کدورتون سے صاف کر دیگا۔ اگر تیرا دل تجکو اوپر کا رستہ نہ دکھائے
تو جانورون کی طرح تو بے عقل ہے۔ دنیا سے اُٹھ۔ اور اول عقلمندون کے پاس جا جنکی
عقل نے اُن کو خدا کا رستہ دکھا دیا ہے۔ اُن سے عقل سیکھ۔ اور اس سے اپنے خدا
اور نفس کو پہچان۔ افسوس تیری عمر بلا نیکی گذری چلی جاتی ہے۔ یہ آخرت سے اعراض اور
دنیا پر توجہ کہان تک؟ افسوس۔ تیرا رزق غیر نہین کھا سکتا۔ تیرا لقمہ کا ناہشت یا دونہ ہے
اسمین غیر نہین رہ سکتا۔ غفلت تیری مالک ہے اور خواہش نے تجھے قید کر لیا ہے۔ کھانے
پینے۔ نکاح کرنے سونے اور اپنی غرض حاصل کرنے مین تیری تمام ہمت مصروف ہے حلال

یا حرام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیری ہمت کفار و منافقین کی سی ہے۔ جو تیرے توشہ میں گئی ہے وہ گویا تیرے لیے ہے خواہ داخلِ دین ہو یا نہو۔ اے مسکین اپنے نفس پر رویا کر۔ تیری اولاد مرجاتی ہے تو تجھپر قیامت گذر جاتی ہے۔ لیکن دین تباہ ہو رہا ہے اور تو کچھہ پروا نہین کرتا۔ اور نہ اس پر روتا ہے کہ تیرے دین کی پونجی کا خسارہ دیکھکر فرشتے تجھپر رویا کرتے ہین۔ تجھے عقل نہین۔ اگر ہوتی تو دین کے جاتے رہنے پر رویا کرتا۔ تیرے پاس راس المال ہے مگر تو اوس سے تجارت نہین کرتا عقل اور حیا دونون راس المال ہین۔ تو ان سے اچھی طرح سوداگری کرنی نہین جانتا۔ بے عمل علم۔ غیر نافع عقل۔ اور غیر مفید زندگانی۔ ایسی ہے جیسے اُجاڑ گھر۔ نامعلوم خزانہ۔ اور ایسا کھانا جسے کوئی نہ کھا سکے۔ اگر تو اپنی حالت کو نہین پہچانتا تو مین معلوم کرا دونگا۔ میرے پاس شرع یعنی حکم ظاہر۔ اور علم الٰہی کا آئینہ ہے جس کو علم باطن کہتے ہین۔ غفلت کی نیند سے اُٹھ اور بیداری کے پانی سے منہ دھو۔ اور یہ دیکھ کہ تو کون ہے مسلمان۔ یا کافر۔ مؤمن یا منافق۔ موحد یا مشرک ریاکار یا مخلص۔ موافق یا مخالف۔ رضامند یا غضبناک۔ خدا کو تیری پروا نہین۔ خواہ تو رضامند رہے یا ناراض۔ اس کا ضرر اور اُس کا فائدہ تجھی کو پہنچے گا۔ وہ کریم و حلیم اور فضل کرنے والا پاک ذات ہے کہ تمام مخلوق اُسکے لطف و کرم کی ماتحت ہے۔ اگر وہ ہمپر مہربان نہو تو ہم ہلاک ہو جائین۔ اور اگر افعال کے مطابق ہم سے پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب مرجائین اے لڑکے باوجود سہو و ریا و نفاق خدا پر اپنی عبادت کا احسان رکھتا ہے۔ اسکی کرامت کا طالب ہے۔ اور باوجود اپنے بگاڑ کے نیکونکا مقابلہ کرتا ہے۔ تجھکو اُن سے اور اُن کے دعوے معرفت سے کیا سروکار اے بھگوڑے۔ الگ رہنے اور مخلصین و موحدین کے دائرہ سے خارج ہونے والے تجھپر افسوس رویا کر۔ تاکہ تیرے ساتھ اور کوئی روئے۔ اپنی مصیبت مین ماتمی لباس پہنکر بیٹھ تاکہ لوگ تیرے ساتھ بیٹھین۔ تو محجوب ہے اور تیرے پاس نیکی نہین۔ بعض صالحین کا قول ہے کہ اُن محجوبین پر افسوس جو اپنے آپکو محجوب نہین سمجھتے۔ افسوس تیرا دل کیسا ہے تو کیا سمجھتا ہے۔ کسکی طرف شکایت لیجاتا ہے۔ کس سے فریاد چاہتا ہے۔ کس کے ساتھ سوتا ہے۔ مصیبت مین پڑکر کس پر بھروسا کرتا ہے۔ مجھسے بات کر۔ مین تیرا جھوٹ اور نفاق پہچانتا ہون۔ میرے نزدیک تو اور تمام مخلوق مچھر کی مانند ہے۔ تم مین جو صادق ہو مین اُسکا ادنے غلام اور خادم ہون۔ اگر وہ مجھے بازار مین لیجاکر بیچ ڈالے یا مکاتب کرلے تو کر سکتا ہے۔ اگر وہ میرے کپڑے اور مال و متاع لینا چاہے یا مجھے کسی محنت مشقت کا حکم دے تو دے سکتا ہے۔ تجھ مین صدق۔ توحید اور ایمان کچھہ بھی نہین۔ مین تجھے لیکر کیا کرون۔ کیا دیوار مین لگاؤن۔ تو سوکھی لکڑی ہے جلانے کے سوا اور کسی لائق نہین اے قوم دنیا چلی جارہی ہے عمر فنا ہونے کو ہے اور

آخرت قریب ہے۔ تم اُسکے لیے ہمت ہی نہین کرتے۔ تمہاری ہمت تو دنیا اور اُسکے جمع کرنے مین ہے
تم خدا کی نعمتون کے دشمن ہو اگر اُسکی طرف سے بُرائی پہنچتی ہے تو ظاہر کرتے پھرتے ہو اور بھلائی
آتی ہے تو چھپا لیتے ہو۔ اگر تم خدا کی نعمتون کو چھپاؤ گے اور اُن کا شکریہ ادا نکروگے تو نعمتین
تم سے چھین لیگا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کسی بندہ کو نعمت دیکر اس بات کو چاہا
کرتا ہے کہ اُس پر اثر نعمت ظاہر ہو۔ اہل اللہ نے اپنا ارادہ ایک کر لیا ہے۔ دل سے تمام چیزین
نکالکر ایک کو بسا رکھا ہے کہ وہ دیگر اشیار کی مانند نہین ہے۔ دکھلانے سُنانے اور نفاق سے
اپنی عبادتون کو خالص رکھو۔ صرف خدا کے لیے عبادت کرو۔ مگر تم تو مخلوق۔ ریا و سمعہ۔ نفسانی
خواہشات ولذات اور تعریف کے بندے بنے ہوئے ہو۔ تم مین ایسا کوئی نہین جو خدا کے لیے
عبادت کرتا ہو مگر ہان جس کو خدا چاہے اور وہ بہت کم ہین۔ یہ دنیا کو پوجتا اُسکے دوام کو چاہتا
اور زوال سے ڈرتا ہے۔ وہ خلقت کو پوجتا اور اُس سے اُمید وبیم رکھتا ہے۔ کوئی جنت کا
عابد اور اُسکی نعمتون کا امیدوار ہے۔ اُسکے خالق سے توقع نہین رکھتا اور کوئی دوزخ کو
پوجتا اور اُس سے خوف کرتا ہے اُسکے خالق سے نہین ڈرتا۔ مخلوق۔ اور جنت۔ دوزخ
اور ماسوے اللہ کوئی چیز نہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے لوگون کو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اپنے
دین کو خالص کرنے کے بعد یکسو ہوکر صرف خدا کی عبادت کرتے رہین۔ وہ عارف جو اُسے
جانتے ہین اُسی کے لیے اُسکی عبادت کرتے ہین نہ کہ غیر کے لیے۔ ربوبیت اور عبودیت کا حق
ادا کرو۔ اُس کا حکم بجالانے اور اُس سے محبت رکھنے کے خیال سے اُسکی عبادت کرو۔ کسی اور
وجہ سے نکرو۔ اور عبادت مین اُسی کو مقصود سمجھو۔ نہ کہ غیر کو۔ اور ماسوے کو چھوڑ دو۔ تم بیجان
تصویر کی مانند ہو۔ تم ظاہر ہو۔ اور اہل اللہ باطن۔ تم الفاظ ہو۔ اور اہل اللہ معانی۔ تم اشکال
ہو۔ اور وہ پوشیدہ۔ اہل اللہ انبیار کے دہنے بائین اور آگے پیچھے پیادون کی مانند ہین
انبیا کا بچا کھچا کھانا پینا انھین کے لیے ہے۔ وہ اُن کے علم پر عمل کرتے ہین۔ انبیار کی
وراثت ان کے لیے درست ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ علما پیغمبرون کے وارث
ہین۔ اگر ان کے علم پر عمل کرین گے تو انبیار کے خلفا، وارث اور نائب بنجائینگے۔ تو محض
علم لیکر نہ آ جس طرح دعوے بلا گواہ مفید نہین ہوتا اسی طرح علم بے عمل فائدہ ندیگا پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو خیر ورنہ علم چلدیتا ہے۔ یعنی
اُسکی برکت جاتی رہتی ہے۔ فقط درس رہجاتا ہے۔ چھلکا باقی رہتا ہے گودا نکلجاتا ہے۔
اے علم پر عمل نکرنے والو۔ تم مین ایک دانا شاعر عبارت اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے
شعر خوب نکالتا ہے مگر عمل اور اخلاص سے محروم ہے۔ اگر تیرا دل مہذب ہو تو تمام اعضا آداب

ہوجائین۔ کیونکہ دل اعضا کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کے مہذب ہونے سے رعایا مہذب ہوجاتی
ہے۔ علم چھلکے کی مانند ہی۔ اور عمل مغز کی مانند۔ چھلکے کی حفاظت مغز کی حفاظت کے لیے ہوتی ہے
اور مغز کی حفاظت تیل نکالنے کے لیے۔ جب چھلکے مین مغز ہی نہوا تو کس کام کا۔ اور جب
مغز سے تیل ہی نہ نکلا تو کیا کام دیگا۔ علم اُٹھ گیا۔ کیونکہ جب عمل نرہا تو گویا علم بھی نہ رہا تجکو
علم کی یادداشت اور درس تدریس جب تک عمل نہو کیا فائدہ دین گے اے عالم اگر دنیا و آخرت
کی بھلائی چاہتا ہی تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگون کو سکھا۔ اور اے دولتمند دو جہان کی بہتری
مطلوب ہے تو اپنے مال مین سے کچھہ فقیرون کو دے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ مخلوق خدا
کا کُنبا ہے۔ خدا کا پیارا وہی ہے جو اُسکے کُنبے کو نفع پہنچائے۔ جس نے بعض کو بعض کا
محتاج کر دیا ہے وہ پاکذات ہے۔ اور اسمین اسکی حکمتین ہین۔ اے دولتمند تو مجھسے
بھاگتا ہے حالانکہ مین تجھسے تیرے ہی فائدہ کے لیے لیتا ہون۔ میرے پاس اللہ تعالے کیطرف سے بھلائی
آئے گی۔ اور مجھے تم سے بے پروا کرکے تمھین میرا محتاج کر دیگی۔ ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ بے صبر فقیر کو دیکھکر کہا
کرتے تھے۔ الٰہی ہماری دنیا مین وسعت دی۔ اور ہمین اسکے متعلق زہد کا مرتبہ عنایت کر اُسے ہمسے یکسو نکر۔ اور
نہ اسقدر اُسکی رغبت دے کہ ہم اسکی طلب مین ہلاک ہوجائین۔ الٰہی قضا و قدر کے متعلق ہم پر مہربانی رکھہ۔

تیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین جمادی الاخر ۵۴۵؁ کو رباط مین صبح کیوقت فرمایا

وہ شخص مبارک ہی جس نے خدا کی نعمتون کا اقرار کیا۔ اور ہر چیز کو اُسکی طرف منسوب کرکے اپنے نفس
اور اسباب اور طاقت و قوت کو بیکار سمجھا۔ عاقل وہ ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو نہ گنے۔ اور
کسی حالت مین اُس سے جزا کا طالب نہو۔ تجھپر افسوس کہ تو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے۔
بغیر علم کے زاہد بن گیا ہے۔ بغیر علم کے دنیا حاصل کرتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے
تو خیر کو شر سے جدا نہین کرسکتا۔ تجھے اپنے نفع نقصان کی تمیز نہین۔ دوست دشمن کو نہین پہچانتا
یہ خرابیان حکم الٰہی سے ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت نکرنے سے ہین۔ عامل عالم مشائخ تجکو
خدا کا رستہ بتا سکتے ہین۔ قول اول ہے اور عمل اُسکے بعد۔ تو اُسکے طفیل خدا تک پہنچ جائیگا
علم اور دنیا مین زہد اور دل و جسم کے ساتھ اس سے اعراض کرنیکے باعث واصلان حق اُس تک
پہنچ گئے ہین۔ تکلف سے زہد حاصل کرنے والا دنیا کو اپنے ہات سے اور حقیقی زاہد اُسے اپنے
دل سے نکالدیتا ہے۔ اُنھون نے دنیا مین دل سے زہد کیا۔ اس لیے زہد اُنکی طبیعت مین گیا۔
اُن کے ظاہر و باطن مین مخلوط ہوگیا۔ اُنکی طبیعتون کا آتشی مادہ جاتا رہا خواہشین ٹوٹگئین۔
دل مطمئن ہوگئے۔ شہر اپنی حالت سے بدل گیا اے لڑکے زہد کوئی ہاتھ کا کام نہین جسے

توڑ سکے - کوئی ایسی چیز نہین جسے تو ہات مین لے اور پھینکدے - بلکہ زہد چند مراتب کا نام ہے اس کا
اول مرتبہ دنیا کی طرف نظر ڈالنا ہے اسوقت تو دنیا کو اس صورت مین دیکھے گا جس صورت
مین پہلے انبیا و رسول اور وہ ابدال دیکھتے تھے جن سے کوئی زمانہ خالی نہین ہوا - تو متقدمین کے
قول اقوال و افعال کے اتباع سے دنیا کو صحیح طور پر دیکھ سکتا ہے - اُن کے اتباع سے تجھے
وہی چیز نظر آجائے گی جو انھین دکھائی دیتی تھی جب تو قول و فعل - اور خلوت و جلوت اور علم و
عمل - اور صورت و معنی مین اُن کی پیروی کرے گا تو اُن کی طرح روزے رکھے گا - اُنکی سی
نماز پڑھے گا - اُن کا سا لباس لے گا - اور اُن کا سا چھوڑنا چھوڑیگا - اور تو انھین دوست رکھے گا
اس وقت خدا تجھکو ایک نور عطا کریگا کہ اُس سے تو اپنے نفس اور غیر کو دیکھ سکے گا - تجھپر اپنے اور
مخلوق کے عیب کھلجائین گے - پھر تو اپنے اور مخلوق کے متعلق زہد اختیار کریگا - جب یہ بات
پوری ہوجائیگی تو تیرے دل کی طرف انوار قرب آئین گے - اور تو مومن - اہل یقین - عارف
اور عالم ہوجائیگا - اشیاء کو اُنکی صورت و حقیقت پر دیکھے گا - دنیا کو پہلے زاہدون کیطرح
مشاہدہ کریگا - وہ تجھکو نہایت بدصورت بدہیئت بڑھیا کی صورت مین نظر آئیگی - کیونکہ دنیا
اہل اللہ کو اس صورت مین اور بادشاہون امیرون کو آراستہ دلہن کی صورت مین نظر
آیا کرتی ہے - دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے - وہ اسکے بال جلاتے کپڑے پھاڑتے
اور اُس کا منہ نوچ لیتے ہین - اور اُسے ذلیل کرکے جبراً قہراً اُس سے اپنا حصہ لے لیتے ہین
اور آخرت کے کامون مین لگے رہتے ہین اسے لڑکے جب دنیوی زہد درست ہوجائے
تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق کے بارہ مین زہد کر - اُن سے خوف و امید کچھہ نہ رکھ - اور جس چیز کا
نفس حکم کرے اُس سے پرہیز کر - اور حکم الٰہی اور دل کی طرف سے بطریق الہام یا بطور
خواب غالب رائے آنے کے بعد نفس کا کہا مان - تمام مخلوقات سے نفرت کر اور منہ پھیر لے -
تیرے اعضا کو قرار حاصل ہوجائے تو کچھہ حرج نہین - یہ بات اعتبار کے قابل نہین ہوتی
البتہ دل کا قرار اعتبار کے لائق ہے اور یہ بہت بڑی مصیبت ہے جب تک تیرا نفس طبیعت
خواہش اور ماسوے اللہ ہلاک نہو جائے دل کو قرار نہ آنا چاہیئے - اسوقت تو اُسکے قرب سے
زندہ ہوجاے گا - پہلے موت ہے - پھر زندگی - وہ جب چاہے گا تجکو اپنے لیے زندہ کر دیگا
اور مخلوق کی طرف اس لیے بھیجے گا کہ تو اُنکی مصلحتون کا نگران رہے - اور اُن کو خدا کے دروازہ
کی طرف پھیر دے - تجھے دنیا و آخرت کی خواہش اس لیے دیجائے گی کہ دونون سے اپنا
حصہ لے سکے اور مخلوق کی طرف سے رنج اُٹھانے کی قوت اس لیے ملے گی کہ اُن کو گمراہی
سے پھیر دے اور اُن کے باب مین خدا کا حکم بجا لائے - اے اگر خدا نے یہ بخلایا تو تیرے لیے

اسکے قرب مین کفایت اور اغیار سے فراغ روی حاصل ہے۔ آمین خدا سے ملنے کے بعد وجود سے پہلے تمہارا کفایت کرنے والا ہے تجکو مخلوق سے کیا کام رہا۔ وہ ہر چیز سے پہلے تھا۔ ہر چیز کا موجد کرنے والا ہے اور ہر چیز کے بعد رہے گا۔ تمہارے گناہ بارش کی مانند ہین اُن کے مقابلہ مین ہر لحظہ توبہ کرنی چاہیئے۔ تجھپر افسوس کہ تو سراسر تکبر حد سے متجاوز۔ مجسم آرزو۔ خواہش بد۔ اور بُری عادت سے پرانی قبرون کو دیکھ اور ایمان کی زبان سے قبر والون کو پکار۔ وہ تجھے اپنے حال کی اطلاع دینگے اے لڑکے تو خدا اور اُسکے اولیا کی ارادت کا مدعی ہے۔ اور مین تجھے چھوڑتا ہون۔ تیرے پاس آنا نہین چاہتا۔ مین تجھپر غیرت دلایا جاتا ہون۔ لوگو مین خدا کے حکم سے تمپر محتسب ہون۔ اُن منافقون کی جو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹے ہین گردنین کاٹونگا۔ مینے بارہا مشایخ پر اپنے احتساب کو پیش کیا ہے یہانتک کہ مجھے ٹھیک طور پر احتساب کا رتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اے لوگو تم بلا نمک اپنے اعمال کا آٹا گوندہتے ہو۔ آؤ اُسکے لیے نمک لیلو۔ اے نمک لینے والے آؤ اے منافقو۔ تمہارا بے نمک آٹا بلا خمیر ہے۔ اور وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے۔ اے منافق تیرے خمیر مین نفاق پڑا ہوا ہے۔ یہ نفاق تجھپر آگ ہو کر پلٹے گا۔ اپنے دل کو نفاق سے پاک کر۔ اسوقت تو خالص بندہ بنجائے گا۔ جب دل خالص ہوگا تو تیرا ہر عضو اور تو خود خالص ہو جائے گا۔ دل اعضا کا نگہبان ہے۔ جب یہ درست ہوتا ہے تو سب درست ہو جاتے ہین۔ پھر جب دل اور اعصاب درست ہو جاتے ہین تو مومن کا حال کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

وہ اپنے اہل وعیال ہمسایون اور اہل شہر کا نگہبان بنجاتا ہے اور بقدر قوت ایمان وقرب الٰہی اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ اے قوم خدا کے ساتھ اچھی طرح رہو اور اُس سے ڈرو۔ اُسکے حکم پر عمل کرو۔ اُسنے تم کو اپنے حکم پر چلنے کی تکلیف دی ہے۔ نہ کہ اُس علم مین مشغول ہونے کی جو تمہاری نسبت اول مین ہو چکا ہے۔ اس حکم پر عمل کر۔ اُس کا حق ادا کرتا رہ۔ جب تو اُسپر عمل کریگا تو یہ عمل تیرا ہات پکڑ کر اُسکے پاس پہنچادے گا جسکے لیے تونے عمل کیا ہے اس سے تجکو وہ علم حاصل ہوگا جو اب تک نہوا تھا۔ پھر تو علم کے سبب خدا کے ساتھ اور حکم کے باعث مخلوق کے ساتھ رہے گا۔ اول اُسے سیکھ جسپر عمل کر سکے۔ پھر اُسکے باعث دوسری چیز کو طلب کر۔ جب اول مرتبہ مین تیرے قدم ٹک جائینگے تو دوسری کا طالب بن سکیگا۔ اے لڑکے تونے استاد سے ملاقات ہی نہین کی تو اُس سے حاصل کیا کر سکتا ہے۔ پیچھے ہٹ اور عقل حاصل کر پہلے علم پڑھ۔ اور پھر خالص عمل کرتا رہ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اول دین کی سمجھ حاصل کر۔ پھر گوشہ نشین ہو جا۔ مومن وہ ہے جو واجبات کو سیکھکر مخلوق سے یکسو ہو جائے۔ اور عبادت الٰہی کے لیے فارغ رہے۔ مخلوق کو پہچان کر اُن سے بغض رکھے

اور خدا کو جانکر اس سے محبت کرے اس کا طالب اور خدمتگار بنا رہے مخلوق اُسکے پیچھے پھرے اور وہ اُن سے بھاگ کر غیر مخلوق کا طالب ہے۔ اُن سے پرہیز کرے اور غیر مخلوق کی طرف راغب ہے۔ مومن یقینی طور پر جانتا ہو کہ مخلوق کے قبضہ مین نہ نفع ہے نہ ضرر۔ نہ خیر اور نہ شر۔ ان مین کوئی بات مخلوق کے ہاتھون ظاہر ہو تو وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ اسی لیے اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ مخلوق سے دور رہنا اُن کے قرب سے بہتر ہے۔ مومن اصل کی طرف رجوع کرتا اور شاخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ شاخین بہت ہین اور جڑ ایک۔ اس لیے جڑ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ اپنے آئینۂ فکر مین دیکھکر جان لیتا ہے کہ ایک کے دروازہ پر بیٹھ جانا بہت سے دروازون پر جانے سے بہتر ہے۔ اسلیے اُسی پر بیٹھ جاتا اور اُسیکو مضبوط پکڑ لیتا ہو۔ یقین کھنے والا اور خالص مومن عقلمند ہوتا ہے اُسے خلاصۂ عقل عنایت کیا جاتا ہے۔ اسی لیے آدمیون سے بھاگتا اور اُن سے یکسو ہو جاتا ہے

اکتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین جمادی الآخر ۵۴۵؁ھ کو قدرے کلام بعد شام کے بوقت مدرسہ مین فرمایا

خدا کے لیے غصہ کیا جائے تو اچھا ہے۔ اور غیر کے لیے ہو تو بُرا۔ مومن خدا کے لیے تیز ہوا کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لیے۔ دین آلہی کی مدد کے واسطے غضبناک رہتا ہو۔ نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لیے وہ خدا کی حدین لوٹنے کے وقت ایسا خفا ہوتا ہے جیسا شکار چھٹانے کے وقت چیتا۔ اس سے خدا اُسکے غضب سے غضبناک اور اُسکی رضامندی سے رضامند رہتا ہے۔ ظاہر مین خدا کیلیے اور باطن مین اپنے نفس کیلیے خفا ہو ورنہ منافق اور اُس کا مشابہ ہو جاے گا۔ کیونکہ جو خدا کیلیے ہوتی ہے پوری ہو جاتی ہے باقی رہتی ہے بڑھ جاتی ہے۔ اور جو غیر کے لیے ہوتی ہے بدلجاتی ہے۔ جاتی رہتی ہے۔ جب تو کوئی کام کرے تو اُس سے اپنے نفس خواہش اور شیطان کو دور رکھ۔ اور صرف خدا کے واسطے اور اُس کا حکم بجالانے کے لیے کر۔ کوئی کام اُسی وقت کر جبکہ خدا کی طرف سے قطعی حکم ملجائے۔ یہ حکم یا تو از روئے شرع ہوتا۔ یا حسب شرع تیرے دل مین الہام آلہی ہو۔ اپنی ذات اور مخلوق اور دنیا کے متعلق زہد اختیار کر۔ وہ تجکو مخلوق سے راحت دیگا۔ خدا سے اُنس اور اُسکے قرب سے راحت حاصل کرنے مین راغب ہو۔ اُنس وہی ہے جو اُس سے ہو۔ اور نفس و ہوا اور وجود کی کدورتون سے پاک ہونے کے بعد راحت اُسی کا نام ہے جو اُس کے ساتھ ہو۔ اہل اللہ کے ساتھ رہ اُنکی تائید سے قوت اور اُنکی بینائی سے روشنی حاصل کر۔ تیری ذات پر اسیطرح فخر کیا جائے گا

جسطرح اُن کی خدمات پر کیا جاتا ہے بادشاہ تمام غلامون مین تجھپر مخر کریگا ۔ ماسوے سے دل کو
پاک کرلے ۔ تو اُس سے مخلوق سکے سوا یعنی خدا کو دیکھ لے گا ۔ اور اُسے دیکھکر مخلوق مین اسکے افعال کو
معلوم کرلے گا ۔ جس طرح یہ جائز نہین کہ تو ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہون کے پاس جائے
اسی طرح یہ بھی درست نہین کہ باطنی نجاست لیکر شہنشاہ حقیقی کے دربار مین جا حاضر ہو ۔ تو لمجہٹ
کا بھرا مشکا ہے کسی کام کا نہین ۔ تجھ مین جو کچھ ہے اُسے اُلٹ کر پاک ہوجا ۔ اسکے بعد بادشاہ کے
پاس جانا چاہیئے ۔ تیرے دل مین گناہ مخلوق کیطرف سے خوف و امید اور حب دنیا و ما فیہا موجود ہی
اور یہ سب دل کی نجاست ہے ۔ جب تک تیرا نفس نہ مرے اور تو اپنے صدق کے جنازہ پر نہ اُٹھا لیا
جائے کلام نکر ۔ اسوقت تیرے مخلوق کی جانب متوجہ ہونے کی پروا نکیجائے گی ۔ البتہ جب تک
تیرے نزدیک مخلوق کی کچھ وقعت ہے اور تو اُن کو دیکھتا ہے تو بوسہ دینے کے لیے اُن کی طرف
اپنا ہات نہ پھیلا ۔ جب تک قرب آلہی کا رعب تیرے پاس نہو کلام نکر ۔ اس وقت تو تمام مخلوق
اور اُن کے ہات چومنے ۔ اور دینے ندینے اور تعریف و مذمت سے روگردان ہوجائے گا ۔ جب توبہ
درست ہوتی ہے تو ایمان بھی درست ہوتا اور بڑہ جاتا ہے ۔ اہل سنت کے نزدیک ایمان گھٹتا
بڑہ تا ہے ۔ طاعت سے زیادہ اور گناہ سے کم ہوجاتا ہے ۔ یہ بات صرف عوام کے حق مین ہی
اور خواص کا یہ حال ہے کہ اُن کا ایمان مخلوق سے دلی قطع تعلق کے باعث بڑہتا ۔ اور اُن کو
دل مین جگہہ دینے کے سبب گھٹ جاتا ہے ۔ خدا کی طرف قرار پکڑنے سے زیادہ ہوتا اور غیر کیجانب
سکون حاصل کرنے سے کم ہوجاتا ہے ۔ وہ اپنے خدا پر متوکل ہین ۔ اُسی سے ڈرتے ہین اور
اُسی کی طرف سہارا پکڑتے ہین ۔ اُسی سے ڈہونڈھتے اور اُسی کیجانب رجوع کرتے ہین ۔ اس کو
واحد جانتے اور اُسی پر اعتماد کرتے ہین ۔ شرک نہین کرتے ۔ اور اس پر آزمائے جاتے ہین
اُنکی توحید اُن کے دلون مین ہے ۔ اور مخلوق کی مدارت ظاہر مین ۔ جب اُن سے جاہل لوگ بیجا باتین
تو وہ جہل نہین کرتے ۔ اللہ تعالے اُن کے حق مین فرماتا ہے کہ جب جاہل اُن سے خطاب کرتے
ہین تو وہ سلام کرکے الگ ہوجاتے ہین ۔ جاہل کے جہل اور اُسکی طبیعت و نفس اور خواہش
کو جوش و لانے سے خاموشی اور حلم اختیار کرلے ۔ ہان جب وہ خدا کا گناہ کرین تو خاموش نہو
کیونکہ یہ حرام ہے ۔ اسوقت کلام کرنا عبادت اور ترک کلام گناہ ہے ۔ جب تو امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر پر قادر ہو تو کوتاہی نکر ۔ کیونکہ یہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے روبرو کھلا ہوا ہے
اسمین داخل ہونے کے لیے جلدی کر ۔ عیسے علیہ السلام جنگل کی گھاس کھایا کرتے اور تالاب
کا پانی پیا کرتے تھے ۔ غارون اور اوجڑ مقامون مین رہتے تھے ۔ سوتے وقت پتھر یا اینٹ کا
تکیہ لگاتے تھے ۔ مؤمن اسی طرح کرتا اور اُسی طریقہ پر لاکر خدا سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہی

پس اگر اُسکے لیے دنیوی حصے ہین تو اُسکے پاس آتے ہین - اور وہ حسب ظاہر اُن سے فائدہ لیتا ہے
اور پہلے طریقہ پر جو متغیر نہین ہے اپنا نفس اور دل خدا سے لگاکر دنیا کو حاصل کرتا ہے کیونکہ زہد
جب دل مین بیٹھ جاتا ہے تو دنیا اور اقسام دنیا سے تغیر نہین کر سکتے - ہر مومن دنیا و اہل دنیا
اور اُسکے شہوات ولذات کو دوست رکھا کرتا ہے تو اُن سے ایک لحظہ صبر نہین کر سکتا -
رات دن اسمین مشغول رہتا ہے عبادت و ادائے فرائض اور ذکر اللہ یا اطاعت ہرگز
نہین کر سکتا - بعدہ اللہ تعالے اُسے اُسکے ذاتی عیب دکھا دیتا ہے اور وہ توبہ کر لیتا ہے اور
ایام گذشتہ کی تفصیلات پر نادم ہوتا ہے - خدا کتاب وسنت اور مشائخ کے ذریعہ سے اُسے
دنیا کے عیب معلوم کرا دیتا ہے - اور اُسمین زہد آ جاتا ہے - اسوقت ایک عیب پر نظر ڈالتے
دیگر عیوب معلوم ہو جاتے ہین - اور وہ جان لیتا ہے کہ دنیا فانی - اور عنقریب گذرنے والی ہے
اُسکی نعمتین زوال پذیر اور حسن متغیر ہونے والا ہے - اُسکے اخلاق بُرے - ہاتھ ذبح کرنیوالا
اور کلام مجرب زہر - اور دوست لانے والا ہے - اُس کا کوئی اعتبار اور حجرا اور عہد نہین ہے - دنیا کا
قیام پانی کی دیوار ہے - مومن اُس کو دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے نہین لیتا - پھر ایک اور
درجہ حاصل کرتا ہے اور اُسکی مضبوطی قوی ہو جاتی ہے - یعنے خدا کو پہچان لیتا ہے - اسوقت وہ
دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے آخرت کو بھی نہین لیتا - بلکہ دنیا و آخرت مین خدا کے قرب کو
اپنے لیے باعث اطمینان خیال کرتا ہے - اپنے سِر و قلب کے لیے وہین گھر بنا لیتا ہے اُسوقت
اُسے عمارت دنیا ضرر نہین پہنچا سکتی - خواہ ہزار گھر بنالے - کیونکہ وہ غیر کے لیے بناتا ہے نہ کہ
اپنے لیے - اور اس مین خدا کا حکم بجالاتا اور قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے - وہ مخلوق کی خدمت
کے لیے عمارت بناتا ہے - پخت کرنے اور کھانا پکانے مین روشنی کو اندھیرے
سے ملاتا ہے اور اُسمین سے ذرہ برابر نہین کھاتا - اُس کے حصہ کا ایک خاص کھانا ہے جسمین
کوئی شریک نہین ہو سکتا - اس لیے وہ اپنے کھانے کے وقت افطار کرتا ہے اور غیر کے
کھانے کے وقت روزہ دار - یا بھوکا رہتا ہے - زاہد کھانے پینے سے روزہ رکھتا ہے اور عارف
غیر معروف سے - اس لیے عارف بمنزلہ مریض ہے - جو طبیب کے سوا اور کسی کے ہات سے نہین
کھاتا - لہذا اُسکی بیماری اور قرب اسکی دوا ہے - زاہد کا روزہ فقط دن مین ہوتا ہے اور عارف
کا ہر وقت - خدا سے ملنے کے وقت تک اُس کا روزہ نہین کھلتا - عارف بارہ مہینہ کا روزہ دار
اور ہمیشہ کا بیمار ہے - یعنے اپنے دل سے روزہ دار ہے - اور سِر سے بیمار - اور اُسے معلوم ہے
کہ خدا کی ملاقات اور قرب اُسکی صحبت سے اسکے اگر نجات چاہتا ہے تو مخلوق کو دیکھے
[illegible] اُن سے امید و بیم رکھ اور محبت کر اُن کے پاس نہ جا - اُن سے بھاگ [illegible]

اور یہ سمجھ کہ وہ مردار ہیں۔ جب یہ رتبہ حاصل ہو جائیگا تو ذکر الٰہی کے وقت اطمینان اور ذکر غیر کے وقت نفرت حاصل ہوگی

بتیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہویں جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسے میں قدرے کلام کے بعد فرمایا

امر الٰہی بجالا۔ اور منہیات سے بچ۔ آفات پر صبر کر۔ اور نوافل سے اس کا تقرب ڈھونڈ۔ اُس وقت تیرا نام بیدار۔ اور مع اجتہاد و ترک معاصی (جو تکلف کے ساتھ ہی) توفیق الٰہی کا طالب رکھا جائے گا۔ حضوری عمل کا دروازہ ہے اور وہ تجھسے عمل کرانے والا۔ اُس سے مانگ اور اُسکے آگے ذلیل رہ۔ تاکہ تیرے لیے اسباب طاعت مہیا کر دے۔ وہ جب کوئی کام لینا چاہے گا تجھے اُسکے لیے تیار کر دیگا۔ تجکو تیرے مقام سے جلدی کرنے کا حکم دیگا۔ اور توفیق کو اُسکے مقام سے تیری جانب متوجہ فرمائے گا۔ حکم ظاہر ہے اور توفیق باطن۔ گناہوں سے رُکنا ظاہر ہے اور اُن سے پرہیز کرنا باطن۔ تو اُسکی توفیق سے مضبوط ہوتا اُسکے بچاؤ اور عصمت سے گناہ چھوڑتا اور اُسکی قوت سے صبر کرتا ہے۔ میرے پاس عقل و ثبات۔ نیت و عزیمت۔ اور رفع تہمت و حسن ظن کے ساتھ آؤ۔ میرا قول تم کو نفع دیگا اور تم اُس کا مطلب سمجھ لوگے۔ اے مجھپر تہمت لگانے والے تجکو کل میرا حال معلوم ہو جائے گا۔ میں جس شغل میں ہوں اسکی بابت مجھسے مزاحمت نکر۔ تیرا دل مقہور اور مغلوب ہے۔ دنیا کے بوجھ میرے سر پر ہیں اور آخرت کے میرے دل پر۔ اور حق کے میرے باطن پر۔ کوئی ہے جو میرا مددگار بنے۔ کوئی ہے جو جچھی طرح میری طرف بڑھے اور اپنے سر کو خطرہ میں ڈالے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں حق کے سوا اور کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں۔ اگر عقل سیکھو اور اہل اللہ کا اچھی طرح ادب کرو۔ کیونکہ وہ اکثر قبیلوں سے منتخب کیے گیے ہیں۔ شہروں اور مخلوقات سے نکالے گئے ہیں۔ انھیں کے باعث زمین کی حفاظت ہوتی ہے۔ ورنہ اسے منافقو۔ اسے خدا اور رسول کے دشمنو۔ اسے دوزخ کی چھپٹیو۔ تمہارے ریا اور نفاق و شرک سے کس چیز کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ الٰہی مجھپر اور اُن پر رحمت نازل کر۔ الٰہی مجھے اور اُن کو بیدار کر دے اور ہم سب پر رحم فرما۔ ہمارے دلوں اور اعضا کو اپنے لیے فارغ کر دے۔ اور اگر یہ نہو تو اعضا کو امور دنیوی میں اہل و عیال کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و سِر کو اپنے لیے مخصوص کرلے۔ آمین **اے لڑکے** تجھسے کوئی عمل نہیں ہوتا حالانکہ تجکو اسکی بہت بڑی ضرورت ہے۔ مجھسے کوئی نیکی نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ تیری لیے

حضوری نہایت ضروری امر ہے۔ عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ تاکہ وہ تجھسے تعمیر کا کام لے سکے۔ تیری اور توفیق آلہی کی یہ مثال ہے کہ تو مزدور توفیق کام لینے والا افسر۔ اور اللہ تعالے صاحب عمل ہے اُس نے تجکو طاعات کی طرف دوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور اسی کا نام توفیق ہے۔ افسوس تونے اپنے نفس کو مخلوق کی جانب سے خوف ورجا کا مقید بنا رکھا ہے۔ اُسکے پانوسے یہ بیڑی نکال ڈال۔ تاکہ وہ اپنے خدا کی طاعت مین کھڑا ہوجائے اور اُسکے آگے مطمئن رہے۔ دنیا اور خواہشات اور عورتون اور دنیا کے تمام سامانون سے نفس کو الگ رکھ۔ اگر ان مین تیرا ازلی حصہ ہے تو بلا امر وطلب تجھے ملے گا اور خدا کے یہان تیرا نام زاہدون مین لکھا جائیگا۔ وہ تجھے نظر کرامت سے دیکھے گا۔ اور قسمت کا لکھا ہرگز نہ ٹلے گا۔ تو جبتک اپنی قوت وطاقت اور حاصلات پر بھروسہ رکھے گا خزانہ غیب سے کچھ نہ ملے گا۔ بعض علمار کا قول ہے کہ جب تک جیب مین کچھ باقی رہیگا غیب سے کچھ نہ آئے گا۔ الٰہی ہم اسباب پر توکل کرلنے اور ہوا و ہوس عادات پر قائم رہنے سے تیری پناہ مانگتے ہین ہر حال مین برائی سے تیری پناہ چاہتے ہین۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

تنتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

جس نے خدا کے محب کو دیکھا اُس نے سب کچھ دیکھ لیا جسنے خدا کو دل سے معلوم کیا وہ گویا باطن سے اُسکے پاس چلا گیا۔ ہمارا پروردگار ایسی موجود چیز ہے جو نظر آسکتی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ تم چاند سورج کیطرح اپنے خدا کو دیکھ لوگے اُسکے دیدار سے کوئی شے مانع نہوگی۔ وہ آج دل کی آنکھون سے نظر آتا ہے۔ کل ان ظاہری آنکھون سے دکھائی دے گا۔ وہ بے مانند دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اُسکے دوست اُسی سے رضامند ہین غیر سے نہین۔ اُسکے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتے۔ فخر کی تلخی انکے نزدیک شیرینی ہے۔ دنیا کا فقر اور اُس سے رضامندی ونعم ان کے پاس موجود ہے۔ اُن کو فقر مین تونگری۔ بیماریون مین نعمتین۔ وحشت مین اُنس۔ دوری مین قرب۔ رنج مین راحت حاصل ہے۔ اے صبر کرنے والو۔ رضامند رہنے والو اپنے نفس اور خواہشون کیجانب سے فنا ہوجانے والو تمہین مبارکباد۔ اے قوم اُس سے موافقت کرو اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے افعال سے رضامند رہو۔ جو تم سے زیادہ عقلمند ہو اُسکے سکھانا سمجھانا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے۔ عقل اور علم کی دعوی سے مفلس ہو کر اُسکے آگے جا کھڑے ہو تاکہ تمکو اُس کا علم حاصل ہو۔ حیرت زدہ رہو خود پسند نہو اُسکی معرفت مین مقام حیرت حاصل کرو۔ تاکہ علم آلہی حاصل ہو۔ اول حیرت ہے۔ پھر علم پھر

معلومات تک رسائی ہو۔ اول قصد ہو پھر حصول مقصود۔ اول ارادہ ہو پھر حصول مراد۔ سنو اور عمل کرو۔ مین تمہاری رسیون مین بل دیتا ہون یعنی رسی کو شامل کرتا ہون اور ٹوٹی رسی کو جوڑتا ہون۔ مجھے صرف تمہارا ہی رنج و غم ہے۔ مین ایسا پرندہ ہون کہ جہان کہین گر پڑونگا پکڑا جاؤنگا۔ اے پھینکے ہوئے پتھرو۔ اپاہجو۔ بدحال لوگو۔ نفس کے قیدیو۔ خواہشات کے گرفتارو۔ مین تمہاری حالت مین متفکر ہون۔ اے خدا مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔

چونتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

سخاوت اور مخلوق کی راحت رسانی اہل اللہ کا مشغلہ ہے۔ وہ لٹیرے اور سخی ہین۔ خدا کے فضل ورحمت لوٹ کر تنگدست فقیرون اور مسکینون کو دیتے ہین۔ نادار مفلس لوگون کا قرض ادا کرتے ہین۔ وہ بادشاہ ہین مگر دنیوی بادشاہونکی طرح نہین جو صرف لوٹ پر کمر بستہ ہین اور خیرات کچھ نہین کرتے۔ اہل اللہ موجودہ اشیاء کو خیرات کر دیتے ہین۔ اور ناموجود کیلئے منتظر رہتے ہین۔ وہ خدا کے ہات سے لیتے ہین مخلوق کے ہات سے نہین لیتے۔ اُنکے ہاتھونکی کمائی مخلوق کے لیے ہے اور دل کی کمائی اپنی ذات کے لیے۔ وہ خدا کے لیے صرف کرتے ہین خواہش اغراض نفسانی اور اپنی تعریف کے لیے نہین دیتے۔ خدا اور مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے کیونکہ یہ اُن سرکشون کی صفت ہے جن کو خداوند عالم منہ دوزخ مین ڈالے گا جب تو نے خدا کا غضب مول لے لیا تو گویا اُس پر تکبر کیا۔ اذان سنکر نہ اُٹھنا اور کسی مخلوق پر ظلم کرنا تکبر مین داخل ہے۔ توبہ کر۔ اور اس سے پہلے کہ خدا تجکو نمرود وغیرہ متکبر بادشاہون کی طرح کسی ذلیل چیز سے ہلاک کردے خالص دل سے توبہ کر۔ خدا نے اُن کو عزت کے بعد ذلت غنا کے بعد فقر نعمت کے بعد عذاب اور زندگی کے بعد موت دی۔ اُن لوگون مین داخل ہوجاؤ جو ظاہر وباطن شرک سے پرہیز رکھتے ہین۔ بتون کی عبادت ظاہری شرک ہے اور مخلوق پر بھروسا رکھنا یا نفع ونقصان مین اُنھین دیکھنا باطنی بت پرستی مین داخل ہے بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ دنیا اُن کے پاس ہے مگر اُسے محبوب نہین رکھتے وہ دنیا کے مالک ہین دنیا اُن کی مالک نہین۔ دنیا اُن کو چاہتی ہے لیکن وہ نہین چاہتے۔ دنیا اُن کے پیچھے دوڑتی ہے مگر وہ نہین دوڑتے۔ وہ خود دنیا سے خدمت لیتے ہین دنیا اُن کی خدمت نہین لیتی۔ وہ دنیا کو چھوڑتے ہین دنیا اُنھین نہین چھوڑتی۔ خدا نے اُن کے دلون کو ایسی صلاحیت دی ہے کہ دنیا اُنھین بگاڑ نہین سکتی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین نیک آدمی کے لیے اچھا مال نہایت اچھی چیز ہے۔ دوسری حدیث ہے دنیا

اُسی کے لیے بہتر ہے جو ہر طرف خدا کے لیے دیتا ہے یعنی دونوں ہاتھوں سے نیکیوں مین صرف کرے
دنیا کو مخلوق کی مصلحتوں کے لیے ہات مین لو۔ مگر دل سے نکال ڈالو۔ تہین اُسکی نعمت و زینت وہ کانزدیکی
اور کسی طرح کا ضرر نہ پہنچائے گی۔ تم عنقریب چل بسو گے اور تمہارے بعد دنیا جاتی رہے گی لے
لڑکے اپنی رائے پر چل کر مجھسے بے پروا ہو۔ ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ جو شخص اپنی رائے پر رہتا ہے
وہ گمراہ اور ذلیل ہوتا ہے لغزش کھاتا ہے۔ تو اپنی رائے پر مستغنی ہوکر ہدایت وحمایت سے محروم
ہو جائے گا۔ کیونکہ تو ہدایت اور اُسکے اسباب کا طالب ہی نہین بنتا۔ تیرا دعوے ہے کہ مین
علماء ربّانی کے علم سے بے پروا ہوں کیونکہ تو خود مدعی علم ہو۔ لیکن یہ تو بتا کہ عمل کہان گیا۔
اس دعوے کا اثر اور مصداق کہان ہے۔ علم کے متعلق تیرے دعوے کی صحت عمل۔ اخلاص
بلاؤن پر صبر۔ ترک جزع۔ اور ترک شکایت سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ تو اندھا ہے اور بینائی کا دعوے
کرتا ہے تو بیمار عقل ہے اور پھر فہم کا مدعی بنتا ہے اپنے جھوٹے دعوے سے خدا کے آگے توبہ کر۔
اور خدا کے سوا سب کو چھوڑ دے۔ کل مخلوق سے منہ پھیر کر خالق کل کو ڈھونڈ۔ کوئی نقصان اٹھائے
یا نفع۔ ہلاک ہو۔ یا مالک بنے تجھے کیا۔ تو خاص طور پر اپنے نفس کی اصلاح کر تا کہ وہ مطمئن ہو جائے
اور اپنے خدا کو پہچان لے۔ پھر غیر کیطرف متوجہ ہو۔ تو مقصود کے رستہ پر چل۔ دنیا اور آخرت مین
اُسکی صحبت کا طالب بن۔ تقوے اور ماسوے سے یکسوئی اختیار کر۔ ہمیشہ کیلئے مٹ جا اور بجز امر
نہی کے کسی بات مین اپنے آپ کو موجود نہ سمجھ کیونکہ خدا نے تجکو ان کی بجا آوری کے لیے
موجود کیا ہے۔ اے مردو۔ عورتو۔ تم مین جس کسی کے پاس ایک ذرّہ اخلاص۔ ایک ذرہ
تقوے۔ ایک ذرّہ صبر و شکر ہے وہ نجات پائے گا۔ مگر مین تم کو مفلس دیکھتا ہوں۔

پینتیسوین مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے متکبر و تجپر افسوس۔ تمہاری عبادتین زمین مین نہین جاتین
بلکہ آسمان پر پہنچتی ہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پاک کلمے اور نیک عمل اُسیکی طرف جاتے ہین۔ ہمارا
پروردگار عرش پر غالب اور ملک پر حاوی ہے۔ اُس کا علم تمام اشیا کو احاطہ کیے ہوئے ہے قرآن مجید
مین اس مطلب کے متعلق سات آیتین ہین۔ مین تیرے جہل اور رعونت کے باعث اُنھین
مٹا نہین سکتا۔ تو مجکو اپنی تلوار سے ڈراتا ہے مگر مین نہین ڈرتا۔ اپنے مال کی طرف رغبت دلاتا ہے
لیکن مین راغب نہین ہوتا۔ مین خدا کے سوا اور کسی سے نہین ڈرتا۔ اور بجز اُسکے کسی سے امید
نہین رکھتا۔ اور مین خلاف اُسکے سوا کسی کی عبادت نہین کرتا۔ اور بجز اُسکے کسی کے لیے عمل نہین کرتا
میرا رزق اُسکے قبضہ مین ہے اور سب کچھ اُسی کا ہے غلام اور جو کچھ اُسکے پاس ہے سب اُسی کا ہے۔

روایت ہے کہ شیخ رضی اللہ عنہ کے ہات پر پانسوآدمی مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ لوگون نے توبہ کی
آپ فرماتے تھے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات مین سے ہے۔ اللہ تعالے عالم الغیب ہے
وہ اپنی چھپی باتون پر بجز اُس رسول کے جسے خود پسند کرلے اور کسی کو مطلع نہین کرتا۔ اُس کا قرب
حاصل کر۔ تاکہ تو اُسے اور جو کچھ اُسکے پاس ہے سب کو دیکھ سکے۔ اپنے اہل اور مال۔ اور شہر اور جورو
اور اولاد سب کو چھوڑ دے۔ اِن سب کو اپنے دل سے نکالکر اُسکے دروازہ کی طرف چل۔ اور اُسکے کی طرف
دروازہ پر پہنچکر اُسکے غلامون اور سلطنت و مُلک کیطرف مشغول نہو۔ وہ اگر تیرے سامنے طبق لائین
تو ہرگز نہ کھا۔ تجکو کسی حجرہ مین ٹھیرائین تو نہ ٹھیر۔ تیرا نکاح کرین تو قبول نکر۔ جب تک تو اپنے
انہی کپڑون اور تعب اور غبار سفر اور پریشان بالون کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرلے کوئی شے
قبول نکر۔ خدا خود تیرے حال کو متغیر کردیگا۔ تجھے کھلائے پلائے گا۔ تیری وحشت کا مونس ہوگا
تجھے کشایش دیگا۔ تعب کو راحت عطا فرمائے گا۔ خوف کو امن دیگا۔ اُس کا قرب تیرے لیے غنا۔
اور اُسکا دیدار تیرا کھانا پینا اور لباس ہوجائے گا۔ مخلوق سے دوستی رکھنے کے کیا معنی ہین اُن سے
خوف ورجا رکھنا۔ اُنکیطرف سکون۔ اور اُن پر بھروسا کرنا۔ مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہ مطلب ہے۔

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری رجب ۵۴۵ھ مین منگل کی شام کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

دنیا ایک بازار ہے جو گھڑی بھر کے بعد بالکل خالی ہوجائے گا۔ رات کو تمام بازار والے چلدین گے۔
اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار مین اُسی چیز کی خرید فروخت ہو جو تم کو نفع دے۔ کیونکہ پرکھنے
والا بینا ہے۔ اُس بازار مین توحید الٰہی اور اخلاص عمل ہی کا رواج ہے۔ افسوس تمہارے پاس
یہ پونجی بہت کم ہے اے لڑکے عقل سے کام لے۔ جلدی نہ کر۔ جلد بازی کے سبب تیرے
ہاتھ کچھہ نہ لگے گا۔ مغرب کا وقت صبح کے وقت کے ساتھ اکٹھا نہین ہوسکتا۔ صبر کر اور کسی کام مین
مشغول رہ۔ تاکہ مغرب کا وقت آجائے اور تجھے اپنی مراد حاصل ہو۔ عاقل بن اور خدا کے ساتھ
مؤدب ہو۔ مخلوق پر ظلم نکر۔ اور وہ چیز نہ مانگ جو اُن کے پاس نہو۔ جب تک وکیل کے نام پروانا
نہ آجائے کلام نکر۔ اسوقت تجھے بہت کچھہ عطا کیا جائے گا۔ البتہ پروانہ آنے سے پہلے ایک
ذرہ نملے گا۔ لوگ تجکو ذرہ ہو یا بدرہ۔ دریا ہو یا قطرہ بلا حکم الٰہی کچھہ ندینگے۔ وہی پروانہ بھیجے گا
اور دلون مین الہام ڈالے گا۔ عقل سے کام لے۔ عقل کے یہی معنی ہین۔ خدا کے روبرو اپنی
جگہہ ثابت قدم رہ۔ کیونکہ رزق مقسوم اُسی کے پاس اور اُسی کے ہات مین ہے۔ افسوس تو
کیا منھ لیکر کل کو خدا سے ملاقات کریگا۔ کیونکہ تو دنیا مین اُس سے تنازع رکھتا ہے۔ اُسے

روگردان ہے مخلوق کیطرف متوجہ اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اپنی حاجتین مخلوق کے پاس لیجانا اور مہمات مین انپر بھروسا کرتا ہے۔ مخلوق کیطرف حاجت لیجانا اکثر سائلین کے لیے باعث عقوبت ہے کیونکہ وہ اپنے گناہون کے باعث سوال کرنے نکلے ہین۔ جنکے حق مین سوال بلا کراہت جائز ہو وہ بہت کم ہین۔ جب تو سوال کرے گا تو گرفتار عقوبت ہوگا اسلیے عطا سے محروم رکھا جائیگا۔ اے لڑکے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو حالت ناتوانی مین کسی سے کچھہ نہ مانگے یا تیرے لیے کچھہ نہو۔ نہ کسی کو پہچانے نہ پہچانا جائے۔ نہ دیکھے نہ دیکھا جائے۔ اگر تو اس پر قادر ہو کہ لوگون کو دے اور کسی سے کچھہ نہ لے تو اس پر عمل کر۔ خدمت کرکے عوض خدمت نہ مانگ۔ اہل اللہ خدا کے لیے عمل کرتے اور اُسکے ساتھہ رہتے ہین۔ وہ دنیا و آخرت مین اُن کو اپنے عجائبات دکھاتا ہے اپنے لطف و محبت کا نظارہ کراتا ہے۔ اے لڑکے تیرے پاس جب اسلام نہین تو ایمان نہین اور جب ایمان نہین تو ایقان کیسا۔ پھر جب ایقان نہین تو نہ معرفت الٰہی ہے اور نہ اس کا علم یہ معرفت کے درجے اور طبقے ہین۔ جب تیرا اسلام درست ہوگیا تو خدا کی فرمانبرداری صحیح ٹھیری۔ ہر حال مین حد شرع کی حفاظت اور اسکے لزوم کے ساتھ خدا کا فرمانبردار رہ۔ اپنے اور غیر کے حقوق کی نسبت خدا کا مطیع بنجا۔ اُسکے اور تمام مخلوق کے ساتھہ ادب سے پیش آ۔ نہ اپنی جان پر ظلم کر نہ غیر پر کیونکہ ظلم دنیا و دین مین اندھیرون کا باعث ہوگا۔ ظلم دل اور منہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کردیتا ہے نہ خود ظلم کر اور نہ ظالم کا مددگار بن۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہ ظالم اور اُن کے مددگار۔ اور اُن کے لیے قلم دوات درست کرنے والے کہان ہین۔ ان سبکو جمع کرکے آگ کے صندوق مین بند کردو۔ مخلوق سے بھاگ۔ اور ظالم و مظلوم نہ بننے کی کوشش کر اور اگر تجھسے ہوسکے تو مظلوم بن۔ ظالم نہ بن۔ مقہور بن قاہر نہ بن۔ خدا کی مدد مظلوم کے لیے ہے خاصکر جب مخلوق مین اُسکا کوئی مددگار نہو۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جاتا ہے جس کا کوئی مددگار نہو تو اللہ تعالےٰ فرمایا کرتا ہے کہ مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ چندمدت کے بعد سہی۔ صبر بنصرۃ۔ رفعۃ اور عزت کا سبب ہے۔ الٰہی ہم تجھسے تیرے ساتھہ صبر کرنا اور تقوے اور کفایت۔ اور ہر چیز سے فراغ۔ اور تیرے ساتھہ مشغول ہونے اور اپنے اور تیرے مابین حجاب اُٹھ جانے کی درخواست کرتے ہین۔ اپنے اور اُسکے مابین واسطون کو اُٹھادو۔ کیونکہ تمہارا وسائط کے ساتھہ ٹھیر جانا۔ بیفائدہ کی ہوس ہے ملک۔ حکومت۔ غنا۔ اور عزت خدا ہی کے لیے ہے۔ اے منافق تو کب تک ریا و نفاق کو کام مین لائے گا۔ تو جسکے لیے اظہار نفاق کررہا ہے اُس سے تجھے کیا حاصل ہوگا۔ افسوس تو اُس سے نہین شرماتا اور اُسکی ملاقات پر جو عنقریب ہونے والی ہے ایمان نہین لاتا۔ تو ظاہر مین خدا کے لیے عمل

کرتا ہے مگر اُس کا باطن غیر کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُسے فریب دیتا ہے اور باوجود اُسکے علم کے اُس کا امتحان
لیتا ہے۔ چل۔ اپنے کام کا تدارک کر۔ اور اپنی نیت درست کر۔ اسبات کی کوشش کر کہ بلا نیک نیتی کے
جو خالص خدا کے واسطے ہو تو ایک لقمہ نہ کھاسکے اور ایک قدم نہ چل سکے۔ اور کوئی کام نکرے۔ جب
یہ بات حاصل ہو جائے گی تو تیرے سب کام خدا ہی کے لیے ہونگے۔ اور تیری کلفت جاتی رہیگی
مرتبہ عبودیت درست ہونے کے بعد یہ نیت بندے کے لیے طبعی ہو جاتی ہے۔ تکلف کرنا نہین پڑتا
کیونکہ خدا اُس کا دوست بنجاتا ہے اور دوست بنکر اُسے غنی اور مخلوق سے محجوب کر دیتا ہے۔ وہ
خلقت کا محتاج نہین رہتا۔ تعب اُسیوقت تک ہے جب تک کہ تو مرید، قاصد اور سالک ہے۔
پھر جب واصل ہو گیا اور مسافۃ سفر طے ہوئی تو تو بیت قرب الٰہی مین جا پہنچا۔ اور تکلف جاتا رہا۔
اسکی محبت دل مین ٹھیر گئی اور روز بروز بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ قلب کے تمام اطراف کو گھیر لیا۔ دل اول
چھوٹا تھا پھر بڑھ گیا۔ اور بڑھکر اللہ کی محبت سے لبریز ہو گیا۔ اب غیر کے جانے کا کوئی رستہ اور
اُسکے رہنے کا دل مین کوئی گوشہ نرہا۔ اگر تو اس مرتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو تو اُسکے اوامر بجالا۔
اور منہیات سے باز رہ۔ اور خیر و شر غنا و فقر، عزۃ و ذلۃ اور امور دنیا و آخرۃ کے متعلق کم و
بیش اغراض مین تسلیم کا شیوہ اختیار کر۔ اُسکے لیے عمل کرتا رہ اور ایک ذرۃ اُجرت نہ مانگ
اس سے تیرا مقصود کام کرانے والے کی رضا مندی اور اُس کا قرب ہو۔ اسکی رضا اور
قرب دارین ہی تیری اُجرت ہے۔ وہ دنیا مین تیرے دل سے قریب رہے گا اور آخرت مین
جسم سے۔ عمل کر۔ اور ذرہ یا بدرہ کی طرف رغبت نکر۔ اپنے عمل کو ندیکھ۔ بلکہ یہ ہونا چاہیے
کہ تیرے اعضا عمل کرتے رہین۔ اور دل کام لینے والے کے ساتھ متعلق ہو۔ جب یہ بات حاصل
ہو جائے گی تو دل کی آنکھین پیدا ہونگی۔ معنی صورت بنجائین گے۔ غائب حاضر ہو جائیگا۔ خبر کو
معاینہ کا رتبہ حاصل ہوگا۔ بندہ جب خدا کے قابل ہو جاتا ہے تو ہر حال مین اُسی کے ساتھ
رہتا ہے۔ خدا اس کو ایک حال سے دوسرے حال کیطرف بدلتا رہتا ہے۔ اور وہ سراسر معنوی
بنجاتا ہے۔ مجسم ایمان و ایقان اور معرفت و قرب و مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ ایسا آدمی روز بلا شب
نور بلا ظلمت۔ صفا بلا کدورت۔ قلب بلا نفس۔ سِر بلا قلب۔ فنا ربلا وجود۔ غیبت بلا حضور
بنجاتا ہے۔ مخلوق سے اور خود اپنی ذات سے غائب ہو جاتا ہے۔ خدا سے محبت رکھنا ان سبکی
بنیاد ہے۔ جب تک تجھ مین اور خدا مین ایسی محبت نہو کلام نکر۔ مخلوق سے چند قدم آگے بڑھجا
کیونکہ ضرر و نفع کچھ نہین پہنچا سکتی۔ تو نے اُسے آزما لیا ہے۔ اور نفس سے چند قدم آگے بڑھجا
اُسکی موافقت نکر۔ بلکہ خدا کی رضا مندی کے لیے اُس سے عداوت باندھ لے کیونکہ تو اُسکا امتحان
کر چکا ہے۔ مخلوق اور نفس دو دریا ہین دو آگ ہین دو ہلاک کرنے والے جنگل ہین ہمت کر۔

اور اس مہلک مقام سے آگے بڑھ جا۔ تاکہ تو ملک الٰہی مین داخل ہو۔ اول مرض ہے اور ثانی دوا اللہ تعالےٰ نے مرض اور دوا دونون چیزین پیدا کی ہین۔ ہر مرض کی دوا خدا کے قبضہ مین ہے اُسکے سوا اور کوئی اُس کا مالک نہین۔ جب تو تنہائی پر صبر کرے گا تو خدا کا اُنس حاصل ہوگا اور جب فقیری پر صبر کریگا تو تونگری ملجائے گی۔ مخلوق چھوڑ۔ اور پھر خالق کیطرف رجوع کر۔ مخلوق اور خالق جمع نہین ہوا کرتے۔ اسی طرح دل مین دنیا اور آخرت کا اجتماع نہین ہوتا۔ رات اور دن سیاہی اور سفیدی اکٹھی نہین ہوتی۔ ایسے اجتماع کا تصور صحیح نہین۔ دل مین یا مخلوق ہے یا خالق۔ دنیا ہے یا آخرت۔ ہان یہ ممکن ہے کہ ظاہر مین مخلوق ہو اور باطن مین خالق۔ ہات مین دنیا ہو اور دل مین آخرت۔ لیکن دونون چیزین دل مین جمع نہین ہوتین۔ اپنے نفس کو دیکھ اور اُسکے لیے ایک کو پسند کرلے۔ اگر دنیا مقصود ہے تو آخرت کو دل سے نکالدے۔ اور اگر آخرت مطلوب ہے تو دنیا کو الگ کردے اور اگر موسلے کو چاہتا ہے تو دنیا و آخرت اور تمام ماسوے کو دل سے باہر کردے کیونکہ جب تک تیرے دل مین ماسوے کا ایک ذرہ رہے گا اُس کا قرب نصیب نہوگا اُسکی محبت اور اُسکی طرف سکون حاصل نہو سکے گا۔ اور جب تک دنیا کا ایک ذرہ دل مین ہوگا آخرت نظر نہ آے گی۔ اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ دلمین موجود رہے گا قرب حق نظر نہ آے گا۔ عقل سے کام لے اور بلا قدم صدق اُسکے دروازہ پر نہ جا کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے۔ تجھپر افسوس کہ مخلوق سے پردہ کرتا ہے۔ خالق سے کیونکر پردہ کریگا۔ تو عنقریب مخلوق کے سامنے رسوا ہوگا۔ تیری جیب اور گھر سے مصنوعی درم نکلینگے۔ اے شکستہ شیشے کے چھوڑدینے والے کل تیری شراب تیرے شیشہ مین ہوگی۔ تب حال کھلے گا۔ اے زہر کھانے والے تیرے جسم مین عنقریب زہر کا اثر ظاہر ہوگا۔ حرام کا مال کھانا جسم دین کے لیے زہر ہے۔ نعمتون پر شکر نہ کرنا جسم دین کے لیے زہر ہے۔ اللہ تعالےٰ فقر اور مخلوق کے آگے سوال اور اُن کے دلون سے رحم اُٹھا کر تجھے عنقریب عذاب دیگا۔ اور اے علم پر عمل نکرنے والے عنقریب تیرا علم تجکو بھلادیگا اور تیرے دل سے اُسکی برکت جاتی رہے گی۔ اے جاہلو اگر تم خدا کو جانتے تو اُسکے عذابون کو ضرور پہچان لیتے۔ اُس سے اور تمام مخلوق سے ادب کے ساتھ پیش آؤ۔ اور بیہودہ گوئی کم کردو۔ بعض صالحین کا قول ہے کہ مین نے ایک نوجوان کو بھیک مانگتے دیکھا اور یہ کہا کہ تم کوئی کام کیا کرتے تو اچھا تھا مجھے اسکی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک رات کا قیام نصیب نہوا۔ اے لڑکے فائدہ مند شغلے بیفائدہ کامون سے روک سکتے ہین۔ نفس کو اپنے قلب سے نکال ڈال بہتری حاصل ہوگی۔ کیونکہ گھری تاریکی یہی ہے۔ اُسکے نکلجانے سے صفائی حاصل ہوجائیگی تو اُسے بدل دے۔ وہ ضرور بدلجائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا

جب تک وہ اپنی حالت آپ نہ بدلے - اے آدمی سُن - اے لوگو سنو - اے مکلفو سُن لو - اے بالغو
اے عاقلو کلام الٰہی اور اُسکے اخبار سنو - وہ سب سے زیادہ سچا ہے - جو بات مکروہ ہو اُسے بدل ڈالو - تاکہ
تم کو محبوب شے حاصل ہو - رستہ فراخ ہے - اے اپاہجو تمہین کیا ہو گیا - کھڑے ہو جاؤ - اور مضبوط
تھامو - عمل کرو - اور غافل نہ ہو - جب تک رسّی تمہارے ہات مین رہے اُس سے نیکیون پر مدد لو
اپنے نفسون پر غالب آجاؤ - ورنہ وہ تم پر غالب آجائین گے - نفس دنیا مین بُری باتون کا
حکم کرنے والے اور آخرت مین ملامت کرنے والے ہین - جو چیز تم کو دنیا مین خدا سے غافل
کر دے اُس سے اسطرح بھاگو جسطرح درندہ سے - اُس سے معاملہ کرو - جو اُس سے معاملہ کرتا ہے
نفع اُٹھاتا ہے - جو خدا کا دوست بنجاتا ہے خدا اُس سے محبت رکھتا ہے جو خدا کا ارادہ رکھتا ہے
خدا اُس کا ارادہ رکھتا ہے - جو خدا سے قرب چاہتا ہے خدا اُس سے قریب ہو جاتا ہے میری
بات سنو اور میرا قول مانو میرے سوا روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہین جو میری
طرح لوگون سے کلام کرے - مین مخلوق کو اُسی کے فائدہ کے لیے بلاتا ہون - اپنے لیے نہین
اور مخلوق ہی کے لیے آخرت کا طالب ہون - مین جو کلمہ کہتا ہون اُس سے میرا مقصود ذات
حق ہے - مجھے دنیا اور آخرت وغیرہ کا کوئی فکر نہین - وہ میرے صدق کو جانتا ہے - اس لیے
کہ غیب دان ہے - میرے پاس آؤ - مین کسوٹی ہون - مین بھٹی اور دار الضرب کا مالک ہون
اے منافق بیہودہ کیون بکتا ہے - تیرا ہزیان بے فائدہ ہے - انانیت کیون کرتا ہے تو ہے کون
تو غیر کو دیکھتا اور اُس سے محبت کرتا ہے اور دعوے یہ ہے کہ مین خدا کو چاہتا ہون - تو اپنے
آپ کو حکم الٰہی پر رضامند کہتا ہے حالانکہ یہ معارضہ ہے تو اپنے نفس کو صابر کہتا ہے حالانکہ
تجکو ایک مچھر بیقرار اور کافر کر دیتا ہے - جب تک تیرا گوشت کثرت آلام و آفات سے اسطرح
کا مردار نہو جائے کہ اُسے آفات کی قینچیان تکلیف نہ دیسکین ہرگز کلام نکر - اس وقت تو برسر خلوت
ہو جائیگا - اور تیرا دل دنیا و آخرت سے خالی ہو کر ان دونون کی طرف سے معدوم ہوگا - احکام
الٰہی بجالانے اور منہیات سے بچنے کے وقت موجود ہو جائے گا - خدا تجکو موجود کریگا اور اُس کا
فعل تیری حرکت و سکون کا باعث ہوگا - اور تو باوجود غیبت اُسکے ساتھ ہوگا - جبتک یہ مقام
حاصل نہو تجکو کسی طرح کا کوئی رتبہ نہین مل سکتا - خدا اپنے بندہ کی صورت کو نہین چاہتا -
بلکہ معنے کو پسند کرتا ہے - وہ کیا ہے توحید و اخلاص - جب دنیا و آخرت کو دل سے الگ کرنا
اور تمام اشیا سے قطع نظر رکھنا - جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو خدا اُسے دوست اور مقرب
اور غیرون کی نسبت عالی مرتبہ کر دیتا ہے - اے خدائے یکتا ہم تیری توحید بیان کرتے
ہین مخلوق سے نجات دے اور ہم تیرے خالص بندے بنتے ہین اپنے فضل و رحمت کی بنا پر

ہمارے دعوے درست کردے۔ ہمارے دلون کو پاک اور کامون کو آسان کر اپنی ذات سے محبت
اور ما سوائے سے نفرت دے۔ ہمارے تمام افکار کو ایک فکر بنادے یعنی فقط تیرا اور دنیا و آخرت مین
تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

سینتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچوین رجب ۵۴۵ھ جمعہ کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بیمارون کی عیادت کرو۔ اور جنازون کے ساتھ جاؤ
کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔ اس سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ مقصود ہے کہ تم آخرت کو یاد کرتے ہو
مگر تم اس سے بھاگتے۔ اور دنیا کو دوست رکھتے ہو۔ عنقریب تمہاری اجازت بغیر دنیا مین اور
تم مین پردہ پڑجائے گا۔ جس چیز سے تم خوش ہو وہ تم سے چھین لیجائیگی۔ اسوقت دوستی کی جگہ
دشمنی اور خوشی کے بدلے رنج ہوگا۔ اے غافل اے کمینے۔ بیدار ہو۔ تو دنیا کے لیے نہین بلکہ
آخرت کے واسطے پیدا ہوا ہے۔ اے ضروریات سے غافل۔ شہوت۔ ولذت اور روپیہ پر
روپیہ جمع کرنے اور ہات پاؤن کو کھیل کود مین مصروف رکھنے کو تو نے اپنا بڑا مقصد سمجھ رکھا ہے
اگر کوئی ناصح آخرۃ اور موت یاد دلاتا ہے تو تو یہ کہتا ہے کہ اس نے میرا عیش مکدر کردیا۔ اور تو ادھر
اُدھر اپنی گردن موڑ لیتا ہے۔ بڑھاپا جو موت سے ڈرانے والا ہے تیرے پاس آگیا ہے تو خضاب
لگا کر اُسے کم یا متغیر کرتا رہتا ہے۔ اجل آجائیگی تو کیا کریگا۔ ملک الموت اپنے معاون لیکر
آموجود ہون گے تو کیونکر روکے گا۔ جب تیرا رزق منقطع اور وعدہ پورا ہوجائے گا تو کیا حیلہ
کریگا۔ اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا عمل پر مبنی ہے۔ اگر تو کام کرے گا تو مزدوری ملے گی۔ اور
نکریگا تو کچھ نملے گا۔ دنیا اعمال اور آفات پر صبر کرنے کا گھر ہے۔ رنج ولعب کا گھر ہے اور آخرۃ
مقام راحت ہے۔ مومن دنیا مین تکلیف اُٹھا کر آخرت مین راحت پاتا ہے۔ تو دنیا مین راحت
حاصل کر رہا ہے توبہ مین دیر کرتا ہے۔ آج سے کل پر۔ اس مہینے سے اُس مہینے
اس سال سے اُس سال پر ٹالتا ہے۔ اسی مین موت آجائے گی تو عنقریب اس پر نادم ہو گا ایسا
نصیحت کیون نمانی۔ اور بیدار کیون نہوا۔ اور جن باتون کی تصدیق کرائی گئی تھی اُنھین سچ
کیون نجانا۔ افسوس تیری زندگی کی چھت کا شہتیر عنقریب ٹوٹنے والا ہے۔ اے غافل تیری
حیات کی دیوارین گرنے کو ہین۔ تو جس گھر مین رہتا ہے وہ اُجاڑ ہو گا اور تو اور مکان مین
چلا جائے گا۔ دار آخرت کو طلب کر۔ اور اپنا اسباب اُدھر لے جا۔ یہ دنیوی اسباب کیا چیز ہے
فی الواقع اسباب نیک اعمال ہین۔ اپنا مال آخرت کی طرف بھیج۔ تاکہ وہان پہنچکر تجکو ملجائے

اے مغرور دنیا - اے بیکار چیزون کا مشغلہ رکھنے والے - اے لشکر کو چھوڑکر گھوڑون وغیرہ کی خدمت
کرنے والے تجھپر افسوس۔ آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہین ہوتی۔ کیونکہ وہ اسکے لیے خادمہ بننا پسند
نہین کرتی - دنیا کو دل سے نکالدے - پھر دیکھ آخرت کیونکر آتی اور کسطرح تیرے دل پر غالب ہوجاتی ہے
جب یہ مرتبہ پورا ہوجائے گا تو قرب آلہی تجکو پکارے گا - اسوقت آخرۃ کو دوست رکھ اور اُسکا طالب
بن - صحت دل اور باطنی صفائی حاصل ہوگی اے لڑکے جب تیرا دل درست ہوجائے گا -
خدا اور فرشتے اور اہل علم گواہ ہوجائین گے - خدا خود مدعی ہوکر دعوے بھی کریگا اور تیرے لیے
شہادت بھی دیگا تو اپنے نفس کے لیے شہادت دینے کا محتاج نہوگا - پھر جب یہ رتبہ حاصل ہوگیا
تو تو ایسا پہاڑ بنجائے گا جسکو نہ ہوائین ہلاسکینگی نہ تیر توڑ سکینگے - اور مخلوق سے ملنا جُلنا کچھ
اثر نکریگا - اور کوئی خدشہ تیرے دلمین نہ آئیگا - اور باطنی صفائی مکدر نہ ہوگی - اے قوم
سب سے الگ ہوجاؤ - جو شخص مخلوق مین قبولیت حاصل کرنیکے ارادہ سے عمل کرتا ہے وہ بھاگا
ہوا غلام اور خدا کا دشمن ہے - خدا اور اُسکی نعمتون کا منکر ہے - محجوب ہے مغضوب ہے - ملعون ہے
مخلوق دل اور نیکی اور دین کو چھین لیتی ہے - تجکو اپنے ساتھ مشرک اور خدا سے غافل بنادیتی ہے
مخلوق تجکو اپنے لیے چاہتی ہے - نہ کہ تیرے لیے - اور خدا تجکو تیرے لیے چاہتا ہے - بس تو جو
تجکو تیرے لیے چاہتا ہے اُسی کو چاہ اور اُسی کے ساتھ مشغول ہو - کیونکہ خدا کے ساتھ رہنا اس سے
بہتر ہے کہ تو اُس سے مشغول رہے جو تجکو اپنے نفع کے لیے چاہتا ہے - اگر تو ضرورت کے لیے کسی
چیز کا طالب ہے تو خدا سے مانگ مخلوق سے نمانگ - مخلوق سے دنیا کا طالب خدا کے نزدیک تمام
مخلوق سے زیادہ مبغوض ہے - اُسکی مدد سے اُسی کی جانب فریاد لے جا - وہ غنی ہے اور تمام مخلوق
فقیر ہے مخلوق اپنے یا غیر کے لیے نہ نفع کی مالک ہے نہ ضرر کی - اُسکی دوستی طلب کر - وہ تجکو چاہیگا -
ابتدا مین تو مرید ہوگا اور وہ مراد لیکن انتہا مین تو مراد بنجائیگا اور وہ مرید بچہ لڑکپن مین اپنی
مان کو ڈھونڈا کرتا ہے مگر جب بڑا ہوجاتا ہے تو خود مان ڈھونڈتی پھرا کرتی ہے - جب تیرا سچا ارادہ
معلوم ہوجائے گا تو وہ تجھے چاہے گا اور جب سچی محبت کھلجائے گی تو وہ تجکو دوست رکھے گا اور تیرے
دل کو رہبری کریگا تجکو مقرب کرے گا - جبکہ تو نے اپنے نفس و ہوا اور شیطان کا ہات دل کی
آنکھون پر رکھ چھوڑا ہے تو کیونکر نجات ملے گی - ان ہاتھون کو الگ کردے - تاکہ حقیقۃ اشیا
نظر آنے لگے - مجاہدہ اور مخالفت کے باعث نفس کو جُدا کردے ہوا و طبیعت و شیطان کا
ہات اُٹھا ڈال - تو خدا کو پا لیگا - ان ہاتھون کو اُٹھا دے خدا مین اور تجھ مین پردے
اُٹھ جائینگے - تو ماسوے اور اپنے نفس اور غیر کو الگ الگ دیکھ لے گا اپنے عیب دیکھکر انسے
بچے گا اور غیر کے عیب دیکھکر اُن سے بھاگے گا جب یہ رتبہ ملجائے گا تو خدا تجکو مقرب بنالیگا

اور وہ چیز عطا کریگا جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی - اور نہ کسی بشر کے دل میں اسکا خطرہ گذرا تیرے قلب و سِر کی بصارت و سماعت تیز کریگا - اُن کو درست رکھے گا اور کرامت کا خلعت پہنائے گا تجکو اپنی ولایت کا والی بنائے گا تیری مدد فرمائے گا تجھے مسلط اور مالک کر دیگا - تمام مخلوق پر تیرا حال کھولدیگا تجکو تیرے دل کا نگہبان بنائے گا - ملائکہ سے تیری خدمت کرائیگا تجھے اپنے نبیوں اور رسولوں کی ارواح کی زیارت کرائے گا - تجھپر مخلوق کی کوئی چیز پوشیدہ نرہیگی - اے لڑکے اس مرتبہ کا طالب رہ - اور اسکی آرزو کر - اور اسے اپنا اعلیٰ مقصد بنالے - طلب دنیا کے مشغلوں کو چھوڑ - دنیا تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی - اور ما سوے اللہ سے تو ہرگز سیر نہوگا - اُس سے مشغلہ کر تاکہ وہ تیرا پیٹ بھردے جب وہ ملگیا تو گویا دارین کی راحت حاصل ہوگئی - اے غافل جو تجھے چاہے اُسی کو چاہ جو تیرا طالب ہو اُس کا طالب بن - جو تجھسے محبت کرے اُس سے محبت کر - جو تیرا اشتیاق رکھے اُس سے مشغلہ رکھ - کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہیں سنا یحبھم ویحبونہ یعنے خدا اُن کو دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو - اور کیا یہ کلام تیرے کانوں تک نہیں پہنچا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں تمہاری ملاقات کا تم سے زیادہ شائق ہوں - تجھے عبادت کے لیے پیدا کیا ہے - کھیل کود چھوڑ دے تجھے صحبت کے لیے بنایا ہے - غیر کے ساتھ مشغول نہو - اُسکی محبت کے ساتھ اور کسی کو نچاہ - غیر کی چاہت لطف و کرم اور مہربانی کے ساتھ جائز ہے - نفس کے ساتھ جائز ہے دل کے ساتھ جائز نہیں - باطن کے ساتھ جائز نہیں - آدمؑ کا دل جب بہشت میں لگ گیا اور وہیں مقام کرنا چاہا تو گیہوں کھانے کے بہانے وہاں سے جدا کیے گئے اور نکالے گئے - اُن کا دل حوا پر مائل ہوا اس لیے تفریق کی گئی - آدمؑ سراندیپ میں رہے اور حواؑ تین سو برس کے فاصلہ پر جدہ میں یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسفؑ کو چاہا - انجام کار دونوں کو جدا کیا گیا - ہمارے پیغمبر علیہ السلام حضرت عائشہؓ کو چاہنے لگے - اس لیے اُن پر بہتان لگا - اور حضور ایک عرصہ تک اُنھیں ندیکھ سکے بس تو اپنی طلب اللہ سے لگا - غیر میں مشغول نہو - اُسکے سوا کسی سے محبت نکر - مخلوق کو دل سے نکالدے قلب کا ایک گوشہ اُسکے لیے خالی کر - اے جھوٹے - اے سستی بھرے اے نماننے والے - اگر تو میری بات قبول کرتا اور میرے کہے پر چلتا ہے تو اپنے لیے عمل کر - اگر نکریگا تو تجھپر غصہ اور حرمان لازم ہے - اللہ تعالی فرماتا ہے ہر امت کیلئے وہی ہے جو اُسنے کمایا اور اُسکی برائیوں کا وبال اُسی پر پڑیگا - اگر تم نیکی کروگے تو اپنے نفس کے لیے - اور اگر برائی کروگے تو وبال اُسی پر ہے - نفس اپنے اعمال کا ثواب جنت میں اور گناہوں کا عذاب دوزخ میں حاصل کرے گا - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ - اور اپنے کپڑے مومنوں کو دو - عجب تو نے پرہیزگار آدمی کو کھانا دیا اور دنیوی

کاموں مین اسکی مدد کی تو گویا اُسکے عمل مین شریک ہو گیا - اور اُسکے ثواب سے کچھ کم نہوا کیونکہ تو نے اسکے ارادہ مین مدد کی - اُس کا بوجھ ہلکا کیا اور اُسے خدا کی طرف چلا یا - اور جب تو نے کسی منافق ریاکار گنہگار کو کھانا کھلایا اور امور دنیوی مین اُسکی معاونت کی تو گویا اُسکے کام مین شریک رہا - اور اُسکے عذاب سے کچھہ کم نہوا - کیونکہ تو نے خدا کے گناہ پر اُسکی اعانت کی - اس لیے اُس کا شر تیری طرف رجوع کر آیا - اے جاہل علم حاصل کر - علم نہو تو عبادت و ایقان مین خیر نہین ہوتی - علم پڑہ اور عمل کر - تاکہ تجکو دنیا و آخرت مین نجات حاصل ہو اگر تحصیل علم و عمل پر تو صبر نکر سکے گا تو نجات کیونکر ہو گی - تو اپنی ذات کو سراپا علم کے حوالے کر دیگا تو علم اپنا تھوڑا سا حصہ تجھے دیگا - بعض علما سے پوچھا گیا کہ تمہین علم کا یہ رتبہ کیونکر حاصل ہوا - جواب دیا کہ کوّے کی سویر - اونٹ کے صبر - خنزیر کی حرص - اور کتے کی خوشامد سے مین بہت سویرے علما کے دروازہ پر جاتا تھا جسطرح کوّا علے الصباح اپنے گھونسلے سے اُڑ جاتا ہے - اور اُن کی ڈالی ہوئی مشقت پر اسطرح صبر کرتا تھا جسطرح اونٹ بوجھ پر - اور طلب علم کا ایسا حریص تھا جیسا خنزیر کھانے کی چیز کا - اور اُنکی اسطرح خوشامد کرتا تھا جسطرح کتا لقمہ کے لیے اپنے مالک کی دروازہ کی - اے طالب علم اس عالم کا مقولہ سُن اور اگر علم و نجات کا ارادہ ہے تو اسپر عمل کر - علم حیات ہے اور جہل موت - عالم باعمل کے لیے جو مخلص اور للّٰہی تعلیم پر صبر کرنیوالا ہو موت نہین ہے - کیونکہ وہ مرتے ہی خدا سے جا ملتا ہے اُسکی زندگی دائمی ہے الٰہی ہمین علم اور اسمین اخلاص نصیب کر

اڑتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر اپنے شیاطین کو اسطرح دُبلا کیا کرو جسطرح کوئی شخص بار بار سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لاد دینے سے اپنے اونٹ کو دُبلا کیا کرتا ہے - اے قوم لا الہ الا اللہ خالص دل سے کہکر اپنے شیاطین کو دُبلا کرو - نہ کہ فقط اس لفظ سے - کلمۂ توحید شیاطین انس و جن کو جلا ڈالتا ہے - کیونکہ یہ شیاطین کے لیے نار اور موحدین کے لیے نور ہے - جبکہ تیرے دل مین چند در چند معبود ہین تو زبان سے لا الہ الا اللہ کیونکر کہتا ہے -

- خدا کے سوا تو جسپر اعتماد رکھے اور بھروسا کرے وہ تیرا بت ہے - دل مین شرک ہو تو زبانی توحید تجکو نفع نہ دے گی - قلب ناپاک ہو تو جسم کی طہارت بیکار ہے - موحد کا شیطان دُبلا ہوتا ہے اور مشرک کو خود اُس کا شیطان دُبلا کر دیتا ہے - اخلاص تمام اقوال و افعال کا

لب لباب ہی کیونکہ یہ اگر اخلاص سے خالی ہین تو بے مغز چھلکے کی مانند ہین۔ چھلکا محض جلانے کے کام کا ہوتا ہے۔ میری بات سن۔ اور اسپر عمل کر۔ اخلاص تیری طمع کی آگ کو بجھادے گا۔ نفس کے تکبر کو توڑ دیگا۔ ایسی جگہہ نہ جا کہ جہان تیری طبیعت کی آگ بھڑک جائے۔ اور دین و ایمان کا گھر تباہ ہو۔ طبیعت اور ہوا و شیطان بھڑک کر تیرے دین و ایمان اور ایقان کو غارت کر دیتے ہین۔ اِن منافقون بناوٹی و طمع کارون کی بات نہ سُن۔ کیونکہ جھوٹی مصنوعی اور طمع کی ہوئی بات کی طرف طبیعت زیادہ لگاؤ کرتی ہے اسکی مثال فطیری اور بے نمک کے آٹے کی سی ہے کہ کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اسکی بنیاد گرادیتی ہے۔ علم کتابون سے نہین بلکہ لوگون کے منہ سے لیا جاتا ہے۔ اُن لوگون کے منہ سے جو مردان حق ہین۔ متقی تارک الدنیا وارث الانبیاء عارف و عامل۔ اور مخلص ہین۔ تقوے کے سوا ہر چیز ہوس اور باطل ہے۔ ولایت دنیا اور آخرت مین پرہیزگارون کے لیے ہے۔ اساس اور بناء دونون جہان مین اُنھین کا حصہ ہے۔ اللہ تعالے اپنے بندون مین سے پرہیزگارون نیک کارون۔ اور صابرون ہی کو چاہتا ہے۔ اگر تیرا خیال درست ہو تو اُن کو پہچانے اُنسے محبت رکھے اور اُنکی صحبت مین رہے خیال اُسی وقت درست ہوتا ہے جبکہ دل معرفت الٰہی سے روشن ہو۔ جب تک معرفت درست نہو اور صحت و خیر ظاہر نہو جائے اپنے خیال سے تسکین حاصل نہ کر۔ محارم سے آنکھین نیچی کر۔ شہوات سے نفس کو روک۔ اکل حلال کی عادت ڈال۔ اللہ کے لیے مراقبہ کرنے سے باطن کی حفاظت کر۔ اتباع سنت سے اپنے ظاہر کو سنوار۔ اس وقت تیرا خیال درست ہو جائے گا اور معرفت الٰہی صحیح طور پر واقع ہوگی۔ مین عقلون اور دلون کی پرورش کرتا ہون۔ نفسون۔ طبیعتون اور عادتون کی نہین کرتا۔ اور اسمین کوئی شیخی نہین اے لڑکے علم سیکھ اور خالص بن تاکہ تو نفاق کے جال اور اُسکی قید سے رہائی پائے۔ خدا کے لیے علم حاصل کر نہ کہ مخلوق اور دنیا کے لیے۔ امر و نہی کے وقت خدا کا خوف اور ڈر تیری طالبعلمی کی علامت ہے مراقبہ کر۔ خدا کے سامنے ذلیل اور مخلوق کے آگے متواضع رہ۔ مگر اُن کے پاس حاجت نہ لیجا اور اُن کے مال کی طمع نہ کر۔ خدا ہی کے رستہ مین دوستی کر اور اُسی کی راہ مین دشمنی رکھ۔ کیونکہ غیر کی راہ مین دوستی فی الواقع عداوت ہے۔ غیر کی راہ مین ثابت قدم رہنا زوال۔ اور غیر کی راہ مین دینا محرومی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایمان کے دو حصے ہین ایک حصہ صبر ہے اور ایک حصہ شکر۔ اگر مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہین کرتا تو سچا مومن نہین ہے۔ اسلام فرمانبرداری کا نام ہے۔ الٰہی توکل اور اپنی طاعت۔ اپنے ذکر۔ اپنی موافقت اپنی توحید سے ہمارے دلون کو زندہ کر دے۔ اور اگر وہ مردان خدا نہون جنکے دلون مین ایسی زندگی موجود ہے اور جو روئے زمین پر یکتا گنے جاتے ہین تو تم ہلاک ہو جاؤ۔ اُن کی دعا کے باعث اللہ تعالے اہل زمین سے عتاب کو رد کر دیتا ہے۔ نبوت کی ظاہری صورت اٹھ گئی ہے مگر

یعنے قیامت تک کے لیے باقی ہے ۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کیون رہتے ۔ اُن مین سے بعض مین
نبوت کے معنے پائے جاتے ہین ۔ جن کا دل ایسا ہے جیسا کسی نبی کا ۔ اور بعض خدا اور رسولون کے
خلیفہ ہین ۔ اُنھون نے استادونکی نیابت مین لڑکون کو قائم کر دیا ہے ۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ عالم پیغمبرون کے وارث ہین ۔ وہ حفاظت و عمل اور قول و فعل کے اعتبار سے وارث
بنائے گئے ہین ۔ کیونکہ قول بلا فعل کسی کام کا نہین ۔ اور بلا گواہ کے دعوے بالکل بیکار ہے ۔
اے لڑکے کتاب و سنت کی ملازمت اُنپر عمل اور عمل مین اخلاص تیرے گواہ ہین مین تمہارے عالمون
کو جاہل ۔ اور زاہدون کو طالب دنیا ۔ اور اُسکی طرف راغب ۔ مخلوق پر متوکل اور خدا سے غافل پاتا ہون
غیر اللہ پر بھروسا رکھنا باعث لعنت ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس کا بھروسا
اپنی جیسی مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے ۔ نیز آپ کا قول ہے جو مخلوق کے سبب معزز ہوا وہ
فی الواقع ذلیل ہو گیا ۔ تو جب مخلوق سے الگ ہو جائیگا تب خالق کے ساتھ ہوگا وہ تیرا نفع
نقصان تجھے معلوم کرا دے گا ۔ تو اُس چیز مین جو تیرے لیے ہے اور اُسمین جو غیر کے لیے ہے تمیز
حاصل کر لے گا ۔ خدا کے دروازہ پر ثبات و دوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم کر لے ۔ دنیا و
آخرت کی بھلائی دیکھ لے گا ۔ جب تک مخلوق اور ریا اور ماسوے اللہ ذرہ برابر دل مین رہیگا
یہ رتبہ حاصل نہو سکے گا ۔ اگر تجھ مین صبر نہین تو دین اور اصل ایمان ندارد ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین صبر کو ایمان سے وہ تعلق ہے جو سر کو بدن سے ۔ صبر کے یہ معنے ہین کہ تو کسی سے گلہ
نکرے اور کسی سبب سے تعلق نرکھے ۔ بلاؤن کو مکروہ نجانے اُن کا زوال نچاہے ۔ بندہ جب فقر و
فاقہ کی حالت مین خدا کے لیے متواضع رہے اور اُسکے ساتھ اپنی مراد ملنے سے صبر کرے ۔ کسی
مباح پیشہ سے ناک نہ چڑھائے ۔ عبادت اور کسب حلال مین دن کو رات کر دے خدا اُسپر نظر رحمت سے
دیکھتا ہے ۔ اُسے اور اُسکے کنبے کو اسطرح غنی کر دیتا ہے کہ اُسکے حساب مین بھی نہین آتا ۔ اللہ
تعالے نے فرمایا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیے کشایش کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی
دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا ۔ تو تچھنے لگانے والے کی مانند ہے کہ غیر کی بیماری کو دور
کرتا ہے اور اپنے خالص مرض کو دفع نہین کر سکتا مین دیکھتا ہون کہ تیرا ظاہری علم اور باطنی جہل
بڑھتا جاتا ہے ۔ توریت مین درج ہے کہ جس کا علم بڑھے اُس کا درد بھی بڑھنا چاہیے ۔ درد کیا چیز ہے
یہی خدا کا خوف اُسکے اور اُسکے بندون کے سامنے ذلیل رہنا ۔ اگر تو عالم نہین ہے تو علم حاصل کر
اور اگر تجھ مین نہ علم ہے نہ عمل ۔ نہ اخلاص ۔ نہ ادب نہ مشائخ سے حسن ظن ۔ تو تجھے کچھ توقع
نہ رکھنی چاہیے ۔ تو نے دنیا اور اُسکی طمع کو اپنا اعلے مقصد سمجھ لیا ہے ۔ تجھ مین اور اُسمین عنقریب
پردہ پڑ جائے گا تجھے اُن لوگون سے کیا نسبت کہ جنھین صرف ایک ہی غم ہے تو باطن مین

خدا کا مراقبہ اسطرح کرتے ہین جسطرح ظاہر مین وہ اعضار کی طرح دل کو سنوارتے ہین - جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو
خواہشون کے قصد سے کفایت ہوجاتی ہے - اُن کے دلون مین صرف ایک خواہش رہجاتی ہے یعنی
طلب الٰہی اُس کا قرب اُسکی محبت - اور کچھہ نہین رہتا **حکایت** بنی اسرائیل ایک مرتبہ کسی سختی
مین مبتلا ہو کر اپنے پیغمبر کے پاس گیے - اور یہ کہا کہ جس بات سے خدا خوش ہو وہ ہمین بتاؤ - تاکہ
ہم اُسے بجالائین - اور یہ سختی دور ہوجائے - پیغمبر نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا - وحی آئی کہ ان سے
کہدو اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو مسکینون کو رضامند رکھو - تم اُنھین خوش رکھو گے تو
مین رضامند ہوجاؤنگا - اور اگر اُن کو ناراض رکھوگے تو مین ناخوش رہونگا - اے عقلمندو
سُن لو - تم ہمیشہ مسکینون کو ناراض رکھتے ہو - اور خدا کی رضامندی چاہتے ہو - اُسکی خوشنودی
حاصل نہوگی - بلکہ تم اُسلئے غضب الٰہی کے گڑھے مین جا پڑوگے - میری سخت کلامی پر ثابت
رہو نجات ہو - ثبات بمنزلہ نبات ہے - مین مشائخ کے کلام اور سخت گوئی سے کبھی نہین بھاگا
بلکہ گونگا اندھا بنا رہا - اُنکی طرف سے مجھپر آفتین پڑتی رہین اور مین خاموش رہا - تو اُنکے کلام پر
صبر نہین کرتا اور نجات کا ارادہ رکھتا ہے یہ ہرگز نہوگا - اور اسمین کچھہ شیخی نہین - نفع یا نقصان
کے متعلق جب تک تو تقدیر کی موافقت نکریگا نجات نملیگی - اپنے نصیب کے متعلق ازالہ تہمت
کے ساتھہ مشائخ کی صحبت اختیار کر اور ہر حال مین اُن کا اتباع اور موافقت کرتا رہ - دارین
کی فلاح حاصل ہوگی - میری بات کو سمجھو اور اُسپر عمل کرو - بلا عمل سمجھہ لینا کسی کام کا نہین -
اور بلا اخلاص عمل کرنا محض طمع ہے - طمع کے سارے حرف خالی ہین - عوام تیرا کھوٹ نہین
پہچان سکتے - البتہ صراف اُسے پہچان لیگا اور پھر عوام معلوم کر کے تجھسے پرہیز کرنے لگین گے - اگر
تو خدا کے ساتھہ صبر کرے تو اُسکے لطف و کرم کے عجائبات نظر آنے لگین - یوسفؑ نے جب اپنی
گرفتاری - عبودیت - قید اور ذلت پر صبر کیا اور فعل الٰہی کی موافقت کی تو
اُن کی شرافت قائم رہی - بادشاہ بن گئے - اور ذلت سے
عزت کی طرف منتقل کیے گئے - موت سے حیات کی جانب واپس آئے - علیٰ ہذا
القیاس - تو اگر شریعت کا تابع اور خدا کے ساتھہ صابر رہے گا اس سے اُمید و بیم رکھے گا نفس و
ہوا اور شیطان کی مخالفت کریگا تو موجودہ حالت سے منتقل کیا جائے گا - مکروہات سے ایسی
حالت کی طرف چلا جائیگا جو فی الواقع پسندیدہ ہوگی - کوشش کر کیونکہ وہ خود تیرے پاس
نہ آسکیگا - حالانکہ اُس کا آنا ضروری ہے - کوشش کر تاکہ خیر دارین حاصل ہو - جسنے ملت مین
کوشش کی اپنے مطلوب کو پالیا - اکل حلال کی کوشش کر کیونکہ یہ تیرے دل کو روشن کریگا
اور اُسکو اندھیرے سے نکالیگا - جو عقل خدا کی نعمتون کی شناخت کرائے - مقام شکر مین قائم

وعیال کا بوجھ تجھے مکدر نکرے۔ اور تو کثرت وقلت۔ تعریف ومذمت۔ اور اقبال وادبار سے متغیر نہو۔
انس وجن۔ فرشتون اور مخلوق کی عقل سے پرے ہوکر اُسکے ساتھ رہے۔ کسی نے کیا اچھا
کہا ہے کہ اگر تو تصدیق کرتا ہے تو فبہا ورنہ ہمین رنج وتعب مین نہ ڈال۔ جس بات کی مین شرح
کر چکا ہون صبر اور صدق اور اخلاص اُسکی بنیاد ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مین نفاق سے کام لون
اور تجھسے نرم کلام کرون جس سے تیرا دل خوش ہو۔ اور تو گمان کرے کہ مین بھی کچھ ہون نہین
ہرگز نہین۔ اسمین کسی طرح کی خوبی نہین۔ مین آگ ہون۔ اور آگ پر سمندر ہی ٹھیرتا ہے جو آگ
ہی مین انڈے بچے دیتا اور آگ ہی مین اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو آفتون
محاہدون۔ محنتون اور قضاؤقدر کے گرزون کی آگ مین سمندر بنکر رہے۔ تاکہ میری مفاصحت
اور سخت کلامی اور اُسپر ظاہر وباطن رکھلے اور چھپے اول خلوت مین دوم جلوت مین سوم
وجوہ مین عمل کرنے پر صبر کر سکے۔ یہ پورا ہو گیا تو خدا کی مشیت وتقدیر سے دنیا وآخرت کی فلاح
حاصل ہوگی۔ مین مخلوق مین سے کسی کے ساتھ محاباۃ کرتا ہون تو وہ اللہ ہی کے لیے اور اُسکے
حقوق مین سے ہے۔ بلا امر الٰہی مین کسی چیز کی طرف توجہ نہین کرتا۔ بلکہ مخلوق سے خدا کا
حق لینے مین اُس سے قوت حاصل کرتا ہون۔ سستی نہین کرتا۔ اپنے نفس کے ساتھ موافقت
کرتا ہون اور اُسے مخلوق کے بارہ مین اپنا موافق پاتا ہون۔ بعض اولیاء اللہ کا قول ہو
مخلوق کے معاملات مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملات مین مخلوق کا ساتھ ندے۔
جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو پھرا وہ پھر گیا۔ مین تیری کیا پرواہ کرون تو خدا کا گنہگار۔ اور اُس کے
اوامر ونواہی کی توہین کرنے والا ہے۔ قضاؤقدر کی بابت اُس سے لڑتا ہے۔ دن رات
اُس سے دشمنی کرتا ہے تو اُس کا معتوب اور ملعون ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین
فرمایا ہے مین اپنی اطاعت سے خوش ہوتا ہون۔ اور جب خوش ہوتا ہون تو برکت دیتا
ہون۔ میری برکت کی کچھ انتہا نہین۔ اور اپنی نافرمانی سے غصہ کرتا ہون اور جب غصہ
کرتا ہون تو لعنت بھیجتا ہون۔ میری لعنت ساتوین پشت تک پہنچتی ہے۔ یہ انجیر کے بدلے
دین بیچنے کا زمانہ ہے۔ طول امل اور قوت حرص کا زمانہ ہے اس بات کی کوشش کر کہ تو کہین
نہو جائے جنکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم اُن کے عمل کیطرف آئے اور اُسے غبار کیطرح
اُڑا دیا۔ جس عمل سے غیر اللہ مقصود ہو وہ اُڑتے ہوئے غبار کی مانند ہے۔ افسوس تیرا
حال عوام سے مخفی ہے۔ مگر خواص سے پوشیدہ نہین۔ تیرا کھوٹ گنوار سے پوشیدہ ہے۔
صراف سے نہین۔ جاہل سے مخفی ہو عالم سے نہین۔ عمل کر اور عمل مین اخلاص سے کام لے
خدا سے لو لگا۔ اور لایعنی سے دل کو چھوڑدے۔ غیر لایعنی مین داخل ہے۔ اُس سے

مشغلہ نکر۔ خاص اپنے نفس کی اصلاح کر تاکہ تُو اسپر غالب آجائے اُسے ذلیل وقید کرے اور اپنی سواری بنا کر دُنیا کے میدان طے کرنے کے بعد آخرت سے جا ملے۔ اور مخلوق سے الگ خالق تک پُہنچ جائے۔ یہانتک کہ جب یہ پورا ہو جائیگا اور تجھے قوت ملیگی تو تو غیر کو اپنی پیٹھ پیچھے سوار کرکے دنیا سے نکال سکے گا۔ اُسے خدا تک پہنچائے گا۔ اور حکمتون کا نوالہ کھلائے گا۔ سچ بولنے کو لازم پکڑلے۔ اور تاویل نکر۔ تاویل کرنیوالا الٹیرا ہوتا ہے۔ مخلوق سے بیم وامید کچھہ نرکھ۔ یہ ضعیف ایمان کی علامت ہے۔ ہمت عالی رکھ۔ بلندی حاصل ہوگی۔ خدا تیری ہمت وصدق اور اخلاص کے مطابق تجھے دیگا۔ کوشش کر۔ درپئے ہو۔ اور طالب بن۔ تجھسے کچھہ نہین ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیے جیسا روٹی کمانے مین محنت اٹھاتا ہے۔ اسیطرح نیک عمل کرنے مین تکلیف سہار۔ شیطان عوام الناس سے اسطرح کھیلا کرتا ہے جسطرح سوار اپنے بچھیرے سے۔ جسطرح کوئی اپنے گھوڑے کو پھرایا کرتا ہی اسیطرح شیطان عوام کو جسطرف چاہے کاوے دیا کرتا ہی۔ اُنکے دلونکی گدی پر چانٹے مارکر جو چاہتا ہے کام لے لیتا ہے۔ اُنھین عبادتخانون سے الگ کرتا مسجدون سے نکالتا اور اپنی خدمت کے لیے کھڑا کر دیتا ہے۔ اور نفس ان کامون مین شیطان کی اعانت اور اُسکے لیے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اے لڑکے اپنے نفس کو بھوک۔ خواہشون سے رُکنے۔ لذتون اور باطل چیزون سے باز رہنے کے کوڑے سے مار۔ اور اپنے دل کے خوف اور مراقبہ کے کوڑے سے خبر لے۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور سِر کا طریقہ بنالے۔ انمین ہر ایک کا ایک مخصوص گناہ ہے۔ ان کو ہر حال مین موافقت اور خدا کی متابعت مین لگائے رکھ۔ اے کم عقل جبکہ تقدیر کا رد اُسکی تبدیل۔ محو۔ اور مخالفت تجھسے ناممکن ہے تو اُسکے خلاف کوئی ارادہ ہی نکر۔ جبکہ تیرے پاس وہی آتا ہے جس کا خدا ارادہ کرتا ہے تو پھر تیرا ارادہ کیا۔ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے اور وہ پورا نہو سکے تو اپنے نفس اور قلب کو مشقت مین نڈال۔ ہر چیز کو خدا کے سپرد کردے۔ توبہ کے ہاتھون سے اُسکی رحمت کے دامن کو تھام لے جب تو اسپر مداومت کریگا تو تیرے دل اور سِر کی آنکھہ سے دنیا زائل ہو جائے گی۔ اُسکی مصیبتین اور ترک لذات وشہوات سب کچھہ آسان ہو جائے گا تو اُسکے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا شکوہ نکریگا الم بلا مین تیرا نفس فرعون کی بیوی آسیہ کی مانند ہو جائے گا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ خدا پر ایمان لے آئی ہے تو فرعون کے حکم سے اُسکے ہات پانون مین لوہے کی میخین ٹھوکی گئین۔ اور کوڑون کی مار ماری۔ آسیہ نے آسمان کیطرف سر اُٹھا کر دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور فرشتے اُسمین گھر بنا رہے ہین۔ اتنے مین ملک الموت روح قبض کرنے آئے اور یہ کہا کہ یہ مکان تیرے لیے ہے۔ آسیہ ہنس پڑین اور اُن سے الم عذاب جاتا رہا۔ اور کہنے لگین الٰہی میرے لیے اپنے پاس جنت مین ایک مکان بنادے۔ اسیطرح تو ہو جائے گا۔ کیونکہ

تو اپنے دل اور یقین کی آنکھہ سے دنیا کو دیکھ لے گا - اور یہان کی بلا و آفات پر صبر کریگا - اپنی طاقت وقدرت سے نکلجائیگا - بیتر الینا دنیا حرکت وسکون سب خدا ہی کی قوت سے ہوگا - اُسکے آگے فنا ہو اور اپنا کام اسے سونپ دے - اپنی اور مخلوق کی نسبت اُس سے موافقت کر - اُسکی تدبیر کے ساتھ تدبیر اُسکے حکم کے ساتھ حکم نکر - اسکے اختیار کے آگے اپنا اختیار ندکھا - جو اس حال کو معلوم کرلیتا ہے وہ غیر کا طالب نہین بنتا - اُسے ما سوے اللہ کی آرزو نہین ہوتی - عقلمند اس حالت کی آرزو کیون نکرے - خدا کی صحبت اس بغیر پوری طرح حاصل نہین ہوتی -

اکتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

یاد رکھ کہ تمام چیزین خدا کی تحریک سے متحرک اور اُسی کے ٹھیرانے سے ٹھیری ہوئی ہین جب اُسکے لیے یہ ثابت ہوگیا تو گویا اُس نے شرک بالمخلوق کے بوجہ سے راحت پائی - اور مخلوق کو اُس سے آرام ملا - کیونکہ وہ ان کو عیب نہین لگاتا - اور اپنے پاس کی کوئی شے اُن سے نہین مانگتا البتہ صرف شرعی مطالبہ کرتا ہے - وہ شرع کی روسے مطالبہ کرتا ہے اور علم کی روسے معذور رکھتا ہے تاکہ علم وحکم دونون جمع ہو جائین - مخلوق مین فعل آلہی کی رویت ایک ایسا عقیدہ ہے کہ جس سے حکم نہین توڑا جا سکتا - وہی تقدیر لکھنے والا ہے اور وہی مطالبہ کرنیوالا - وہ اپنے کام سے سوال نہین کیا جا سکتا - لوگ اپنے اعمال سے ضرور سوال کیے جائین گے - یہ اُس شخص کا عقیدہ ہے جو مسلمان مومن یقین رکھنے والا - موحد - خدا سے رضامند - قضاؤ قدر اور اپنے یا غیر کے متعلق اُسکی صنعت سے موافقت رکھتا ہو

وہ تیرے نفس اور صبر سے بے پرواہ ہے مگر یہ دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے مین کیسے عمل کرتا ہے تصدیق کرتا ہے یا تکذیب - عاشق کسی چیز کا مالک نہین ہوتا - بلکہ سب کچھ معشوق کے حوالے کر دیتا ہے محبت اور ملکیت جمع نہین ہوتی - خدا کا محب جو اُسکی دوستی مین صادق ہو اپنے نفس و مال اور عاقبت کو اُسی کے سپرد کر دیتا ہے - اپنے اور غیر کے متعلق اپنے اختیار کو چھوڑ دیتا ہے اُسکے تصرفات مین اُسے تہمت نہین لگاتا - اس سے جلدی نہین مانگتا - اسے بخیل نہین جانتا - جو کچھ خدا کی طرف سے آتا ہے اسے خوشگوار معلوم ہوتا ہو - اُسکی تمام راہین بند ہوکر صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے - اے محبت الہی کے مدعی جب تک تیرے حق کی تمام راہین بند ہوکر ایک رستہ نرہجائیگا تیری محبت کمال کو نپہنچے گی - بیتر امحبوب عرش سے لیکر روے زمین تک تیرے دل سے مخلوق کو نکالدیگا تو دنیا و آخرت کو نچاہے گا - اپنے سے وحشت اور خدا سے اُنس کریگا - تو لیلی کے عاشق یعنی مجنون کیطرح ہو جائے گا کہ جب اسکے دل مین لیلی کی محبت گہسگئی تو مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ نشین

ہوگیا۔ وحشی جانورون مین جاملا۔ آبادی سے نکلکر اُجاڑ مین جارہا۔ مخلوق کی تعریف و مذمت سے علیحدہ ہوگیا۔ اُسکے نزدیک اُن کا کلام و سکوت اور رضا و غضب برابر تھا۔ ایک دن اُس سے کسی نے پوچھا کہ تو کون ہے جواب دیا۔ لیلی۔ پھر پوچھا کہ کہان سے آیا ہے۔ کہا لیلی۔ پھر سوال کیا کہان جائیگا۔ مجنون نے کہا لیلی۔ وہ ماسوے لیلی سے اندھا اور اُسکے غیر کا تذکرہ سننے سے بہرہ ہو تھا۔ مجنون کسی ملامت گر کی ملامت کے باعث لیلی سے نہ پھرا۔ کسی نے خوب کہاہے کہ جب نفس محبت مین باہم موافقت کر لیتے ہین تو مخلوق کا سمجھانا سرد لوہے کو کوٹنے کی برابر ہے۔ دل جب خدا کو پہچان لیتا اُسے چاہتا اور اُس کا مقرب بنجاتا ہے مخلوق اور اُن کے پاس ٹھیرنے سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ نکاح اور آبادی سے اُسے وحشت ہوجاتی ہے۔ منہ اُٹھا ویرانہ کی طرف چلا جاتا ہے حکم شرع کے سوا اُسے کوئی چیز مقید نہین کرتی۔ شریعت امر و نہی اور دیگر افعال مین تقدیر الہی آنے تک اُسے قید رکھتی ہے۔ الہی ہمین اپنی رحمت کے ہات سے چھوڑ ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا مین ڈوب مرین گے۔ اے کرم اور فہم اور سابقہ نعمتون کے دینے والے ہماری مدد کر۔ **اے لڑکے** جو شخص میرے قول پر عمل نہین کرتا وہ میری بات نہین سمجھتا۔ اور جو عمل کرتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے جب تو مجھسے نیک گمان نہو گا اور میرا کہا نمانیگا اور اُسپر عمل نکریگا تو کیا سمجھے گا۔ تو بھوک کی حالت مین میرے آگے کھڑا ہے مگر میرا کھانا نہین کھاتا تیرا پیٹ کیونکر بھرے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہین مین نے پیغمبر علیہ السلام سے سُنا ہو کہ جو ایک رات بیمار رہکر خدا سے رضا مند اور تکلیف پر صابر رہے۔ گناہون سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے گویا اُسکی مان نے آج جنا ہے تجھسے کچھ نہین ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیے۔ معاذ بن جبلؓ صحابہ سے فرمایا کرتے تھے ٹھیرو۔ تھوڑی دیر ایمان تازہ کرین۔ یعنی ٹھیرو گھڑی بھر ایمان کا لطف حاصل کرو۔ باب قرب مین داخل ہوجاؤ۔ آپ نرمی سے فائز اشیاء کی اطلاع کیجانب اشارہ کیا کرتے تھے۔ چشم یقین سے نظر کرنے کا ایماز فرماتے تھے۔ ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل یقین نہین ہوتا لہذا صحابہؓ نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا کہ معاذ ہمین ایمان لانے کی ہدایت کیا کرتے ہین۔ کیا ہم مومن نہین ہین۔ آپنے فرمایا معاذ کو اُنکی حالت پر چھوڑ دو۔ اے نفس و ہوا اور طبیعت و شیطان اور دنیا کے بندے خدا اور نیک بندون کے نزدیک تیری کچھ قدر نہین۔ بندہ آخرۃ کی طرف خدا التفات نہین کیا کرتا۔ پھر بندہ دنیا کی طرف کیا توجہ کریگا۔ افسوس۔ بلا عمل کیے محض زبانی بکواس سے تو کیا کرسکے گا۔ تو فی الواقع تکذیب کرتا ہے۔ اور اُسے تصدیق جانتا ہے حقیقت مین مشرک ہے اور اپنے آپ کو موحد خیال کرتا ہے۔ باطل کا مون پر دوستی کا معتقد ہے۔ تو اپنی کوڑی کو جو ہر خیال کر رہا ہے۔ تجھسے مجھے یہ کام ہے کہ تجھے جھوٹ سے روکون سچ کا حکم کرون۔

تیرہ پاس قرآن - حدیث اور میرا دل تین کسوٹیاں ہین - جن سے مین تجکو پہچان لیتا ہون پہلی کسوٹی مین تمام صورتین نظر آجاتی
ہین - جب تک تو قرآن حدیث پر پورا عمل نہ ہو دل اس مرتبہ کو نہین پہنچتا علم پر عمل کرنا علم کا نور - صفائی
کی صفائی - جوہر کا جوہر - اور خلاصہ کا خلاصہ ہے - علم پر عمل کرنا دلکو درست اور پاک کر دیتا ہے دلکی
صحت اور پاکی سے اعضا تندرست اور پاک ہوجاتے ہین - جب دل کو خلعت پہنایا جاتا ہے تو تمام
اعضا کو خلعت ملجاتا ہے - جب مضغہ دل صالح ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے - دلکی درستی
اُس سِر کی درستی کی باعث ہوتی ہے جو خدا اور بندہ کے مابین ہے - سِر ایک
پرندہ ہے اور دل اُس کا قفس - قلب ایک طائر ہے اور جسم اُس کا پنجرہ - جسم ایک
جانور ہے اور قبر اُس کا قفس - اور جسم دل کا ایک ایسا پنجرہ ہے جسمین داخل ہونا ضروری بات ہے

بیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین ۱۹ رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے - کہ جو شخص لوگون مین مکرم ہونا چاہے اُسے خدا سے ڈرنا چاہیے - اور
جو قوی تر ہونا چاہے وہ خدا پر توکل کرے اور جسے غنی تر ہونا منظور ہے وہ اُن چیزون پر پورا بھروسا
رکھے جو خدا کے قبضہ مین ہین - جو دنیا و آخرة کی بزرگی کا خواہان ہے وہ خدا کا خوف اختیار کرے
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص زیادہ متقی ہے خدا کے نزدیک وہی زیادہ مکرم ہے - خدا سے
ڈرنے مین کرامت اور معصیت مین ذلت ہے - جو شخص دین الٰہی مین قوت کو دوست رکھتا ہے
اُسکو خدا پر توکل کرنا چاہیے - کیونکہ توکل دلکو درست - قوی - مہذب اور راہ یافتہ کر دیتا
اور اُسے عجائبات کا مشاہدہ کرا دیتا ہے - اپنے درہم و دینار اور اسباب پر بھروسا نکر - یہ تجکو عاجز
اور ضعیف کر دیگا - خدا پر بھروسا رکھ وہ تجکو قوت و مدد دے گا - اور تجھپر مہربانی کرے گا - اور
ایسی جگہہ سے فراخی دیگا کہ تجکو گمان بھی نہوگا - وہ تیرے دل کو مضبوط کر دیگا کہ تجکو دنیا کے آنے
جانے اور مخلوق کے اقبال و ادبار کی ذرا پروا نہوگی - اسوقت لوگون کی نسبت قوی ہوجائے گا -
اور اگر اپنے مال وجاہ اور اہل و سامان پر بھروسا کرے گا تو غضب الٰہی اور اشیاء مذکورہ کے زوال
کے سامنے آجائے گا - کیونکہ خدا غیور ہے وہ تیرے دل مین غیر کو دیکھنا نہین چاہتا - جو دنیا و آخرت
مین غنا کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور اُسکے دروازہ پر کھڑا رہے -
اُس سے شرمائے - غیر کی طرف نظر ڈالنے سے آنکھین بند کرے - اس سے دل کی آنکھین مراد ہین
نہ کہ سر کی - تو اپنے قبضہ کی دولت پر کیونکر بھروسا رکھتا ہے حالانکہ وہ معرض زوال مین ہے
اور خدا پر توکل نہین کرتا - حالانکہ اُسکی ذات لازوال ہے - تیرا جہل تجھے غیر کا سہارا لینے پر

اُبھارتا ہے۔ خدا کا بھروسا پورا غنا اور غیر کا بھروسا کامل فقر ہے۔ اے تارک تقوے تو دنیا وآخرۃ کی کرامت سے محروم کیا گیا۔ اور اے مخلوق وسامان پر بھروسا کرنے والے تو قوت اور دنیا وآخرۃ مین خداداد عزت سے محروم رہا۔ اور اے اپنے مال پر توکل کرنے والے تو دوجہان مین خداداد غنا سے بے نصیب رکھا گیا اے لڑکے اگر تو متقی متوکل مضبوط ہونا چاہتا ہے تو صبر اختیار کر۔ کیونکہ یہ تمام نیکیون کی بنیاد ہے۔ جب صبر کے متعلق تیری نیت درست ہو جائے گی اور تو خدا کے لیے صابر ہو جائے گا تو اُسکی جزا یہ ہوگی کہ تیرے دل مین اُسکی محبت اور دوجہان کی قربت داخل ہو جائے گی۔ خدا کی اُس قضا وقدر سے جسکا ازلی علم خدا کو ہے اور مخلوق مین کوئی اُسکے مٹانے پر قادر نہین موافقت کرنے کا نام صبر ہے۔ یہ بات مومن موقن پر ثابت ہے اس لیے وہ اپنے مقدر پر اضطراری نہین بلکہ اختیاری صبر کیا کرتا ہے۔ پہلے قدم مین صبر کرنا اضطراری ہے اور دوسرے قدم مین اختیاری۔ تو ایمان اور معرفت کا دعوے کیونکر کرسکتا ہے۔ تیرے پاس صبر ہو نہ رضا یہ شے محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی۔ تو جبتک بابِ الٰہی کو نہ دیکھے اور اُسکی چوکھٹ سے تکیہ نہ لگائے تقدیر اور نفع وضرر کے قدمون کی رُوندن پر صبر نکرے ہم سے کلام نکر۔ بات تو جب ہے کہ یہ قدم تیرے جسم کو نہین بلکہ دل کو روندین اور تو اپنی جگہہ سے نہ ٹلے اور اسطرح رہے گویا بیہوش یا جسم بلاروح ہے۔ یہ امر سکون بلاحرکت خمول بلا ذکر اور مخلوق سے الگ رہنے کا محتاج ہے۔ دل اور سِر اور باطن اور معنے کے اعتبار سے غیبت بلا حضور خلق ہونی چاہیے۔ مین بہت کچھہ بیان کرچکا ہون مگر تم کچھہ نہین سنتے۔ مین بہت لمبی چوڑی اور مشرح تقریر کرچکا ہون لیکن تم نہین سمجھتے مین بار بار تمہین دینا چاہتا ہون تم نہین لیتے۔ مین تم کو بہت کچھہ نصیحت کرچکا ہون تم قبول نہین کرتے۔ تمہارے دل کسقدر سخت اور خدا کی معرفت سے جاہل ہین۔ اگر تم اُسے پہچانتے موافق اُسکی ملاقات پر ایمان لاتے موت اور اُسکے مابعد کو یاد رکھتے تو ایسے نہوتے۔ کیا تم نے اپنے مان باپ اور گھر والونکی موت نہین دیکھی۔ کیا تم نے اپنے بادشاہون کا مرنا ملاحظہ نہین کیا۔ پھر اُن سے نصیحت کیون نہ پکڑی۔ اور اپنے نفسون کو طلب اور اُسکے بقا کی محبت سے کیون نہ روکا۔ اپنے دلونکو بدلکر مخلوق کو اُن سے کیون نہ نکالا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک قوم اپنی حالت آپ نہ بدلے۔ تم کہتے ہو کرتے نہین۔ عمل کرتے ہو مگر خالص طور پر نہین کرتے غافل ہو۔ اور خدا کے سامنے بے ادبی نکرو۔ قوت پکڑو۔ ثابت رہو۔ قائم ہو جاؤ محکم سوچو۔ تم جن مشغلون مین ہو یہ آخرت مین نفع نہ دینگے۔ تم اپنے نفسون کے حق مین بخیل ہو اگر اُن پر کرم کرتے تو ایسی چیز حاصل کرتے جو آخرت مین نفع دیتی۔ تم اُس چیز مین مشغول ہو جو زوال پذیر ہے۔ اس لیے زائل نہونے والی چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔ اموال اور

اولاد و ازواج جمع کرنے مین مشغول نہو۔ عنقریب اُن مین اور تم مین پردہ پڑجائے گا۔ طلب دنیا اور مخلوق کے وسیلہ سے معزز ہونے مین مشغول نہو۔ یہ خدا کے عذاب کو ذرا بھی دفع نکرسکینگے۔ تیرا قلب شرک کے باعث ناپاک۔ خدا کے معاملہ مین شک اور بہرحال اُسپر تعرض کرنے والا ہے۔ اُسنے یہ جانکر تجھے مبغوض رکھا اور نیک لوگون کے دلون مین تیری دشمنی ڈالدی۔ بعض اولیاء اللہ گھر سے آنکھون پر پٹی باندہ کر نکلا کرتے تھے اور لڑکا انگلی پکڑے رہتا تھا۔ اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ کہا کہ خدا کے منکر کو دیکھنا نہین چاہتا۔ ایک دن وہ آنکھین کھولکر گھر سے نکلے۔ اور کافر کو دیکھا۔ غش کھاکر گر پڑے۔ دیکھو اس شخص مین خدا کے لیے کسقدر غیرت کا مادہ موجود تھا تو کیونکر غیر کی عبادت اور اُسکے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اُسکی نعمتین کھاتا اور کفر کرتا ہے۔ مسلمانو تم اس کا کچھ خیال نہین کرتے۔ بلکہ کافرون کے ساتھ کھاتے اور اُن کے جلسون مین بیٹھتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دل مین ایمان اور خدا کے لیے غیرت نہین رہی۔ توبہ استغفار کو لازم کرلو۔ اور خدا سے شرماؤ۔ بیحیائی کا جامہ اُتار ڈالو۔ اُسکے آگے دلیری نکرو۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو۔ پھر اُن مباحات سے جو ہوا و شہوت کے متعلق ہون پرہیز کرو۔ کیونکہ ہوا و شہوت کے ساتھ کھانا تم کو خدا سے روکیگا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے مومن اپنے قیدخانہ مین کیونکر خوش رہ سکتا ہے ہرگز نہین رہتا۔ لیکن اُسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ ظاہر مین خوش رہتا مگر باطن اور خلوت اور معنے کے لحاظ سے آفتین اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی رہتی ہین۔ کپڑون کے نیچے اُسکے زخمون پر پٹی بندھی رہتی ہے۔ وہ اپنے زخمون کو تبسم کے کرتے سے ڈھانکے رہتا ہے۔ ایسے ہی خدا فرشتون مین اُسپر فخر کیا کرتا ہے۔ تمام فرشتے اُسکی طرف اُنگلیان اُٹھاتے ہین۔ وہ دین الٰہی کی دولت کا سانپ ہے۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کے ساتھ صبر کرتے اور اُسکی تقدیر کے کڑوے گھونٹ پیتے رہتے ہین۔ یہانتک کہ خدا اُن کو محبوب بنالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ خدا صابرون کو دوست رکھتا ہے۔ اپنی محبت کے سبب تجھے آزماتا ہے۔ تو جسقدر اوامر بجا لائیگا اور منہیات سے بچیگا اسی قدر محبت زیادہ ہوگی۔ اور جتنا صبر کرے گا اُتنا ہی قرب الٰہی بڑہے گا۔

بعض اولیاء اللہ کا قول ہے کہ خدا اپنے دوست کو عذاب دینے سے انکار کرتا ہے مگر اُسے آزماتا اور صبر دیدیا کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین گویا دنیا ہے ہی نہین اور گویا آخرت ہمیشہ رہیگی۔ اے دنیا کے طالبو۔ دنیا کے چاہنے والو۔ میرے پاس آؤ۔ مین تم کو اُسکے عیب بتاؤن اور خدا کا رستہ دکھاؤن۔ اور اُن لوگون سے ملاؤن جو خدا کے طالب ہین۔ تم مُلہوس ہو۔ میری بات سنو۔ اُسپر عمل کرو۔ اور خالص عمل کرو۔ اگر تم میری بات سمجھلو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ تو علیین کیطرف اُٹھائے جاؤ گے۔ وہان تم میری طرف دیکھوگے

اور یہ اصل کلام پر نگاہ ڈالو گے۔ مجھے دعا دو گے۔ سلام کرو گے۔ اور جو کچھ مین کہتا ہون اُسکی حقیقت معلوم کرلو گے اے قوم اپنے دلون سے میری نسبت تہمت کا خیال اُٹھالو۔ مین کھلاڑی اور طالب دنیا نہین ہون۔ حق کہتا۔ اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہون۔ مین تمام عمر صالحین سے نیک گمان رہا۔ اور اُنکی خدمت کرتا رہا۔ یہی بات مجکو نفع دے رہی ہے۔ مین تم سے اپنے وعظ و نصیحت کی اُجرت نہین مانگتا۔ میرے وعظ کی قیمت عمل کرنا ہی۔ یہ کلام خلوت اور اخلاص کے لائق ہی۔ حیلون اور اسباب کے منقطع ہونے سے نفاق جاتا رہتا ہے۔ ایمان و ایقان کو لباس پہنا نہ کہ نفس اور خواہش کو۔ مؤمن پر صرف کرنا چاہیے نہ کہ منافق پر اے قوم ہوسون اور جھوٹی آرزوؤن کو چھوڑ دو۔ ذکر الٰہی مین مشغول رہو۔ وہ بات کہو جو تم کو نفع دے۔ ضرر رسان کلام نکرو۔ اگر تو بولنا چاہے تو پہلے یہ سوچ لے کہ کس چیز کے متعلق کلام کرتا ہے۔ اور پھر نیک نیتی کے ساتھ کلام کر۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جاہل کی زبان دل کے آگے اور عالم و عاقل کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ تو گونگا بنا رہ۔ خدا جب چاہے گا تجکو گویائی عنایت کرے گا۔ جب کسی کام کے لائق دیکھے گا تجھے تیار کر دیگا۔ اُسکی صحبت بالکل گونگا رہنا ہے۔ جب یہ گونگا پن تمام ہو جائے گا تو بشرط مشیت خدا کی طرف سے گویائی حاصل ہوگی۔ یا آخرۃ تک برابر یہی حالت رہیگی۔ پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کہ جو خدا کو پہچانتا ہے اُسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے یہی مطلب ہے۔ خدا پر کسی شے کے متعلق اعتراض کرنے سے عارف کی ظاہری و باطنی زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ بلا منازعۃ موافق بنجاتی ہے۔ غیر کیجانب دیکھنے سے اُسکے دل کی آنکھین پھوٹ جاتی ہین۔ اُس کا سر پارہ پارہ۔ تمام کام لاشے۔ اور اول متفرق ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے وجود سے نکلجاتا ہے دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ نام و نشان مٹجاتا ہے۔ پھر جب خدا چاہتا ہے اُسے زندہ کرتا ہے۔ گم ہونے کے بعد موجود کر دیتا ہے گویا دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ فنا کے ہات سے مارتا اور بقا کے ہات سے پیدا کرتا ہے تاکہ اُسکی ملاقات کا طالب ہو۔ پھر دوبارہ بھیجتا ہے تاکہ مخلوق کو فقر سے غنا کی طرف بلائے۔ غنا وہی ہے۔ جو خدا اور اُسکے اتصال سے حاصل ہو۔ خدا سے دوری اور غیر اللہ سے استغنا حاصل کرنا فقر ہے غنی وہ ہے جس کا دل قرب الٰہی کی فحمندی حاصل کرے اور فقیر وہ ہے جسکے پاس یہ دولت نہو جو اس غنا کا ارادہ رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ دنیا و آخرت۔ اور ماسوے اللہ کو چھوڑ دے۔ ان اشیاء کو رفتہ رفتہ دل سے نکال ڈالے۔ اس قلیل چیز کے ساتھ جو تمہارے پاس ہے مقید نہ بنو۔ یہ تو تمہارے لیے توشہ ہے۔ اسے خدا کے رستہ کا توشہ بناؤ۔ اُس نے تمہارے نعمتین اس لیے بنائی ہین کہ تم اُنھین خدا کی طرف منسوب کرو۔ اور اُسکے وجود پر استدلال کرو اور علم اس لیے ہے کہ اُس پر عمل کرو۔ اور اُسکی روشنی سے ہدایت پاؤ۔ الٰہی ہمارے

دلون کو اپنی طرف ہدایت کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

اے لڑکے اگر فلاح چاہتا ہے تو خدا کی موافقت مین اپنے نفس کی مخالفت کر۔ طاعت مین نفس کا موافق اور گناہ مین اُس کا مخالف رہ۔ تیرا نفس معرفت مخلوق سے اور مخلوق معرفت خالق سے حجاب کا باعث ہو۔ تو جب تک نفس کے ساتھ رہے گا تو مخلوق کو اور جب تک مخلوق کے ساتھ رہے گا تو خالق کو نہ پہچان سکیگا۔ پھر جب تک دنیا کا ساتھ دے گا تو آخرت کو اور جب تک آخرۃ کا ساتھ دے گا تو خدا کو نہ دیکھے گا۔ مالک و ملوک جمع نہین ہوتے۔ اور جسطرح دنیا و آخرۃ کا اجتماع نہین ہو سکتا اسی طرح خالق و مخلوق کا اکٹھا ہونا ممکن نہین۔ نفس برائیون کا حکم دیا کرتا ہے یہ اُسکی جبلت ہے۔ اسے چند در چند عرصہ کیلئے الگ کردے تاکہ قلب کے مطابق عمل کرنے لگے۔ بہر حال اُسے مجاہدہ مین ڈال۔ اور اُسکے لیے اس آیۃ کو حجت نہ بنا۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ یعنے خدا نے نفس کو اُسکے تقوے اور فجور کا الہام کیا ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے پگھلا دے۔ وہ پگھلنے اور فنا ہونے کے سبب قلب کی طرف قرار پکڑے گا۔ پھر قلب ہر چیز کیطرف اور ہر چیز خدا کی طرف مطمئن ہو کر رہے گا۔ اور سب کو وہین سے فیض حاصل ہوگا۔ اور جب نفس کے پگھلانے کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہو جائے گا تو اللہ تعالی تیرے دل مین ندا کرے گا۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا یعنے اپنے نفس کو نہ مارو اللہ تمپر مہربان ہے۔ یہ خطاب آلہی نفس کی طہارت اُسکے شر کو دفع کرنے اور دل کو طاعت اور ذکر اللہ سے قوت دینے کے بعد آتا ہے۔ یہ بات حاصل نہو تو باوجود کدورت و شرارت قرب کی امید نرکھ۔ کیونکہ جب نجاستون سے پاک نہین تو بادشاہ کا قرب کیونکر ملسکتا ہو۔ اُسکے امیدین کم کر۔ تیرے ارادون کا مطیع ہو جائے گا۔ اُسے پیغمبر علیہ السلام کی فرمائی ہوئی نصیحتین سُنا۔ آپ فرماتے ہین جب تو صبح کرے تو اپنے دل مین شام خیال نکر۔ اور جب شام کرے تو صبح کی امید نرکھ۔ تجھے کیا معلوم ہے کہ کل تیرا نام زندون کی فہرست مین ہوگا یا مُردون کی۔ تو غیرون کی نسبت اپنے نفس پر زیادہ مہربان ہے اور تو نے اُسے ضایع کر رکھا ہے پھر غیر اُسپر مہربان اور اُسکی حفاظت کیونکر کرے گا تیری امید و حرص کی قوت نے تجکو اُسکے ضایع کرنے پر اُبھار رکھا ہے۔ امید و نکمی کی حرص کی کوتاہی۔ ذکر موت۔ مراقبۂ الہی۔ صدیقون کے انفاس و کلمات سے نفس کا علاج اور رات دن خالص ذکر کرنے مین کوشش کر۔ اُس سے یہ کہا کر کہ تیری نیک کمائی تیرے لیے اور تیرے

جا صلکر وہ گناہون کا بوجھ تجھی پر ہے۔ تیرے ساتھ کوئی اور ہرگز عمل نکریگا۔ اور نہ اپنے عمل مین سے تجھے کچھ دیگا۔ عمل اور مجاہدہ ضروری چیز ہے۔ منع کرنیوالا تیرا دوست اور اغوا کرنے والا دشمن ہے۔ مین تجکو خالق کے نہین بلکہ مخلوق کے پاس دیکھتا ہون۔ تو نفس و مخلوق کے حقوق ادا کرتا اور خدا کا حق ساقط کردیتا ہے۔ اُسکی نعمتون پر غیر کا شکر ادا کرتا ہے۔ اُسکے سوا تجھے یہ نعمتین کس نے دی ہین تاکہ تو اُس کا شکر اور اُسکی عبادت کرے۔ اگر تجھے اس کا علم ہے کہ تمام موجودہ نعمتین خدا ہی کیطرف سے ہین تو شکر کدھر گیا اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ تیرا خالق ہے تو امتثال اوامر و نواہی۔ اور بلاؤن پر صبر کرنے مین اُسکی عبادت کدھر گئی۔ نفس سے مجاہدہ لے تاکہ تجھے ہدایت نصیب ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنی راہ دکھادیتے ہین۔ دوسری آیت ہے اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا تمہاری اعانت کریگا اور تمہارے قدمون کو مضبوط کردیگا۔ اُسے ڈھیل نہ دے اور اُسکی اطاعت نکر۔ نجات پائے گا۔ اُسکے روبرو نہ ہنس۔ اور سو باتون مین ایک کا جواب دے۔ تاکہ وہ مہذب۔ مطمئن۔ اور فارغ ہوجائے۔ جب وہ تجھے خواہشون اور لذتون کا طالب ہو تو دیر نہ کر۔ اُسے ڈھیل دے۔ اور سمجھا دے کہ اس کا وعدہ جنت مین ہے۔ منع کی تلخی پر اُسے صبر دلا۔ تاکہ اُسے غیب سے بخشش ملے۔ جب تو اُسے صبر دلا کر خود صبر کریگا تو خدا اُسکے ساتھ ہوجائے گا کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ خدا صبر کرنیوالون کے ساتھ ہے۔ اُسکی کوئی بات نسان۔ کیونکہ وہ برائی کے سوا اور کسی چیز کا حکم نہین کرتا اُسے مخالف جواب دیا کر کیونکہ مخالفت مین اُسکی اصلاح متصور ہے۔ اے ارادۂ معرفت الٰہی کے مدعی اور

نفس کے ساتھ ٹھیر لینے والے تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے نفس اور حق جمع نہین ہوتے۔ دنیا و آخرت کا اجتماع ناممکن ہے۔ جو نفس کے ساتھ ٹھیرتا ہے وہ خدا کے ساتھ نہین ٹھیر سکتا۔ اور دنیا کے پاس ٹھیر لینے والے سے آخرت کے پاس نہین ٹھیرا جاتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ جسنے دنیا کو محبوب رکھا آخرت کو ضرر پہنچایا۔ اور جسنے آخرت سے دوستی کی اُسنے اپنا دنیوی نقصان کیا۔ صبر کر۔ جب تیرا صبر کامل ہوگا تو رضا کامل ہوجائے گی۔ فنا تیرے سامنے آجائے گی۔ اور سب کچھ تیرے نزدیک خوشگوار ہوجائے گا۔ سب چیزین شکر کیصورتین پلٹ آئینگی۔ بعد قرب ہوجائے گا۔ اور شرک توحید بنجائے گا۔ پھر تو مخلوق کیطرف سے نہ ضرر پائیگا نہ نفع۔ تجھے کوئی ضد نظر آئے گی۔ تمام ابواب و جہات متحد ہوجائین گے۔ ایک جہت کے سوا کچھ نہ دکھائی دیگا۔ اس حالت کو اکثر آدمی نہین سمجھ سکتے۔ یہ بات لاکھون مین ایک آدھ کو نصیب ہوتی ہے اسے لڑکے اس بات مین کوشش کر کہ تو دنیا مین خدا کے سامنے مرے۔ اور تیرا نفس جسم سے روح نکلنے سے پہلے مرجائے۔ اسکی موت صبر اور مخالفت سے عنقریب

اس کا انجام اچھا ہوگا - تیرا صبر فنا ہو جائے گا مگر اسکی جزا فنا نہو گی - مین نے صبر کیا اور اس کا
انجام اچھا پایا - مین مرگیا اُسنے مجھے زندہ کیا - اور پھر مارا - مین غائب ہوگیا اُسنے مجھے ڈھونڈ نکالا
مین اُسکے ساتھ ہلاک ہوا اور اُسی کے ساتھ مالک بن گیا - مین نے ترک اختیار و ارادہ کی بابت اپنے
نفس سے مجاہدہ کیا - یہانتک کہ مجھے یہ مرتبہ ملگیا - اب تقدیر مجھے کھینچتی - احسان خداوندی میری
مدد کرتا - اُس کا فعل مجھے حرکت دیتا - غیرت مجھے بچاتی - ارادہ میرا ساتھ دیتا سابقہ کرم میرے
آگے آتا اور خدا مجھے بلند کرتا ہے - افسوس تو مجھسے بھاگتا ہے حالانکہ مین تیرے نفس کا نگہبان
ہون - اُسکی حفاظت کرتا ہون - تیرا ٹھکانا میرے پاس ہے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا - اے سخت
جاہل حج سے پہلے میرے پاس آ - پھر بیت اللہ کا قصد کر - مین کعبہ کا دروازہ ہون آ -
تاکہ مین تجکو ارکان حج سکھاؤن - اور ایسی بات بتاؤن کہ جسکے وسیلہ سے تو رب کعبہ کے ساتھ خطاب
کر سکے - جب غبار منقطع ہو جائے گا تو تم حقیقت کو معلوم کر سکو گے - اے سیاست کرنیوالو میرے
پاس بیٹھو - میرے سبب قوت حاصل کرو - مین خدا کی طرف سے قوت دیا گیا ہون - اہل اللہ
تم کو اُسی چیز کا حکم دیتے ہین جسکا خدا نے حکم دیا ہے اور اُسی سے روکتے ہین جس سے خدا نے
روکا ہے - تمہاری نصیحت اُن کے سپرد کیگئی ہے - وہ اس معاملہ مین امانت ادا کرتے ہین -
دار حکمت مین عمل کرو - تاکہ دار قدرت مین پہنچ جاؤ - دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت - حکمت
آلات اور اسباب و سامان کی محتاج ہے - قدرت کسی چیز کی محتاج نہین - خدا نے یہ اسلیے
کیا ہے کہ دار قدرت دار حکمت سے ممتاز رہے - آخرت مین تکوین بلا سبب ہے - وہان اعضائے بدن
بولین گے - اور خدا کے سامنے اُن گناہون کی گواہی دینگے جو تم نے کیے ہین - تم چاہو یا نہ چاہو
قیامت کے دن پردے کھلجائین گے - مخفی چیزین ظاہر ہونگی - ارتکاب حجۃ کے لیے دوزخ تیز
ہو جائیگا جسکا دل سرد ہوگا - فکر کی زبان سے اپنی کتاب پڑھو - پھر گناہونسے توبہ کرو اور نیکیون کا
شکر ادا کرو - معاصی کے دفتر کو اکٹھا کرو - اور اُن کی سطرون پر توبہ کا قلم پھیر دو - اے لڑکے
تونے میرے ہات پر اور میری صحبت مین توبہ کی جب تو میرا کہا نہین مانتا تو اس سے کیا نفع ہوگا
تو معنی کیطرف نہین - بلکہ صورت کی طرف راغب ہے - جو شخص میری صحبت چاہتا ہے وہ میری بات
مانے اور عمل کرے - میری طرح پھرے ورنہ میری صحبت مین نرہے - کیونکہ وہ نفع سے زیادہ
نقصان اُٹھائے گا - مین عمدہ دسترخوان ہون - کوئی شخص مجھے کھانا نہین چاہتا - مین کھلا ہوا
دروازہ ہون مگر کوئی داخل نہین ہوتا - مین تمہارا کیا علاج کرون - کہان تک کہون
تم کچھہ نہین سنتے - مین تم کو اپنے لیے نہین بلکہ تمہارے ہی لیے چاہتا ہون -
مین تم سے امید و بیم کچھہ نہین رکھتا - ویرانہ اور آبادی مین فرق نہین سمجھتا -

باقی اور ہست غنی اور فقیر بادشاہ اور غلام کو جدا نہین جانتا - حکم غیر کے قبضہ مین - جب نے محبت دنیا جب دل سے نکالدی تو یہ مرتبہ حاصل ہوگیا جب دل مین محبت دنیا موجود ہے تو تیری توحید کیونکر درست ہو سکتی ہے - کیا تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سُنا کہ دنیا کی محبت تمام گناہونکی جڑ ہے - تو جب تک مبتدی - عبادت کر نیوالا طالب اور سالک رہے گا تو حب دنیا تیرے حق مین تمام گناہونکی اصل ہوگی - اور جب تیرے دل کی سیر منتہی ہو کر قرب الٰہی تک پہنچ جائیگی تو تجھے تیری تقدیر محبوب معلوم ہوگی - اور غیر کی قسمت مبغوض - تیری تقدیر تجھے اسقدر پیاری ہوگی کہ علم ازلی کے ثابت کرنے کے لیے تو اپنا حصہ اچھی طرح لے سکیگا اور اُسپر فارغ ہو کر غیر کیطرف التفات نکریگا - تیرا دل خدا کے سامنے موجود رہے گا - اور تو دنیا مین اسطرح پھرے گا جسطرح اہل جنت بہشت مین - اب خدا کیطرف سے تیرے نام جو حکم جاری ہوگا وہ تجھے اچھا معلوم ہوگا - کیونکہ تو اُسکے ارادہ سے قصد کرتا اُسکے اختیار سے مختار بنتا اور اُسکی قدرت سے پھرتا ہے - تیرا دل ماسوے سے الگ ہو جاے گا - دنیا و آخرۃ تجھسے ایکطرف ہوگی - پھر تیرا اپنے حصہ کو لینا اور اُسے محبوب رکھنا اُسی کے حکم سے ہے تیرے اختیار سے نہین - ریاکار اور اپنے عمل پر مغرور منافق دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کیا کرتا ہے - موٹا کھاتا پہنتا ہے - مگر وہ ظاہری و باطنی تاریکی مین ہے - اپنے دل سے ایک قدم خدا کی طرف نہین چلتا - وہ عمل کرنیوالون اور رنج اُٹھانیوالون مین سے ہے - اسکی باطنی خصلت صدیقین اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ صالحین کو معلوم ہے - آج اُسکو دنیا کے خاص لوگ جانتے ہین کل عوام مین رسوائی ہوگی - خواص اُسے دیکھکر دلون مین بُرا جانتے ہین - مگر خدا کے حکم سے پردہ پوشی کرتے ہین - باوجود نفاق اہل اللہ کا مقابلہ نکر - تو نفاق سے خالی نہین - تو جب تک زُنار توڑ کر تجدید اسلام نکرلے - توبہ تیرے دل مین مضبوط نہوجائے - اور جب تک تو طبیعت - خواہش - وجود - حصول - منافع احد و دفع ضرر کے گھر سے باہر نہ نکل آئے ہمسے کلام نکر - تو جب تک ترک نفس و ہوا و طبیعت کے ساتھ دروازہ پر آجا اور اپنے دل کو دہلیز مین اور سر کو کسی گوشہ مین باد شاہ کے بچھوڑے اہل اللہ سے نہ بول - بنیاد ڈالنے مین جلدی کر - اور جب اسے مضبوط کر چکے تو جلدی سے دیوار بنالے - بنیاد کیا ہے دین اور دل کی سمجھ - نہ کہ فقہ اللسان - دلکی سمجھ خدا سے اور فقہ اللسان مخلوق اور اُن کے بادشاہون سے قریب کر دیتی ہے دلکی سمجھ تجکو مجلس قرب الٰہی مین صدر نشین بنادے گی - بلند کریگی - اور تیرے قدم خدا کی طرف بڑھاے گی - افسوس تو اپنا وقت طالبعلمی مین ضائع کرتا ہے - اور علم پر عمل نہین کرتا - بس تو جہل کے قدم پر ہوس مین مبتلا ہے - دشمنان خدا کی خدمت اور اُن کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ تجھسے اور تیرے شریکون سے بے پرواہ ہے - وہ تجھسے کسی شریک کو پسند نہین کرتا - تو نہین جانتا کہ تو اُس کا بندہ ہے جسکے قبضہ مین تیری لگام ہے اگر فلاح کا ارادہ ہے تو دلکی انکھ خدا کو سونپ دے

اور اسپر حقیقی توکل کر۔ ظاہر و باطن سے اُسکی خدمت کرتا رہ۔ اُسپر تہمت نہ لگا۔ وہ غیر متہم ہے۔ تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے تو نہین جانتا۔ خدا کے آگے سکوت۔ گمنامی آنکھین بند رکھنے۔ سر جھکانے اور گنگ رہنے کو لازم کرلے۔ یہانتک کہ اُسکی طرف سے بولنے کا حکم آئے۔ اب تو اُسکے ارادہ سے بولیگا نہ کہ اپنے ارادہ سے۔ اسوقت تیرا بولنا دلی بیماریونکی دوا شفائے اسرار۔ اور عقلون کے حق مین روشنی کا باعث ہوگا۔ الٰہی ہمارے دلون کو روشن کر اور اُن کو اپنا رستہ دکھا۔ ہمارے اسرار کو صاف اور اپنے سے قریب کردے۔ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؁

چوالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین[۱۳] رجب ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

مؤمن دنیا مین غریب ہے۔ زاہد آخرت مین۔ اور عارف ماسوے اللہ مین۔ مؤمن دنیا مین بمنزلہ قیدی ہے اگرچہ اُس کا رزق فراخ اور مکان وسیع ہو۔ اُسکے گھر والے اُسکے مال وجاہ مین اپنے پھرتے ہین۔ اُسکے گرداگرد آکر خوش ہوتے اور ہنستے ہین مگر وہ بلحاظ باطن قیدخانہ مین ہے۔ اسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ اُسنے دنیا کو پہچانکر طلاق دیدی ہے پہلی مرتبہ ایک طلاق دی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اغیار ارادہ نہ بدلدین۔ اسی حالت مین آخرت نے اپنا دروازہ کھولا۔ اور اُسکے حسن وجمال کی بجلی چمکی۔ مؤمن نے دنیا کو دوسری طلاق دیدی۔ اسوقت دنیا مکر رآئی اور گلے سے لپٹ گئی۔ اُس نے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرۃ کا ہورہا۔ اب نور الٰہی کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور مؤمن نے آخرت کو طلاق دیڈالی۔ دنیا نے پوچھا میان تم نے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ جواب ملا کہ مین نے تجھسے اچھی چیز دیکھ لی تھی۔ پھر آخرۃ نے سوال کیا کہ مجھے کیون طلاق دیدی۔ مؤمن نے کہا کہ تو نوجوان اور صورت والی ضرور ہے مگر غیر اللہ ہے اس لیے تجھے طلاق کیون ندیتا۔ اسوقت اُسکے لیے معرفت الٰہی محقق ہوجاتی ہے۔ اور وہ ماسوے سے بالکل آزاد ہوجاتا ہے۔ دنیا اور آخرت دونون سے بیگانہ ہوتا ہو۔ سب سے غائب اور بالکل عالم محویت مین رہتا ہے۔ دنیا اُسکی خدمت مین آکھڑی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو اپنی خادمہ جانتا ہے حرم نہین سمجھتا دنیا اُسکے کام کے لیے تیار کھڑی رہتی ہے۔ اور اُس زینت و آرایش سے خالی ہوتی ہے جسکے ساتھ وہ اہل دنیا کے سامنے پیش آتی ہے یہ اس لیے کہ مؤمن اُدھر متوجہ نہو جائے۔ بیگم جب کسی کو چاہے ملتی ہے تو اُسکے تحفے بڑھیا عورتون اور کالی کلوٹی لونڈیون کے ہات اُسکے پاس پہنچا کرتے ہین کیونکہ بیگم اُس مرد کی حفاظت اور اُسپر غیرت کیا کرتی ہے۔

خدا کی طرف سراپا متوجہ ہوجا۔ کل آیندہ کو کل گذشتہ کے پاس چھوڑ دے۔ کیا تعجب کل آیندہ
ایسی حالت مین آئے کہ تو مر چکا ہو۔ اے غنی اپنے غنا کے باعث خدا سے بے پروا نرہ۔ شاید کہ
تو فقیر ہو جائے۔ کسی شے کے ساتھ نہو بلکہ خالق الاشیاء کے ساتھ رہ اُسکی مانند کوئی شے نہین
ہو سکتی۔ اور اسکے غیر کیطرف قرار نہ پکڑ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ خدا سے ملاقات کیے بغیر مومن
کو راحت نہین ملتی۔ جب تیرے اور مخلوق کے تعلقات جاتے رہے اور خدا سے تعلق ہو گیا تو یہ سمجھ کہ
اُسنے تجکو پسند کر لیا۔ اُسکے پسند کو بُرا نہ جان۔ جو خدا کے ساتھ صبر کرتا ہے اسکے الطاف کے عجائبات
دیکھ لیتا ہے۔ فقر پر صبر کرنیوالے کو غنا حاصل ہو جاتا ہے۔ نبوت اکثر چرواہون مین۔ اور ولایت
اکثر غلامون اور غریبون مین ہوئی ہے۔ بندہ جب خدا کے لیے ذلیل ہوتا ہے خدا اسکو عزیز کر دیتا ہے
اور جب تواضع کرتا ہے۔ اللہ تعالے بلند کر دیتا ہے عزت ذلت دینے والا۔ پست اور بلند کرنیوالا۔
توفیق دینے اور آسانی کرنے والا وہی ہے۔ اگر وہ نہوتا تو ہم اُسے نہ پہچانتے۔ اے اعمال پر غرور
کرنے والو۔ تم بڑے جاہل ہو۔ اُسکی توفیق نہوتی تو تم نماز روزہ اور صبر کچھہ نکر سکتے۔ تم مقام شکر
مین ہو نہ کہ مقام غرور مین رہت سے لوگ اپنے عمل وعبادت پر مغرور۔ خلقت سے مدح وثنا کے طالب
اقبال دنیا کے راغب اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہین۔ نفسون اور خواہشون کے ساتھ ٹھیرنا اِن کا
سبب ہے۔ دنیا نفس کی اور عقبے دل کی پیاری چیز ہے۔ اور خدا محبوب اسرار ہے۔ مضبوط حکم کے بعد
تمہارے دلون مین حکمتین ڈالی ہین۔ حکمتین اس کام کا پہلا قدم ہین۔ جسنے باوجود عدم حکمت اُسکا دعوے
کیا وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ شریعت جس چیز کی گواہی نہ دے وہ الحاد ہے۔ قرآن وحدیث کے دو پر لگا کر
خدا کی طرف اُڑجا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے ہات مین ہات دیکر اُسکے پاس جا پہنچ۔ اُن کو اپنا وزیر اور معلم
بنا لے۔ وہ بنا سنوار کر تجھے خدا کے سامنے پیش کر دین گے۔

وہ اُن ارواح مین حاکم مریدونکے مربّی۔ مرادون سے واقف۔ اور صالحین کے افسر ہین۔
اُن مین احوال اور مقامات کی تقسیم کرنے والے ہین۔ خدا نے یہ کام اُنکے سپرد کر دیا ہے۔ اُن کو سب کا
سردار بنایا ہے۔ بادشاہ کے پاس سے جب لشکریون کے لیے خلعت جاتے ہین تو افسر کے ہاتون
تقسیم ہوا کرتے ہین۔ توحید عبادت ہے اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا عادت۔ عبادت کو لازم کر لے
اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو عادت کو چھوڑ دے گا تو تیرے حق مین خرق عادت ہونے لگے گا۔
اپنی عادت بدلدے تاکہ خدا تیری حالت بدلڈالے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت
نہین بدلتا جب تک لوگ اپنی حالت خود نہ بدلدین۔ اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکالدے
اور اُن کے پیدا کرنے والے سے بھر دے۔ تاکہ تکوین تیری طرف واپس آجائے۔ طہارت قلب
اور صفائی اسرار نہو تو اس دن کے روزون۔ اور رات کی نمازون سے کچھہ حاصل نہین۔ بعض

اولیا اللہ کا قول ہے کہ صیام وقیام اس دسترخوان کا سرکہ و ساگ ہے اصل کھانا اور شے ہے۔ ان دعوٰی صدق اول کھانا ہے۔ پھر رنگ برنگ کے کھانے آنے لگتے ہین۔ بعد کھانے تناول کیے جاتے ہین۔ پھر ہات دھوئے جاتے ہین۔ پھر خدا کی ملاقات ہوتی ہے۔ پھر خلعتین اور جاگیرین ملتی ہین۔ امارت و نیابت حاصل ہوتی ہے۔ شہر اور قلعے تسلیم کیے جاتے ہین جب بندہ کا دل درست ہوتا اور قرب کو جگہہ دیتا ہے اُسے اطراف زمین کی بادشاہت و سلطنت سب ملجاتی ہے مخلوق کیطرف دعوت اسلام۔ اور اُن کی ایذاؤن پر صبر۔ تغییر باطل اور اظہار حق کا منصب دیا جاتا ہے خدا اُس کو دیتا اور غنی کر دیتا ہے کیونکہ وہ جب دیتا ہے غنی کر دیا کرتا ہے۔ اُس کا پیٹ حکمتون سے بھر دیتا ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے نیک بندون اور عارفون کے دلون کی زمین مین حکمتون کی نہرین پیدا کر رکھی ہین۔ جن مین اُسکے علم کے وادی سے اُسکے عرش و لوح سے پانی آتا ہے۔ اور اُن دلونکی طرف جو مُردہ۔ خدا سے ناواقف۔ اور اُس سے مُنہ پھیرے ہوئے ہین جاری ہوتا ہے اسے لڑکے۔ حرام کھانا تیرے دل کو مارتا اور حلال اِسے زندہ کر دیتا ہے ایک لقمہ دلکو روشن کرتا ہے اور ایک تاریک۔ ایک لقمہ دنیا مین مشغول کرتا ہے اور ایک آخرت مین۔ ایک لقمہ دونون سے بے رغبت بناتا ہے اور ایک خالق کی جانب راغب کر دیتا ہے۔ حرام کھانا دنیا مین مشغول۔ اور معاصی کو محبوب کرتا ہے۔ مباح لقمہ آخرت مین مشغول اور طاعات کو مرغوب کر دیتا ہے۔ اور حلال دل کو خدا سے قریب کر دیتا ہے۔ اِن کھانون کی شناخت صرف معرفت آلہی کے باعث ہوتی ہے اور اُسکی معرفت دل مین ہوتی ہے۔ کتابون مین نہین ہوتی۔ اسکی طرف سے ہوتی ہے مخلوق کی جانب سے نہین ہوتی۔ خدا کی معرفت اُسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق و صدق کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے۔ یہ رتبہ توحید اور اُس پر مضبوط ہونے اور مخلوق سے الگ ہونے کے بعد ملتا ہے جب تو کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کے بعد کچھہ جانتا ہی نہین تو خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے یہ چیزین وجہ حلال سے ہون یا حرام سے تجھے کچھہ پروا نہین۔ تونے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سُنا کہ جو اپنے کھانے پینے کی پروا نکرے کہ کہان سے آرہا ہے خدا اُسکی پروا نہین کرتا جونسے دروازے سے چاہے دوزخ مین داخل کر دے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا اشیا جمع کرنے کی پروا نکر۔ اور کسی چیز کی تمنا نرکھہ۔ تجھے کوئی شے اُس سے غافل نکرے۔ مخلوق تجھے اُس سے نروکے۔ ہان اُنکی عقل کے مطابق اُن سے بات کر۔ اور مدارات کے ساتھہ اُن پر صدقہ کر اور پیغمبر علیہ السلام کے اِس قول پر عمل کرتا رہ کہ لوگون سے مدارات کرنا صدقہ ہے۔ خدا کے دیے مین سے اُن کو دے۔ جو تجھے ملا ہے اُسین سے کچھہ انھین بخش۔ نرمی مہربانی اور خوش خلاقی سے پیش آ۔ اسوقت تیرا خلق اخلاق آلہی مین سے اور تیرا فعل اُسکے حکم سے ہوگا۔ مشائخ دو طرح

کے ہوتے ہین ۔ ایک شیخ الحکم دوسرا شیخ العلم یہ دوسرا شیخ تجکو مخلوق سے الگ کرکے قرب الہی کے دروازہ تک پہنچا دیگا ۔ تجھے دو دروازون مین جانا پڑے گا ۔ ان مین ایک مخلوق کا دروازہ ہے دوسرا خالق کا ۔ ایک دنیا کا دوسرا آخرت کا ۔ ایک دوسرے کا تابع ہے ۔ اول مخلوق کا دروازہ ہے پھر خالق کا ۔ تو پہلے دروازہ سے تجاوز کیے بغیر دوسرے کو نہین دیکھ سکتا ۔ دل کو دنیا سے الگ کر تاکہ دوسرے دروازہ مین چلا جائے ۔ شیخ الحکم کی خدمت کر تاکہ وہ شیخ العلم تک پہنچا دے ۔ مخلوق سے نکل ۔ تاکہ خالق پہچان سکے ۔ معرفت درجہ بدرجہ ہے ۔ دنیا و آخرت جمع نہین ہوتین ۔ یہ چیزین ایک دوسرے کی ضد ہین ۔ اِن کے اجتماع کا طالب نہ بن ۔ کچھ حاصل نہوگا ۔ خدا کے گھر یعنی دل کو خالی کرلے اور اُسمین غیر کو نہ چھوڑ جب فرشتے اُس گھر مین کہ جس مین تصویر ہو داخل نہین ہوتے تو تیرے دل مین تو بہت سی تصویرین اور بُت موجود ہین ۔ اُسمین خدا کیونکر آئے گا ۔ ماسوے اللہ بُت ہے اِسے توڑ ۔ اور اِس گھر کو بتون سے پاک کر ۔ تو اپنے مطلوب کو اِسی مین موجود پائے گا اور ایسے عجائبات دیکھے گا جو اس سے پہلے نہ دیکھے ہونگے ۔ الٰہی ہمین اپنی مرضیات کی توفیق دے ۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما ۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؎

پینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ جسکا بھروسا اپنی جیسے مخلوق ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے ۔ اس لعنت مین اکثر لوگ شامل ہین ۔ ہزارون مین ایک خدا پر بھروسا کرتا ہے ۔ اور جسنے خدا پر اعتماد کیا اُس نے گویا بہت مضبوط کڑا تھام لیا ۔ اور جسنے مخلوق پر بھروسا رکھا اُسنے گویا پانی کو مٹھی مین بند کرلیا ۔ مٹھی کھولدی تو کچھ بھی نرہا ۔ افسوس ۔ مخلوق ایکدن ۔ دو دن ۔ تین دن ۔ مہینا بھر ۔ برس دن ۔ دو برس تک تیری حاجتین پوری کریگی ۔ آخر تنگ آجائیگی ۔ اسلیے خدا کی صحبت اختیار کر ۔ اور اپنی حاجتین اُدھر لیجا ۔ وہ تیری دونون طرح کی حاجتون سے نہ تنگ ہوگا نہ گھبرائے گا ۔ قوت توحید کے وقت مُوحد کے سامنے ماں باپ اہل و عیال ۔ دوست دشمن اور مال و جاہ کی کچھ حقیقت نہین ہوتی وہ کسی کی طرف قرار نہین پکڑتا ۔ خدا کے دروازہ اور اُسکے احسانات کے سوا کسی سے تعلق نہین رکھتا ۔ اے اپنے قبضہ کے دینار و درم پر اعتماد کرنے والے ۔ یہ دونون عنقریب تیرے ہات سے جاتے رہینگے اور جیسا تو اِن کو چاہتا تھا ویسا ہی یہ تجکو دُکھ دینگے ۔ یہ پہلے غیر کے پاس تھے ۔ چھینکر تجھے دیئے گئے ۔ تاکہ تو طاعت الٰہی پر اِن سے مدد لے ۔ تو نے ان کو اپنا بت بنالیا ۔ اے جاہل خدا کے لیے علم پڑھ اور اسپر عمل کر ۔ علم حیات ہے اور جہل موت ۔ صدیق جب علم حاصل کر

کی تعلیم سے فارغ ہوتا ہے تو علم خاص یعنی علم قلوب و اسرار مین مشغول ہوجاتا ہی پھر یہ علم پڑھکر
خدا کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے - امرو نہی اور دینا ندینا مسلط کرنے والے کے حکم سے کیا کرتا ہے
اُسی کے علم سے لیتا دیتا ہے - وہ بلحاظ حکم مخلوق کے ساتھ ہے اور بلحاظ علم خدا کے ساتھ - حکم دربان
ہے - اور علم گھر - حکم عام ہے اور علم خاص - عارف خدا کے دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اُسے علم معرفت
واطلاع امور دیا جاتا ہے جس کی خبر اور کو نہین ہوتی - اُسے عطا کا علم دیا جاتا ہے اس لیے دیتا ہے
روکنے کا حکم ملتا ہے روک لیتا ہے - کھانے کی اجازت ہوتی ہے کھا لیتا ہے - بھوکے مرنے کا
حکم ہوتا ہے بھوکا رہتا ہے - اُسے کسی شخص کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہوتا ہے اور کسی سے
منہ پھیر لینے کا - کسی سے لینے کی اجازت ہوتی ہے اور کسیکو رد کردینے کی - جسکی خدا مدد کرے
وہ منصور ہے اور جسے وہ محروم رکھے وہ محروم - اہل اللہ تمہارے پاس تمہارے نفع کے لیے آتے
ہین - اپنی حاجت کے لیے نہین آتے - اُن کو مخلوق کی حاجت ہی نہین - وہ مخلوق کی رسیون مین
بل دیتے - اُنکی بنیادین مضبوط کرتے اور اُسپر مہربانی فرماتے ہین - وہ دنیا و آخرت مین خدا سے
واقف ہین - تمسے جو کچھہ لیتے ہین وہ تمہارے ہی لیے ہے نہ کہ اُنکے لیے - مخلوق کی نصیحت اور اُسپر دوام اُنکا مشغلہ ہے
کیونکہ جو چیز خدا کی طرف سے ہوتی ہے دائم و ثابت رہتی ہے اور جو غیر کیطرف سے ہو
فنا ہوجاتی ہے - علم اور عمل کرنے والے علماء کی خدمت کر - اور اُسپر صابر رہ - تو اگر علم کی خدمت پر
اول صبر کرے گا تو ثانی الحال علم تیرا خادم بنجائے گا - جسطرح تو نے اُسکی خدمت پر صبر کیا ہے
وہ تیری خدمت پر صبر کرے گا - تجھے علم کی خدمت پر صبر کرنے کے باعث دلکی سمجھہ اور باطن کا
نور دیا جائے گا - اے **قوم** اپنے کام خدا کے حوالے کرو - وہ تمہارا حال تم سے زیادہ جانتا ہے
اُسکی طرف سے کشایش کے منتظر رہو - کیونکہ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک کشایش
ہوجایا کرتی ہے - خدا کی عبادت کرو - اُس کا دروازہ کھلواؤ - مخلوق کی طرف سے دروازے
بند کرو - وہ تمہین ایسے عجائبات دکھائے گا جو شمار مین نہ آسکینگے - تجھپر افسوس - اگر خدا مخلوق
کے ہاتون تجھے نفع دینا چاہے گا تو ضرور دیگا اور اگر ضرر دینا چاہے گا تو بہ ہوکر رہے گا کیونکہ تسخیر اور
دلون کو نرم یا سخت کرنے والا وہی ہے - اور مارنے جلانے - دینے ندینے ذلیل اور معزز کرنے
بیماری اور تندرستی دینے - پیٹ بھرنے اور بھوکا رکھنے - کپڑا پہنانے اور ننگا پھرانے - نیکی کرنے
اور وحشی بنانے والا وہی ہے - اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے - سب کچھہ وہی ہے - ماسوا
کچھہ نہین - اسبات کو دل مین جمالے - اور بظاہر لوگون کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کر
یہ اُن نیک لوگون اور پرہیزگارون کا شغل ہے جو ہر حال مین خدا سے ڈرتے - مخلوق کے ساتھ
مدارات کرتے اُن کے دلی حالات سمجھکر خوش اخلاقی کے ساتھ اُن سے بیان کرتے ہین -

قرآن وحدیث کے مطابق اخلاق برتتے اور اُنہی کے موافق حکم کرتے ہین - پھر اگر لوگ اُنکی باتین مان لیتے ہین تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہین - اور اگر لوگ قرآن وحدیث سے نکلجاتے ہین تو ان مین اور اُن مین دوستی اور مدارات کچھہ نہین رہتا - خدا کے امر ونہی کے متعلق مخلوق سے نہین شرماتے - اپنے دل کو مسجد بنالے اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارے - چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بیشک مسجدین خدا کے لیے ہین تم خدا کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو - اسوقت ایسے آدمی کا درجہ اسلام سے ایمان ایمان سے ایقان - ایقان سے معرفت - معرفت سے علم - علم سے محبت - محبت سے محبوبیت - اور طلب سے مطلوبیت کی طرف ترقی کرجاتا ہے - اسوقت ایسا آدمی جب بندہ جاتا ہے چھوڑا نہین جاتا - جب بھولتا ہے یاد دلایا جاتا ہے - جب سوتا ہے - بیدار کیا جاتا ہے - جب غافل ہوتا ہے جگایا جاتا ہے - جب پشت پھیرتا ہے متوجہ کیا جاتا ہے - جب خاموش ہوتا ہے بُلایا جاتا ہے - پھر وہ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے کیونکہ اُس کا آئینۂ دل صاف ہوجاتا ہے - اُسکے ظاہر سے باطن کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے پیغمبر علیہ السلام سے بیداری کا ورثہ پاتا ہے - حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین اور دل بیدار رہتا تھا - اور پس پشت سے آپ اسطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے سے - ہر کسی کی بیداری اُسکی حالت کے مطابق ہے - پیغمبر علیہ السلام کی بیداری کو کوئی نہین پہنچا - اور آپکے خصوصیات مین کوئی شریک نہین ہوسکتا - ہان آپ کی اُمت کے ابدال واولیا آپکے فضلہ خوار ہین اُن کو آپکے دریائے مقامات کا ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑون کا ایک ذرّہ دیا گیا ہے - کیونکہ یہ لوگ آپکے وارث - دین کو تھامنے والے - دین کے مددگار - دین کے رہبر - علم دین اور شریعت کے پھیلانے والے ہین - اِنپر اور قیامت تک اِنکے وارثون پر خدا کا سلام اور اُسکی رحمت -

مؤمن نے دنیا پر نظر ڈالی - اُسے چاہا اور طلب کیا - اور دنیا نے اُسکے دلمین جگہہ لیکر مالک بننا چاہا - اُسنے جھٹ طلاق دیدی - پھر آخرت کو طلب کیا اور اُسے پالیا - جب اُس نے دل کو گھیر لیا تو مؤمن کو اس کا خوف ہوا کہ کہین یہ مجھکو خدا سے نروک دے اور قید نکرلے - اس لیے اِسے بھی طلاق دیکر دنیا کے پہلو مین بٹھادیا -

اور اُسکا مہر ادا کرکے خدا کے دروازہ پر جا پہنچا - وہان خیمہ لگایا - اور اُسکی چوکھٹ کو تکیہ بنالیا - اُسنے مِلّتِ ابراہیم کا اتباع کیا - پہلے ثریا کو دیکھا پھر چاند کو - پھر سورج کو پھر فرمادیا کہ فنا اور غائب ہونے والی چیزون کو مین پسند نہین کرتا - مین اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہون جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا - مین باطل دینون سے دین حق کیطرف مائل ہون اور مشرک نہین ہون - مؤمن جب ہمیشہ خدا کی چوکھٹ سے تکیہ کرتا اور خدا اُسکے صدق طلب کو معلوم کرلیتا ہے تو دروازہ کھولدیتا اور اُسکے دل کو اپنے پاس آنے کی

اجازت دیتا ہے پھر اُس سے اُسکے حال اور دنیا و آخرت کے ساتھ جو کچھ گذر چکی ہے سب کی خبرین پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے مومن اپنا سب قصہ کہہ سُناتا ہے۔ بعدہ خدا اُسے مقرب کرلیتا اُس سے اُنس اور کلام کرتا اپنی رضا کی خلعت پہناتا۔ اُسے حکمت و علم سے پُر کرتا ہے اور اُسکی دونون مطلقہ عورتون یعنی دنیا و آخرت کو تجدید عقد کرتا ہے اُسکے اور اُن دونون کے مابین حکمنامہ لکھتا ہے اور اسکے حق مین ترک اذیت شرط کرلیتا ہے۔ اور اُن دونون کو خادمہ بنا دیتا ہے۔ یہ دونون اُس کا پورا حق ادا کرتی ہین۔ خدا ان دونون کے دل مین اُسکی محبت ڈالتا ہے۔ اُسکی حالت بدلجاتی ہے اور اُس کا دل خدا نے قرب مین جا رہتا ہے۔ ماسوے سے الگ ہوجاتا ہے۔ یہ شخص آزاد بندہ بنجاتا ہے ماسوے سے الگ اور زمین و آسمان مین بے قید ہوکر رہتا ہے۔ کوئی چیز اُسپر حاکم نہین ہوتی اور وہ اشیاء کا مالک ہوتا ہے وہ ایسا بادشاہ بنجاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اُس کا مالک نہین ہوتا۔ اُسکے سامنے دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کوئی دربان ہوتا ہے نہ پہرہ وارا سے لڑکے اہل اللہ کا غلام بنجا کیونکہ اُن کی چاہت کے وقت دنیا و آخرت اُنکی خدمتگار ہوجاتی ہے۔ وہ ان دونون سے بحکم الٰہی لیتے ہین بظاہر دنیا سے لیکر تکو دیتے۔ مگر انکا باطن آخرت مین ہے الٰہی دنیا اور آخرت مین ہمین اُنکی شناخت کرادے۔

چھیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت فرمایا

دنیا ایسا بازار ہے جو عنقریب بند ہوگا۔ مخلوق پر نگاہ ڈالنے کے دروازے بند کرو۔ اور خدا کو دیکھنے کے دروازے کھولو۔ دلکی صفائی اور قرب باطن کی ایسی حالت مین جو تمہارے ساتھ مخصوص ہو۔ اور عام طور پر تمہارے اہل و عیال سے متعلق نہو کمائی اور اسباب کے دروازے بند کرو۔ بات تو جب ہے کہ کمائی نفع اور تحصیل سب غیرون کے لیے ہو۔ اپنے لیے اُسکے فضل کے طبق سے خاص چیز طلب کرو۔ نفسون کو دنیا دلون کو آخرت اور اسرار کو خدا کے ساتھ متعلق کرو۔ ہمارا ارادہ تجھے معلوم ہے شیخ کا قول ہے کہ اہل اللہ انبیا کے نعم البدل ہین۔ اُنکی بات مانو۔ کیونکہ خدا و رسول کے حکم سے امر و نہی کرتے ہین بلائے جاتے ہین اسلیے بولتے ہین دیئے جاتے ہین اسلیے لیتے ہین۔ طبیعت و نفس کی خواہش سے کوئی حرکت نہین کرتے۔ خدا کو دین کی بابت اپنی خواہشون مین شریک نہین ٹھیراتے تمام اقوال و افعال مین پیغمبر علیہ السلام کا اتباع کرتے ہین۔ انھون نے خدا کا یہ حکم سُن رکھا ہے کہ جو کچھ رسول دین اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرین باز رہو۔ رسول ؐ کے اتباع نے اُنھین مرسل ؐ تک پہنچا دیا ہے۔ انھون نے رسول کا قرب چاہا۔ رسول نے اُن کو خدا کا مقرب کر دیا۔ خدا نے اُن کو خطاب خلعت اور مخلوق کی سرداری دی۔ اے منافقو تمہین یہ گمان ہے کہ دین

چلنے کو ملیا رہے اور امر دین مہمل اور بیکار ہے۔ تمہین - اور تمہارے شیاطین اور بڑے مصاحبون کیلیے کوئی عزت نہین آ الٰہی مجھپر اور انپر مہربان ہو۔ اور انکو نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے نجات دے خدا کی عبادت کرو۔ اور حلال کی کمائی سے عبادت پر مدد چاہو۔ کیونکہ خدا مومن مطیع۔ اور حلال کھانے والے بندہ کو محبوب رکھتا ہے کھا پی کر عبادت و عمل کرنے والے کو دوست اور بے عمل کو دشمن جانتا ہے۔ کسی پیشہ سے کمائی کھانے والے کو اچھا جانتا ہے اور نفاق سے کھانے والے کو دشمن۔ ایسے کو مخلوق کے حوالے کر دیتا ہے۔ موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک کو مبغوض۔ اہل تسلیم کو پیار کرتا ہے اور جھگڑالو سے دشمنی کرتا ہے۔ موافقت محبت کی علامت ہے اور مخالفت دشمنی کی۔ سب کام خدا کو سونپ دو اور دنیا و آخرت کے متعلق اسکی تدبیر پر رضامند رہو۔ مین مدتون بلاؤنکے ساتھ آزمایا گیا مین نے خدا سے اُسکے دفعیہ کا سوال کیا۔ اس سے اور زیادہ بلا مین مبتلا ہوا۔ سخت حیرانی ہوئی۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ کیا ابتدائی حالت مین ہمنے تجھسے یہ کہدیا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہے۔ مین نے اس سے ادب حاصل کیا اور خاموش ہو رہا۔ افسوس تو خدا کی محبت کا دعوے کرے اور غیر کو چاہے۔ وہ صاف ہے اور اغیار مجسم کدورت ہین جب تو غیر کی محبت مین صاف کو مکدر کرے گا تو وہ تجکو مکدر کر دیگا۔ اور تیرے ساتھ وہ برتاؤ کریگا جو حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ برتا جب انھون نے اپنے بیٹون کی طرف ادنے دلی توجہ فرمائی تو انھین بیٹون ہی کے غم مین مبتلا کر دیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام جب اپنے نواسون حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی طرف مائل ہوئے تو ایک دن جبرئیلؑ نے آکر یہ فرمایا کہ کیا تم ان دونون کو چاہتے ہو۔ آپنے فرمایا ہان۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ ان مین ایک کو زہر دیا جائیگا اور دوسرا شہید ہوگا۔ چنانچہ دونون کی محبت آپکے دل سے جاتی رہی اور آپ صرف خدا کے ہو گئے اور خوشی غم سے بدلگئی۔ اللہ تعالے انبیا و اولیا اور نیک بندون کے دلون سے غیرت کرتا ہے۔ اے نفاق سے دنیا طلب کرنے والے ہات کھول۔ تجھے اُسمین کچھ بھی نظر نہ آئے گا۔ افسوس تو نے کمائی مین زہد اختیار کیا اور دین بیچکر لوگون کا مال بیٹھے بیٹھے کھانے لگا۔ کسب تمام انبیا کا فعل ہے ہر نبی کوئی نہ کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ انجام کار جو کچھ انھون نے مخلوق سے لیا وہ خدا کے حکم سے لیا۔ اے دنیا کی شراب اُسکی خواہشون اور لذتون کے سرمست۔ عنقریب قبر مین جا کر تیرے ہوش ٹھکانے آجائینگے

سینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۵۴۵ھ مین شعبان کی چاندرات کو منگل کے دن مدرسہ مین فرمایا

علم پڑھ پھر عمل اور اخلاص سے کام لے اپنے نفس اور مخلوق سے الگ ہو۔ اور اللہ کہکر مخلوق کو چھوڑ دے

کہ اپنے خیال مین لہوولعب کرتے ہین۔ ابراہیم علیہ السلام کیطرح پکار کر رب العلمین کے سوا تمہارے معبود میرے دشمن ہین۔ خلقت کو چھوڑ۔ اورجب تک اُن کو نفع وضرر مین مبتلا دیکھے اُن سے نفرت رکھ۔ جب تری توحید ہوجائے اور شرک کی ناپاکی دل سے باہر ہو تو اُنکی طرف جا اُن سے مِل۔ اور اُن کو اپنے علم سے فائدہ پہنچا۔ خدا کے دروازہ کا رستہ دکھا۔ مخلوق کی طرف سے مرجانا خواص کی موت ہے۔ یہ ارادی اوراختیاری موت ہوا کرتی ہے۔ جس کو موت آگئی اُسے حیاۃ ابدی مِلگئی۔ اُسکی ظاہری موت لحظہ بھر کے لیے سکتہ ہے۔ لحظہ بھر کے لیے غشی۔ لحظہ بھر کے لیے غیبت۔ پھر نیند۔ پھر بیداری۔ اگر ایسی موت درکار ہے تو معرفت وقرب کا نشہ پی لے۔ اور خدا کی چوکھٹ پر اسقدر سو کہ رحمت اوراحسان کا ہات تجھے تھام لے۔ اور حیات ابدی عنایت کرے۔ نفس کا کھانا الگ ہے۔ دلکا الگ اور سِر کا الگ۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مین اپنے خدا کے پاس رہتا ہون۔ وہ مجھے کھِلاپلا دیتا ہے۔ یعنی میرے سِر کو معانی اور روح کو روحانیت عطا فرماتا ہے۔ اور خاص غذائین دیتا ہے۔ ابتدا مین آپکو جسم وقلب دولون کے ساتھ معراج ہوئی۔ پھر جسم رو کا گیا۔ دل اور سِر سے معراج ہوئی۔ اور آپ لوگون مین موجود رہے۔ یہی حال آپکے اُن سچے وارثونکا ہے جو علم وعمل وا خلاص اور مخلوق کی تعلیم کے متعلق جامع اوصاف ہین۔

اہل اللہ کا فضلہ کھاؤ۔ اُن کے برتنون مین جو کچہہ بچا ہو اُسے پی جاؤ۔ اے علم کے مدعی بلا عمل تیرے علم کا کچہہ اعتبار نہین۔ اور بلا اخلاص تیرا عمل معتبر نہین ہوسکتا۔ کیونکہ یہ جسم بلا روح ہے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق کی تعریف ومذمت کی طرف توجہ نکرے اُن کے مال کی طمع نرکھے۔ بلکہ ربوبیت کا حق اداکرے۔ نعمت کے لیے نہین بلکہ منعم کے لیے۔ ملک کے لیے نہین بلکہ مالک کے لیے۔ باطل کے لیے نہین بلکہ حق کے لیے عمل کرے۔ مخلوق کے پاس چھلکا اور خدا کے پاس مغز ہے۔ اور اُسنے تجھے لب لباب۔ سراسرار اور خلاصۂ معنے کی اطلاع دیدی ہے۔ اب ماسوے اللہ سے الگ ہوجا۔ یہ تجرید دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے۔ زہد دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے روگردانی سِر کے لیے ہے نہ کہ ظاہر کے لیے۔ نظر معانی کیطرف چاہیے نہ کہ الفاظ کی طرف۔ نگاہ خدا کے لیے ہے نہ کہ مخلوق کے لیے۔ دار مدار اسپر ہے کہ تو خالق کے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ۔ تمہاری طرف سے دنیا وآخرت سب نابود ہونی چاہیے۔ گویا دنیا وآخرت کوئی چیز نہین۔ گویا آپکے سوا ہر چیز لاشے ہے۔ خدا کے محب جو مخلوق مین خاص ہین جسمانی بلاؤن سے خوش ہوتے ہین جو لوگ جسمانی آزمایش کے متعلق کفار کی تلوار سے قتل کیے جاتے ہین وہ شہید ہوتے ہین۔ پھر جو محبت کی تلوارون سے مارے جاتے ہین وہ کس رتبہ کے شہید ہونگے۔ ویرانی آبادی پر مسلط ہوتی ہے اور معانی گناہون سے خراب ہوتے ہین۔ تونے اُجاڑ مقامات کو نہین دیکھا اُنکو باشندون کے گناہون

بنے اُجاڑ ہیں۔ گناہ شہرون کے اُجاڑتے اور بندون کو ہلاک کرتے ہین اسی طرح تیری بنیاد ہے جب تو گناہ کریگا اُجڑ جائیگی۔ گناہون سے پہلے تیرے بدن مین خرابی واقع ہو گی۔ پھر تیرے دین کے بدن مین۔ اندھاپن۔ اپاہجی۔ بہراپن۔ ناطاقتی سب موجود ہو جائینگی۔ پھر مختلف بیماریان لاحق ہونگی۔ فقر مال کے گھر کو خراب کرے گا۔ اور دوست دشمن کا محتاج بنا دے گا۔ اے منافق خدا کو فریب ندے۔ تو اپنے عمل کو خدا کے لیے ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ مخلوق کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُن کو دکھاتا نفاق کرتا اور اُن کی خوشامد کیا کرتا ہے۔ خدا کو بھول رہا ہے۔ تو عنقریب دنیا سے مفلس ہوکر نکلے گا۔ اے باطنی مریض۔ دوا کر۔ ایسی دوائیں کون ہی کے پاس ہوتی ہے۔ اُن سے دوا لیکر استعمال کر۔ تندرستی حاصل ہوگی۔ یعنی قلب بشر۔ اور خدا کے ساتھ خلوت نشینی کے متعلق ابدی صحت حاصل ہوگی۔ دلکی آنکھین کھلجائینگی۔ اور تو خدا کو دیکھے گا اور تو اُن مین ہو جائے گا۔ جو خدا کے دوست اور اُسکے دروازہ پر پڑے ہوئے ہین۔ اُسکے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ جس دل مین بدعت ہو خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے **اے قوم** سنت کا اتباع کرو۔ بدعت نکرو۔ موافق بنو۔ مخالف نہو۔ اطاعت کرو۔ گناہ نکرو۔ اخلاص کرو مشرک نہ بنو۔ خدا کو ایک جانو۔ اُسکے دروازہ سے نٹلو۔ اُس سے مانگو غیر سے نہ مانگو۔ اُس سے مدد چاہو غیر سے نہ چاہو۔ اُسپر توکل کرو۔ غیر پر اعتماد نرکھو۔ اور اے خاص لوگو۔ تم اپنے نفس اُسے سونپ دو۔ اپنے متعلق اُسکی تدبیر پر رضامند ہوجاؤ۔ اُسکے ذکر مین مشغول رہو نہ کہ سوال مین۔ تم نے بعض کتابون مین خدا کا یہ قول نہین سنا جو شخص میرے ذکر مین مشغول ہوکر مجھسے سوال نہین کرسکتا مین اُسے مانگنے والون سے زیادہ دیا کرتا ہون۔ اے ذکر الٰہی مین مشغول ہونے اور اُسکے لیے شکستہ دل رہنے والے کیا تو اس سے رضامند نہین کہ وہ تیرا ہمنشین ہے۔ اللہ تعالےٰ بعض کلام مین فرماتا ہے۔ مین اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہون۔ اور مین اُنکے پاس ہون جو میرے لیے شکستہ دل رہتے ہین **اے لڑکے** ذکر الٰہی تجکو خدا کے قریب اور اُسکے بیت قرب مین داخل کر دیگا۔ تو اُس کا مہمان ہو جائے گا۔ مہمان اور فاصکر بادشاہی مہمان کا اکرام ہوا کرتا ہے۔ تو اپنے ملک اور مِلک کے باعث بادشاہ سے کب تک غافل رہے گا۔ عنقریب اپنے مُلک اور مِلک سے جدا ہو جائے گا۔ عنقریب آخرت مین چلاجائے گا۔ اور معلوم کرے گا کہ گویا دنیا کالعدم تھی۔ اور آخرت ہمیشہ باقی رہے گی میری فقیری کے باعث مجھسے نہ بھاگو۔

مین تم سے اور تمام جہان سے بے پروا ہون۔ مین تمہین تمہارے لیے چاہتا ہون۔ تمہاری ہمسیون مین بُن دیتا ہون۔ خدا کے دین مین بدعت نکر۔ دو سچے گواہون یعنی قرآن وحدیث کا اتباع کر۔ یہ دونون تجھے خدا سے ملادینگے۔ اور اگر تو بدعتی ہے تو عقل و ہوا تیرے گواہ ہین۔

یہ دونون تجکو جہنم مین پہنچائین اور فرعون و ہامان اور اُنکے لشکر سے جا ملائین گے۔ تقدیر کو دلیل نہ بنا یہ دلیل قبول نہوگی۔ دارِ علم و تعلم اور دار عمل و اخلاص مین داخل ہو۔ تجھے کچھ نہین ہو سکتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیئے۔ طلب علم و عمل مین کوشش کر۔ دنیا کا طالب نہ بن۔ عنقریب تیری کوشش منقطع ہوجائے گی۔ اس لیے منافع مین کوشش کر۔ اسوقت ایک شخص نے حالت وجد مین کھڑے ہوکر یہ عرض کیا کہ اس دلہن کی ابتدائی حالت کیا تھی جس سے ایسی صاحب نصیب ہوگئی۔ فرمایا اسے زفاف سے پہلے بادشاہ سے محبت تھی اسے لڑکے سامنے آ۔ اور رضائے الٰہی کیطرف پہنچ۔ جب وہ رضامند ہوجائے گا تو تجھے دوست رکھے گا۔ روزی کا غم دل سے دور کردے۔ خدا کی طرف سے بلا محنت و مشقت روزی آے گی۔ سب غمون کو دل سے نکالکر صرف ایک یعنی خدا کا غم باقی رکھو۔ تو ایسا کرے گا تو تمام غمون سے کفایت ہوگی۔ جو چیز تجھے مغموم کرے وہی تیرا مقصود ہے۔ اگر غم دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور اگر غم آخرت ہے تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر غم مخلوق ہے تو مخلوق کے ہمراہ ہے۔ اور اگر خدا کا غم ہے تو دنیا و آخرت مین تو خدا کا ہمراہی ہے ✦✦

اڑتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھوین شعبان ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جنے لوگون کے لیے اُس چیز سے اپنی زینت کی جسے وہ پسند کرتے ہین اور خدا کے لیے اُس شے کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ خدا سے ایسی حالت مین ملے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔ نبیؐ کا کلام سنو۔ اے منافقو۔ آخرت کو دنیا کے۔ خدا کو مخلوق کے۔ اور باقی کو فانی کے بدلے بیچنے والو۔ تم نے تجارت مین نقصان اُٹھایا۔ تمہاری پونجی جاتی رہی۔ افسوس تم غضب الٰہی کے سامنے ہو۔ کیونکہ جو شخص لوگون کے لیے اس چیز سے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے جو اُسمین نہین ہے خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اپنے ظاہر کو آداب شرع اور باطن کو مخلوق کے ساتھ دلی تنفر سے آراستہ کر۔ اُن کی طرف کا دروازہ بند کرلے۔ اُن کو دل سے مٹادے اور یہ سمجھ کر گویا وہ پیدا ہی نہین ہوئے۔ تو اُنکے قبضہ مین نفع یا ضرر کچھ نہین دیکھتا۔ تو جسمانی آراستگی مین مصروف ہے دل کو نہین سنوارتا۔ دل کی آراستگی توحید۔ اخلاص۔ خدا کے بھروسے اُسکے ذکر اور غیر کے بھولنے سے ہوتی ہے۔ عیسیٰؑ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا نیک عمل وہ ہے جسکے متعلق تعریف پسند نکیجائے۔ اے بیوقوفو۔ آخرت کے لحاظ سے دیوانو۔ اور باعتبار دنیا عقلمندو۔ یہ عقل تم کو فائدہ ندے گی۔ ایمان حاصل کرنے مین کوشش کر ضرور حاصل ہوگا۔ توبہ۔ عذر اور ندامت کا اظہار کر۔ اور آنکھون سے خسارہ پر

آنسو بہا۔ کیونکہ خوف خدا سے رونا گناہوں اور غضب الٰہی کی آگ بجھا دیتا ہے ۔جب تو صدق دل سے توبہ کریگا تو اس توبہ کا نور چہرہ پر ظاہر ہوگا اسے لڑکے تو جب تک حفاظت پر قادر ہو اپنا بھید چھپائے رکھ ہان غلبہ حال کیوقت تو مجبور ہے ۔محبت پردے ۔حیا ۔وجود ۔اور رویت مخلوق کی دیوار کو گرا دیتی ہے ۔تکلف کرنے والے کے نکالدینے کا حکم ہے اور بےتکلف مغلوب الحال کے پاؤں کی خاک کا سرمہ لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ نفسی ہے اور یہ قلبی ۔وہ مخلوق والا ہے یہ اللہ والا ۔اسباب کی کوشش کر کہ تو تو نرہے بلکہ وہی وہ ہو ۔کوشش کر کہ دفع مضرت اور حصول منفعت کے لیے تو خود حرکت نکرے جب تو نے یہ کیا تو گویا خدا کو اپنے دل مین قائم کرلیا ۔جو تیری خدمت کرے اور تجھسے تکلیف دفع کرنا چاہے اُسے نہ چھوڑ ۔اُسکے ساتھ ایسا رہ جیسا میت نہلانے والے کے ساتھ اور جیسا اصحاب کہف جبرئیل ع کے ساتھ ۔اُسکے ساتھ بلا وجود و بلا اختیار و بلا تدبیر رہا کر ۔قضا و قدر کا بوجھ نازل ہونے وقت ایمان اور نفس کے قدمون کو مضبوط رکھ ۔ایمان تقدیر کے ساتھ ٹھیرتا اور ثابت رہتا ہے اور نفاق منافق کو بہکا دیتا ہے ۔جسقدر زمانہ گذرتا ہے اُسکی بنیاد سست اور نفس و طبیعت و ہوا کا غلبہ ہوتا ہے ۔دل اور سر کی آنکھین پھوٹ جاتی ہین ۔اُسکے گھر کا دروازہ آباد ۔اور اندر کا گھر اُجاڑ ہے ۔اُس کا ذکر اللہ کرنا فقط زبانی ہے دلی نہین ۔اُسکا غصہ اپنے نفس کے لیے ہے خدا کے لیے نہین ۔مومن منافق کی ضد ہے ۔وہ دل و زبان دونون سے ذکر اللہ کرتا ہے بسا اوقات اُس کا دل ذاکر رہتا ہے اور زبان خاموش ہوتی ہے ۔اُس کا غصہ خدا اور رسول کے لیے ہوتا ہے نفس و ہوا و طبیعت و دنیا کے لیے نہین ہوتا ۔نہ وہ خود حسد کرتا ہے نہ اُسپر کوئی اور حسد کر سکتا ہے ۔وہ اہل تقدیر سے اُنکی تقدیر کی بابت جھگڑتا نہین اسے لڑکے تقدیر کی بابت کسی صاحب نصیب سے نہ جھگڑ ۔وہ سالم رہے گا اور بلند مرتبہ ہوتا جائے گا ۔اور تو ہلاک ہوگا ۔گرے گا ۔ذلیل اور رسوا ہوگا تیرے جھگڑنے سے اُسکی تقدیر بدل نہین سکتی ۔خدا اُس کا حال معلوم کرچکا ہے جب تو اپنے یا غیر کی بابت علم الٰہی کے متعلق جھگڑے گا تو خدا کی نظر سے گرجائے گا اور تیرا علم تجکو نفع ندے گا ۔چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔بہت سے لوگ اُس دن عمل کرنے اور تکلیف اُٹھانے والے ہونگے ۔اسوقت خدا کے آگے توبہ کر ۔دانا آدمی گناہ سے بچا کرتا ہے ۔کسی بلا کے سبب جو تجھپر نازل ہوئی ہو اُس سے بےجزع کرنے کا قصد نکر ۔اُسکے دفعیہ کا منتظر رہ اور ناامید نہو ۔ایک ساعت سے دوسری ساعت تک گشایش ہوجاتی ہے ۔وہ ہر روز نئی شان مین ہے ۔ایک قوم سے دوسری قوم کیطرف انتقال کرتا ہے ۔اُسکے ساتھ صبر کر اور اُسکی تقدیر سے رضامند رہ تجھے کیا خبر کہ خدا اسکے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے ۔اگر تو صبر کرے گا تو بلا ہلکی ہوجائے گی اور وہ تیرے لیے ایسی بات نکالدے گا کہ تو اُسے محبوب رکھے گا اور وہ تجھے ۔اور اگر جزع فزع اور اعتراض کریگا تو بلا بھاری ہوگی اور عقوبت

بڑھ جائے گی ۔ تمہارا نفسون خواہشون اور اعتراض کے ساتھ ٹھیرنا اور محبت دنیا اور اُس کا جمع کرنے
حریص ہونا خدا پر اعتراض کرنے اور اُس سے جھگڑنے کا باعث ہے اے **قوم** اگر دنیوی خیال ضروری ہے
تو نفس کو دنیا کے دلکو آخرت کے ۔ اور اسرار خدا کے دروازہ پر رکھو ۔ جب تک نفس دل بنکر اور دل سِر
ہوکر اور سِر فنا کی حالت مین منقلب ہوکر اپنے اپنے لطف نہ اُٹھالے ۔ اسی حالت مین رہو ۔ پھر
خدا اُس کو غیر کے لیے نہین بلکہ اپنے لیے زندہ کردیگا ۔ اور وہ کیمیا بنجائے گا ۔ اُس کا ہر درم ہزار
مثقال تانبے پیتل کو سونا کردے گا ۔ یہ مقصد اصلی پورا اور باقی رہنے والا ہے ۔ وہ شخص خوشحال ہے
جسنے میری بات سُنی اور اُسے مان لیا ۔ وہ آدمی مبارک ہے جسنے خالص عمل کیے اُسکے لیے مبارکباد
جسنے عمل کو اپنے ہاتھون مین لیا اور عمل نے اُسے خدا تک پہنچادیا جسکے لیے عمل کیا گیا تھا اے
لڑکے تو مرنے کے بعد مجھے دیکھے اور پہچانے گا ۔ اپنے دہنے بائین دیکھے گا مین تیرا بوجھ اُٹھاؤن
اور تجھسے عذاب دفع کرون گا ۔ اور تیری بابت سوال کیا جاؤنگا ۔ مخلوق کے ساتھ کبتک شرک کریگا
اُسپر کب تک اعتماد رکھے گا ۔ تجھے یہ جاننا چاہیئے کہ کوئی شخص غنی ہو یا فقیر ۔ عزّت والا ہو یا ذلیل
تجکو کسیطرح کا نفع نقصان نہین پہنچا سکتا ۔ خدا کو پکڑ لے ۔ مخلوق اور اپنے کسب اور طاقت وقوت
پر بھروسا نرکھ ۔ خدا کے فضل پر بھروسا رکھ ۔ اور اُسپر توکل رکھ جسنے تجکو کمانے کی قدرت دی
اور روزی عطا کی جب تو ایسا کرے گا تو تجکو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اپنی قدرت اور سابقہ
کے عجائبات دکھائے گا ۔ تیرے دل کو اپنی طرف واصل کرے گا اور وصول کے بعد اُسے اُس کے
گذشتہ ایام یاد دلائے گا ۔ اور وہ اسطرح یاد کرے گا جسطرح اہل جنت بہشت مین ایام دنیا کو یاد کرینگے
جب تو سبب کے جال کو توڑ دے گا تو مسبب تک پہنچ جائے گا ۔ اور جب اپنی عادت کے خلاف کریگا
تو تجھسے کرامت صادر ہونے لگے گی ۔ جو خدمت کرتا ہے مخدوم ہوجاتا ہے ۔ جو مطیع رہتا ہے مطاع
بنجاتا ہے ۔ جو اکرام کرتا ہے مکرم ہوجاتا ہے ۔ جو قرب حاصل کرتا ہے ۔ مقرب ہوتا ہے ۔ جو تواضع
کرتا ہے سربلند ہوجاتا ہے جو حُسن ادب کرتا ہے مقرب ہوتا ہے ۔ حُسن ادب تجکو مقرب کردے گا
اور سوء ادب خدا سے دور رکھے گا ۔ طاعت آلہی حسن ادب ہے ، اور گناہ بے ادبی **اے قوم**
اپنے نفسوںپر اعتراض اور اُن کا حجاب نچھوڑو ۔ آخرۃ سے پہلے دنیا مین محاسبۂ نفس کی بابت
تعجیل کرو ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا اپنے اُن بندون سے جو دنیا مین پرہیزگار ہین حساب
لینے سے شرماتا ہے ۔ پرہیزگاری کو لازم کرلے ۔ ورنہ محرومی تیرے گلے کا ہار ہوگی ۔ اپنے دنیوی
تصرفات مین پرہیزگاری کر ورنہ دنیا و آخرت مین تیری خواہشین حسرتین ہوکر رہجائین گی ۔
دینار دار النار اور درہم دار الہم ہے ۔ خاصکر جبکہ ان کو حرام سے کما کر حرام ہی مین صرف کیا جائے
کل میری بات تجھپر کھلجائے گی ۔ سچ تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ کسی شئے

کی محبت تجکو اندر باہر اگردیتی ہے تو اپنے دلکو دنیا سے ننگا بھو کا اور پیاسا رکھ تاکہ خدا اسے لباس پہنائے۔ کھلائے پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اُس کو سونپ۔ اور فکر نکر۔ وہی وہ رہجائے اور تو نہو۔ ہمیشہ کام کرتا رہ۔ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت مزدوری ملنے کا۔ عطا کا اور بخشش کا گھر صالحین کے حق مین باعتبار اکثر ہے ایسے کم ہین کہ خدا اُنکو دنیا مین عمل سے الگ کر کے اپنے احسان و رحمت کے باعث آخرۃ آنے سے پہلے راحت عاجلہ عنایت کرتا ہے۔ ادائے فرائض کو کافی جانتا اور نوافل سے راحت دیتا ہے کیونکہ فرض کسی حال مین کسی جگہہ ساقط نہین ہوتا۔ یہ خدا کے بندون مین سے کسی کسی بندہ کے حق مین نہایت ہی شاذونادر طور پر ہوا کرتا ہے اسے لڑکے زاہدین آرزو نیوی تحملات سے اعراض کر دنیا سے راحت پاجائیگا اگر دنیوی حصہ تیرے مقدر مین ہے تو ضرور پہونچے گا۔ اور اُس حالت مین پہونچے گا کہ تو عزیز مکرم اور مسئول ہوگا۔ اپنے نفس اور خواہشون سے نہ کھا کیونکہ پھر ایک ایسا حجاب ہو جو تیرے دل کو خدا سے محجوب کر دیگا مومن نفس کی خواہش اور نفس کے نفع کے لیے نہین کھاتا اور نہ اُسکے لیے پہنتا ہے نہ اور طرح کا فائدہ اُٹھاتا ہے بلکہ طاعت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھاتا ہے وہ چیز کھاتا ہے جو اُسکے ظاہری قدم کو خدا کے آگے کھڑا رکھے۔ وہ باجازت شرع کھاتا ہے نہ کہ باجازت خواہش۔ ولی خدا کے حکم سے اور ابدال جو قطب کے وزیر ہوتے ہین خدا کے فعل سے کھاتے ہین۔ قطب کا کھانا پینا اور تصرف پیغمبر علیہ السلام کے کھانے پینے اور تصرف کی مانند ہے اور ایسا کیون نہو قطب نبی کا غلام۔ نائب۔ اور امت مین رسول کا خلیفہ ہوتا ہے۔ جو خدا کا خلیفہ ہے۔ قطب خلیفہ باطن ہے اور امام المسلمین یعنی بادشاہ اسلام خلیفہ ظاہر۔ اُسکی اطاعت و متابعت کا ترک کسی مسلمان کے لیے حلال نہین۔ بعض علماء کا قول ہے کہ بادشاہ اسلام اگر عادل ہو تو قطب زمان ہے۔ اپنے کام کو آسان نسمجھو۔ بادشاہ تمہارے ظاہری افعال کا نگہبان ہے اور قطب باطنی افعال کا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس حال مین لایا جائیگا کہ اُسکے ساتھ وہ فرشتے موجود ہونگے جو دنیا مین اُسکی نیکی بدی لکھا کرتے تھے۔ اُنکے پاس ننانوے دفتر ہونگے ہر دفتر بقدر منتہائے بصر ہوگا جن مین اُسکی نیکیان بدیان اور تمام اعمال درج ہونگے۔ اُسے اُن دفترون کے پڑھنے کی تکلیف دیجائیگی بندہ گو دنیا مین لکھا پڑھا نہوگا مگر اُنھین پڑھ لے گا۔ کیونکہ دنیا دارحکمۃ ہے اور آخرت دار قدرۃ دنیا اسباب و آلات کی محتاج ہے آخرت کو اُسکی حاجت نہین۔ اُن دفترون کے مضامین سے کوئی بندہ منکر ہوگا تو اُسکے اعضا گواہی دینگے۔ ہر عضو اپنے اُس عمل کی جو اُس نے دنیا مین کیا ہے الگ الگ شہادت دے گا۔ تم ایک بڑے کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس کوئی نیکی نہین ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کیا تمھین یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع نکروگے۔

انتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین شعبان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ مین فرمایا

عبداللہ بن مبارک رحمت اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اُن کے پاس ایک دن ایک سائل آیا اور کھانا مانگنے لگا۔ آپکے پاس دس انڈون کے سوا اور کچھہ نتھا۔ لونڈی کو حکم دیا کہ سائل کو دیدو۔ اُسنے نو دیئے اور ایک چھپا لیا۔ غروب آفتاب کے وقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ یہ ٹوکرا لیجاؤ۔ عبداللہ نے نکلکے لیا اور انڈے گنے تو پورے نوٹے نکلے! لونڈی سے کہا کہ ایک انڈا کیا ہوا تونے سائل کو کتنے دیئے تھے۔ وہ بولی کہ نو دیئے تھے اور ایک آپکے افطار کیواسطے رکھ لیا تھا۔ آپ نے کہا کہ تونے ہمارے دس انڈون کا نقصان کیا۔ یہ لوگ خدا سے معاملہ کرنے مین ایسے تھے قرآن و حدیث کے مضامین پر ایمان لاتے اور اُسکی تصدیق کرتے تھے۔ وہ قرآن کے متبع تھے اپنے حرکات و سکنات اور دینے نہ دینے مین اُسکی مخالفت نہین کرتے تھے۔ اُنھون نے اپنے خدا سے معاملہ کیا اور اُسمین نفع پایا۔ اُسے ہمیشہ حاصل کرتے رہے۔ اُنھون نے خدا کے دروازے کو کھلا پایا اُسمین جا داخل ہوئے اور غیر کے دروازہ کو بند پایا اُسے چھوڑ دیا غیر کے مقابلہ مین اُس سے موافقت کی۔ اُسکی مقابلہ مین غیر سے موافقت نہین رکھی۔ جو خدا سے بغض رکھتا ہے اُس سے بغض رکھنے مین اور جو دوستی رکھتا ہے اُس سے دوستی رکھنے مین خدا سے موافقت کی۔ اسی لیے بعض علمار کا قول ہے کہ مخلوق مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے اتفاق نہ رکھ۔ جو اُس سے ٹوٹے اُس سے ٹوٹجا۔ اور جو اُس سے ملے اُس سے مِل۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کی طرف رہتے اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے دین کی مدد کرتے ہین۔ اس معاملہ مین ملامت گر کی ملامت اُنپر اثر نہین کرتی۔ اُسکے حدود اور شرع قائم رکھنے مین وہ کسی سے نہین ڈرتے۔ اے لڑکے تو جس ہوس مین گرفتار ہے اور جسپر مٹا ہوا ہے اُسے چھوڑ۔ اقوال و افعال مین اہل اللہ کا اتباع کر۔ محض جھوٹے دعوے سے اُس مقام پر پہنچنے کا طالب نہو۔ جس مقام پر اہل اللہ پہنچگئے رہین۔ اگر بلائین نہوتین تو تمام آدمی عابد و زاہد ہوا کرتے۔ لیکن بلاؤن کے وقت لوگ صبر نہین کرتے۔ اور بلائین اُن کو خدا کے دروازے سے محجوب رکھتی ہین۔ جو خدا کے لیے صبر نہین کرتے اُسکو عطار آلہی نہین ملتی۔ اگر تجھ مین صبر اور رضا نہین ہے تو بہ تیرے لیے خدا کی عبودیت سے نکلنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض کتابون مین فرمایا ہے جو شخص میرے حکم سے رضامند نہو۔ میری بلا پر صبر نکرے اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنالے۔ غیر کو چھوڑکر خدا کے ساتھ قناعت کرو۔ تمہارے نفع و ضرر کے متعلق جو کچھہ مقدر کیا گیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ اسلام کو مضبوط کرکے ایمان تک اور ایمان کو مضبوط کرکے ایقان تک پہنچ جاؤ۔

اسوقت تم کو وہ چیزین نظر آئینگی جو ایقان سے پہلے نہ دیکھی ہونگی - خدا اشیار کو اُنکی واقعی صورت پر دکھائے گا جنمین مشاہدہ بنجائے گی - یقین دل کو خدا کے پاس جا ٹھیرائے گا اور تمام اشیار کو اسی کی طرف سے دکھائے گا - دل جب خدا کے دروازہ پر جا کھڑا ہوگا تو کرامت کا ہاتھ اُسکی طرف بڑہے گا اور اُسپر اکرام کرے گا - پھر وہ کریم پسندیدہ ہو جائےگا - مخلوق پر کرم ہوگا اور اُنپر ذرا بخل نکرے گا تندرست دل جو خدا کی لایق ہو کرم ہوتا ہے اور سِر جو کدورت سے پاک ہو مکرم بنجاتا ہے اور جب اکرم الاکرمین یعنی خدا اپنا کرم کرے تو دل اور سِر کو اکرام کیون نہ حاصل ہو **اے قوم** گناہ مین نہین بلکہ طاعت مین کرم وایثار کو لازم کرلو - گناہ مین صرف ہولنے والی نعمت قریب الزوال ہوتی ہے - طاعت کے ساتھ کمائی مین مشغول - ہو تاکہ اُس کا قرب حاصل ہوجائے اور تمہارے تمام تفکرات غیر سے الگ ہوکر خدا کے ساتھ جمع ہوجائین - اس وقت تمہارا کھانا اُسکے فضل وکرم کے طبق سے ہوگا اور اسطرح ہوگا کہ تم سمجھ نسکوگے نفس خدا کی طرف سے مخلوق کا حجاب ہے جب نفس نرہا تو پردہ اُٹھ گیا - اسی لیے ابویزید بسطامی کا قول ہے مین نے خدا کو خواب مین دیکھکر عرض کیا کہ تیرے ملنے کا کونسا رستہ ہے - فرمایا نفس کو چھوڑکر ادھر چلا آ - چنانچہ مین نفس سے اسطرح جدا ہوگیا جسطرح سانپ کیچلی سے نکلتا ہو خدا کی نظر نفس کے سوا اور کسی چیز پر نہین - اس لئے اسی کے ترک کا ارشاد فرمایا ہے - کیونکہ دنیا ومافیہا اور ماسوی اللہ تابع نفس ہے - دنیا نفس کے لیے ہے اور اسی کی محبوب ہے اور آخرت بھی اسی کے واسطے ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے جنت مین وہ چیزین ہین جن کو نفس چاہتے اور آنکھین لذت اُٹھاتی ہین - شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا - اہل اللہ دنکو مخلوق اور اہل وعیال کی مصلحتون مین رہتے ہین اور رات کو خدا کی خدمت اور خلوت مین - یہی قاعدہ بادشاہون کا ہے دن کو غلامون خادمون اور قضائے حاجات مین مصروف رہتے ہین - اور رات کو اپنے وزیرون اور خواص کے ساتھ خلوت کرلتے ہین - میری باتکو دل کے کانون سے سنو اور اُسے یاد رکھکر عمل کرو - مین خدا کی طرف سے سچ بولتا ہون مین تم سے خدا کا رستہ اس لیے بیان کرتا ہون کہ تم اُسپر چلو - مین اسپر قناعت نہین کرتا کہ تم زبان سے میرے فعل کی تعریف کرو - بلکہ زبان دل سے میری تحسین کرتے رہو - میرے قول پر عمل کرو - اور اعمال کو خالص رکھو مین جب یہ دیکھلونگا تو تمہاری تعریف کرونگا - تو اپنے نفس دنیا - آخرت - مخلوق اور ماسوی اللہ کے ساتھ کب تک پیوند رکھیگا - مخلوق تیرے نفس کا نفس تیرے دل کا اور دل تیرے سِر کا حجاب ہے - تو جب تک مخلوق کے ساتھ رہیگا اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا - اور جب اُن کو چھوڑدے گا تو نفس کیحالت دیکھ لے گا اور اُسے خدا کا

دشمن پائے گا۔ اس لیے اُس سے لڑتا رہے گا تاکہ خدا اور اُسکے وعدہ پر مطمئن ہو جائے وعید سے ڈرے اوامر بجا لائے۔ نواہی سے باز رہے تقدیر کی بابت موافقت کرے۔ اسوقت دل اور سِر سے پردہ اُٹھ جائے گا اور اُن کو وہ چیز نظر آئے گی جو پہلے نہ دیکھی تھی۔ دونون اپنے خدا کو پہچان لینگے۔ اور اُسکی پناہ مین آجائین گے۔ اور خدا کے سوا کسی کے پاس نہ ٹھیرینگے۔ عارف خدا کے سوا کسی کے پاس نہین ٹھیرتا بلکہ خالق الاشیا کے پاس رہتا ہے۔ اُس کو نہ نیند آتی ہے۔ نہ اونگھ اور نہ خدا سے کوئی شے روک سکتی ہے۔ محجوب کا وجود نہین ہوا کرتا۔ وہ علم و قدرۃ کے جنگل مین خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ دریائے علم کی موجین اُسے زیر و زبر کرتی رہتی ہین کبھی آسمان پر لیجاتی اور کبھی زمین پر گرا دیتی ہین۔ وہ خود غائب متحیر اور لایعقل اور بہرا گونگا ہوتا ہے خدا کے سوا اور کسی سے کچھہ نہین سنتا۔ اور نہ کسی چیز کو دیکھتا ہے۔ اُسکے آگے مردہ بنجاتا ہے وہ جب چاہتا ہے اُسے اُٹھا دیتا ہے جب ارادہ کرتا ہے ایجاد کر دیتا ہے۔ اہل اللہ قرب کے خیمون مین ہین۔ حکم کے وقت حکم کے صحن مین اور نکلنے کے وقت دروازہ پر چلے آتے ہین۔ مخلوق کے قصے سنتے۔ اور خدا و مخلوق کے مابین واسطہ بنجاتے ہین۔ یہ اُن کے ظاہری احوال ہین لیکن بعض حالات پوشیدہ رہتے ہین **اے قوم** یہ کیا بات ہے تم ہوس اور بیکار وقت کھونے مین مصروف ہو خدا کے ساتھ صبر کرو۔ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کروگے۔ اگر تو اسلام کی تحقیق چاہتا ہے تو گردن جھکانے کو لازم کرلے۔ اور اگر قرب آلہی کا ارادہ ہے تو قضا و قدر اور اُسکے فعل کے آگے پڑا رہ۔ چون چرا نکر۔ اُس کا مقرب بنجائے گا کسی چیز کو نہ چاہ کیونکہ یہ درست نہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم کسی چیز کو نہین چاہ سکتے مگر یہ کہ خدا چاہے۔ جب تیرا چاہا پورا نہو تو چاہت چھوڑ دے۔ اُسکے افعال مین اُس سے نہ جھگڑ۔ جب تیری آبرو۔ مال۔ تندرستی۔ اور اولاد چھین لے۔ اور تیرے مقاصد کو ملیامیٹ کر دے تو اُس کی تقدیر ارادے اور تبدیل کے آگے تبسم کرتا رہ۔ اگر اُس کا قرب اور صفائی چاہتا ہے تو نیست پر رہ۔ اور اگر دنیا مین رہکر وصول قلب کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنا غم پوشیدہ رکھ اور خوشی ظاہر کر۔ لوگون کے ساتھ خوش اخلاق رہ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مومن کے چہرہ پر خوشی ہوا کرتی ہے اور دل مین غم متکمن رہتا ہے۔ کسی سے گلہ نکر۔ خدا کی شکایت کرے گا تو اُس کی نظر سے گر جائیگا اور باینہمہ جس بات کی شکایت کی ہے وہ زائل نہو گی۔ اپنے اعمال پر مغرور نہو کیونکہ تکبر عمل کو خراب اور ہلاک کر دیتا ہے۔ جو خدا کی توفیق کو دیکھ لیتا ہے اُس سے تکبر زائل ہو جاتا ہے۔ اپنا سارا ارادہ اُسکی طرف کر۔ وہ اپنی رحمت نازل کرے گا۔ اور تیرے لیے وصول کے اسباب مہیا کر دیگا تو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹا۔ مخلوق کی تعریف کا طالب۔ اُنکی مذمت سے خائف ہو کر اپنے قصد کو اُسکی طرف متوجہ کرنے پر کیونکر قادر ہو سکتا ہے۔ خدا کا رستہ محض صدق ہے صدق

بلاکذب و بلاظہور اولیاءاللہ کا حصہ ہے - اُن کے افعال و اقوال سے زیادہ ہوتے ہین - وہ مخلوق
مین خدا کے نائب - اُس کے خلیفہ - باخبر - اور زمین پر اُسکے کوتوال ہین - وہ اُسکے یکتا اور خاص
بندے ہین - اے منافق تجھپر اُس کا کیا بوجھ پڑا ہوا ہے - اپنے نفاق کے باعث اُنسے مزاحمت نکر
یہ شئے خلوت و تمنا اور قال و قیل سے حاصل نہین ہوتی - آلٰہی ہمین صادقین مین داخل کر - دنیا
و آخرت کی نیکی دے - اور دوزخ کے عذاب سے بچا - شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا - اہل اللہ
کے حالات مین سے صرف اُن کے نام لینے اُنکی سی صورت بنانے اور اُن کا کلام سنانے
پر اکتفا نکر - اُن کے سے فعل نہون تو یہ باتین تجھے نفع ندین گی - تو کدورت بلا صفا - مخلوق بلا
خالق - دنیا بلا آخرت باطل بلا حقیقت ظاہر بلا باطن قول بلا عمل - عمل بلا اخلاص - اور اخلاص
بلا اصابۂ سنت ہے - خدا قول بلا عمل اور عمل بلا اخلاص کو پسند نہین کرتا - اور قرآن و حدیث کے خلاف
اُسکے نزدیک کوئی عمل مقبول نہین - یہ دعوی بلا گواہ ہے اس لیے قبول نہوگا - اگر باوجود کذب
مخلوق کے نزدیک تجھے قبولیت حاصل ہوگئی تو خدا کے نزدیک مقبول نہوگا - وہ دونون کی بات
جانتا ہے - کھوٹ ظاہر نکر - کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے خدا تیرے دل کو دیکھتا ہے صورت کو
نہین دیکھتا - کپڑون بدنون اور ہڈیون کے اندر نظر ڈالتا ہے وہ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جلوت
کو نہین دیکھتا تجھے شرم نہین آتی کہ تو نے منظر خلق کو مزین اور منظر خالق کو ناپاک کر رکھا ہے -
اگر نجات چاہتا ہے تو تمام گناہون سے توبہ کر اور توبہ مین اخلاص سے کام لے - مخلوق کے ساتھ شرک
کر نیسے تائب ہو - ہر کام محض خدا کے واسطے کیا کر - مین تجکو مجسم حظ نفسانی پاتا ہون - کیونکہ تو
نفس و ہوا - دنیا اور شہوات و لذات کے ساتھ ہے تجکو ایک مچھر ننگا اور ایک لقمہ غضبناک کر دیتا ہے
تو اپنے نفس کی رضا سے رضامند اور اُسکے غصہ سے غضبناک ہوجاتا ہے - تو نفس کا غلام ہے -
تیری لگام اُسی کے ہات مین ہے - تجھے اُن خدا کے بندون سے کیا نسبت جن کے لیے مرتبہ
عبودیت اور اُسکے افعال پر رضامندی متحقق ہے - وہ آفتون کے نزول کیوقت پہاڑ کیطرح
مستقل رہتے ہین یہ آفتین اُن کے نفع و نقصان کے متعلق نازل ہوتی ہین اور وہ صبر
و موافقت کی نگاہ سے انھین دیکھتے رہتے ہین - اُنھون نے جسم کو بلا کے لیے چھوڑ دیا ہے اور دل اُنکے
ساتھ خدا کیطرف اُڑگئے ہین - وہ بلا مکین خیمون اور بلا طائر پنجرون کی مانند ہین - اُن کے جسم خدا کے
پاس اور روحین اُسکے سامنے موجود ہین اے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے وحشت کرنے
والے بندو میرے پاس آؤ مین تم ہمین اور تم مین صلح کرادون - تمہاری بابت اُس سے سوال
کرون - تمہارے لیے امن چاہون - اُسکے آگے تضرع کرون تاکہ خدا اپنے وہ حقوق جو تمہارے
ذمے ہین معاف کردے - آلٰہی ہم کو اپنی طرف پھیر - اپنے دروازہ پر جگہ دے - ہمین اپنے

اپنے رحمت مین اور اپنے ساتھ کرلے - ہمین اپنی خدمت سے رضامند رکھ - ہمارا این و ین خاص اپنے لیئے کر- غیر سے ہمارے دل پاک کردے ہمین اپنی منہیات کی جگہہ نہ دیکھ - اور اوامر کی جگہہ سے غائب نکر ہمارے ظاہر کو معاصی مین اور باطن کو شرک مین مبتلا نکر - ہمین نفس سے الگ کرکے اپنا بنالے - ہمین اپنی ذات کے باعث غیر سے بے پرواکردے - غفلت سے بیدار کر- ہم سے اپنی طاعت و مناجات کا ارادہ رکھ - اپنے قرب سے ہمارے دل اور اسرار کو لذت عنایت کر- ہم مین اور گناہون مین اتنا فاصلہ ڈالدے جتنا زمین و آسمان مین ہے - ہم مین اور مکروہات مین ایسا پردہ ڈال جیسا گناہ کی بابت یوسف و زلیخا مین ڈالا تھا - شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا - اپنے نفسون - خواہشون اور طبیعتون کو ہمیشہ کے روزے نماز اور صبر سے گھلا دو - جب نفس و ہوا و طبیعت کا گھلانا صحیح طور پر ہوگا تو بلا زحمت بندی اور مولا کے سوا اور کچھہ نرہیگا ۔ فقط دل اور سر اور خدا رہجائیگا - اسوقت کشایش بلا ضیق اور عافیت بلا مرض باقی رہیگی - عقل پکڑو - علم پڑھو - اور خالص عمل کرو - اے لڑکے پہلے مخلوق سے سیکھہ پھر خالق سے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا اُسے غیر معلوم کا علم عطا فرمادیتا ہے اول مخلوق سے سیکھنا چاہیے - اسی کا نام حکم ہے - پھر خالق سے - اسے علم لدنی کہتے ہین - یہ علم دلون کے ساتھ مخصوص اور یہ سر اسرار سے مختص ہے - جب تو دار حکمۃ مین ہے تو کوئی چیز بلا استاد کیونکر سیکھ سکتا ہے - علم کا طالب بن - کیونکہ طلب علم فرض ہے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علم ملک چین مین ہو تو بھی اُسکے طالب بنو - اے لڑکے جو مجاہدہ نفس پر تیری امداد کرے اُسکی صحبت اختیار کر نہ کہ اُسکی جو تیرے ضرر پر اُس کا معاون ہو اگر تو جاہل منافق اپنی خواہش کے پیچھے چلنے والے شیخ کی صحبت مین بیٹھیگا تو وہ تیرے ضرر پر مجاہدہ نفس کا معاون ہوگا مشایخ دنیا کے لیئے نہین بلکہ آخرت کے لیئے صحبت مین رکھے جاتے ہین - شیخ اگر صاحب طبیعت و ہوی ہی تو اُس کی مصاحبت دنیا کے لیئے اور اگر صاحب دل ہی تو اُسکی صحبت آخرت کے لیے ہے - اور اگر صاحب سر ہے تو اُس کی صحبت خدا کے واسطے ہے - اے شیخی خورے - بناوٹی صدر نشین اور مخلصین مشایخ سے مقابلہ کرنیوالے شیخ - تو اپنے نفس و خواہش کے باعث ہمیشہ طالب دنیا رہتا ہے - بس تو تو لڑکا اور یہ تیری محض طبیعت ہے - وہ نفس نہایت کمیاب ہے جو دنیا سے مونہ موڑے اور اُسے اضطرارًا نہین بلکہ اختیارًا چھوڑدے - اور مطمئن ہوکر دل بنجائے - یہ بات بہت ہی نادر اور نہایت ہی بعید ہے - یہ بات اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ نفس دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے اندھا ہوجائے - بندہ جسقدر خدا سے قریب ہوتا ہے - اُسی قدر خوف و خطر بڑھجاتا ہے - اسی لیے لوگونکی نسبت بادشاہ سے وزیر کو زیادہ خوف رہتا ہے - کیونکہ وہ زیادہ مقرب ہے - مومن اخلاص بغیر اُس تک نہین پہنچ سکتا اور اسوقت وہ سب سے زیادہ خطرہ مین پڑجاتا ہے اہل اللہ نہایت پرخطر رہتے ہین - ملاقات الٰہی کے زمانہ تک اُن کا خوف کم نہین ہوتا جو

خداکو پہچانتا ہے بہت ڈرنے لگتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ مین تم مین خداکو سب سے زیادہ
پہچاننے والا ۔ اور سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہون ۔ تصفیۂ باطن کے لیے خدا اولیاء اللہ کا امتحان
لیا کرتا ہے وہ تغییر و تبدیل سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین ۔ اُن کو امن کی حالت مین خوف اور سکون کی حالت
مین اضطراب ہوا کرتا ہے ۔ وہ ذرے رائی کے دانے ۔ ایک نگاہ اور ادنے غفلت پر اپنے نفس سے مناقشہ
کیا کرتے ہین ۔ خدا جب اُن کو سکون دیتا ہے تو اُڑ جاتے ہین جب غنی کرتا ہے فقیر بنجاتے ہین جب امن
دیتا ہے خوف کرنے ہین ۔ جب ہنساتا ہے رو دیتے ہین ۔ جب خوش کرتا ہے غمگین ہوتے ہین ۔ اغیار
کے بدلیینے اور بُرے انجام سے ڈرتے ہین ۔ وہ جانتے ہین کہ خدا اپنے افعال سے سوال نہین کیا جاتا ۔
اور لوگ ضرور پوچھے جائینگے ۔ اے غافل تو معصیت و مخالفت کے باعث خدا سے لڑتا ہے اور پھر
اُس سے امن چاہتا ہے ۔ عنقریب تیرا امن خوف سے ۔ کشایش تنگی سے ۔ تندرستی بیماری سے
عزت ذلت سے ۔ رفعت پستی سے اور غنا فقر سے بدلجائے گا ۔ یاد رکھ کہ تو جسقدر دنیا مین خدا کا
خوف کرے گا اسیقدر آخرت مین عذاب الٰہی سے امن مین رہے گا اور جسقدر دنیا مین بیخوف ہوگا
اُسی قدر آخرت مین خوفناک ہوگا ۔ لیکن تم دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے اور غفلت کے کنوئین مین
گرے ہوئے ہو اسی لیے تمہاری زندگی چوپایون کی سی ہے ۔ کھانے پینے ۔ جماع اور سونے کے
سوا تم اور کچھہ نہین جانتے ۔ اہل دل تمہارے حالات سے واقف ہین ۔ دنیا کی حرص اور اُسکے
جمع کرنے اور طلب روزی نے تم کو خدا کے رستے اور اُسکے دروازے سے روکدیا ہے ۔ اے حرص کے
باعث رسوا ہونے والے تو اور روئے زمین کی تمام مخلوق اُس شے کے حاصل کرنے کی جو قسمت مین نہو
ہرگز قدرت نہین رکھتی ۔ بس تو رزق مقسوم اور غیر مقسوم کی طلب مین کوشش کرنی چھوڑ دے ۔
عقلمندون کے لایق نہین کہ جس چیز سے فراغت حاصل ہو چکی ہے اُس کی طلب مین اپنا وقت
ضایع کرین ۔ مخلوق کو دل سے نکال ۔ نفع و ضرر ۔ دینے ندینے ۔ تعریف و مذمت ۔ اکرام و اہانت
اقبال و ادبار کے متعلق اُن کو ندیکھ ۔ اور یہ سمجھہ کہ ضرر و نفع خدا کی طرف سے ہے اور خیر و شر اُسی کے
قبضہ مین ہے ۔ وہ ان کو مخلوق کے ہات سے جاری کراتا ہے ۔ جب تو اس مرتبہ پر متمکن ہوگا تو خالق
و مخلوق کے مابین سفیر بنجائے گا ۔ اُن کا ہات پکڑکے خدا کے دروازے پر لیجائے گا ۔ اپنی نسبت اُنکو
معدوم خیال کرے گا ۔ گنہگارون کو جنون اور جہل کی نظر سے دیکھے گا پھر اُنکی مدارات اور دوا کریگا
اُنکی ایذا اور جہل پر صابر رہے گا ۔ عالم اور عقلمند وہی ہین جو خدا کے مطیع ہون ۔ اور جاہل و مجنون
اُنھی کا نام ہے جو اسکے نافرمان ہین ۔ گنہگار نے اپنے خدا کو نہ جانا ۔ اس لیے گناہ کیا ۔ اور شیطان کا
تابع ہوگیا ۔ اگر جاہل نہوتا ہرگز گناہ نکرتا ۔ اگر اپنے نفس کو پہچانتا اور یہ جانتا کہ نفس بُرائی کا حکم
دیا کرتا ہے تو اُسکی موافقت نکرتا ۔ مین تمکو ابلیس اور اُسکے مددگارون سے بہت کچھہ ڈرا چکا ہون

مگر تو اُس کا مصاحب ہے اُس کا کہا مانتا ہے۔ نفس۔ دنیا خواہش طبیعت اور ہر موجودات یہ سب ابلیس کے مددگار ہین۔ ان سے بچ۔ یہ سب تیرے دشمن ہین اور خدا کے سوا کوئی دوست نہین۔ وہ تجکو تیرے لیے چاہتا ہے اور غیر اپنے لیے۔ جب تو خلوت مین اپنے نفس کو نپائے اور طالبین کے ساتھ اُسے ڈھونڈے یہ خلوت خدا کے ساتھ اُنس کا باعث ہے اور جب نفس یا اُسکے ساتھ اور کچھ موجود ہے تو خلوت کہان۔ خلوت غیر سے علیحدگی مین ہوا کرتی ہے۔ جب تو نفس کو دنیا کے قلب کو آخرت کے اور سر کو خدا کے ساتھ چھوڑ دے گا تو تیری خلوت محبت الٰہی ہو جائے گی۔ تو خدا کو غیر سے دشمنی رکھکر پائیگا تو جب تک صفا و اہل صفا کو نہ دیکھے گا صاف نہوگا۔ جب تک صدق و اہل صدق پر نظر نہ ڈالیگا صادق نہ بنے گا۔ جب تک خدا کے دروازہ اور اُسکے اہل کو نہ دیکھے گا نجات نہ پائے گا۔ پھر جب تیرا حال ٹھیک ہو جائے گا تو تجکو مردان خدا نظر آنے لگین گے۔ جب تو بادشاہ کا دروازہ دیکھو گا تو وہان خادم بیٹھے نظر پڑینگے۔ تو نے چھپکر بادشاہ کا دروازہ نہین ٹٹولا اور نہ اُسے دیکھا تجھے اُس کے غلام کیونکر نظر آسکتے ہین۔ جب تک دروازہ نہ دیکھ لے کلام نکر۔ اسوقت تجکو غلام نظر آئینگے جب تک خدا کو نہ دیکھ لے کلام نکر۔ اسوقت صدق دکھائی دیگا۔ اور تو معلوم کرلے گا کہ صدق تجکو اُٹھائے گا آگے بڑھائے گا۔ بیدار کرے گا۔ اور کذب اُلٹا پھیر دے گا۔ اور سلادے گا سچون کے ساتھ رہ تاکہ تیرے ساتھ وہی معاملہ ہو جو اُن کے ساتھ ہوا ہے۔ اقوال و افعال مین سچا رہ۔ اور ہر حال مین صبر کر۔ توحید اخلاص اور خدا پر توکل کا نام صدق ہے۔ قطع اسباب وار باب اور قلب و سر کے اعتبارات اپنی طاقت و قدرت سے الگ ہونا حقیقت توکل ہے۔ اگر اُس سے ملنا چاہتا ہے تو اُسکے سوا ہر چیز سے قطع تعلق کر دے۔ اپنی ذات اور مخلوقات سے منہ پھیر لے۔ مخلوق سے الگ ہو تاکہ خالق سے ملجائے۔ جب تک تو اپنے اور اُنکے ساتھ رہے گا نجات نہ پائے گا۔ خدا کا قرب ازدحام کی برداشت نہین کرتا۔ تم مین سے لاکھون مین ایک انقطاع نفس کیطرف متوجہ ہوتا ہے میری بات سمجھتا اور اُسپر عمل کرتا ہے باقی صرف بھیڑ بڑھانے آتے اور اپنے حضور سے برکت حاصل کرتے ہین۔ مین تمہارے لیے دنیا و آخرت مین خیر کا امیدوار ہون۔ دنیا مؤمن کا قیدخانہ ہی جب وہ اس قیدخانہ کو بھولجائے گا خوشی حاصل ہوگی۔ مؤمن قیدخانہ مین ہے اور عارف نشہ مین۔ وہ قیدخانہ سے غائب ہین۔ خدا نے اُن کو شراب شوق پلا رکھی ہے نہ شراب محبت۔ شراب طلب مخلوق کی طرف سے شراب غفلت اور اپنے لیے شراب بیداری عنایت فرمائی ہے۔ اُن کو مندرجہ بالا شرابین پلائی ہین اس لیے وہ خلقت کیطرف سے نشہ مین ہین اور خدا کے لیے ہوشیاری مین وہ قیدخانہ اور قیدیون سے غائب ہین۔ اُنکے لیے دوزخ جنت دنیا ہی مین موجود ہی۔ منازعت اُن کی دوزخ ہے اور رضا بالقضا اُنکی جنت۔ غفلت اُنکی دوزخ ہے اور بیداری اُن کی

جنت ۔ عوام کے حق مین محاسبہ قیامت ہے اور خواص کے حق مین معاتبہ ۔ اور ایسا کیون نہو انھون نے اپنی ذات پر خود قیامت برپا کر رکھی ہے ۔ وہ دنیا مین مار سے پہلے روئے ۔ اس لیے مار کے موقع پر بکار نے ان کو نفع دیا ۔ کسی نے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا ۔ جواب دیا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا اے سفیان تم نہین جانتے تھے کہ مین غفور رحیم ہون ۔ تم یہ تمام رونا میرے خوف سے روئے ہو ۔ تم کو مجھسے شرم نہ آئی ۔ اپنی طبیعت خواہش اور شیطان کو چھوڑ ۔ انکی طرف نہ جھک ۔ جب یہ درست ہوجائے تو اپنے اور اپنے برے دوستون مین عداوت پیدا کر ۔ اُن سے دوستی نرکھ ۔ تاکہ وہ تیرے حال کے موافق رہین ۔ توبہ قلب کی دولت ہو ۔ توبہ کرنے کے بعد جسکی پہلی حالت نہ بدلی وہ اپنی توبہ مین جھوٹا ہے ۔ جب تو اپنی حالت بدلا چاہیگا تو خدا اُسے ضرور بدلدے گا ۔ کیونکہ خدا کسی قوم کیحالت نہین بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلے ۔ دنیا مین کسی پر ظلم نکر ۔ ورنہ آخرت مین پکڑا جائے گا ۔ دنیا مین عدل کر ۔ تاکہ تجھسے جنت کا رستہ نہ پھیر دیا جائے ۔ ظالمون نے جب عدل چھوڑ دیا تو اُن سے اہل عدل کے گھر کا رستہ پھیر لیا گیا ۔ ہر شے کو اپنی جگہہ چھوڑ دے تاکہ خدا کے نزدیک تیرا مرتبہ ہو ۔ یہ آخر زمانہ ہے مین دیکھتا ہون کہ تم نے اپنی حالت کو بدل لیا ہے مجکو تمہاری تغیر و تبدیل کا خوف ہے اشیا کا تغیر و تبدل ضروری ہے لیکن بعض حالت مین پوشیدہ رہتے ہین ۔ اے خدا کی تمام مخلوق مین تمہاری نیکی اور نفع کا خواہان ہون ۔ دوزخ کے دروازون کے بند ہونے بلکہ بالکل نابود ہوجانے کا آرزومند ہون ۔ اور یہ چاہتا ہون کہ اُنمین کوئی متنفس داخل نہو ۔ جنت کے دروازون کے کھلنے اور اس بات کا خواہشمند ہون کہ کوئی اُس سے نروکا جائے ۔ یہ تمنا اس لیے ہے کہ مین خدا کی رحمت سے واقف اور مخلوق پر شفقت کرتا ہون ۔ میرا بیٹھنا تمہارے دلون کی درستی اور تہذیب کے لیے ہے اپنے کلام کی تغیر و تہذیب کے لیے نہین ۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو ۔ مجھے مین الٰہی مین سختی ہی نے پرورش کیا ہے ۔ میرا کلام بھی سخت ہے اور طعام بھی ۔ جو مجھسے اور مجھ جیسے لوگون سے بھاگے گا فلاح نہ پائے گا ۔ جب تو دین کے معاملہ مین بے ادبی کرے گا تو مین تجکو نچھوڑونگا اور یہ نہ کہون گا کہ ایسے کر ۔ اور مجھے اس کی پروا نہو گی کہ تو میرے پاس بیٹھا رہا یا چلدیا ۔ مین خدا سے اپنی حفاظت چاہتا ہون ۔ تم سے نہین چاہتا ۔ مین تمہاری شمار و قطار سے الگ ہون مین جس خیال مین ہون اس کی تعبیر زبان سے نہین بلکہ دل سے ہوتی ہے ۔ وہان دہنا بایان اور پچھا یا کچھ نہین بلکہ سامنا ہی سامنا ہے ۔ سینہ ہے پشت نہین ۔ مین انبیاء و مرسلین اور سلف کا تابع ہون ۔ اُنسے جدا نہون گا ۔ اور پوری طاقت سے خدا کے قرب کیطرف دوڑتا رہون گا ۔ اپنے گناہون اور بے ادبی سے توبہ کرو ۔ یہ توبہ تمہارے دلون کی زمین مین میرے درخت بونے کی مانند ہے مین تمہارے پاس عمارت بناتا ہون ۔ شیطان کی

عمارت ڈھاکر رحمان کی عمارت بناؤنگا۔ اور تم کو تمہارے مولا اور پروردگار سے ملادونگا۔ مین چھلکے کے ساتھ نہین بلکہ مغز کے ساتھ قائم ہون۔ مین اس ظاہری چھلکے کی پرورش مین محنت نہین اٹھاسکتا بلکہ تمہارے مغز کی پرورش کرتا اور چھلکا دور کر دیتا ہون۔ مین یہان تک تمہاری پرورش کرونگا کہ تم سے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کی آنکھین ٹھنڈی ہوجائینگی اے لڑکو دنیا کے لیے میرے پاس نہ آؤ۔ بلکہ آخرت کے لیے آؤ۔ جب تمہاری صحبت آخرت کے لیے درست ہوجائیگی تو دنیا تبعاً تمہارے پاس آموجود ہوگی۔ تم بقدر زہد اسے لوگے تو مین ضامن ہون کہ اس کا محاسبہ نہوگا۔ آخرۃ کو دنیا پر۔ باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر۔ باقی کو فانی پر مقدم رکھو۔ چھوڑو اور پھر لے لو۔ طبیعت و ہوا اور نفس کے ہاتون سے لینا چھوڑدو۔ قلب و سر کے ہاتھون سے لو۔ مخلوق کے ہات سے لینا چھوڑ دو خدا کے ہات سے لو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور امر و نہی کے متعلق جو کچھہ وہ تمہین دے اسے قبول کرو اللہ تعالے فرماتا ہے رسول جو چیز بھی تم کو دے اسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو خدا اور رسول کے حکم کے وقت شیر۔ اور نہی کے وقت بیمار۔ اور قضا و قدر کے وقت مردہ بنجاؤ۔ اور باقی مخلوق کے ساتھ خوش اخلاقی سے رہو۔ بغیر جانے بوجھے خدا سے کچھہ نامانگو۔ اپنے اور غیر کے متعلق اسکے حکم اور تقدیر سے موافقت کرو۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ خدا نے قلم کو پیدا کرکے یہ ارشاد فرمایا کہ لکھہ۔ قلم نے کہا کیا لکھون۔ ارشاد ہوا قیامت تک کی مخلوق کی بابت ہمارا حکم لکھدے۔

اے مردہ دلو اے نفس کے اعتبار سے زندہ رہنے والو۔ تمہارے دل مرگئے ہین۔ تمہارے لئے دلون کی مصیبت و ماتم مین رہنا غیر کی مصیبت مین رہنے سے بہتر ہے۔ خدا اور اس کے ذکر سے غافل رہنا دلون کی موت ہے تم مین جو شخص دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اسمین خدا کے ذکر اسکی محبت کو جگہہ دے۔ اس کی سلطنت و عظمت اور مخلوقات مین اسکے تصرف کی طرف نظر ڈالے اے لڑکے اول خدا کو اپنے دل سے اور پھر اپنے جسم سے یاد کیا کر اسے دل سے ہزار مرتبہ یاد کر اور زبان سے ایک مرتبہ۔ آفت آتے وقت صبر سے دنیا آتے وقت ترک سے۔ آخرت آتے وقت قبول کرلینے سے۔ حق کے آتے وقت توحید سے اور غیر کے آتے وقت اعراض سے خدا کو یاد کیا کر۔ اگر تو نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دے گا تو وہ تجھین طمع کرے گا۔ اور تجھے پھینکدے گا۔ اسے پرہیزگاری کی لگام سے قابو مین لا۔ اور قیل و قال چھوڑ دے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف کرے گی۔ دنیا اور مخلوق کو تجھہ دشمن بنا کر کھائے گی۔ تیرے دل سے پردے اٹھادیگی۔ اس وقت تو مخلوق کو فانی۔ مردہ ہالک اور عاجز دیکھے گا کہ ان مین نہ نفع کی قوت ہوگی نہ ضرر کی۔

پچاسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اسی اٹھارہویں شعبان ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو مدرسہ کے بعد کلام بعد مدرسہ مین فرمایا

اپنی اصلاح اور نیکی مین مشغول رہ۔ قیل وقال اور ہوس دنیوی کو چھوڑ۔ حتے الوسع اُسکے غمون سے فارغ ہو۔ پیغمبر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ حتی الامکان غم دنیا سے فارغ ہوجاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف اگر تو اسے پہچان لیتا تو اس کا طالب نہ بنتا۔ اگر وہ تیرے پاس آئے گی تو تجکو رنج مین ڈالیگی اور اگر مونہہ پھیرلے گی تو حسرت مین چھوڑ جائے گی۔ اگر تو خدا کو جانتا تو اُسکے باعث غیر کو پہچان لیتا لیکن تو اُس سے۔ اُسکے انبیاء اور رسولوں اور اولیاء سے ناواقف ہے اس دنیا مین تجھسے پہلے لوگون پر جو کچھہ گزر چکی ہے تو اُس سے نصیحت کیون نہین پکڑتا۔ دنیا سے نجات حاصل کر اُس کا لباس اُتار۔ اور اُس سے بھاگ۔ نفس کا لباس اُتار کر خدا کے دروازہ کیطرف چل جب تو نفس سے جدا ہوا تو یہ سمجھہ کر ماسوے اللہ سے الگ ہوگیا۔ اور اگر ماسوی اللہ نفس کا تابع ہے تو نفس ہی سے الگ ہوجا۔ خدا کو دیکھہ لے گا۔ تسلیم کا خوگر بن۔ سلامت رہے گا۔ اُسکی راہ کی کوشش کرتا رہ۔ ہدایت پائے گا۔ اُس کا شکر ادا کر۔ وہ تجھے زیادہ دے گا۔ اپنی ذات اور مخلوق کو اُسکے سپرد کر۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُسپر معترض نہو۔ اہل اللہ ارادہ الٰہی کے نزدیک کوئی ارادہ اور اُسکے اختیار کے آگے کسیطرح کا اختیار نہین رکھتے۔ وہ طلب روزی کے حریص نہین ہوتے اور غیر کی قسمت پر نظر نہین ڈالتے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُن کی صحبت کا ارادہ رکھتا ہے تو اقوال و افعال اور ارادہ مین اُن کی موافقت کر۔ مین دیکھتا ہون کہ تو برعکس عمل کر رہا ہے۔ اور رات دن کی مخالفت و منازعت کو تو نے اپنا شیوہ کرلیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ فلان کام کر مگر تو نہین کرتا۔ گویا وہ بندہ ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ وہ کسقدر بردبار ہے اگر یہ بردباری نہوتی تو تو اپنی حالت مین انقلاب دیکھتا۔ اگر تو مراد حاصل کرنی چاہتا ہے تو اُسکے سامنے ظاہر و باطن کے سکون کو لازم کر۔ سکون ظاہر حرکات سے ہونا چاہیئے اور سکون باطن خطرات سے۔ مین اپنے نزدیک سوال کو بے ادبی نہین جانتا بلکہ اسے مباح سمجھتا ہون۔ احکام الٰہی بجالا۔ منہیات سے باز رہ۔ تقدیر سے موافقت کر۔ اور ظاہر و باطن کو اُسکے آگے کلام کرنے سے روک۔ دین و دنیا کی بھلائی تیرے سامنے آجائے گی۔ مخلوق سے سوال نکر۔ کیونکہ لوگ عاجز اور فقیر ہین۔ اپنا نفع نقصان انکے اختیار مین ہے نہ غیر کا۔ حکم الٰہی کا انتظار کر۔ جلد بازی کو چھوڑ دے۔ خدا کو بخیل نہ جان اور اُسپر بخل کی تہمت نہ لگا۔ لوگو وہ تم سے زیادہ تمپر مہربان ہے اسی لیے بعض اہل اللہ نے کہا ہے کہ مجھپر میری طرف سے کچھہ بھی نہین۔ بلکہ سب کچھہ خدا ہی کی جانب سے ہے۔ خدا کے حکم کی موافقت

لازم کرلو۔ وہ تم سے زیادہ تمہارے حالات سے واقف ہے۔ لیکن تمہاری ہرایک مصلحت پر تمہیں
مطلع نہین کرتا۔ اُسنے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ لوگو تم ایک چیز کو برا جانتے ہو حالانکہ وہ تمہارے
لیے بہتر ہوتی ہی اور ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے بُری ہی ہوتی ہے اسکی مصلحت خدا جانتا ہے تم نہین جانتے
دوسری آیۃ مین فرمایا ہے کہ خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے۔ تیسری آیت مین ارشاد
ہوا ہے کہ تمہین بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ جو شخص خدا کے رستے پر چلنا چاہتا ہو اُسپر لازم ہے
کہ اس راہ مین قدم رکھنے سے پہلے اپنے نفس کو مہذب بنائے کیونکہ نفس بڑا بے ادب اور برائیوں کا
حکم کرنے والا ہے۔ تو خدا کے نزدیک پہونچکر کیا کرے گا۔ اسکی راہ کیونکر طے کرسکے گا۔

نفس کے مطمئنہ بنانے کے لیے مجاہدہ کر۔ اور جب وہ مطمئنہ بنجائے تو اُسے خدا کے دروازے پر اپنے
ساتھ لے جا۔ ریاضت تعلیم حسن ادب اور خدا کے وعدہ و وعید کے متعلق اطمینان حاصل ہونیکے
بعد نفس کے ساتھ موافقت کر۔ نفس اندھا گونگا۔ بہرا۔ لنگڑا لولا۔ اور اپنے پروردگار سے ناواقف
اور اُس کا دشمن ہے۔ مجاہدۂ دوامی سے اُسکی آنکھین کھلجائینگی۔ زبان چلنے لگے گی۔ کانونمین
سننے کی طاقت پیدا ہوگی۔ اُس کا لنگڑا لولا پن اور جہل وعداوت سب زائل ہوجائے گا۔
اسکے لیے پیشوایان قوم اور مردان خدا اور ایسے دوامی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ جو ساعت بساعت
روز بروز اور سال بسال ترقی کرتا رہے۔ یہ بات ایکساعت۔ ایک دن۔ یا ایک ماہ کے مجاہدہ
سے حاصل نہین ہوتی۔ نفس کو بھوک کے کوڑے سے مار۔ حظ نفسانی سے روک اور اُس کا
حق ادا کر۔ اُسپر بوجھ رکھ۔ اور اُسکی تلوار یا چھری سے نڈر۔ اُسکی تلوار لوہے کی نہین بلکہ لکڑی
کی برابر ہے اسکا کلام بلا افعال۔ اور کذب بلا صدق۔ اور عہد بلا وفا ہے۔ اُسمین محبت کا مادہ
نہین۔ اور اُسکی جولانی بلا دولت ہے۔ جو بندے اُسکی عداوت اور مخالفت مین صادق ہین اُنکے
نزدیک نفس کے رئیس اعظم یعنی شیطان ہی مین کسی قسم کی قوت نہین تو نفس مین کیا خاک
طاقت ہوگی۔ تو یہ گمان نکر کہ اُسنے اپنی طاقت کے باعث آدم کو جنت سے نکالدیا۔ یہ طاقت تو
اسے خدا نے دی تھی۔ اور یہ طاقت سبب واقعہ تھی نہ کہ اصل واقعہ۔ اے کم عقل کسی مصیبت
مین مبتلا ہونے کے باعث خدا کے دروازے سے نہ بھاگ۔ وہ تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ
جانتا ہے۔ اُس نے تجھے کسی فائدے اور حکمت کے لیے گرفتار بلا کیا ہے۔ جب تو کسی بلا مین مبتلا
ہو تو ثابت قدم رہ۔ اپنے گناہونکی طرف دیکھ۔ کثرت سے توبہ استغفار کر۔ خدا سے صبر و ثبات
کی توفیق مانگ۔ اُسکے سامنے جا کھڑا ہو۔ اُسکی رحمت کا دامن تھام۔ اور اس ... کے ...
اور اسکے متعلق اظہار مصلحت کا سوال کر۔ اگر مراد حاصل کرنی ہے تو اُس شیخ کی صحبت اختیار

جو خدا کے حکم اور اُسکے علم سے واقف ہو - وہ تجکو تعلیم و تادیب کریگا - اور خدا کا رستہ بتاوے گا
مرید کے لیے رہبر کی ضرورت ہے - کیونکہ وہ بچھوؤن سانپون - آفتون پیاس اور ہلاک کرنیوالے
درندون کے جنگل مین ہے - شیخ مریدون کو ان آفتون سے بچا کر پانی اور میوہ دار درختون کے مقامات
تک پہنچا دے گا - اگر مرید بلا رہبر تنہا اس رستہ مین چلے گا - تو ایسی زمین مین جا پڑیگا جسمین
درندے - سانپ - بچھو - اور دیگر آفتین بکثرت ہین - اے راہ دنیا کے مسافر - قافلے اور
رہبر کو نچھوڑ - ورنہ مال وجان دونون غارت ہو جائینگے - اور اے راہ آخرت طے کرنیوالے
ہمیشہ رہبر کے ساتھ ساتھ رہا کر - تاکہ وہ تجکو منزل مقصود تک پہنچادے - اس راہ مین اُسکی
خدمت کر - اُس کا ادب ملحوظ رکھ - اُسکی رائے سے باہر نہو - وہ تجکو تعلیم کرے گا - اور مقرب الٰہی بنادیگا
اور چونکہ وہ تیری نجابت وصدق وفہم کو معلوم کر لے گا - اسلیے طریقت مین تجکو اپنا نائب بنالیگا
اور طریقت و اہل طریقت کا افسر کردے گا - تجکو اپنے لشکر کا خلیفہ مقرر کردے گا - یہان تک کہ
پیغمبر علیہ السلام تک پہنچا کر تجھے اُنکے سپرد کردیگا - پھر تجکو قلوب واحوال معانی پر مسلط کرے گا
اور تو خدا و مخلوق خدا کے مابین ایک سفیر - اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک
غلام کیطرح ہو جائے گا - بار بار مخلوق و خالق کیطرف آتا جاتا رہے گا - یہ مرتبہ خلوت نشینی
اور تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ اُس چیز سے ملتا ہے جسکی توقیر دلون مین ہو اور تصدیق
عمل مین - اہل اللہ بہت سے قبیلون مین منتخب لوگ ہین - کروڑون مین ایک آدھ ولی ہوتا ہے
یہ لوگ اپنے دلون اور معانی سے کلام الٰہی سنتے اور اعمال جوارح سے اپنے سننے کی تصدیق
کرتے ہین - جاہلو - خدا کے آگے توبہ کرو - اور طریقۂ اہل اللہ پر چلو - افعال واقوال مین
اُن کا اتباع کرو - اُن منافقون کا رستہ نہ لو جو دنیا کے طالب آخرت سے روگردان - اور
خدا کے اُس رستہ کو چھوڑ بیٹھے ہین جسپر متقدمین چلتے تھے - اُنھون نے دہنے بائین اور پیچھے
چلنا شروع کر دیا ہے - اور کاہل لوگون کا طریقہ اختیار کر لیا ہے - اور اُس سیدھی پٹیا پر
نہین چلتے جو خدا تک پہنچا دیتی ہے اے لڑکے تو دنیا مین حصول دنیا کے لیے ان سے
ملتا ہے - کل انھین کہین ندیکھے گا - تمہارے علاقے قطع ہو جائینگے - تجھین اور تیرے اُن
بُرے دوستون مین جنسے تو غیر اللہ کے لیے ملتا ہے قطع تعلق کیون نہو گا - ضرور ہوگا - اگر
مخلوق سے ملنا ضروری امر ہے تو پرہیزگارون - زاہدون - عارفون عمل کرنے والون اور
اُن لوگون سے مل جو خدا کے مرید اور اُسکی مراد ہین - اُس سے مل جو تجھے مخلوق کرلے لیے اور
قرب الٰہی عطا فرمادے - گمراہی دفع کرکے سیدھے راہ پر قائم کردے - دنیا کیطرف سے تیری
آنکھو نپر پٹی باندھکر اُخروی آنکھین کھولدے - دنیا کے طبق آگے سے اُٹھا کر اُخروی طبق سامنے

لائق ہے۔ کثرت سوال کو تجھسے الگ کردے۔ اور اسکے بدلے تیرا اچی مرحمت کرے۔ تجھے سانپون بچھوؤن اور درندون کے پنجہ سے نکالکر امن و راحت کے اچھے مقام مین پہنچادے جس مین یہ صفت ہو اُس سے مل۔ اسکی باتون پر صبر کر۔ اور اسکے امر و نہی کو قبول کرلے۔ اسحالت مین تو فی الفور خیر دارین اپنی آنکھون سے دیکھ لے گا۔ گھڑی بھر صبر کرنا شجاعت ہے۔ تجھسے کچھ نہین ہوسکتا۔ حالانکہ ضرور کچھہ نکچھہ کرنا چاہیے۔ کدال۔ پھاوڑا اور ٹوکری خرید کر عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا اگر عمل تیرے مقدر مین ہے تو تو ضرور کرے گا۔ سبب کو اُس کا حق دیتا رہ۔ توکل کر۔ اور عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ۔ اگر دیگر کارگذارون کی طلبی ہوئی اور تجھے نہ بلایا گیا تو ناامیدی کی حد تک اپنی جگہہ سے نہ ٹل پھر اپنے آپکو توکل کے دریا مین ڈالدے۔ سبب اور مسبب دونون جمع ہوجائینگے۔ اپنے معلم کا ادب کیا کر۔ اُسکے آگے بات نکر۔ خاموش رہ۔ یہ تیرے تعلم اور دلی قرب کا باعث ہوگا حسن ادب تجکو مقرب بنائے گا۔ اور بے ادبی دور پھینکدے گی سبحے حسن ادب کیونکر حاصل ہو تو تو ادیبون کے پاس ہی نہین جاتا تجھے علم کسطرح آئے تو اپنے معلم سے رضامند نہین ہے اور اُس سے حسن ظن نہین رکھتا۔

مجلس اکاون ۵۱

شیخ علیہ الرحمت نے اسی سنہ کی بیسوین شعبان کو فرمایا

دنیا سراسر حکمت و عمل اور آخرت سراسر قدرۃ ہے۔ یہ حکمت پر مبنی ہے اور وہ قدرت پر دار الحکمۃ مین عمل نچھوڑ۔ اور دار القدرۃ مین اُس کی قدرت کو حاجز خیال نکر۔ دار الحکمۃ مین اسکی حکمت پر عمل کر۔ اور قدرت پر بھروسا رکھہ۔ تقدیر کو اپنا عذر نہ بنا ورنہ تو اُسے حجت سمجھکر عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر کو عذر بنا لینا سست لوگون کی حجت ہے۔ تقدیر کا عذر اوامر و نواہی کے سوا دیگر افعال مین ہوسکتا ہے شیخ علیہ الرحمت نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ مومن دنیا و مافیہا سے اطمینان حاصل نہین کرسکتا بلکہ دنیا سے اپنا حصہ لیکر دلی توجہ کے ساتھ خدا کی طرف راجع ہوجاتا ہے۔ وہ اسیجگہہ ٹھیر اہتا ہے یہانتک کہ آتش دنیا کی لپٹ اُس سے دور ہوجاتی ہے۔ اور اُس کے دل کو خدا کے سامنے جانے کی اجازت ملجاتی ہے۔ اُسکے بشر کی سفارۃ سر کو قلب کی۔ اور قلب کو نفس مطمئنہ اور بندگی کرنیوالے اعضا کی طرف لیجاتی ہے۔ اس حالتمین اللہ تعالے اُسکے اہل و عیال کو اُس سے بے پروا کردیتا ہے۔ اسمین اور اُنمین ایک دیوار کھڑی ہوجاتی ہے۔ مخلوق کے شر کفایت کرتا لوگون کو اُس کا مطیع بناتا ہے اسکے اور اُن کے دلون مین حائل ہوجاتا ہے اور وہ تنہا خدا کے ساتھ رہجاتا ہے۔ گویا اُسکے حساب مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی۔ گویا اُسکے سوا اور کوئی خدا کی مخلوق ہی نہین۔ خدا اُس کا فاعل ہوتا ہے اور وہ مفعول فیہ۔ وہ مطلوب ہے یعطالبہ

وہ اصل ہے یہ فرع ۔ وہ خدا کے سوا کسی سے جان پہچان نہین رکھتا ۔ خدا مخلوق کی طرف سے اُسے
لپیٹ لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے ۔ اُسے ہدایت و مصلحت مخلوق کے لیے موجود کر دیتا ہے
وہ رضامندی الٰہی کے باعث اُن کی ایذا پر صبر کرتا ہے ۔ اہل اللہ قلوب اور اسرار کے نگہبان ۔ اور محض
خدا کے ساتھ قائم ہین ۔ اور اُسی کے لیے عمل کرتے ہین ۔ اے منافق تجھے اہل اللہ کا حال معلوم نہین
اور نہ تو ایمان اور محبت الٰہی سے واقف ہے ۔ تو عنقریب مر کر موت کے بعد پشیمان ہوگا ۔ باوجود بے زبانی
دل کے تو فصاحت لسان پر قانع ہے حالانکہ یہ تجھے نفع نہ دے گی ۔ فصاحت تو دل کے لیے ہونی چاہیے ۔
نہ کہ زبان کے لیے ۔ اے مردہ دل ۔ اے اہل اللہ سے بے خبر ۔ اے بدنصیب ۔ اے اپنے نفس
اور مخلوق کے باعث خدا سے محجوب اپنے نفس پر ہزار بار رویا کر ۔ اور غیر پر ایک بار ۔ الٰہی مین گنگ
تھا ۔ تو نے مجکو گویائی دی ۔ میری باتون سے لوگون کو نفع پہنچا اور میرے ہات پر اُنکی صلاحیت
کامل کر دے ۔ اور یہ نہ ہو تو مجھے پھر گونگا کر دے ۔ اے قوم مین تم کو سرخ موت کی طرف
بلاتا ہون ۔ وہ کیا ہے ؟ نفس ہوئے ۔ طبیعت ۔ شیطان ۔ اور دنیا کی مخالفت ۔ مخلوق سے الگ
ہونا اور ما سوی اللہ کو چھوڑ دینا ان حالتون کی کوشش کرو ۔ نا امید نہ ہو ۔ ہر روز اُسکی ایک نئی شان ہے
اُس سے اُسکی قدرت کے مطابق طلب کرو ۔ حکمت کے مطابق نہ مانگو ۔ اُسکے علم کے مطابق مانگو اپنے
علم کے مطابق طلب نکرو ۔ اپنے قلوب و اسرار سے سوال کرو ۔ زبانی الفاظ سے طالب نہ بنو ۔
اپنے علم و قدرۃ سے متجاوز ہو کر اُس سے سوال کرو ۔ ہر چیز سے مفلس ہو کر اُس کے آگے کھڑے
ہو جاؤ ۔ اُسپر حکومت نکرو ۔ اپنی قدرت نجتاؤ ۔ عقلمندی کا اظہار نکرو ۔ اپنی تدبیر سے اُسکی تدبیر کو
جاہلون کی طرف رد نکرو ۔ اپنے علم پر عمل نکرنے والا جاہل ہے ۔ خواہ اُس کا حافظہ کیسا ہی
زبردست اور معانی کا کیسا ہی علم کیون نہو بلا قصد عمل علم حاصل کرنا تجکو مخلوق کیطرف محتاج کرے گا ۔ اور
علم مع عمل خدا کی جانب لیجائے گا ۔ دنیا مین زاہد بنائے گا ۔ اور باطنی آنکھ کھولدے گا ۔ زینت ظاہری سے
جدا کر کے زینت باطنی کا الہام کرے گا ۔ اس حالت مین خدا تجکو دوست رکھے گا ۔ کیونکہ اب تو اُس کے
لائق ہو گیا ہے ۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے ۔ اُن کے ظاہر و باطن کو
پسند کرتا ہے ۔ ظاہر کو حکمتہ کے اور باطن کو عمل کے ہات سے تربیت دیتا ہے ۔ وہ خدا کے سوا اور
کسی سے اُمید و بیم نہین رکھتے ۔ اُسی سے لیتے اور اُسی کی راہ مین دیتے ہین ۔ غیر سے نفرت اور اُس سے
محبت رکھتے ہین ۔ اُسی کیطرف جا کر قرار حاصل کرتے ہین یہ آخر زمانہ ہے جس مین تغیر و تبدیل بکثرۃ
ہو گئی ہے ۔ بلکہ یہ زمانہ فترت یعنی نبوت سے خالی زمانہ ہے نفاق اور اُسکی رواج کا زمانہ ہے اے منافق تو دنیا اور
مخلوق کا بندہ ہے ۔ اُن کو دکھاتا اور انھین کے لیے عمل کرتا ہے اور خدا کی اُس نگاہ کو بھول رہا ہے
جو تیری جانب ہے ۔ ظاہر تو یہ کرتا ہو کہ آخرت کے لیے عمل کرتا ہے ۔ حالانکہ تیرا دلی مقصود طلب دنیا

دنیا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب بندہ اسحالت مین عمل آخرت کے لیے مؤمن ہو جاتا ہے کہ فی الواقع آخرت کا طالب نہین ہوتا تو اسپر اُسکا اور اُس کے باپ دادا کا نام لیکر آسمانون مین لعنت کی جاتی ہے۔ اے منافقو۔ مین تم کو اپنے حکم اور علم کے طریقہ سے پہچانتا ہون۔ لیکن خدا کے حکم سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہون۔ افسوس تجھے اپنے اعضا سے شرم نہین آتی۔ تو گنا ہون اور ظاہری نجاستون سے پاک نہین ہے اور طہارت باطن کا دعوی کرتا ہے۔ طہارت قلب ہی درست نہین پھر طہارت بسر کیونکر ٹھیک ہوسکتی ہے۔ تو مخلوق کے ساتھ مؤدب نہین ہے اور خالق کے ساتھ مؤدب ہونے کا دعوی کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تجھسے رضا مند نہین۔ تو نے اُس کا ادب نہین کیا۔ اور اُس کا حکم نہین مانا۔ تو تو اپنے محل مین صدر نشین ہے۔ جب تک خدا کے آگے تیری توحید قائم ہو جائے اور تو وجود ظاہر کے بیضہ سے نکلکر لطف الٰہی کی گود مین نہ جا بیٹھے۔ اُس کی محبت کے پرون مین نہ جا چھپے اخلاص کا دانہ نہ چُگے۔ مشاہدہ کا پانی نہ پیے اور پھر مرغ ہونے تک اسیحالت مین رہے ہرگز کلام نکر۔ اسوقت تو مرغیون کا محافظ۔ اُنھین دانہ دینے والا۔ ادب آموز اور رات دن لوگونکو تنبیہ کرنیوالا بنجائے گا۔ اُنھین طاعت الٰہی سے آگاہی دیگا اور جاہل کتابین پھینکدے۔ اور میرے آگے ادب سے بیٹھ۔ علم اہل اللہ کے زبان اور حالات سے حاصل ہوتا ہے۔ نہ کہ کتابون اور مقالات سے علم اُنسے حاصل ہوا کرتا ہے جو اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے فانی ہوکر ذات الٰہی کے ساتھ مرتبۂ بقا حاصل کر چکے ہین۔ زمانہ کی گردش تجھسے اور مخلوق سے تیرے فنا ہونے اور خدا کے ساتھ موجود ہو جانے پر مبنی ہے۔ ماسوا سے مرکر خدا کے ساتھ اور اُسکے لیے زندہ ہو جا۔ خدا کے اُن خادمون کی مصاحبت اختیار کر جو اُس کے دروازے سے کبھی نہین ٹلتے۔ احکام الٰہی بجالا۔ منہیات سے بچنا اور تقدیر الٰہی کے موافق رہنا اُن کا مشغلہ ہے۔ وہ خدا کے ارادے اور اُسکے فعل کے ساتھ گردش کرتے ہین۔ اپنے اور اغیار کے لیے وہ خدا سے نہین جھگڑتے۔ قلیل و کثیر اور اعلےٰ و ادنےٰ چیز مین اُسپر اعتراض نہین کرتے اغراض حاصل کرنے کی حرص مین طاعت الٰہی چھوڑکر نفس کا خادم نہ بن۔ اولیاء اللہ مخلوق سے بتکلف طلب کیا کرتے ہین حالانکہ اُن کو اُسکی کچھ حاجت نہین۔ خدا مخلوق پر رحم کرنے کے لیے اُن کو طلب کا الہام کیا کرتا ہے۔ ولی بذاتہ کچھ نہین مانگتا۔ اس کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے دنیوی ارادہ اور خواہش کچھ نہین رہتا۔ تو نے اُس کے نفس کو اپنے ایسے جاہل نفس پر قیاس کرتا ہے جسنے تجھکو خدمت کے لیے کھڑا کر رکھا ہے۔ اور تجھے اپنے ارادون اور خواہشون مین مصروف رکھتا ہے۔ اگر عقل ہوتی تو تو اُسکی خدمت سے الگ ہوکر طاعت الٰہی مین مشغول ہو جاتا۔ اور اُس کا دشمن بنجاتا۔ مناسب یہہ ہے کہ تو اُسکے جواب سے خاموش رہتا۔ اور اُسکے کلام کو دیوار سے مار دیتا۔ اُسکی بات کو دیوانہ کا کلام سمجھہ اُسکے قول۔ طلب خواہشات و لذات اور

بہبودگیون کی جانب توجہ نکر۔ اُسکی بات مان لینے مین تیری اور اُسکی ہلاکت ۔ اور مخالفت مین دونوکی بھلائی متصور ہے۔ جب تیرا نفس۔ خدا کا مطیع ہوجائے گا تو ہر جگہہ سے بافراغت روزی آنے لگے گی۔ اور اگر وہ عاصی و جابر رہیگا تو تمام وسائل منقطع ہوجائینگے اور اُسپر بلائین مسلط ہونگی انجام کار یہ کہ ہلاک ہوجائیگا اور دونون جہان مین نقصان اُٹھائے گا مطیع وقانع نفس الا آدمی مخدوم ہو جہان جائے گا اپنی تقدیر کا حصہ لیکر اُسپر رضامند ہوگا۔ اپنے ذمہ کا فرض بلا تکلیف دلی خوشی کے ساتھ ادا کرے گا ایسے لوگ ماسوی اللہ سے فارغ القلب ہوتے ہین۔ دنیا اور اُسکی فضول باتین حاصل کرنے مین اُنکے اعضا تکلیف نہین اُٹھایا کرتے۔ اے منعم۔ نعمت کا شکر ادا کر۔ ورنہ تجھسے چھین لیجائیگی۔ شکر کی قینچی سے طائر نعمت کے پر کتر دے ورنہ یہ جانور اُڑ جائے گا۔ مردہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے مرجائے۔ گو اُسے دنیوی زندگی حاصل ہو۔ ایسی زندگی جس کو وہ شہوات و لذات حاصل کرنے مین صرف کر رہا ہے نفع نہین دیسکتی۔ یہ بظاہر نہیں مگر باطن مین فی الواقع مردہ ہے۔ الٰہی ہمین اپنی محبت کے ساتھ زندگی دے اور اغیار کیطرف سے مار ڈال۔ او عمر کے بڈھے اور طبیعت کے لڑکے۔ تو اپنی طبیعت کی چاہت کے باعث دنیا جیسی بدخو محبوبہ کی طرف کبتک دوڑے گا۔ تو نے اُسے اپنا ولی مقصود بنا رکھا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو چیز تجھے فکرمند رکھے وہی تیرا مقصود ہے اور جسکے ہاتھ مین تیری باگ ہے تو اُسی کا غلام ہے۔ اگر تیری لگام دنیا کے ہات مین ہے تو تو دنیا ہی کا بندہ ہے۔ اور اگر مخلوق کے ہات مین ہے تو تو بندۂ مخلوق ہے۔ اور اگر خدا کے ہات مین ہے تو بندۂ خدا ہے۔ اور اگر نفس کے ہاتھ مین ہے تو بندۂ نفس ہے۔ خواہش کے ہات مین ہے تو بندۂ خواہش ہے۔ اور آخرت کے ہات مین ہو تو بندۂ آخرۃ ہے۔ اب یہ دیکھ کہ تو نے اپنی باگ کسکے سپرد کر رکھی ہے تم مین اکثر دنیا کے طالب قلیل آخرت کے خواہان۔ اور اقل وہ لوگ ہین جو دنیا و آخرت کے پروردگار کو چاہتے ہین۔ تو حسن ادب سے اُن کے پاس جا بیٹھ۔ اُن سے معارضہ اور جھگڑا نکر۔ ان کو ناقص نسمجھ۔ ورنہ خود ناقص رہے گا۔ اُنکی بے ادبی سے ہلاک ہوجائے گا۔ عاقل بنو۔ تم اپنے اعمال کے باعث خدا کے دشمن ہو۔ خلوتون اور دیگر تمام احوال مین اُسکے لیے خالص عمل نہو تو مچھر کے پر کی برابر بھی وقعت نہین رکھتا۔ صدق۔ اخلاص۔ خوف الٰہی۔ اُسی سے امید رکھنا۔ اور ہر حال مین اُسکی طرف رجوع کرنا ایسا خزانہ ہے جو کبھی فنا نہین ہوتا۔ ایمان کو لازم پکڑ لے۔ وہ تجھے لازم کرلے گا۔ جب تو اہل اللہ مین سے کسیکو دیکھے تو اُس کے سامنے متواضع ہو۔ اور اُسکی حالت خدا کے سپرد کر دے۔ اُسکے معاملہ مین نہ جھگڑ۔ خاموش رہ اور اپنی بے ادبی سے اُسے ایذا نہ دے۔ جسے تو نہین جانتا اُس سے خاموش رہنا علم ہے۔ اور جو تجھے معلوم نہو اُسے تسلیم کر لینا اسلام ہے۔ اے ضعیف الیقین تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔ یہ اس لیے کہ تو خدا کے آگے

بے ادبی کرتا ہے اُسکے اولیا ر اور اُن ابدال پر تہمت لگاتا ہے جن کو خدا نے انبیا کا قائم مقام کیا ہے اور
انپر وہی بوجھ رکھا ہے جو پیغمبروں اور صدیقوں پر۔ اُنکے اعمال و علوم اُنھین کے سپرد کر دے۔ خدا نے
اُن کو اُن کے نفسوں اور خواہشوں سے فنا کر کے اپنی ذات کے ساتھ موجود کر دیا ہے اور اپنے سامنے
رکھا ہے۔ اُنکے دلوں کو ما سوی سے پاک کر کے دنیا و آخرت اور مخلوق کو اُنکے آگے کر دیا ہے۔ اُنکو
اپنی قدرۃ دکھائی اور حکمت و علم سکھایا ہے۔ خدا سے اُن کو قوت ملی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بالکل صحیح ہے۔ وہ اس قول مین بالکل سچے ہین۔ اپنی طاقت و قوت اور مخلوق کی قدرت
کو فنا کر کے خدا کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہین۔ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے الٰہی اگر تو میرا
چاہا نہین کرتا تو جو کچھ تو نے چاہا ہے مجھے اسپر صبر دے اے لڑکے جھگڑے کے ساتھ دنیا حاصل
کرنے سے رضا بالقضا بہتر ہے۔ صدیقین کے دلوں مین اس کا مزہ شہوات و لذات سے کہین بڑھکر
یہ اُنکے نزدیک دنیا و مافیہا سے کہین بہتر ہے۔ کیونکہ باعتبار اختلاف اخبار اس سے فی الجملہ ہر حال مین اچھی
زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اخلاص کر علم و عمل کی زبان سے لوگون کے ساتھ کلام کیا کر۔ محض علم بلا عمل کے
زبان سے نہ بول۔ یہ تجھکو نافع ہوگا نہ تیرے پاس والون کو۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو
آواز دیا کرتا ہے۔ اگر علم جواب نہین دیتا تو علم رخصت ہو جاتا ہے۔ اُسکی برکت کوچ کرتی ہے اور حجۃ باقی
رہجاتی ہے اس حال مین تو ایسا عالم رہجاتا ہے کہ تیرا علم تجھپر فتنہ بنجاتا ہے۔ اُس کا درخت باقی رہتا ہے
اور پھل رخصت ہوتا ہے۔ خدا سے حال اور اُس کے سامنے مقام کا سوال کر۔ یہ نصیب ہو جائے تو
اسکے اخفا اور عدم محبت اظہار کا طالب بن۔ اگر تو اپنے اور خدا کے درمیانی اسرار کا اظہار کریگا تو یہ
تیرے ہلاک کا باعث ہوگا۔ احوال اور اعمال کے متعلق عجب سے پرہیز کر۔ کیونکہ یہ گمراہ کرنے اور آدمی
کو خدا کی نظر سے گرانے والا ہے۔ مخلوق کے روبرو کلام اور مقبولیت سے بچتا رہ۔ یہ تجھکو ضرر پہنچائے گا
نفع نہ دے گا۔ جب تک تجھکو اپنے کام مین کمال حاصل نہو اور دل سے کوئی قطعی بات معلوم نہو جائے
کوئی بات مونھ سے نہ نکال۔ بغیر کھانا تیار کیے لوگون کو اپنے گھر مین مہمان کیون بلاتا ہے۔ یہ بات
بنیاد کی محتاج ہے۔ دیوار اسکے بعد ہوگی۔ اپنے قلب کی زمین کھود۔ تاکہ حکمت کا پانی نکل آئے
پھر اخلاص۔ مجاہدات اور نیک کامون کی بنیاد رکھ تاکہ عالیشان محل تیار ہو جائے۔ اسکے بعد لوگونکو
بلا۔ الٰہی ہمارے اعمال کے بدنون کو اخلاص کی روح سے زندہ کر دے۔ جب تیرے دل مین مخلوق
بسی ہوئی ہے تو خلقت سے خلوت گزین ہونا کیا نفع دیگا۔ اس وقت تجھے اور تیری خلوت کو کیسے عزت
نصیب ہوگی
عزت ملیگی۔ جب تو مخلوق کو دل مین لیکر خلوت مین بیٹھا تو گویا بلا حضور محبت الٰہی گوشۂ تنہائی مین
جا بیٹھا۔ بلکہ نفس و شیطان و ہوے تیرے ہمنشین بنگئے۔ اگر تیرا دل بخدائے انس رکھتا ہے تو اپنے
اہل و عیال اور کنبے مین رہنے کیحالت مین بھی تو مخلوق کی طرف سے خلوت نشین ہو۔ جب محبت الٰہی

دل مین آتی ہے تو وجود ظاہری کی دیوار گر پڑتی ہے - اور بصیرت دل تیز ہوجاتی ہے - تو اُسکے فضل اور فعل کو دیکھ لیتا ہے - اور اُسکے سوا کسی سے رضامند نہین ہوتا - جو شخص التزام شرع کے ساتھ کسی حالت مین ہو اور اپنی موجودہ حالت کے فوق وتحت اور زوال وبقا کی تمنا نکرے اُس کو رضا و موافقت اور عبودیت کی شرط حاصل ہوجاتی ہے - تجھپر افسوس ہے جھوٹ نہ بول - تو رضا کا مدعی ہے حالانکہ ایک مچھر - ایک لقمہ - ایک کلمہ - ذراسی بے آبروئی تجکو متغیر کردیتی ہے - جھوٹ نہ بول - مین تیرا جھوٹ نہین سنتا نہ اُسپر عمل کرتا ہون اور نہ اُسپر تیری تصدیق کرسکتا ہون - مخلوق مین بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ اُن کے دلون مین الہام ہوتا ہے - خاص کلمات کا القا کیا جاتا ہے وہ خبرون کو پہچانتے اور اُسپر ٹھیرائے جاتے ہین - یہ کیون نہو وہ اقوال وافعال مین پیغمبر خدا کے تابع ہین آپ پر ظاہری وحی آتی تھی اُنکے دلون مین باطنی الہام ہوتا ہے - کیونکہ یہ آپکے وارث اور تمام احکام مین آپکے تابع ہین اگر تو اس نسبت متابعت کو درست کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیا کر - موت کی یاد تیرے نفس ہوے شیطان اور ترک دنیا پر تیری مدد کرے گی - جسنے موت سے نصیحت حاصل نکی اُسکی نصیحت کا اور کوئی رستہ نہین ہے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین نصیحت ماننے کیلیے موت کافی ہے - تو خواہ زاہد ہو یا حریص تیری قسمت کا لکھا ضرور تجکو ملے گا - لیکن زہد کی حالت مین عزت حاصل ہوگی - اور حرص کے باعث ذلیل ہوجاے گا - منافق مخلوق کے سامنے خدا سے شرماتا اور خلوت مین اُس سے بیحیائی کا اظہار کیا کرتا ہے - اگر تیرا ایمان و اعتقاد اس بات پر درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تجھسے قریب اور تیرا نگہبان ہے تو تو اُس سے ضرور شرماتا - مین حق بات کہتا ہون - تم سے کسیطرحکا خوف اور کسی قسم کی امید نہین رکھتا - تم اور تمام اہل زمین میرے نزدیک مچھر یا چیونٹی کی مانند ہو - مین ہرطرحکا ضرر و نفع تمہاری طرف سے نہین بلکہ خدا کی جانب سے خیال کرتا ہون - میرے نزدیک بادشاہ اور غلام دونو برابر ہین - اپنی ذات اور غیر کا شرعی دلیل سے انکار کرو - نہ کہ ہوا اور نفس اور طبیعت کی رو سے - جس چیز سے شرع ساکت ہے اُسکے ساتھ سکوت مین اور جسپر ناطق ہے اُسکے ساتھ نطق مین شریعت کی موافقت کرو - اے لڑکے اپنے نفس و ہوے کے باعث غیر کا انکار نکر - بلکہ ایمان کے باعث اُس کا منکر ہو - ایمان انکار کرنے یقین زائل کرنے اور پروردگار مدد کرنے والا ہے - وہ تیری مدد اور تجھپر فخر کرے گا - اللہ تعالے فرماتا ہے - اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو تمپر کوئی غلبہ نہ پاسکے گا - اگر تم خدا کے مددگار ہوگے تو خدا تمہاری اعانت فرمائے گا - اور تمہین ثابت قدمی عنایت کریگا - اگر تو غیرت الٰہی کے باعث کسی بُری چیز کا انکار کرے گا تو اللہ تعالی اُسکے ازالہ پر تیری مدد کریگا اُسکے اہل کے مقابلہ مین تیرا معاون رہے گا - اور اُن کو تیرا فرمان پذیر بنا دے گا - اور اگر اپنے نفس و ہوا اور شیطان و طبیعت کے باعث منکر ہوگا تو خدا تجکو محروم رکھے گا اور اُسکے اہل پر تیری مدد نکریگا

اور تو اُسکے ازالہ پر قادر نہو گا۔ انکار کرنے والا فی الواقع ایمان ہی ہے جبتک منکر کا انکار بذریعہ ایمان نہو وہ منکر ہی نہین۔ انکار تیری نیستی پر موقوف ہے۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محض خدا کے لیے ہو کہ مخلوق کے لیے اپنے دین کے لیے ہو نہ کہ نفس کے لیے۔ خالص خدا کا بنجائے نہ کہ اپنا تو اپنی ہوس کو چھوڑ دے موت تیری گھات مین ہے تو ضرور اُسکے پل سے گذریگا۔ اس حرص کو جسنے تجھے رسوا کر رکھا ہے چھوڑ دے جو کچھ تیرے لیے ہے وہ ضرور تجکو ملے گا اور جو غیر کا حصہ ہے وہ ہرگز تیرے پاس نہ آئے گا۔ خدا کے ساتھ مشغول ہو۔ اپنے اور غیر کے حصہ کا طالب نہ بن۔ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہے کہ لوگونکے مال متاع کیطرف اپنی آنکھین نہ لگا یہ دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور اس لیے ہے کہ ہم اُن کو آزمائین مخلوق سے گفتگو کرنا اور اُن کے پاس بیٹھنا عارف باللہ کے لیے سب سے بڑی مشکل ہے۔ اسی لیئے عارف ہزار ہوتے ہین اور اُن مین متکلم ایک۔ کیونکہ عارف قوت انبیا کا محتاج ہے اور یہ اس لیے کہ وہ ہر قسم کی مخلوق مین بیٹھنے۔ عاقل و غیر عاقل اور منافق و مومن کے ساتھ مخالطہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے اس لیے بڑی مشکل مین ہے۔ اور مکروہات پر صبر کرتا ہے۔ با این ہمہ محفوظ ہے اور اُسپر خدا کی نظر پڑتی ہے کیونکہ وہ مخلوق سے کلام کرنے مین خدا کا حکم بجالاتا ہے۔ اپنے نفس و ہوی اور ارادہ و اختیار سے کلام نہین کیا کرتا بلکہ بولنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس لیے محفوظ رہتا ہے۔ اگر معرفت آلہی چاہتا ہے تو ضرور نفع سے متعلق مخلوق کا خیال دلسے نکالدے۔ تو خدا کو اسی سے پہچانے گا۔ دنیا مین ہات ہو یا تھیلی مین یا نیک نیتی کے ساتھ خزانے مین یہ سب جائز ہین مگر اُس کا دل مین رکھنا جائز نہین۔ دروازہ پر کھڑا رہنا درست۔ لیکن آگے بڑہنا ناجائز۔ بندہ جب اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فنا ہو جاتا ہے تو مفقود اور محو ہونے کے باعث آفات کے وقت اُس کا باطن متغیر نہین ہوتا۔ وہ اوامر و نواہی سے واقف ہوکر اوامر کو بجالاتا۔ اور نواہی سے باز رہتا ہے۔ کسی چیز کی تمنا اور حرص نہین کرتا تکوین کو قلب کی طرف پھیرتا اور تبدیل اعیان کو اُسی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اے علم و عمل کے خائنو۔ خدا و رسول کے دشمنو۔ خدا کے بندون سے قطع تعلق کرنے والو کہان تم۔ اور کہان وہ۔ تم ظاہری ظلم و نفاق مین مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک اے علما و زہاد۔ تم سلاطین و امرا کے دربار سے دنیوی حصہ اور لذات و خواہشات حاصل کرنے کے لیے منافق بنا کرتے ہو۔ تم اور اس زمانہ کے اکثر بادشاہ خدا کے مال اور اُس کے بندون کے معاملہ مین ظالم اور خائن ہین۔ آلہی منافقونکی شان و شوکت کو توڑ۔ اُن کو ذلیل کر۔ یا اپنپر رجوع ہو۔ ظالمون کو غارت کر۔ زمین کو اُن سے پاک کر دے۔ یا اُنکی اصلاح کر۔ آمین۔ اے بادشاہو اے غلامو۔ اے ظالمو۔ اے عادلو۔ اے منافقو اے دنیا کو مدۃ دراز اور آخرت کو ابد تک خیال کرنے والو۔ اپنے مجاہدہ اور زہد کے باعث ماسوے اللہ سے جدا ہو جاؤ۔ اے مخاطب غیر اللہ سے دل کو پاک کر۔ اس سے ڈرتا رہ کہ کوئی چیز

تجھکو شکار کرلے یا روکدے۔ یا خدا تک نہ پہنچنے دے۔ پھر جب قسمت کا دیا سامنے آجائے تو اُسے امر اور موافقت کے ہاتھ اور زہد کے قدم سے حاصل کر نہ کہ اختیار اور محبت کے ہاتھ سے۔ وہ ہمیشہ رہ رہ کر بدن مین اپنی تاثیر دکھادیتا ہے یعنی دل مین غم اور جسم مین ضعف پیدا کرتا ہے۔ پھر جب یہ غم اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے تو خدا کی جانب سے اُسکی اور اسکی معرفت کی خوشی حاصل ہوتی ہے اسوقت تمام رنج وغم جاتے رہتے ہین۔ مومن کا دل مخلوق اور اہل وعیال واولاد ومال سے جدا ہوتا ہے۔ وہ ان مین مشغول ہوتا ہے اور اُس کا دل شاہی قاصد کے پیغام لانے کا منتظر رہتا ہے وہ شہر کے دروازہ پر پہنچ جاتا اور اہل وعیال کو رخصت کرکے اُن ہی مین بیٹھا رہتا ہے۔ مومن ہمیشہ کے لیے سب سے رخصت ہوچکا ہے۔ وہ مخلوق مین رہکر اُنھین وداع کرچکا ہے۔ مخلوق کے ساتھ بمنزلہ ذرہ ہے اور خدا کے ساتھ گویا پہاڑ۔ جب توحید دل مین ٹھیر جاتی ہے تو ظاہری عمل سنور جاتے ہین۔ کیونکہ ظاہر وباطن۔ غنا وفقر۔ مخلوق کا آنا نہ آنا۔ اُن کی مذمت اور تعریف یکسان ہوجاتی ہے۔ اسوقت تو ان دونون کو نکالدے گا کیونکہ تیرا مضغۂ دل باوجود فراخی انکو جگہ دینے سے تنگ اور تیرا قلب محبت الٰہی سے پُر ہوگیا ہے۔ اُسکے ذکر اور شوق سے لبریز ہے۔ اسجگہ اور اس وقت محض خدا ہی کی محبت ہے۔ تو اس وقت سچا دوست عالم۔ مُعلّم۔ دانا۔ معظم۔ محکم۔ قریب۔ مقرب۔ ادیب۔ مؤدب اور مخلوق سے بے پروا ہوجاے گا۔ خدا کی مدد کفایت کریگی۔ اے جاہل۔ علم حاصل کر۔ تو نے اپنے جہل کے باعث سیکھنا چھوڑدیا ہے اور سکھانے مین مشغول ہے۔ یہ تکلیف نہ اُٹھا۔ تجھسے کچھ نہوسکے گا۔ اور تیرے ہاتھ سے کسی کو فلاح نہو گی۔ اسلیے کہ جو اپنے نفس کا معلم نہین بن سکتا وہ غیر کو کسطرح تعلیم دیسکتا ہے **اے قوم** قدرت الٰہی کو عاجز نجانو۔ ورنہ کفار مین جا ملوگے حکم پر عمل کرو۔ تاکہ تم کو یہ عمل مع علم حاصل ہو جب عمل متحقق ہوجاے گا اُسکی قدرۃ نظر آجایگی اسوقت تکوین تمہارے دلون اور اسرار کے سامنے کردیجائے گی۔ جب تجھ مین اور خدا مین دلی پردہ نرہے گا تو وہ تجھکو تکوین پر قادر کردیگا۔ خزانہ اسرار پر مطلع فرمائے گا۔ اپنے فضل کا طعام اور اُنس کی شراب عنایت کرے گا۔ قرب کے دسترخوان پر بٹھلائے گا یہ سب کتاب وسنت پر عمل کرنے کا پھل ہے۔ اینر عمل کر۔ اور ان سے باہر نہو۔ تاکہ تجھے کوئی امدو الالتجائے اور اُسکی طرف دستگیری کرے۔ جب کتاب اللہ کا کوئی دانا معلم ملجائے گا تو تجھکو کتاب العلم کیطرف نقل کردے گا۔ پھر جب تو اس مقام مین ثابت قدم رہے گا تو تیرا قلب اور معنے دونون درست ہوجائینگے اور پیغمبر علیہ السلام ان دونون کے ساتھ رہین گے اور ان کا ہاتھ پکڑکر بادشاہ حقیقی کے پاس لے جائین گے۔ وہان سے ان دونون کو خطاب ہوگا کہ اب تم ہو اور تمہارا پروردگار۔

مجلس باون ٥٢

شیخ رحمہ اللہ نے تیسری رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے قوم اللہ کیطرف رجوع کر جاؤ۔ مخلوق اور دنیا اور ماسوی سے اُسی کی طرف سبقت کرو۔ دلون سے اُسکی جانب متوجہ رہو۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہین سُنا کہ تمام امور خدا ہی کی طرف متوجہ ہونے والے ہین اے لڑکے مخلوق کیطرف مین بقا سے نہین بلکہ چشم فنا سے نظر ڈال۔ چشم ضرر و نفع نہین بلکہ عجز و ذلت سے دیکھ۔ خدا کو ایک جان۔ اُسپر توکل کر۔ اور جس چیز سے فراغت ہو چکی ہے اُسکی طلب مین بیہودگی اختیار نکر۔ دنیا اور مافیہا سے فراغت ہو چکی ہے مخلوق اور اسکے تمام انقلابات سے فراغت ہو چکی ہے۔ مومن کا دل اِن تمام چیزون سے فارغ ہے خصوصاً جب وہ ظاہری اسباب سے جدا ہوتا ہے تو اُسکا حال اور زیادہ درست ہو جاتا ہے اور اگر اسباب و عیال اُسکے پاس ہوتے ہین تو اُنپر نظر ڈالی جاتی ہے اور اُن کی سختی پر اللہ تعالے اُسے قوت دیتا ہے۔ اس کا دل ہر حال مین ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے۔ نہ غیبت مین زائل ہو۔ اور نہ تغییر و تبدیل کا طالب ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو حکم ہو چکا ہے ہرگز نہ بدلے گا اور قسمت سے فراغت ہو چکی ہے کم و بیش نہوگی وہ کمی بیشی کا طالب نہین ہوتا۔ اپنی قسمت کے متعلق تاخیر و تعجیل کا خواہان نہین ہوتا۔ کیونکہ یہ بات متحقق ہے کہ اسکے لیے ایک وقت معین اور مخصوص ہے۔ ایسا اور اُسکے مانند عقلمند مومن ہین۔ اور کمی بیشی یا تعجیل و تاخیر کے طالب مخلوق مین دیوانے گنے جاتے ہین۔ جو خدا سے رضامند ہے وہ تمام احوال مین خدا سے موافقت کرتا۔ اُسے محبوب رکھتا یہچانتا۔ اور تمام عمر اُسکی مراد کے مطلے پر اُس سے مصاحبت رکھا کرتا ہے۔ خدا اُسے توفیق دیتا۔ مقرب بناتا اور اُسکے تجرد و انقطاع کے وقت خطاب کیا کرتا ہے کہ مین تیرا پروردگار ہون۔ جیساکہ موسےؑ سے کہا تھا کہ مین تیرا رب ہون۔ موسےؑ سے بطور ظاہر کہا تھا اور اس عارف کے دل سے بطور باطن کہا کرتا ہے۔ پیغمبرون کے معجزے ظاہر ہین۔ اور اولیاء کی کرامتین باطن۔ وہ انبیا کے وارث ہین۔ خدا کے دین کو درست کرتے ہین اور شیاطین انس و جن سے اُسکے محافظ ہین۔ تو خدا اور اُسکے رسولون۔ اور اولیاء سے ناواقف ہے۔ اے منافق تجھے کیا معلوم کہ اہل اللہ کس مشغلہ مین اور کس کام پر مامور ہین۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ کیا پڑھا عمل کرتا ہے اور یہ خبر نہین کہ کیا کیا۔ یہ تیری دنیا بلا آخرت ہے پھر تو اُنپر معترض ہے۔ عاقل بن۔ ادب سیکھ۔ توبہ کر۔ گونگا بنکر رہ۔ تجھے خدا کی خبر۔ نہ پیغمبرونکی۔ نہ اولیاء کی۔ اور نہ یہ معلوم کہ وہ تجھ مین اور مخلوق مین کیا عمل کر رہا ہے۔ توبہ و سکوت کو لازم کر لے۔ موت اور قبر مین جانیکی حالت کو سوچ۔ تاکہ تجکو علم حاصل ہو۔ خدا کے ساتھ عمل کر تاکہ وہ تجکو ایسا نور دے کہ جس سے تو دنیا و آخرت مین روشنی حاصل کر سکے

جو مین کہتا ہون اُسے مانو۔ اور کوشش کرو۔ اور سابقۂ تقدیر کو چھوڑدو۔ یہ تمہاری بوالہوسی اور کسلمندی کی محبت ہے۔ ہمین سابقہ تقدیر مین محبت سے کیا علاقہ۔ بلکہ ہمپر تو یہ ہے کہ کمر باندھکر عمل مین کوشش کرین۔ اور اسمین قیل وقال اور چون وچرا ہرگز نکرین۔ خدا کے علم مین دخل ندین۔ ہم کوشش کرتے رہین۔ آیندہ خدا جو چاہے گا کریگا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا اپنے افعال سے سوال نکیا جائیگا بلکہ لوگ اپنے اعمال کا حساب دین گے۔ جب تیرا امر انتہا کو پہنچے گا اور خدا تیرے دل کو مقرب بنالے گا دنیا مین تیرا زہد اور آخرت مین تیری رغبت صحیح طور پر ہوجائیگی اس وقت تو اپنے نام کو قرب الٰہی کے دروازہ پر لکھا پائیگا کہ فلان بن فلان خدا کے آزاد کردہ بندون مین سے ہے اس مین تغیر وتبدل اور کمی بیشی نہوگی۔ اسوقت تجھمین صفت شکر اور طاعت الٰہی کا مادہ بڑھجائے گا با این ہمہ صفت خوف کو نچھوڑ۔ اور اُس کی قدرت کو عاجز نجان۔ اور یہ آیت پڑھ کہ خدا جس چیز کو چاہے مٹادیتا اور جس کو چاہے قائم کردیتا ہے۔ اُسکے پاس لوح محفوظ ہے۔ وہ اپنے فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ لوگون سے اُن کے اعمال پوچھے جائینگے اس مکتوب پر بھروسا نکر۔ کیونکہ جسنے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے۔ جسنے بنایا ہے وہ توڑنا بھی جانتا ہے۔ طاعت وخوف اور پرہیز کے قدم پر یہان تک مضبوط رہ کہ تجکو موت آجائے اور سلامتی کے قدم کے ساتھ تو دنیا سے آخرت کیطرف چلا جائے۔ اسوقت تغیر وتبدیل سے امن ملجائے گا۔ اے جہل ونفاق اور طلب دنیا کے باعث زحمت اُٹھانے والے۔ اے حرام کھانے والے تو نور قلب صفا سیر۔ اور کلمات حکمۃ کی طمع کیون رکھتا ہے۔ اہل اللہ کا کلام ضروری۔ نیند غرق ہونے والونکی ہی۔ اور کھانا بیمارونکی طرح کا ہوا کرتا ہے۔ وہ مرتے دم تک اسی حال مین رہتے ہین۔ اور اُن ملائکہ سے مشابہ ہین جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور جو حکم ملتا ہے بجالاتے ہین وہ ملائکہ سے مشابہ بلکہ اُن سے افضل ہین۔ ملائکہ اُن کے خادم اور دنیا وآخرت مین اُن کے غاشیہ بردار ہین۔ اے قوم اگر میرا کلام تمہارے حال تک نہ پہنچے تو اُسے ایمان وتصدیق کے ساتھ سنو۔ میرا کلام دلونکی طرف متوجہ ہے۔ اسے اپنے دلون اور اسرار سے سنو۔ تمہارے ظاہر وباطن کو راحت ملے گی نفسون اور خواہشون کی شوکت ٹوٹجائے گی۔ شہوتون کی آگ بجھے گی۔ وہ خواہشین جنھون نے دنیا کو تمہارے دلون مین محبوب اور فقر کو مبغوض بناکر تمہین ہلاکت مین ڈالدیا ہے بہت ہی بُری ہین۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ تقوی کی حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل مین ہو اُسے ایک کھلے طبق مین رکھکے اور بازار مین لیے پھرے۔ با این ہمہ اُس مین کوئی چیز ایسی نہو جس سے تجکو شرم آئے۔ ایجاہل کیا تجھے یہ کافی نہین کہ تو غیر متقی ہے پھر اسکے کیا معنے کہ جب کوئی تجھے خدا سے ڈرنے کا حکم کرتا ہے تو تو غضبناک ہوجاتا ہے۔ حق بات کو سُنکر حقیر جانتا ہے پھر جب کوئی تیری بات پر انکار کرتا ہے تو تو خفا

خفا ہوتا ہے۔ اور اس سے اپنے غصہ کو تسلی دیتا ہے۔ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ خدا سے ڈرنے والا اپنے غصہ کو تسلی نہین دیا کرتا۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جب تک تم میری طاعت کرتے ہو مین تم کو دوست رکھتا ہون اور نافرمانی کیحالت مین تمہارا دشمن بنجاتا ہون۔ اللہ تعالے اپنی کسی حاجت کے لیے تم کو دوست نہین رکھتا۔ بلکہ یہ تم پر رحمت ہے۔ وہ تجکو تیرے فائدہ کیلیے چاہتا ہے۔ نہ کہ اپنی غرض کے لیے۔ اور اسی لیے تیری طاعت کو پسند کرتا ہے کیونکہ اُس کا نفع تجھے پہونچے گا۔ جو تجکو تیری فائدہ کے لیے چاہے اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنے لیے دوستی۔ محبت کرے اس سے منہ موڑ لے۔ مومن ہر چیز کو بھولکر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے۔ اسیلیے اُسے قرب اور حیات مع اللہ کا مرتبہ حاصل ہوجاتا اُس کا توکل درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالے دنیا و آخرت مین اُسکے کام بنادیتا ہے۔ جب مومن توکل و توحید مین ٹھیک ہوجاتا ہے تو اللہ اُسکے ساتھ ابراہیمؑ کا سامعاملہ کرتا ہے۔ اُن کا سا باطن اور حال عنایت فرمادیتا ہے۔ لقب و نام نسہی۔ اُن کا سا کھانا پینا دیتا۔ اور اپنے دروازہ پر ٹھیرالیتا ہے یہ معنی نہین ہین کہ اُسے عین مقام ابراہیمی ملجاتا ہے۔ اسوقت باعتبار صورت نسہی مگر باعتبار معنے ابراہیم کے ساتھ اُسکی نسبت درست ہوجاتی ہے۔ تجھے شرم نہین آتی کہ حرص نے تجکو ظالمونکی خدمت اور حرام خواری پر برانگیختہ کر رکھا ہے۔ تو کہان تک حرام کھائے گا۔ اور کب تک اُن بادشاہون کا خادم بنا رہے گا جنکی سلطنت زائل ہونے والی ہے اور خدا کی طاعت سے جس کا ملک کبھی زائل نہوگا کبتک منہ پھیرے گا۔ عاقل بن۔ اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کر تاکہ اخروی حصہ زیادہ ملے۔ اپنا حصہ زہد کے ہاتھون سے لے۔ یہ لینا مولا کے دروازے پر خدا کے دست قدرۃ۔ اور اُسکے فعل سے اُسکے ساتھ ہوگا۔ طبیعت و ہوئے اور شیطان و عوام کی مصاحبت مین بادشاہون کے دروازہ پر دنیا کے ساتھ اور اُسکے ہات سے نہوگا۔ اگر تو دنیا کو اسحالت مین لے گا کہ تیرا دل خدا کے دروازہ پر ہوگا تو فرشتے اور ارواح انبیا تیرے گردا گرد رہین گے۔ ان دونون مقامون اور حالتون مین بہت بڑا فرق ہے۔ اہل اللہ عقلمند ہوا کرتے ہین۔ اُن کا قول ہے کہ ہم رستہ مین کھائین یا گھر مین۔ اپنا حصہ دنیا کے ہات سے لیکر نہین کھاتے۔ ہم تو خدا ہی کے پاس کھاتے ہین۔ زاہد جنت مین کھایا کرتے ہین اور عارف خدا کے پاس۔ حالانکہ یہ دنیا مین ہوتے ہین۔ لیکن محبوب نہ دنیا مین کھاتے ہین۔ نہ آخرت مین۔ ان کا کھانا پینا اُنس اور خدا کا قرب ہے۔ اُنکی نظر اسکی طرف رہتی ہے۔ اُنھون نے دنیا کو آخرت کے بدلے آخرت کو اپنے اُس خدا کے قرب کے بدلے مین بیچڈالا ہے جو دنیا و آخرت کا پروردگار ہے۔ وہ اُسکی محبت مین سچے ہین۔ دنیا و آخرت کو اُسکی ذات کے لیے بیچ چکے ہین۔ اور اُسکے سوا کسیکو نہین چاہتے۔ جب بیع و خرید تمام ہوگئی تو اُس کا کرم غالب آیا اور اُسنے از روے ہبہ دنیا و آخرت اُن کے حوالے کردی۔ اور ان دونون کے لینے کا حکم کیا۔ انھون نے باوصف سیرچشمی بلکہ باوجود تخمہ و بے احتیاجی محض

امر الٰہی کے باعث اُن دو خون کو لے لیا۔ اور بہ قبول تقدیر کے ساتھ اظہار موافقت اور حسن ادب قسمت کے لحاظ
سے انھیں مجبور اً کرنا پڑا۔ قبول کرتے اور لیتے وقت اُنھون نے یہ کہا۔ الٰہی تو ہمارے ارادہ کو جانتا ہے
ہم تیرے سوا اور کسی سے رضامند نہین ہم بھوک پیاس۔ برہنگی۔ ذلت اور حقارت سے خوش ہین
اور تیرے دروازہ پر پڑا رہنا پسند کرتے ہین۔ جب وہ اسپر رضامند ہوئے اور ان کے دلون کا اطمینان
ہوگیا خدا نے اُن پر رحمت کی نظر ڈالی۔ یعنی ذلت کے بعد عزت فقر کے بعد غنا اور دنیا و آخرت مین
اپنا تقرب مرحمت کیا۔ مومن دنیا مین زاہد ہوا کرتا ہے اس لیے اُس کا زہد باطنی میل کچیل اور کدورت
کو دفع کر دیتا ہے۔ پھر آخرت سامنے آتی ہے اور اُس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ بعدہ دست غیرت
اسے اُسکے دل سے زائل کرتا اور معلوم کرا دیتا ہے کہ آخرت قرب حق سے حجاب کا باعث ہے۔
اسوقت وہ خلق کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ دیتا۔ اوامر شرع کو بجا لاتا۔ اور اُن حدود کی جو اُنمین اور
عوام مین مشترک ہین حفاظت کرتا ہے۔ اُسکی باطنی آنکھین کھلجاتی ہین اس سے وہ اپنے اور
مخلوقات کے عیب دیکھ لیتا ہے اسلیے بجز خدا کے اور کہین قرار نہین پکڑتا۔ اُسکے سوا کسی کی بابت
نہین سنتا۔ اُسکے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔ اُسکے وعدہ کے سوا کہین سکون نہین پاتا۔ بجز وعید
الٰہی اور کسی سے نہین ڈرتا۔ غیر کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ کر صرف خدا سے مشغول ہو جاتا ہے۔ پھر جب
یہ باتین پوری ہو جاتی ہین تو وہ ایسے محل آرام مین چلا جاتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے
سُنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گزرا اسے لڑکے اپنے نفس کی اصلاح مین مشغول ہو
پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچا۔ پھر دوسرے کو۔ شمع کی مانند نہو۔ کہ اپنے آپ کو جلا کر دوسرون کو روشنی
پہنچا رہی ہے۔ اپنی ذات اور ہوس و نفس کے اقتضا سے کوئی کام نہ کر۔ خدا جب کسی کام کے لیے
چاہے گا اُس کا سامان تیرے لیے مہیا کر دیگا۔ اگر نفع مخلوق کے لیے تجھے چاہے گا تو انکی طرف
متوجہ کرے گا اور تجھے استقلال اور احسان کی مدارات کا مادہ عطا فرمائے گا۔ اُنکی سختی اُٹھانے
کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لیے تیرے قلب وسعت اور سینہ کو کشادگی دیگا اُن مین اپنا علم القا
کرے گا۔ تیرے باطن کو ملاحظہ اور سیر کی سیر فرمائے گا۔ اسوقت نفع دور ہو جاے گا تو نہ ہوگا
کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا۔ اے داؤد ہم نے تجکو ملک مین اپنا نائب مقرر کیا ہے
یہ نہین فرمایا کہ ہم نے تجکو نائب کیا ہے یا یہ کہ یہ نہین کہا کہ تو نے اپنے آپکو خود خلیفہ کر لیا ہے۔
اہل اللہ کا نہ کچھ ارادہ ہے نہ اختیار بلکہ وہ محض خدا کے حکم و فعل اور تدبیر و ارادہ کے ماتحت
ہین۔ اے سیدھے رستے سے الگ چلنے والے جھگڑا نکر۔ تیرے پاس کوئی حجت نہین۔ رستہ تیرے
سامنے ہے۔ حلال و حرام بالکل ظاہر ہے تو خدا کے سامنے معذور ہے۔ تجھین خوف الٰہی
نہین۔ تو اُسکے دیکھنے کو حقیر جانتا ہے۔ ہمیشہ یہ فرمایا ہے کہ خدا سے ایسا ڈر گویا کہ

دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یہ سمجھ کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے۔ بیدار رہنے والے اسے دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اس لیے دل کی پراگندگیاں جمع ہو جاتی ہیں اور یکجا ایک چیز بنجاتی ہیں۔ درمیانی پردے اٹھ جاتے ہیں۔ الفاظ مٹتے اور معنے باقی رہجاتے ہیں۔ چیزیں منقطع ہوتے اور ارباب الگ ہو جاتے ہیں خدا کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ جبتک یہ مرتبہ نہیں ملتا کلام و حرکت اور کسی چیز سے اُن کو خوشی نہیں ہوتی اور جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُن کا پورا کام بنجاتا ہے وہ سب سے اول دنیا کی غلامی اور اسکی فرمانبرداری سے نکلتے اور پھر ماسوی اللہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ بحالت امتحان اُسکے معاملہ اور اُسکے گھر میں رہتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے عمل کر رہے ہیں۔ سر بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر اور نفس دربان۔ و دیگر اعضا اُن کے خادم۔ سر دریائے الٰہی سے قلب سر سے نفس مطمئنہ قلب سے زبان نفس مطمئنہ سے اور اعضائے دیگر زبان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ جب زبان نیک ہوگی تو قلب بھی درست ہو جائے گا۔ اور جب وہ بگڑے گی یہ بھی بگڑ جائے گا۔ تیری زبان تقوے کی لگام اور بیہودہ کلام و نفاق سے توبہ کرنے کی محتاج ہے جب تو اسپر مداومت کرے گا تو زبان کی فصاحت قلبی فصاحت سے بدلجائے گی۔ اور جب یہ مرتبہ ملجائے گا تو دل منور ہوگا اور اس کا نور زبان اور دیگر اعضا کیطرف پہنچے گا اس وقت زبانی گفتگو کام کی ہوگی۔ قرب کی حالت میں مقربین کے پاس زبان و دعا و ذکر کچھ نہیں ہوتا بلکہ ذکر خود عادی کلام تجدید کیا لیتی ہوتا ہے۔ قرب میں سکوت خاموشی۔ صرف نظر اور اس سے متمتع ہونے پر قناعت ہوتی ہے الٰہی ہمیں اُن میں کر دے جو تجھکو دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور ہمیں دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ٭ ٭ ٭

مجلس ترپن ۵۳

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتویں رمضان سنہ ۵۴۵ھ کو منگل کے دن دوپہر سے پہلے مدرسہ میں فرمایا

امتحان و آزمائش ضروری چیز ہے۔ یہ نہ ہو تو ولایت کے مدعی سینکڑوں پیدا ہو جائیں۔ اسی لیے بعض صوفیہ کا قول ہے کہ ولایت کے ساتھ امتحان مقرر کیا ہے تاکہ ہر شخص مدعی نہ ہو جائے مخلوق کی ایذا پر صبر کرنا اور رہنمائی سے درگذر ولی کی علامت ہے۔ اولیاء مخلوق کے کلاموں سے اندھے اور ان کی باتوں سے بہرے ہیں۔ اپنا ظاہر ان میں بھی رکھتے ہیں مگر کسی چیز کی بجا آوری کو اپنے اندر باہر آگے پیچھے تک اولیاء خدا سے جدا رکھتے ہیں اپنے باطن سے ہر طرف سے اندھے بہرے ہوتے ہیں۔ وہ خوف الٰہی اور ترحم و نظر امانت سے مخلوق سے ملتے ہیں نہ اور بھی

غیرتِ الٰہی کے اقتضا اور اسکے غضب کی موافقت کے باعث اُنپر غضبناک بھی ہو جاتے ہین۔
اولیاء بمنزلہ طبیب ہین وہ جانتے ہین کہ ہر مرض کے لیے ایک نئی دوا ہی۔ طبیب تمام بیمارون کو
ایک دوا نہین دیا کرتا۔ وہ اپنے قلب و معانی کے لحاظ سے اصحاب کہف کیطرح خدا کے سامنے ہین
اُن کو جبریل کا ہات کروٹین دلاتا ہے اور اُن کو خدا کی قدرت و رحمۃ اور اُسکی مہربانی کا ہات۔ محبۃ کا
ہات اُن کے دلون کو بدلتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اُن کی دنیا طالبان
دنیا کے لیے ہی اور آخرت طالبان آخرت کے لیے اور اُن کا خدا اُن کے لیے۔ وہ کسی چیز مین بخل
نہین کرتے اگر اُن سے دنیا مانگی جاتی ہے تو لشبر بلکہ اُن کے پاس ہو فوراً دے ڈالتے ہین
اور اگر ثواب آخرۃ طلب کیا جاتا ہے مرحمت کر دیتے ہین۔ فقراء کو دنیا دیتے ہین۔ اور طلب آخرت
مین قصور کرنے والون کو ثواب آخرت۔ بدعتی کے لیے بدعت اور بدعتی دونون کو چھوڑ دیتے ہین ح
چھلکے مخلوق کو دیڈالتے ہین کیونکہ ماسوے اللہ ہر چیز چھلکے کی مانند ہی۔ البتہ اسکی طلب اور قرب بمنزلہ
مغز ہے۔ بعض صوفیہ سے مروی ہے کہ فاسق سے عارف ہی خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتا ہے
ہان سچ ہے کیونکہ اُسے امر و نہی کرتا اور اُنکی ایذا کا تحمل ہوتا ہے۔ اسپر صرف عارف باللہ ہی قدرت
رکھتا ہے۔ زاہدون عابدون اور مریدون مین یہ طاقت نہین۔ لوگ گناہ گارونپر رحم کیون نہین
کرتے حالانکہ وہ محل رحم و توبہ و اعتذار ہین۔ عارف کا خلق اخلاق الٰہی مین سے ہے اسلیے وہ
شیطان اور نفس و ہوس کے پنجہ سے گنہگار کے چھڑانے کی بابت کوشش کیا کرتا ہے تم مین
جب کوئی اپنے بیٹے کو کسی کافر کے ہات قید مین دیکھتا ہے تو کیا نجات دلانے کی کوشش نہین
کیا کرتا ہی اسی طرح عارف کے نزدیک تمام مخلوق اولاد کی مانند ہی۔ وہ زبان حکم سے مخلوق کو مخاطب
اور علمی اطلاع کے باعث اُنپر رحم کیا کرتا ہے۔ وہ اُن مین افعال حق کا ملاحظہ کرتا ہی حکم اور
علم کے دروازہ سے صدور قضا و قدر کو دیکھتا رہتا ہے۔ مگر اس راز کو چھپائے رکھتا ہی اور مخلوق
کو اُس حکم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے جس کا نام امر و نہی ہی۔ البتہ اُس علم کے ساتھ مخاطب نہین
جس کو سر کہتے ہین۔ اللہ تعالے نے رسول بھیجے۔ کتابین نازل کین۔ ڈرایا اور خوف دلایا تاکہ
اس ترکیب سے مخلوق پر حجت تمام ہو جائے۔ مخلوق کی نسبت خدا کے علم مین دخل نہین دیا جاتا۔ اور
نہ اُسپر اعتراض ہو سکتا ہے۔ حکم مین کر و فر اور علم مین ثبات ہے۔ احکام کے متعلق تو ایسے حکم کا
محتاج سوجھ بوجھ مین اور غیر مین مشترک ہی۔ اور علم کی بابت اُس علم کا حاجتمند ہے جو صرف تیرے لیے
مخصوص ہو۔ جب کوئی علم ظاہر پر عمل کیا کرتا ہے تو پیغمبر علیہ السلام اُسے علم باطن عطا فرما دیتے
ہین اور حکم باطن اُسے اسطرح دانہ دیا کرتا ہے جسطرح طائر اپنے بچے کو۔ پیغمبر علیہ السلام اُسکی تصدیق
اور آپکے عمل ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنے کے باعث اُسکے ساتھ یہ سلوک کر لتے رہتے ہین۔ ان

آدم جب درست ہوجاتا ہے تو اُسکے برابر کوئی درست نہین جب صاف ہوجاتا ہے اُسکی برابر کوئی صاف نہین جب قریب ہوجاتا ہے اسکی برابر کوئی قریب نہین ۔ جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور عاقل عقل کی آنکھ سے ۔ اور عارف آپنے اُس قلب کی آنکھ سے جو صاحب جوہر اور عالم ہو ۔ تمام مخلوق اُس کا لقمہ بنجاتی ہے ۔ خدا کے سوا اور اُسکے پاس کچھ نہین رہتا ۔ اس وقت عارف کہہ اُٹھتا ہے کہ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے ۔ اللہ تعالے اُسکا اول و آخر اور ظاہر و باطن اور صورت و معنے بنجاتا ہے ۔ اُسکے پاس خدا کے سوا کچھ نہین ہوتا ۔ اسوقت دنیا و آخرت خدا کے ساتھ اُسکی محبت کامل ہوجاتی ہے ۔ وہ ہر حال مین اُسکی موافقت کرتا ہے ۔ اسکی رضا اور غیر کی نارضامندی کو قبول کرلیتا ہے ۔ کسیکی ملامت اُسپر اثر نہین کرتی ۔ چنانچہ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا کی موافقت کر ۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق کی موافقت نکر ۔ جو ٹوٹے وہ ٹوٹ جائے اور جو ملے وہ ملا رہے ۔ شیطان اور ہوئے ۔ طبیعت اور بُرے ہمنشین تیرے دشمن ہین ۔ ان سے پرہیز کر تا کہ تجکو ہلاکت مین نڈال دین ۔ علم سیکھ ۔ تاکہ تجھے اُن سے دشمنی اور پرہیز کرنیکا طریقہ معلوم ہوجائے ۔ اور پھر عبادت آلہی کی کیفیت حاصل ہو ۔ جاہل کی عبادت قبول نہین ہوتی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو جہل کے ساتھ عبادت کرے گا اُس کا بگاڑ بناو سے بہت زیادہ ہوگا جاہل کی عبادت نکمی ہے بلکہ وہ پورے فساد اور ظلمت مین اسیر ہے علم عمل کے اور عمل اخلاص کے ساتھ نفع دیتا ہے جو عمل بلا اخلاص ہو ہرگز نفع نہین دیتا اور نہ قبول ہوتا ہے ۔ علم پڑھکر عمل نکیا تو یہ علم تجھپر حجت ہوجائے گا ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ جاہل کو ایکبار عذاب ہوگا اور عالم کو سات بار ۔ جاہل کو اسلیے کہ اُسنے علم کیون نہ پڑھا ۔ اور عالم کو اسلیے کہ اُسنے عمل کیون نکیا ۔ سیکھو اور اپنے علم پر عمل کر ۔ پھر اور دوسرون کو سکھا یہ خیر ہی خیر ہے ۔ علم کی کوئی بات سنکر جب تو عمل کرے گا اور دوسرے کو تعلیم دے گا تو تیرے لیے دوہرا ثواب ہے ۔ ایک سیکھنے کا ۔ دوسرا سکھانے کا ۔ دنیا ظلمت اور علم اُسکا نور ہے ۔ جس کو علم نہین وہ اس ظلمت مین متحیر ہے اور اُس کا بگاڑ بناؤ سے زیادہ ہی ۔ اے علم کے مدعی اپنے نفس طبیعت اور شیطان و وجود ظاہری اور ریا و نفاق کے ہاتھ سے کچھ نہ لے ۔ تیرا زہد ظاہر ہے اور رغبت مخفی ۔ ایسا زہد باطل ہوا کرتا ہے اسپر تجھے عذاب ہوگا تو خدا کو فریب دیتا ہے حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت اور دل کی حالت سے واقف ہے ۔ اسکے نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ کوئی شے نہین ۔ کہہ دے کہ میری زندگی پر افسوس ۔ کیونکہ اللہ تعالے میرے رات دن کے تمام افعال سے واقف ہو مجھے دیکھ رہا ہے اور مین اسکی نظر سے نہین شرماتا ۔ اس بیحیائی سے توبہ کر ۔ اور ادا سے فرائض و اجتناب نواہی کے باعث اسکی قربت حاصل کر ۔ ظاہری و باطنی گناہوں کو چھوڑ ۔ اور ظاہری نیکیان کر ۔ اس سے تو اُسکے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور مقرب بنے گا ۔

وہ تجھے دوست رکھیگا ۔ اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیگا ۔ اور دیگر مخلوق کے سوا خاص تجکو چاہیگا پھر یہ محبت مخلوق کی طرف منتقل ہوگی جب خدا اور اُسکے فرشتے تجھے دوست بنائینگے تو کافرون اور منافقون کی تمام مخلوق تیری محب بنجائیگی ۔ البتہ کافر و منافق تیری محبت کے معاملہ مین خدا سے موافقت نکرین گے ۔ جسکے دل مین ایمان ہے وہ مومن کو دوست رکھتا ہے اور جسمین نفاق ہے وہ دشمنی کرتا ہے ۔ کافرون منافقون شیطانون اور ابلیسون کے بغض کا کچھ فکر نکرنا چاہیئے منافق اور کافر انسانون مین شیاطین ہین ۔ یقین رکھو الامومن عارف اپنے قلب و سِر و معنے کے لحاظ سے تمام مخلوق سے الگ ہے ۔ وہ ایسی حالت کیطرف چلا جاتا ہے کہ اپنی ذات سے آیندہ ضرر و نفع کو دفع نہین کرسکتا ۔ وہ خدا کے آگے بیتاب و بیطاقت ہوکر بچھڑا پڑا رہتا ہے جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُسکے آگے ہر طرف سے خیر آجاتی ہے ۔ محض دعوی اور خلوت و تمنا کے باعث اہل اللہ کا مقابلہ نکر ۔ اس سے کچھ نہین ہوتا ۔ تو جب تک سامان دنیوی کیطرف سے اندھا ہو جائے کلام نکر ۔ لوگون کے دروازہ پر دوڑنے سے جبتک پانو توڑکر نہ بیٹھ رہے کلام نکر تیرا دل عقل اور چہرہ مخلوق سے پھرکر خالق کی طرف متوجہ ہو ۔ پشت مخلوق کی طرف اور منہ خالق کیجانب ہو جائے کلام نکرنا اور صورت مخلوق کیطرف رہنی چاہیے ۔ اور باطن عقل و معنی خالق کی طرف ۔ اسوقت تیرا دل اولیا اور پیغمبرون کی مانند ہو جائیگا ۔ قلب کو اُنھین کا کھانا پینا عنایت ہوگا یہ بات قلوب و اسرار و معانی متعلق ہے ۔ صورت سے علاقہ نہین رکھتی ۔ الٰہی ہمارے دلون کو پاک کر ہمارے اسرار کو خلعت پہنا مخلوق کی اور ہماری عقلون سے الگ اسپے آذر ہمارے معاملات مین ہماری عقلون کو صاف کردے ۔ اسے حاضرین و غائبین تم قیامت کے دن میری عجیب حرکتین دیکھوگے مین منافقون کے حق مین جھگڑونگا پھر مومنون کے حق مین کیا کچھ نکرونگا ۔ الٰہی مجھے سب سے بے پروا کردے ۔ اپنی محبت کے باعث ماسوا کا محتاج نرکھ ۔ معلم کو لڑکون سے بے نیاز کردے ۔ اور اُسکے گھر کو تعلیم کے ساتھ دعوت کا گھر بنا دے ۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ کلام غلبہ کیحالت مین ہے سب مجھے معاف فرما دے ۔ میری شترانی کامل اور تیری جانب سے مجھے حاصل ہوچکی ہے ۔ البتہ لڑکون نوکرون ۔ اور رستہ چلنے والون کی شتربانی باقی ہے ۔ مین خوشدلی ۔ اور صفائی اسرار کے ساتھ اللہ کی ساربانی چاہتا ہون اےقوم تم گمان کرتے ہوکہ مین تم سے کچھ لینا چاہتا ہون حالانکہ مین تم کو جاننا ہون کہ یہ کوئی اچھی بات نہین ہو ۔ مین تو خدا سے لیتا ہون تم سے نہین لیتا ۔ ہان وہ تمہارے ہاتون خرچ کراتا ہے جبتک مین تمہارے ساتھ مقام سے ناواقف تھا اور جب تم سے جدا ہوگیا تمہین پہچان لیا ۔ مین منافقون کو لغزش دیتے اور عارفون کو آگاہ کرنے والا ہون ۔ مین منافقون کو لکڑی سے نہین بلکہ ہیبت سے ماروں گا ۔ میرا دسترخوان تمہارے لیے ہے ۔ اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہونے کے بعد

لذت کسی اور کے پاس سے آتا ہے۔ تمہارے چلے جانیکے بعد مجھے اپنی دوست کیطرف سے طبق ملتا ہے جسکے آگے میں خدمتگار ہوں۔ اے اہل بصیرت کیا تم نہیں دیکھتے کہ میری آستینیں چڑھی ہوئیں اور کمر بندی ہوئی ہے۔ اس وقت ایک شخص نے سوال کیا کہ پیغمبروں کیطرف جبرئیل قاصد الٰہی ہو۔ اولیاء کیجانب کون قاصد ہے؟ آپنے فرمایا وہی جبرئیل کہ اُسکے لطف و رحمت و احسان کے باعث اور اُن کے دلوں اور اسراروں پر نظر ڈالنے اور انپر مہربان ہونیکے سبب بلا واسطہ نازل ہوتے ہیں۔ وہ بیداری اور خواب میں ولکی آنکھوں صفائی اسرار اور ہمیشہ کی بیداری کے باعث جبرئیل کو دیکھا کرتے ہیں۔ تمہاری حب دنیا، حرص اور کثرت دنیا طلبی تم کو معرفت الٰہی اور اولیاء کی شناخت سے محروم کر رہی ہے۔ آخرت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو پشت پھیر کر جانے دو۔ الٰہی جود و کرم تیری صفت ہے۔ اور ہم تیرے بندے ہیں ہمیں ان دونوں میں سے تھوڑا سا حصہ عنایت کر آمین

مجلس چون

شیخ رحمہ اللہ نے دسویں رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ میں فرمایا

اے لڑکے دو قدم چل واصل ہوجائے گا۔ ایک قدم دنیا سے اُٹھا لے۔ دوسرا آخرت سے ایک قدم نفس سے اُٹھا۔ دوسرا مخلوق سے ظاہر کو چھوڑ دے پہلے ابتدا باطن تک پہنچ جائیگا پھر انتہا تک۔ تو شروع کر دے پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ تجھسے ابتدا ہے اور خدا کی طرف سے انتہا۔ کدال اور ٹوکری لیکر عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ۔ تاکہ تو طلب کے وقت کام لینے کے قریب ہو۔ لحاف بچھونے میں دروازہ بند کر کے بیٹھ۔ اس وقت کام کاج ڈھونڈھنا بے عقلی ہو۔ دل کو ذکر الٰہی کے قریب کر۔ اور اسے قیامت کا دن یاد دلا۔ پرانی قبروں کو خیال میں لا۔ اور سوچ کہ اللہ تعالے مخلوق کو کیونکر اکٹھا کر کے اپنے آگے کھڑا کریگا۔ جب تو اکثر اسے سوچتا رہے گا تو تیرے دل کی سختی جاتی رہے گی۔ اور کدورت صاف ہو جائے گی۔ اگر دیوار بنیاد پر قائم ہوتی ہو تو ثابت اور مضبوط رہتی ہے اور اگر نہیں ہوتی تو جلدی گر پڑتی ہے۔ تیری حالت کی دیوار اگر حکم ظاہر کی بنیاد پر قائم ہے تو کوئی اُسے توڑ نہیں سکتا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو تیری حالت قائم نہ رہے گی اور تو کسی مقام پر نہ پہنچے گا۔ صدیقین کے دل تم سے نفرت رکھیں گے۔ اور تیرے نہ دیکھنے کی آرزو کرینگے۔ اے جاہل تجھپر افسوس۔ کیا تو نے دین کو کھیل کود یا ننگ و ناموس کا اظہار خیال کر رکھا ہے۔ یہ کوئی عزت نہیں ہے۔ اے ناموس کے پابند تو نے اپنے آپ کو نصیحت مخلوق کا اہل سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ تجھمیں ہملیاقت نہیں ہو یہ تو صاحبین میں بعض بعض کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ چپ رہنا۔ اور بلا کلام اشارہ کر دینا اُن کا طریقہ ہے۔ جن کو مخلوق کے آگے

بولتے اور باوجود مکروہ جاننے کے کلام کا حکم ہوتا ہے وہ بہت کم ہیں ۔ قدرے کلام کے بعد شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ۔ غیر معائنہ ہوجایا کرتی ہے یہ امر جب سے قلب اور صفائی سر کی جانب راجع ہوجاتا ہو ۔ اسی حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر پردے اٹھجائے تو میرا یقین موجودہ حالت سے کچھ زیادہ نہ ہوتا ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس خدا کی عبادت ہی نہیں کرتا جسے کبھی دیکھا ہو ۔ اور یہ بھی کہا ہو کہ میرے قلب نے مجھکو اپنے پروردگار کا جلوہ دکھادیا ہے ۔ اسے جانو ۔ علماء سے ملو ۔ ان کی خدمت کرو ۔ ان سے سیکھو ۔ علم مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے ۔ حسن ادب اور ترک اعتراض کے ساتھ علماء کے پاس بیٹھو ۔ ایسے فائدے حاصل کرو ۔ تاکہ تم کو انکے علم کا کچھ حصہ ملجائے ۔ انکی برکتیں عود کریں ۔ انکے فائدے شامل حال ہوں ۔ عارفین کے پاس خاموشی کے ساتھ اور زاہدین کے پاس رغبت کے ساتھ بیٹھو ۔ عارف ہر ساعت میں بہ نسبت پہلی ساعت کے خدا کا مقرب ہو جاتا ہے خدا کے سامنے ہر ساعت میں اس کا خشوع وخضوع متجدد ہوتا ہے وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ کہ غائب سے اسکے خشوع کی زیادتی قرب الٰہی کے زیادتی کے مطابق ۔ اور اسکے خاموش رہنے کی زیادتی مشاہدہ کی زیادتی کے موافق ہے ۔ جو خدا کو پہچانتا ہے اسکے نفس وطبیعت وہوائے وعادت و وجود کی زبان گنگ ہوجاتی ہے ۔ البتہ قلب وسر اور حال ومقام وعطا کی زبان ان نعمتوں کا اظہار کرتی ہے جو اسے ملی ہیں ۔ اسی لیے عارف خاموش رہتے ہیں تاکہ اپنے نفع حاصل ہو ۔ اور لوگوں کو وہ مشابہ جو ان کے دلوں سے ٹپکتی ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اسنے خدا کو پہچان لیا ۔ بندے اور خدا کے مابین نفس حجاب ہورہا ہے ۔ جسنے نفس کو پہچانا وہ خدا او مخلوق کے آگے متواضع ہوگیا ۔ اور اس سے ڈرا ۔ اور اسکی پہچان کے باعث خدا کے شکر میں مشغول ہوگیا اور اسنے معلوم کرلیا کہ خدا نے اسے نفس کی شناخت اسلیئے دی ہے کہ خدا اسکے لیے دنیا وآخرت کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اس کا ظاہر خدا کے شکر میں اور باطن حمد میں مشغول رہتا ہے ۔ اس کا ظاہر متفرق اور باطن مجتمع ہے ۔ اختفائے حال کے لیے اس کا ظاہر غمگین ہوتا ہے اور باطن خوشحال ۔ ہاں عارف کا حال مومن کے برعکس ہو ۔ اس کا باطن غمگین ہوتا ہے اور ظاہر خوشحال ۔ وہ ایک ذلیل غلام کیطرح دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اسے یہ معلوم نہیں کہ مقبول ہوگا یا رد کیا جائے گا اور سامنے کا دروازہ کھلجائے گا یا ہمیشہ بند رہے گا جسنے اپنے نفس کو پہچان لیا وہ ہر حال میں مومن کیحالت سے برعکس رہے گا ۔ مومن صاحب حال ہوتا ہے اور حال کے لیے تغیر ضرور ہے لیکن عارف صاحب مقام ہے ۔ اور مقام مستقل ہوسکتا ہے ۔ مومن تغیر حال اور زوال ایمان سے ڈرتا رہتا ہے اس لیے اس کا دل غمگین اور چہرہ بشاش ہوتا ہے وہ اپنے غم کو چھپاتا ہے ۔ لوگوں کے ساتھ خوش رہتا ہے مگر اس کا دل غم سے پارہ پارہ

رہا کرتا ہے۔ اور عارف کا غم چہرہ پر ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ بطور نیابت پیغمبر علیہ السلام ڈرانے کے طور پر
مخلوق سے ملتا اور اُن کو امر و نہی کرتا رہتا ہے۔ اہل اللہ نے جو کچھ سُنا اُسپر عمل کیا۔ عمل نے اُن کو
مقرب الٰہی بنا دیا۔ اسکے لیے عمل کیا۔ اور دلکے کانوں سے بلا واسطہ اُسکی نصیحت سُنی۔ یہ مرتبہ مخلوق سے
غیبت و غفلت اور خالق کے ساتھ بیداری سے حاصل ہوتا ہے۔ اسلیے وہ ہمیشہ جلوۃ مین رہ کر
خلوت مین رہتا ہے اور تو باوجود خلوت جلوت مین ہے۔ موارد الٰہی اور اُسکی حکمتین ہمیشہ اُسکے سِر پر
نازل ہوتی ہین۔ سِر قلب کو لکھوا دیتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو۔ پھر نفس زبان کو۔ اور زبان تمام
مخلوق کو۔ اس صفت کے ساتھ مخلوق سے کلام کرنا چاہیئے۔ ورنہ آدمی خاموش رہے۔ عادات
طبیعت اور افعال نفسانیہ کا چھوڑنا۔ اور شہوات و لذات سے چشم پوشی کرنا اہل اللہ کا جنون ہے۔
وہ اُن عام دیوانون کیطرح پاگل نہین ہین کہ جنکی عقلین جاتی رہی ہون۔ حسن بصریؒ کا قول ہے
کہ اگر تم اہل اللہ کو دیکھ لو تو دیوانہ بتاؤ۔ اور اگر وہ تم کو دیکھ لین تو یہ کہین کہ یہ ذراسی دیر کے لیے بھی خدا پر
ایمان نہ لائے۔ تیری خلوت نادرست ہے کیونکہ خلوت بلحاظ قلب ہر چیز سے جدا ہو جانے کا نام ہے۔ خلوت
مین تیرا باطن اسطرح ہر شے سے خالی ہونا چاہیئے کہ نہ دنیا رہے نہ آخرت۔ اور نہ ماسوے اللہ۔
متقدمین انبیا و اولیا اور صالحین کا یہی طریقہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میرے نزدیک
اُن ہزار عابدون سے بہتر ہے جو عبادت خانون مین رہتے ہون۔ نفس کی آنکھ بند کر۔ اُسکی نظر
پھیر دے تاکہ اُسکی ہلاکت کا سبب نہو جائے۔ مگر ہان نفس قلب و سِر کا تابع ہو جائے اُنکی رائے
سے باہر نہو اور اُن کے ساتھ متحد ہو کر رہے ان مین اور نفس مین کچھ فرق نرہے ان کا حکم مان لے
اور منع کرنیسے باز رہے۔ اور انکی اختیار کردہ چیز کو پسند کرے۔ ایسا نفس اسوقت نفس مطمئنہ بنجاتا ہے
اور یہ تینون ایک طلب اور ایک مقصود پر موافقت کرتے ہین۔ جب نفس اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے
تو مجاہدات کے متعلق تقصیر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ اُس قول مین نہ جھگڑ جو تجھ مین اور مخلوق
مین ظاہر کرتا ہو۔ کیا تو نے یہ آیت نہین سُنی کہ خدا سے اسکے افعال کا سوال نہو گا اور مخلوق
سے اُنکے اعمال پوچھے جائینگے۔ تو نے خدا کی متابعت کہان برباد کر دی۔ اگر حسن ادب نگاہ
نرکھے گا تو ذلت کے ساتھ اس گھر سے نکالدیا جائے گا۔ اور اگر ادب سے رہیگا اور موافقت کریگا تو اکرام
کے ساتھ بٹھایا جائے گا۔ خدا کا محب اُس کا مہمان ہوا کرتا ہے۔ کھانے پینے پہننے اور دیگر تمام
احوال کے متعلق مہمان صاحب خانہ پر اختیار نہین رکھتا۔ بلکہ میزبان کی رائے سے موافق و
صابر اور اُسپر رضامند رہا کرتا ہے۔ اس لیے اس سے کہدیا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اور جو کچھ
تجھے مل رہا ہے اس سے خوش رہ۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ اُسکے
دل سے غائب ہے۔ تجھپر واجب ہے کہ تیرا کلام خدا کے لیے ہو۔ ورنہ گنگ رہنا اس سے بہت بہتر ہے۔

تیری زندگی طاعت الٰہی مین مصروف ہونی چاہیئے ورنہ اس سے موت اچھی ہے۔ الٰہی ہمین اپنی طاعت مین زندہ رکھہ اور ہمارا حشر اہل طاعت کے ساتھ کر۔ آمین ؛

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایسے فرمایا

مؤمن اپنے نفس سے ہجرت کرکے ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے جو اُسے ادب اور تعلیم دے وہ لڑکپن سے مرنے تک تعلیم ہی مین رہتا ہے۔ ابتدا مین حافظ اُسے قرآن مجید یاد کراتا ہے۔ پھر عالم سنت پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور باین ہمہ توفیق الٰہی اسکے ساتھ رہتی ہے۔ جو سیکھتا ہے اُسپر عمل کرتا ہے۔ اس لیے عمل اس کو مقرب الٰہی بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسا علم عنایت فرما دیتا ہے جس سے نامعلوم چیزین معلوم ہوجاتی ہین۔ دل کو اُس کے قدمون پر تھامتا ہے۔ اور اخلاص اُسکے قدمون کو دروازۂ قرب الٰہی تک لیجاتا ہے۔ اگر تو عمل کرنیکے بعد یہ دیکھے کہ دل خدا کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور عبادت و محبت مین حلاوۃ نہین ملتی تو یہ سمجھ لے کہ تو عامل ہی نہین بلکہ اپنے عملی خلل کے باعث محجوب ہے۔ یہ خلل کیا چیز ہے؟ ریار و نفاق و عجب۔ اے عامل اخلاص کو لازم کرلے ورنہ عمل کی تکلیف نہ اُٹھا۔ خلوت و جلوت مین اللہ کے لیے مراقبہ کیا کر۔ جلوت کا مراقبہ منافقون کے لیے ہے اور خلوت کا صالحین کے لیے۔ اچھی چیز کو دیکھکر اپنے نفس و ہوٰے اور طبیعت کی آنکھین بند کرلیا کر۔ اور خدا کی نظر کو جو ہردم تجھپر پڑتی ہے یاد رکھا کر۔ اور یہ آیت پڑھا کر وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ الآیہ خدا سے ڈر۔ اور محرمات سے اپنی دونون آنکھین بند کرلے۔ اور اُسکی نظر کو یاد رکھ کہ جسکی نظر و علم سے تو کبھی اُوجھل نہین ہو سکتا۔ اگر تو حق سے مناظرہ اور جھگڑا نکرے گا تو عبودیت کا مرتبہ پورے طورپر حاصل ہوگا اور تو حقیقی بندہ بنکر اُن لوگون مین داخل ہوجائے گا جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ اے شیطان۔ تو میرے خاص بندون پر مسلط نہو سکے گا۔ جب خدا کے لیے تیرا شکر ثابت ہوجائے گا تو وہ مخلوق کے دلون اور زبانون کو تیری شکرگذاری اور محبت کا الہام کریگا۔ اس وقت شیطان اور اُسکے اغوا کا تجھپر ہرگز قابو نہ چلے گا۔ ترک دعا عزیمۃ اور اُسمین مشغول ہونا رخصۃ ہے۔ دعا ڈوبنے والے کا سانس اور قیدی کے لیے ہوٰے کا سوراخ ہے تاکہ قید سے رہائی اور بادشاہ تک رسائی ہوجائے۔ عاقل بنو تم یہ اچھا نہین کرتے کہ دعا کو چھوڑ دیتے ہو۔ اور یہ بھی اچھا نہین کہ دعا مانگتے ہو۔ ہر چیز نیۃ و عقل و علم اور پہچاننے والی کی پیروی کی محتاج ہے۔ تمہین کیا معلوم کہ خدا اور اُسکے نیک بندون کے پاس کیا کچھ ہے۔ اسی لیے تم اُن سے بدظن ہو۔ اپنے دین و اقوال کو اُن کے ساتھ خطرہ مین نڈالو۔ اُن کے تصرفات

متعلق اُنپر اعتراض نکرو۔ جب شرع نے اُنپر اعتراض نہین کیا تو تم اعتراض کرنے والے کون؟ وہ ظاہر وباطن کے لحاظ سے خدا کے سامنے ہین۔ جب تک اُخروی سلامتی ضامن اور تسکین دینے والی نہو اُس کا دل خوف آلہی کے باعث ٹھیرتا ہی نہین۔ اے ملک مین خدا کی عبادت کرنے والو۔ اے زاہدو۔ آؤ۔ کچھ حاصل کر لو۔ تمہین خدا کی کچھ بھی خبر نہین۔ میرے مکتب مین چلے آؤ۔ ایسی تعلیم دون گا اور وہ چیز سکھاؤن گا جو تمھین معلوم نہین ہے۔ قلوب۔ اور اسرار۔ نفوس اور اعضا کے مکتب الگ الگ ہین۔ یعنی درجات و مقامات اور ہر ایک کے لیے چند قدم جدا جدا ہین۔ تیرا اسلام ٹھیک نہین ہے پھر ایمان تک کیونکر پہونچے گا۔ ایمان ٹھیک نہین۔ ایقان تک کیونکر رسائی ہو گی۔ ایقان ٹھیک نہین معرفت ولایت کسطرح حاصل ہوگی۔ عاقل بن۔ تو کسی چیز پر قائم نہین ہے۔ تم مین ہر شخص بلا تیاری سامان مخلوق پر حکومت کا طالب ہے۔ حالانکہ یہ حکومت مخلوق و دنیا۔ اور نفس و ہوائے اور ارادہ و طبیعت مین زہد حاصل کرلینے کے بعد ملا کرتی ہے۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ کہ زمین سے۔ ولایت خالق کیطرف سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ ہمیشہ تابع بن۔ متبوع نہ بن۔ مصاحب بن۔ حاکم نہ بن ذلت اور گمنامی سے خوش رہ۔ اگر تیرے لیے اسکے خلاف خدا کے پاس کوئی شئے موجود ہے تو وہ اپنی وقت پر ضرور آجائے گی۔ تجھپر تفویض و تسلیم اور ترک طاقت و قدرت اور ترک شرک ذاتی و مخلوقی واجب ہے۔ عبودیت کا ساتھ دے۔ یعنی اوامر بجا لا نواہی سے پرہیز کر۔ آفات پر صابر رہ۔ توحید اور اعمال نیک پر قائم رہنا اس امر کی بنیاد ہے۔ تونے بنیاد ہی مضبوط نہین کی۔ دیوار کس چیز پر بنا رہا ہے۔ تیری نیت درست نہین۔ پھر کلام کیون کرتا ہے۔ تیرا سکوت کامل نہین ہوا۔ پھر بولتا کیون ہے؟ مخلوق کو نصیحت کرنا پیغمبرونکی نیابت ہے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے خطیب تھے۔ جب وہ وفات پا گئے اللہ تعالی نے باعمل علما کو اُنکی جگہہ قائم کر دیا۔ اور اُن کا وارث بنایا۔ جو پیغمبرون کا قائم مقام ہونا چاہے اس کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ مین مخلوق سے پاک اور اُنکی بہ نسبت احکام اور علم آلہی کو زیادہ جانتا ہو۔ اے خدا اور رسول اور نیک بندون کے احوال سے ناواقفو۔ اے اپنے نفسون۔ طبیعتون اور دنیا و آخرت سے بیخبر رہنے والو تم اس امر کو آسان جانتے ہو۔ تمپر افسوس۔ گنگ بنجاؤ۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ گویا کیے جاؤ۔ اُٹھائے اور زندہ کیے جاؤ۔ جس کا علم خواہش پر غالب ہو ایسا علم نافع ہوتا ہے اور یہ نافع کیون نہو حالانکہ اُسنے مخلوق کے دروازے بند کر دیے ہین اور خدا کا دروازہ جو سب سے بڑا ہے کھول رکھا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا صحیح ہو جاتا ہے تو بندہ کی زحمت دفع ہوتی اور خلوت نصیب ہو جاتی ہے۔ اُسکے دل کی طرف خلعت اور نچھاور آتا ہے۔ اُسے کنجیان ملتی ہین چھلکا اُڑ کر صرف مغز رہجاتا ہے۔ حرص و ہوائے کے رستے بند۔ اور مغلوب و مقہور ہو کر خدا کی

کی طرف کے رستے کھلجاتے ہین - اور اُسسے مراد کا وہ رستہ ملجاتا ہے جو منتقد مین انبیا و اولیا رکو ملکا کہ
یہ صفائی بلا کدورت - توحید بلا شرک - تسلیم بلا منازعت صدق بلا کذب - حق بلا خلق - مسبب بلا
سبب کا طریقہ ہے - یہ وہ رستہ ہے جسپر امرآگئے ہین اور وہ سلاطین معرفت اور اصفیا رونجبار چلتے ہین
جو مردان خدا - اُسکے دین کے مددگار - اور اُسی کی راہ مین عداوت و محبت رکھنے والے ہین - افسوس
تو اہل اللہ کے طریقہ پر چلنے کا دعوے کس طرح کرتا ہے حالانکہ تجھمین شرک ذاتی مخلوقی موجود ہے
جبکہ تو روے زمین پر کسی سے ڈرتا یا امید رکھتاہے تو تجھ مین ایمان ہی نہین اور اگر دنیا مین
کسی چیز کا ارادہ رکھتاہے تو تجھ مین زہد نہین - اور اگر طریق معرفت الٰہی مین کسی اور پر نظر ڈالتا ہے
تو تجھہ مین توحید نہین - عارف دنیا و آخرت مین مسافر اور ماسوئے سے بیزار ہوا کرتا ہے
اس کو غیر اللہ کی رغبت ہی نہین ہوتی اے قوم میری سنو - اور اپنے دلون سے مجھپر تہمت کا
خیال اُٹھادو - تم کسطرح مجھپر تہمت لگاتے اور میری غیبت کرتے ہو حالانکہ مین تمپر مہربان ہون تمہارا
بوجھ اُٹھاتا ہون - تمہارے اعمال مین پیوند لگاتا اور تمہاری نیکیون کی قبولیت اور گناہونکی معافی
کی بابت خدا سے سفارش کرتا رہتا ہون - جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مرتے وقت مجھسے جدا نہین ہوتا
وہ مجھے اپنی خواہش و لذت اور طعام و شراب و لباس سمجھ لیتا ہے - میرے سبب دوسرے سے
بے پروا ہوجاتا ہے اے لڑکے تو مجھسے محبت کیون نہین کرتا - حالانکہ مین تجکو اپنے لیے نہین بلکہ
تیرے لیے چاہتا ہون - مین تجکو دنیا کے ہات سے جو سفاک و غدار ہے نجات دلانا چاہتا ہون -
تم کب تک اُسکے پیچھے دوڑوگے - وہ عنقریب پیچھے مڑکر تم کو قتل کرڈالے گی - اللہ تعالی اپنے دوستونکو
ایک لحظہ دنیا کے ساتھ نہین چھوڑتا - اُنپر دنیا کو ماموں نہین سمجھتا - اُن کو دنیا اور غیر دنیا
کے ساتھ نہین رکھتا - بلکہ وہ خود اُن کے ساتھ ہی - اور عارف اُسکے ہمراہ ہے - اُن سکے قلوب
ہمیشہ ذاکر - اور اُسکے آگے حاضر - غیر سے معرض - اور اُسکی طرف متوجہ رہتے ہین - اس لیے
وہ انکا حافظ اور مونس ہے - الٰہی ہمین اُن مین کردے - اور اُنکی طرح ہماری حفاظت کر - اور
ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما - اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ - اے منافق اللہ تعالے
جس بندہ کی چاہے مدد کرتا ہے - وہی منادی ہو وہی جس بندہ کی طرف چاہے مخلوق کے
دل متوجہ کردیتاہے - وہی تسخیر کرنے والا ہے - تو یہ چاہتا ہے کہ باوجود نفاق خلقت کے دل مجتمع
کرلے - اس سے کچھہ حاصل نہوگا - اے لڑکے اپنی خواہشون کو تلوون سے مسل ڈال
اُن سے منہ پھیرلے - اگر سابقۂ علم الٰہی مین کوئی چیز تیرے حصے کی ہو تو اپنے وقت پر ضرور آئیگی
کیونکہ سابقۂ تقدیر مین زہد صحیح نہین ہوتا - اور خدا کا علم بدل نہین سکتا - تیرا حصہ اپنے وقت
پر آجائے گا - اور وہ نہایت خوشگوار - کافی اور پاکیزہ ہوگا - تو اُسے ذلت کے ساتھ نہین بلکہ

عزت کے ساتھ لیگا - باایہمہ خدا سے زہد کا ثواب تجکو الگ دیگا - اور وہ تجکو کرامت کی نظر سے
دیکھے گا - کیونکہ تونے حرص اور طلب مین الحاح نہین کیا - تو جہان تک قسمت سے بھاگے گا
وہ تجھ سے پلٹے اور تیرے پیچھے دوڑے گی - اس لیے اسمین زہد صحیح نہین ہو - مگر اُسنے سے پہلے امر
کرنا لازم ہے - زہد اور تناول کا مسئلہ مجھسے سیکھ لے - جہل کے ساتھ کونے مین نہ بیٹھو - سمجھ
پیدا کر - پھر الگ ہوجا - احکام الٰہی مین سمجھ پیدا کر اور اپنے عمل کرتا رہ پھر سب سے جدا ہوجا - مگر خاص خاص
علما سے ملتا رہ - کیونکہ اُن سے ملنا اور نصیحت سننا الگ رہنے سے بہتر ہے - جب تو اُنہین سے کیسکو
دیکھے تو اُسکے ساتھ ہوجا - اور اُس سے علم الٰہی اور معرفت کی بابت فقہ حاصل کر - اپنے کانون سے
اُن کی باتین سُنکر معرفت الٰہی کی سمجھ پیدا کر کیونکہ مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہو
انہین لوگون مین احکام اور علم الٰہی کے عالم بھی موجود ہین - پھر جب یہ بات حاصل ہوجائے
تو بلا نفس و شیطان و ہوئے و طبیعت و عادت و نظارۂ خلق ایک طرف جا بیٹھ جب ایسی
یکسوئی حاصل ہوگی تو فرشتے اور ارواح صالحین اور اُنکی ہمنشین تیرے گرداگرد رہین گی مخلوق
سے یکسو ہوتا ہو تو اسطرح ہو - ورنہ ظاہری یکسوئی نفاق اور بے سود تضیع اوقات ہے - تو دنیا
و آخرت مین دوزخ مین رہے گا - دنیا مین آفات کی آگ ہین - اور آخرت مین اُس آگ مین جو منافقون
اور کافرون کے لیے تیار کی گئی ہے - الٰہی ہم معافی و مغفرت اور ستر اور درگزر کا خواہان ہون
ہمارے پردے چاک نکر - گناہون پر ہم سے مواخذہ نفرما - اے خدا اے کریم تونے فرمایا ہے کہ
خدا اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا اور گناہ معاف فرماتا ہے - ہمپر رحمت کے ساتھ رجوع کر
اور ہمارے گناہ معاف فرمادے - افسوس تو علم کا مدعی ہے اور جاہلون کیطرح خوش ہوتا - نادانون
کی مانند غضبناک ہوا کرتا ہے - دنیا اور لوگون کے اپنی طرف متوجہ ہونے سے تیرا خوش ہونا حکمت
کو فراموش اور تیرے دل کو سخت کردے گا - مومن خدا کے سوا اور کسی چیز سے خوش نہین ہوا
کرتا - اگر تجھے خوشی کرنی ضرور ہے تو طاعت الٰہی مین اپنی دنیا خرچ کرنے سے خوش ہوا کر - اس سے
خدام الٰہی کو نفع ہوگا اور طاعتون پر اُنکی امداد ہوتی رہے گی - رات دن خوف کو اس درجہ لازم
کرلے کہ تیرے قلب و سِر سے یہ کہا جائے تم دونون خوف نکرو - مین تمہارے ساتھ ہون - سنتا
اور دیکھتا ہون - جیساکہ موسیٰؑ اور ہارون کے لیے کہا گیا تھا - تو اُن مین سے نہین ہے کیونکہ
تیرے پاس علم بلا عمل ہے - تو ان کا وارث نہین ہوسکتا - وراثت علم و عمل اور اخلاص سے
نصیب ہوتی ہے - اپنا مرتبہ پہچان - اور جو تیری قسمت مین نہو اُسکی طرف ہات نہ بڑھا - تقدیر
کے معاملہ مین خدا سے موافقت رکھ - وہ تجھسے موافقت کرے گا مہربان ہوگا - تجھسے بوجھ
اُتارے گا - دنیا و آخرت مین تیرے ساتھ نرمی کرے گا - جب مومن کا ایمان قوی ہوجاتا ہے

تو اُس کا نام موقن ہوتا ہے اور جب ایقان قوی ہوجاتا ہے تو عارف کہلاتا ہے پھر جب عرفان مضبوط ہوتا ہے تو عالم نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب علم قوی ہوجاتا ہے تو محب اور جب محبت قوی ہوتی ہے تو محبوب کہلاتا ہے۔ اور جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو غنی مقرب اور مستانس نام ہوتا ہے۔ وہ قرب الٰہی سے انس رکھتا ہے اللہ تعالے اُسے اپنی حکمت و علم ازل و ابد۔ امر و قدر وغیرہ کے اسرار سے مطلع کردیتا ہے۔ اور یہ بات بقدر حوصلہ اور خداداد قوت قلب اور اسکی فراخی کے اندازہ سے ہوتی ہے۔ وہ خدا کے ساتھ قائم۔ اور دل کے ساتھ مخلوق سے خارج ہوا کرتا ہے جب خدا کا علم سابق کھانے پینے پہننے اور نکاح وغیرہ کے سامان اپنے ساتھ لیکر آتا ہے تو لینے والے کو نہین پاتا۔ کیونکہ جسکی طرف یہ سامان بھیجا جاتا ہے وہ سامان کچھ علاقہ نہین رکھتا۔ اس لیے بغرض تناول اللہ تعالی اُسے موجود کردیتا ہے تاکہ اُس کا علم باطل اور محو نہو۔ اُسے دوسری بار پیدا کرتا ہے۔ تاکہ جس دیوار کو اُسنے علم سابق مین بنایا تھا وہ ٹوٹ نجائے۔ اسوقت عارف اپنے حصوں کو اسطرح کھاتا ہے جسطرح چھوٹا سا لڑکا اور جسطرح ماں دودھ پیتے بچے کے منہ مین شہد ڈالتی ہے اسیطرح ازلی حصے اُسکے موہنہ مین پڑتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ کھاتا رہتا ہے۔ جیسا کہ بیمار شربت پیتا رہتا ہے۔ اور اس سے بلا اختیار اُسکی قوت محفوظ رہتی ہے اس متعین وقت عارف کے جو حصول منافع اور دفع ضرر کیطرف سے فانی ہوچکا ہے سابقہ ازلی پرورش کیا کرتا ہے۔ رحمت کا ہات دہنے بائین کروٹین دلاتا اور لطف الٰہی اُسے بلند و پست کیا کرتا ہے۔ جسنے خدا کو نہ پہچانا اور اسکے دامن رحمت کو نہ تھاما وہ محروم ہے جس نے اُس سے معاملہ نکیا۔ اور دل سے اسکی طرف منقطع نہوا اپنے باطن سے اُسکے ساتھ تعلق نہ پیدا کیا اسکے لطف واحسان پر ہات نہ مارا وہ محروم ہے۔ اے قوم اللہ تعالی صدیقین کے دلوں کی لڑکپن سے لیکر بڑھاپے تک پرورش کیا کرتا ہے جب اُنکو کسی بلا مین مبتلا کرتا اور اُن کا صبر معلوم کرلیتا ہے تو ان کا مرتبۂ قرب بڑہا دیتا ہے۔ بلائین انپر غالب و لاحق نہین ہوسکتین۔ اور یہ اس لیے کہ بلائین بمنزلہ چوپایہ ہین۔ اور اُن کے دل اُڑنیوالے پرندوں کے بازو پر ہوتے ہین۔ جو اُنکی دل آزاری کرے وہ بدنصیب ہے۔ اُسکے لیے خدا کا غصہ خدا کی دی ہوئی محرومی اور خدا کا غضب موجود ہے اے لڑکے اہل اللہ کا غلام۔ اُنکے لیے بمنزلہ زمین اور اُن کے آگے خادم بنا رہا کر۔ تو ایسا کرتا رہے گا تو سردار بنجائے گا۔ جو خدا اور نیک بندوں کے آگے متواضع رہتا ہے اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اُسے بلند مرتبہ کردیتا ہے۔ جب تو اہل اللہ کی برداشت اور خدمت کرتا رہے گا تو خدا تجکو اُن تک پہنچا دیگا۔ اور اُن کا سردار بنا دیگا۔ پھر اگر تو خاص لوگوں کی خدمت کرے گا تو کیا کچھ مرتبہ ملجائیگا الٰہی ہمارے ہاتھوں اور زبانوں سے نیکیاں کرا اور ہمین اُن مین کردے جو تیرے لطف و عنایت کے مستحق ہین

مجلس پچپن ۵۵

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

جو رضا بالقضا کا خواہان ہو اُسے چاہیے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکھا کرے۔ اُس کا ذکر مصیبتون اور آفتونکو آسان کر دیتا ہے۔ اپنے نفس و مال واولاد کی بابت اُسپر تہمت نہ رکھ۔ بلکہ یہ کہہ کہ میرا پروردگار میرا حال مجھسے زیادہ جانتا ہے جب تو اُسپر مداومت کرے گا تو رضا اور موافقت کی لذت حاصل ہوگی تو آفتین جڑ پیڑ سے جاتی رہینگی۔ اور اُسکے بدلے نعمتین آنے لگین گی جب تو حالت بلا مین رضا اور موافقت کی لذت پائے گا تو ہر جانب سے تیرے پاس نعمتین آئینگی اسے غافل طلب غیر مین اُس سے منہ نہ موڑ۔ تو وسعت رزق کا طالب کبتک رہے گا شاید وہ تیرے لیے فتنہ ہو اور تو نجانتا ہو تجھے کیا خبر کہ کس چیز مین ہے چپ رہ۔ اور موافقت کر۔ اور اُسکے افعال پر رضا اور ہر حال مین شکر کا اظہار کرتا رہ۔ شکر نہو وسعت رزق اور صبر نہو تو تنگی معاش فتنہ ہی۔ شکر نعمت کو زیادہ اور تجھے مقرب الٰہی بنا دے گا اور صبر دل کے قدم کو ثابت اور اسکی مدد کرے گا۔ مظفر بنائے گا۔ صبر کا انجام دنیا وآخرت مین اچھا ہے۔ خدا پر اعتراض حرام ہے۔ اس سے دل اور چہرہ تاریک ہوجاتا ہے اے جاہل خدا پر اعتراض کے بدلے اُس سے سوال کرنے مین مشغول رہا کر۔ تاکہ اسمین بلا کا وقت ٹلجائے اور آفتون کی آگ بجھ جائے۔ اور اے ارادہ حق کے مدعی اُسکی رحمت و محبت کے خزانون سے واقف جب تو رستہ مین ہو اور پہنچنے سے پہلے حیران رہجائے تو بطور سوال یہ کہا کر۔ اے متحیرین کے رہنما۔ مجھے سیدہا رستہ دکھادے۔ جب تو مبتلائے بلا ہوکر عاجز ہوجائے تو یہ دعا کر الٰہی میری مدد کر مجھے صبر دے اور بلا کو دفع کر۔ لیکن جب تو واصل ہوجائے اور وہ تیرے قلب سے قریب ہو اس وقت سوال زبان کچھہ نہین۔ بلکہ سکوت اور مشاہدہ ہی اس وقت تو مہمان ہوگا۔ مہمان کچھہ مانگا نہین کرتا بلکہ حسن ادب کے ساتھ جو آگے آتا ہے اُسے کھالیتا ہی۔ اور جو اُسے ملتا ہے لے لیتا ہی مگر ہان جب اُس سے یہ کہا جاتا ہو کہ توکسی چیز کی خواہش کر تو وہ اپنے اختیار سے نہین بلکہ حکم بجالانیکی نیت سے خواہش کرتا ہے۔ سوال بُعد کے وقت ہوتا ہے اور سکوت قرب کے وقت۔ اہل اللہ خدا کے سوا کسی کو نہین پہچانتے۔ ارباب اور اسباب اُن کے دل سے الگ ہو چکے ہین۔ اگر اُن کو دنون اور مہینون کھانا پینا نملے تو پروا نہین کرتے اور نہ متغیر ہوتے ہین۔ کیونکہ خدا اُن کو جو چاہتا ہی بطور غذا عنایت کر دیتا ہے خدا کی محبت کا مدعی اُس سے کسی اور چیز کو مانگے تو اس دعوے مین جھوٹا ہے۔ ہان جب وہ محبوب اور مقرب مہمان ہوجاتا ہے تو اُسے حکم ہوتا ہے کہ مانگ۔ خواہش کر اور جو چاہے کہدے۔ تجھے مرتبہ دیا گیا ہے۔ محب مقبوض ہے اور محبوب مبسوط۔ حرمان محب

لیے ہے اور عطا محبوب کے لیے ۔ بندہ محب رہنے کی حالت مین قوت کے لیے حیرانی و پریشانی اور کسب کے عالم مین رہتا ہے ۔ پھر دوسری نوبت مین جب محبوب ہو جاتا ہے تو اُسکی حالت بدلجاتی ہے آرام و رفاہیت ۔ سکون و وسعت رزق ۔ اور تسخیر خلق حاصل ہوتی ہے ۔ یہ سب اُسکے صبر اور محبت مین ثابت قدمی کی برکت ہے ۔ خدا کے ساتھ بندہ کی صحبت و محبت ایسی نہین ہوتی جیسی مخلوق کی مخلوق کے ساتھ ۔ ہمارا خدا بڑی عزت والا ہے اسکی مانند کوئی چیز نہین ۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے ۔ مین لوگون کو مثالین دیکر سمجھاتا ہون ۔ اُس سے سمجھو اور دل کی پاکیزگی طلب کرو وہ جسپر چاہے پاک باطنی کو وسیع کر دیتا ہے ۔ اور جسکے لیے چاہے باطنی رزق بڑھا دیتا ہے ایک اہل اللہ کے دل مین زمین و آسمان کے رہنے والے سما سکتے ہین ۔ اُس کا دل عصائے موسے ع بنجاتا ہے ۔ موسے ع کا عصا ابتدا مین حکمت تھا آخر مین قدرت بنگیا ۔ ضرورت کے وقت آپ کا زاد و راہ اُٹھاتا تھا ۔ تھک کر آپ اُسپر سوار ہو جاتے تھے ۔ بیٹھنے اور سونے کی حالت مین آپکا نگہبان رہتا تھا ۔ ہر طرح کے پھل دیتا اور بیٹھتے وقت آپ پر سایہ کرلیتا تھا ۔ موسیٰ ع کو اُس عصا مین خدا اپنی قدرت دکھاتا تھا ۔ موسیٰ ع بواسطۂ عصا قدرت سے خوگر ہوگئے ۔ پھر جب اُن کو بھی متعرف کیا ۔ اور اُن سے ہمکلام ہوا تو یہ فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہات مین کیا چیز ہے جوابدیا یہ میرا عصا ہے ۔ مین اسپر سہارا لگاتا اور اپنی بکریون کے لیے پتے جھاڑتا ہون ۔ اور میرے اس سے کچھ مطلب بھی نکلتے ہین ۔ حکم ہوا ۔ اسے ہات سے ڈالدو ۔ ڈالتے ہی اژدہا بن گیا ۔ موسیٰ ع ڈر کر بھاگے ۔ فرمایا ڈرو نہین پکڑلو ۔ ہم اسے پہلی حالت مین لے آئین گے ۔ اس سے یہ منظور تھا کہ خدا اُنکو اپنی قدرت پر مطلع کرے تاکہ اُنکی آنکھو نمین فرعون کا ملک حقیر ہو جائے ۔ اور اُن کو فرعون اور اُسکی قوم سے لڑنے جھگڑنے کی تعلیم حاصل ہو اور آپ خرق عادات سے واقف ہو جاوین ۔ موسیٰ ع کو ابتدا مین شرح صدر نتھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت قلب اور حکم و نبوت کا مرتبہ عطا فرمایا ۔ اے جاہل جسکی ایسی قدرت ہو وہ فراموش کر دینے اور نافرمانی کیے جانے کے لائق نہین ہے ۔ جو تجھے نہ بھولنے والا ہے نہ بھول جو تجھسے غافل نہو اُس سے غفلت نکر ۔ موت کو یاد رکھ ۔ ملک الموت قبض ارواح پر مقرر ہے تیرا اسباب و مال وغیرہ کہین تجکو فریب ندے ۔ یہ سب عنقریب تجھسے لے لیا جائےگا ۔ پھر تو اپنی تقصیر اور بیہودہ شغلون مین تضییع اوقات کو یاد کرکے نادم ہوگا مگر ندامت نفع ندیگی ۔ تو عنقریب مرکر میری نصیحت کو یاد کریگا ۔ اور تجھے قبر مین میرے پاس ہونے اور میرا کلام سننے کی آرزو ہوگی میری باتین سننے اور ہنپر عمل کرنیکی کوشش کر ۔ تاکہ تو دنیا و آخرت مین میرے ساتھ رہے ۔ مجھسے نیک گمان رہ تاکہ میرے قول سے نفع اُٹھا سکے ۔ غیرون سے نیک گمان اور اپنے نفس سے بدظن رہا کر ۔ ایسا کرنے مین تجھے اور تجھسے غیرون کو نفع ہوگا ۔ جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہےگا تو ہیچ و

وغم۔ اور شرک مین مبتلا رہے گا۔ دلکے ساتھ مخلوق سے جدا ہوکر خدا سے مل جا۔ اسوقت تجکو وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کان سے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گذرا۔ تو جسحالت مین ہے یہ ٹھیک نہین۔ اسکی بنیاد بودی ہے۔ یہ ایک کوڑی ہے جو بلندی پر بنائی گئی ہے خدا کے آگے توبہ کر اور اپنی حالت بدلنے کا طالب بن۔ تو طلب دنیا اور ترک آخرت کی حالتین مبتلا ہے افسوس خدا نے تجکو فقیر بنایا ہے۔ اور تو غنا کا طالب ہے۔ کیا اسے نہین سمجھتا کہ جس چیز کو اُس نے پسند کیا ہے تو اُسے بُرا جانتا ہے۔ تیرا نفس و ہوی و طبیعت و شیطان اور بدہمنشین خدا کی پسند کو ناپسند کرتے ہین۔ یہ سب اختیار آلہی کو مکروہ جان رہے ہین تو انکی موافقت نکر۔ اُنکی جانب متوجہ نہو انکے اعتراض اور خدا پر اظہار ناراضی کی طرف التفات نکر۔ اپنے قلب اور سِر کے حکم کو سُن یہ دونون چیز کا حکم کرتے اور بدی سے روکتے ہیں۔ اپنے فقر سے رضامند رہ۔ یہ رضا بعینہ غنا ہے صاحب مقدور نہونا عصمت ہے کیونکہ اگر وہ تجکو صاحب مقدور کردیگا تو غالباً تو ہلاک ہوجائے گا اور اگر تجکو فقیر و عاجز رکھے گا تو غالباً گناہون سے بچائے گا۔ اُسکے اختیار پر صبر کرنے سے تجھے اتنا ثواب ملے گا کہ جس کا اندازہ نہ تو کرسکتا ہے نہ دیگر اہل زمین۔ تو جلد باز ہے۔ حالانکہ جلد باز اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوا کرتا۔ جلد بازی شیطان کیطرف سے ہے اور سکون رحمان کیجانب سے۔ جب تو جلدی کرے گا تو شیطان کے لشکر مین داخل ہوجائے گا اور اگر توقف و ثبات اور ادب و صبر سے کام لے گا تو رحمان کے لشکر کے ساتھ رہے گا۔ خدا کے اوامر و نواہی پر عمل اور اُسکے قضا و قدر اور تمام بلاؤن اور آفتون پر صبر کرنا تقوے کی حقیقت ہے تم سراسر خلق و نفس و ہوئے اور سرسبر غیبت و طبیعت ہو۔ تم کو خدا اور عارفین کی ذرا خبر نہین۔ تم عارفین کی بہ نسبت پاگل ہو۔ اور وہ عاقل ہین۔ خدا کے دیوانون کا جنون جب تمام ہوجاتا ہے تو وہ مرتبۂ دیوانگی سے نکلجاتے ہین۔ حرکت ابتدائی شئے ہے اور سکون انتہائی۔ مرض زائل ہوجاتا ہے اور اس کا حکم باقی رہتا ہے **اے لڑکے** تو آخرت سے خالی اور دنیا سے لبریز ہے۔ تیرا یہ حال۔ اور صالحین و اولیاء سے جُدائی۔ ترک صحبت اور اپنی رائے پر تیرا استغنا مجھے غمگین رکھتا ہے تو نہین جانتا کہ اپنی رائے پر مستغنی رہنے والا گمراہ ہوجاتا ہے۔ ہر عالم زیادتی علم کا محتاج ہے۔ اور ہر عالم سے بڑھکر ایک اور عالم ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ تمہین بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ جمہور بڑے گروہ بسید ہے رستے متابعت۔ اور ترک مفارقت طریق کو لازم کرلے۔ اتباع کرو۔ بدعتی نہ بنو تمہارے سب کام بنجائینگے نفس و ہوئے کے ساتھ یہ رستہ طے نہین ہوتا بلکہ اسپر علم و عمل۔ اور ترک توجہ و دلیہ سمی۔ اور تسلیم و رضا اور ترک عجلت اور قرار و سکون کے ساتھ چلا کرتے ہین۔ یہ چیز

عجلت سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ پہاڑون۔ خدا کے بندون۔ اور صبر و مجاہدہ کی محتاج ہے۔ اور اسمین یہ ضروری بات ہے کہ تو بعض سلاطین معرفت سے ملے۔ تاکہ وہ تیرا رہبر ہو۔ اور تیرا بوجہ اٹھائے۔ تو اسکی رکاب مین چل۔ جب تو تھک جائے گا تو وہ تیرے سوار کرنے کا حکم دیگا یا اپنے پیچھے سوار کرلے گا۔ اگر تو محب ہو تو تجکو اپنے پیچھے بٹھائے گا۔ اور اگر محبوب اپنے زین مین جگہہ دے گا۔ اور خود تیرے پیچھے بیٹھ جائے گا جسنے یہ مزا چکھا اسنے خدا کو پہچان لیا۔ لائقون کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور مکذبین و منافقین و اغیار کی صحبت باعث نقمت۔ خدا کے ساتھ مراقبہ اسکے اور مخلوق کے حقوق واجبہ کے متعلق اپنے نفس کے ساتھ محاسبہ کو لازم کرلے۔ اگر دنیا و آخرت کی خیر مطلوب ہے تو اپنے ذات مین علم الہی کی بابتہ مراقبہ اور نفس سے عمل کا مطالبہ کیا کر۔ اس سے امر الٰہی کا مطالبہ کر۔ اور اسے ارتکاب معاصی سے باز رکھ۔ اسپر آفتون کے وقت صبر۔ قضاء و قدر کے وقت رضا اور نعمتون کے وقت شکر کو لازم کردے جب تو یہ کریگا تو موانع زائل ہونگے اور خدا سے تیری مصاحبت درست ہوجائے گی اور تو اس رستہ مین رفیق اور مددگار سے جاملے گا۔ اور ایسے خزانہ سے لاحق ہوجائے گا جو ہر جگہہ تیرے ساتھ ساتھ رہے گا۔ اسے یہ پروا نہوگی کہ تو کہان رہا اور کہان جا اترا۔ کیونکہ تو جہان کہین گرے گا اٹھا لیا جائے گا۔ حکم و علم و قدرت۔ اور انس و جن و ملائکہ تیرے خادم بنجائینگے۔ تو خدا کا خوف رکھے گا۔ ہر چیز تجھسے خوف کریگی اور اسکی طاقت کے باعث ہر چیز تیری مطیع ہوجائے گی۔ جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شئے اس سے خوف کیا کرتی ہے۔ اور جو نہین ڈرتا خدا ہر چیز سے اسے ڈرا دیتا ہے۔ جو خدا کی خدمت کرتا ہے خدا ہر شئے کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندہ کے ایک ذرہ عمل کو ضائع نہین کیا کرتا۔ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ پاے گا۔ تم جیسے ہونگے ویسی ہی تمپر توجہ کیجائیگی۔ الٰہی دنیا و آخرت مین اپنے کرم و احسان و درگزر اور مہربانی سے ہمارے ساتھ معاملہ کر اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے

مجلس چھپن ۵۶

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انتیسوین رمضان سنہ ۵۴۵ کو اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

اسے لڑکے مین تیرے تصرفات کو ان لوگون کے خلاف پاتا ہون جو خدا سے مراقبہ کرتے اور اس سے ڈرتے ہین۔ تو اہل شر و فساد سے ملتا اور اولیا و اصفیا سے جدا رہتا ہے۔ تونے اپنے قلب کو خدا سے خالی و دنیا و اہل دنیا کی خوشی اور اسکی حرص سے پُر کر رکھا ہے۔ تجکو معلوم نہین کہ خوف الٰہی دل کا کوتوال۔ اسے روشن کرنے والا مبین اور مفسر ہے۔ اگر تو اسحالت پر رہتا تو دنیا و آخرت کی سلامتی حاصل کرلی۔ اگر تو موت کو یاد کرتا تو دنیوی خوشی کم اور زہد زائد ہوجاتا۔ جس کا انجام

موت ہو وہ کسی چیز سے کیون کر خوش ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہر دوڑنے والے کے لیئے ایک انتہا ہے اور ہر متنفس کی انتہا موت ہے۔ غمی اور خوشی فقر اور غنا شدت اور راحت دکھہ اور بیماری سب کا انجام موت ہی۔ جو مر گیا اُسکے حصہ کی قیامت آگئی۔ اور دور کی چیز اُسکے لیے گویا نزدیک ہو گئی۔ تیرے تمام مشغلے ایک قسم کی بلہوسی ہے۔ اپنے قلب و سر و باطن کے ساتھ تمام مشاغل سے الگ ہو جا۔ دنیا کی انتہا ہے مگر آخرت کی انتہا معلوم نہین۔ دنیوی زندگی ایک مقررہ میعاد تک ہے اور اُخروی ہمیشہ تک کے لیے۔ سراپا طاعت ہونے کی کوشش کر۔ ایسا کرے گا تو تو محض خدا کے لیے ہو جائے گا۔ وجود نفس گناہ اور اُسکی نیستی طاعۃ ہے۔ خواہشون کا حاصل کرنا وجود نفس ہے اور اُن سے باز رہنا اسکی نیستی۔ خواہشون سے پرہیز کر۔ اور اُن کو اپنے اختیار سے نہ لے۔ بلکہ تقدیر الٰہی سے موافقت کرنے کے لیے حاصل کیا کر۔ خواہشون کو قہراً و جبراً زہد کے ہات سے لے۔ زہد کا ہات ہلا خواہشون کو لے۔ اور نفس تک پہنچا دے۔ زہد کی ضرورت عین ضروری بات ہی۔ اپنی حالت معلوم کرنے سے پہلے تو اس کا محتاج ہے۔ زہد تاریکی مین ہے اور تناول و رغبت روشنی مین۔ اس ظلمت کو نکالدے روشنی نظر آئے گی۔ قدرت ظلمت ہے اور تیرے سر پر قادر کیطرف روشنی موجود ہے۔ تیری کام کی ابتدا ظلمت ہی۔ پھر جب خدا کی طرف سے کشف سامنے آجاتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے جب قمر معرفت کا نور آتا ہے تو لیلۃ القدر کی ظلمت کافور ہو جاتی ہے اور جب علم الٰہی کا سورج نکل آتا ہے تمام اندھیرے زائل ہو جاتے ہین۔ تجھے اپنے گرداگرد اور دور دور کی چیزین نظر آنے لگتی ہین۔ تمام مشکلین حل ہوتین۔ اور پاک و ناپاک الگ ہو جاتا ہے۔ اپنے اور غیر کے حق جدا جدا معلوم ہوتے ہین مخلوق اور خالق کی مراد الگ الگ ظاہر ہو جاتی ہے۔ خلق اور حق کا دروازہ جدا جدا نظر آنے لگتا ہے۔ اسوقت تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اُسکا خیال آیا۔ اسوقت تیرا دل مشاہدہ کھانا کھائے گا۔ اُنس کی شراب پیے گا اور اُسپر قبولیت کی خلعت نازل ہونگے۔ پھر وہ مخلوق کی مصلحتون۔ اُن کو گمراہی سے روکنے۔ خدا کو چھوڑ دینے اور نافرمانیون کے باعث خلقت کیطرف رجوع کرے گا۔ اور یہ رجوع کرنا مضبوط قلعے۔ حفظ و امن اور ابدی سلامتی کے ساتھ ہوگا۔ اے اس مضمون کو نہ سمجھنے اور اسپر ایمان نہ لانے والے تو تو بلا مغز اور محض چھلکا ہی چھلکا ہے۔ پرانی اور گھن کھائی لکڑی ہے۔ صرف آگ کے لایق ہے۔ مگر ہان توبہ کرے اور ایمان و تصدیق سے کام لے تو خیر ہوگی۔ اگر تو توبہ کرے ایمان اور تصدیق سے کام لے اور تقدیر الٰہی سے موافقت رکھے تو اپنے سرمایہ مین خیر اور سلامتی اور حلاوۃ ضرور پائے گا۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو اُسین شیشہ کے ٹکڑے ملین گے جو تیری زبان اور حلق اور جگر

کو کاٹ ڈالینگے - میری بات مان لے - مین تیری رستی کو بل دے رہا ہون - میری نصیحت قبول کر
مجھے دشمن نسمجھ - مجھ مین تجھ مین کہان کی عداوت ہی - مین تیری اصلاح اور ازالۂ نجاست اور میل
کچیل دفع کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہون - تیرا رستہ صاف کرتا اور تمھین کھانے پینے کا سامان
تیار کر رہا ہون - مین ان کامون پر تجھ سے مزدوری نہین مانگتا - میری مزدوری خدا کے ذمہ ہین - طالبان
خدا کی خدمت میرا مشغلہ ہی - جب تو ٹھیک طور پر خدا کا طالب بنجائیگا مین تیری خدمت پر مامور ہوجاؤنگا
پھر جب بندہ کو قصد اور طلب آلہی کا مرتبہ پوری طرح حاصل ہوجاتا ہی تو کل چیزین اُسکی محکوم ہوجاتی ہین
اے لڑکے اپنے نفس کا واعظ بنجا - میرا اور کسی اور کا محتاج نہو - میرا وعظ تیری ظاہری حالت
کی متعلق ہی اور تیرا وعظ تیری حالت سے علاقہ رکھتا ہے - ذکر موت اور قطع تعلقات و اسباب
کے ساتھ ہمیشہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہ - رب الارباب یعنی خلاق عظیم و علیم سے تعلق کر لے اُسکی
رحمت و رافت کے دامن کو تھام لے - اُسکے سوا کسی چیز مین مشغول نہو - ورنہ یہ حالت تجھے محجوب کردیگی
جب تم مین کسیکو میرے ہات پر نجات حاصل ہوگی تو مین خوش ہون گا - اور جب وہ میرے کہے کو
قبول نکریگا تو مجھے رنج ہوگا - مومن مجھسے قریب ہوتا اور منافق مجھسے بھاگ جاتا ہے - اے منافقو
مین تمپر غضبناک ہونے مین خدا سے موافقت رکھتا ہون - اُسنے مجکو تمپر بھڑکتی آگ بناکر بھیجا ہی
اگر تم توبہ کر کے میرا کہا مان لوگے - میری سخت کلامی پر صبر کرتے رہوگے تو مین تمہارے حق مین
ٹھنڈک اور سلامتی بنجاؤن گا - افسوس تم شرماتے نہین کہ تمہاری طاعت ظاہر ہے اور گناہ
پوشیدہ ہین - تم موت اور بیماریون کے ہات سے عنقریب ماخوذ ہوگے - پھر خدا کی آگ کے قیدخانہ
مین بند کیے جاؤگے - اے عمل مین کوتاہی کرنے والو تم کو شرم نہین آتی کہ اپنی دن رات کی
بیہودگیون سے رضامند ہو - باوجود تقصیر یہ چاہتے ہو کہ خدا کے خزانے ہمین ملجائین اعمال پر
غالب آجاؤ - تمہارے نفس عادی ہوجائین گے - داخل ہونے والی چیز کی دہشت ہوا کرتی ہے
انتہا مین تم پاک صاف ہوجاؤگے - اور تمہاری کدورتین زائل ہونگی - جب تم توبہ کروگے تو آ
لیے ابتدا و انتہا ضرور ہے - اے آقا کی خدمت سے بھاگنے والو - اے اصفیا و انبیا و اولیا کی رائے
کو چھوڑکر اپنی رائے پر مستغنی ہونے والو - اے خدا کے سوا مخلوق پر بھروسا رکھنے والو - کیا تم نے
پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سنا کہ جو اپنی جیسی مخلوق کے بھروسہ پر رہے وہ ملعون ہے ملعون ہے
دنیا کا طالب نہ بن - اور اُسکی کسی شے کیلیے غضبناک نہو - یہ صفت تیرے دل کو اسطرح بگاڑدیگی
جسطرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہی - افسوس تونے حب دنیا اور تکبر دونون کو جمع کر رکھا ہے
ان دونون خصلتون والا بلا توبہ فلاح نہین پاتا - عاقل بن - تو کون ہی - کیا چیز ہی - اور کس چیز
سے پیدا کیا گیا ہے - اور کس بات کے لیے مخلوق ہوا ہی - تکبر نکر - کیونکہ تکبر وہی کرتا ہے جو خدا

در سول اور خدا کے نیک بندون سے واقف ہوتا ہی اے کم عقل - تو تکبر سے رفعت چاہتا ہے
اس معاملہ کو برعکس کر دے سید ہا ہو جائیگا - کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - جو شخص خدا کے
لیے متواضع ہوتا ہی خدا اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے اور جو تکبر کرتا ہی خدا اُسے پست اور ذلیل کرتا ہی جو
آخرت سے رضامند ہی دنیا مین اول درجہ کا ہو جاتا ہی - اور جو قلیل سے خوش ہے اسے بہت سی دولت
ملتی ہی - جو ذلت سے رضامند ہی اُسے عزت ملتی ہی - پستی سے رضامند رہ تاکہ تیرے حق مین معاملہ
برعکس ہو جائے - جو تقدیر پر رضامند اور اُسکے آگے ذلیل رہا خداوند قادر و قیوم اُسے بلند
کر دیگا - تواضع اور حسن ادب تجکو مقرب بنائے گا - تکبر اور بے ادبی دور پھینکدے گی - طاعت
تجکو دوست اور مقرب بنائے گی - اور معصیت خراب اور بعید کر دے گی - دین کو انجیر کے بدلے نہ بیچ
دین کو سلاطین و ملوک و اغنیا اور حرام خورون سے انجیر لیکر فروخت نکر - جب تو دین کو بیچکر کھائے
گا تو تیرا قلب سیاہ ہو جائے گا - اور کیونکر سیاہ نہوگا حالانکہ تو مخلوق کی عبادت کرنے لگا ہے -
اے محروم اگر تیرے دل مین کچھہ نور ہوتا تو حرام و مشتبہات و مباح کی تمیز اور اُس چیز کے امتیاز مین
جو دل کو سیاہ یا منور کرتی ہے اور تیرے قلب کو قریب یا بعید کر دیتی ہے تو اُسے ضرور صرف کرتا
اے جاہل مین ہاتھ کی کمائی اور توکل کے سوا اور کسی چیز کو نہین جانتا - ابتدائے ایمان مین ہاتھ
کی کمائی سے لینا چاہیے - پھر قوت ایمان کے وقت خدا سے - یہ جب ہے کہ تجھہ مین اور خدا مین
کوئی واسطہ حائل نرہے - دل جب قوی ہو جاتا ہے تو بامر آلہی مخلوق کے ہاتھون خدا سے اپنا
حصہ لیا کرتا ہے - واسطہ حائل نہ رہنے کے معنی یہ ہین کہ دل وسائط اور شرک بالوسائط
پاس ہرگز نہ ٹھیرے - بلکہ خدا کا حکم بجا لائے - لوگون سے لے اور اُن کی مدح و ذم اور قبول و
رد کی طرف سے بہرا بنجائے - اُن کے دینے نہ دینے کو خدا ہی کا فعل سمجھے جو اُن کے ہاتون ہو رہا ہی
اہل اللہ مخلوق کیجانب سے اندھے بہرے گونگے ہین - اُن کے پاس بجز خدا کے جو اُن کا ناصر اور
محروم کرنے والا - دینے اور ندینے والا - ضرر پہنچانے اور نفع بخشنے والا ہے اور کچھہ نہین - انکے
پاس مغز بے چھلکے - محض صاف اور بالکل پاک چیز ہے یہی وہ شے ہے جو تمام مخلوق کو اُن کے
دل سے نکالدیتی ہے - خدا کے سوا اور کچھہ نہین رہتا - اُن کے دلون مین صرف خدا کا ذکر خفی
رہجاتا ہے - الٓہی ہمین اپنا علم عنایت کر - افسوس - تجھے یہ گمان ہے کہ تو میرے سامنے اپنے
نفس پر جھوٹا ملمع کرنے کی قدرت رکھتا ہے اگر حکمتین نہوتین تو مین تیرے پاس آتا اور تیری
خوب فضیحتی کرتا - اے منافق میرے ساتھ اپنی جان کو خطرہ مین نڈال - مین خدا اور نیک بندون
کے سوا اور کسی سے نہین ڈرتا - بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو مخلوق اُسکے قلب سے اس طرح
دور ہو جاتی ہے - جس طرح درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہین اور وہ بلا خلق رہجاتا ہے

اُن کی دید سے آنکھین بند کرلیتا ہے اور قلب و سِر کے لحاظ سے ان کا کلام ہرگز نہین سنتا ۔ بہرا بنجاتا ہے ۔ نفس جب مطمئنہ ہوجاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اُسکے سپرد ہوتی ہے پھر دل خدا کی جانب سفر کرتا اور جو کچھ اُسکے پاس ہے طلب کرلیتا ہے ۔ پھر دنیا اگر نفس کی نگہبان ہوتی اور اُس کے کام مین ایک پانون کھڑی رہتی ہے ۔ یہ خدا کا طریقہ اور طالبین کے حق مین اُس کی صنعت ہے ۔ استیفار اقسام کے وقت دنیا ایک بدصورت اور تل چاولی بالون والی بڑھیا کی صورت مین اسکے پاس آتی ہے اور اُن کو اُن کے حصے دیجاتی ہے ۔ دنیا اُنکی خادمہ بنتی ہے حرم نہین ہوتی ۔ اہل اللہ جو کچھ اُسکے پاس ہے لے لیتے ہین اور اُسکی طرف توجہ ہرگز نہین کرتے اے لڑکے اپنے دل کو خدا کے لیے فارغ رکھ ۔ اور اعضا و نفس کو اہل و عیال کی محنت مزدوری مین لگائے رہ ۔ اس وقت تو اُس کے حکم سے کام کرے گا ۔ اور اُسکے پھل اُن کو کماکر کھلائے گا ۔ خدا کے آگے خاموشی اور صبر و رضا کے ساتھ ترک سوال دعا و طلب و الحاح سے بہتر ہے اُسکے علم کے آگے اپنے علم کو اور اُسکی تدبیر کے سامنے اپنی تدبیر کو مٹا دے ۔ اُسکے ارادے کے روبرو اپنا ارادہ توڑ دے ۔ قضا و قدر کے سامنے اپنی عقل کو معزول کردے ۔ اگر تو اُس کو پروردگار و مددگار و مسلّم جانتا ہے تو اُسکے ساتھ ایسا جونذ کور ہوچکا ہے ۔ اگر خدا تک پہنچنے کا ارادہ ہے تو اُسکے آگے خاموش رہ ۔ مومن کے تمام خیالات اور ارادے متحدّ ہوجاتے ہین ۔ اُس کے لیے بجز اُس خیال کے جو خدا کی طرف سے اسکے دل مین آتا ہے اور کچھہ باقی نہین رہتا ۔ وہ قرب کے دروازہ پر جا کھڑا ہوتا ہے ۔ پھر معرفت حاصل ہوجاتی ہے ۔ دروازہ کُھل جاتا ہے اور ایسا جلوہ نظر آتا ہے جو بیان نہین ہوسکتا ۔ خیال دل کے لیے ہے اور اشارہ مخفی کلام ہے جو سِر سے علاقہ رکھتا ہے ۔ اپنے نفس و ہوئے ۔ اور اخلاق مذمومہ و دنیا سے فنا ہونے والا عافیت خوشی اور نعمت مین ہے ۔ خدا اصحاب کہف کی طرح اُسمین اپنا تصرف کرتا ہے اللہ تعالے نے اُنکی نسبت فرمایا ہے کہ ہم اُن کو دہنی طرف اور بائین جانب کروٹین دلاتے رہتے ہین ۔ اے لڑکے اسے سُن اسکی تکذیب نکر ۔ اور نفس کو خیر سے محروم نہ رکھ

مجلس ستاون

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چوبیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے تھوڑا سا صدقہ میری نظر کردو ۔ باقی تمہارے مال تم کو معاف تمہارے گھر کے مال تمہین حلال ۔ مین تم سے صدق و اخلاص کے سوا اور کچھہ نہین چاہتا ۔ اس کا نفع

تمہین کو ہوگا۔ مین اپنے لیے نہین بلکہ تم کو صرف تمہارے لیے چاہتا ہون۔ اپنی زبان کے ظاہری
وباطنی الفاظ کو مقیّد رکھو۔ تمپر ملائکہ نگہبان ہین جو تمہاری ظاہری حالت کو دیکھ رہے ہین۔ اور
خدا باطن کا نگہبان ہے۔ اے محل اور عمارتین بنانے اور تعمیر دنیوی مین عمر ضائع کرنے والے
نیک نیتی بغیر کوئی کام نکر۔ دنیوی دیوار کی بنیاد نیک نیتی ہے۔ اپنے نفس وہوئے کے کہنے سے
کوئی دیوار نہ بنا۔ جاہل بلا امر الٰہی اور بلا موافقت تقدیر محض نفس وہوئے اور طبیعت وعادت
کے حکم سے بنیاد رکھا کرتا ہے۔ اسی لیے اُس کا کوئی قرینہ درست نہین ہوتا۔ اور اسکی تعمیر
مبارک نہین ہوتی۔ بلکہ اُنہین غیر لوگ رہا کرتے ہین۔ قیامت کو اُس سے پوچھا جاے گا
کہ یہ تعمیر کیون بنائی تھی۔ اسپر کہان سے خرچ کیا تھا اور صرف کی ضرورت کیا تھی۔ ہر چیز کا
حساب لیا جائے گا موافقت رضاء الٰہی کا طالب بن۔ اور اپنی قسمت پر قانع ہو۔ جو تیرے
مقدر مین نہین است تو مانگ۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بندہ کے لیے
دنیا مین سب سے زیادہ سخت عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی شے کا طالب ہو جو اُسکی قسمت مین نہین
آپنے فرمایا کہ تو میرے پاس مجھسے بدگمان ہو کر آتا ہے۔ اس لیے میرے کلام سے تجھے فلاح
نہوگی۔ تجھپر افسوس کہ اسلام کا دعوے کرتا ہے اور خدا پر معترض ہے۔ اس کے نیک بندون پر
اعتراض کرتا رہتا ہے۔ تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے۔ قضا وقدر اور افعال الٰہی پر رضا و
تسلیم اور حدود کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی محافظت کا نام اسلام ہے۔ یہ باتین ہونگی
تو اسلام درست ہوگا۔ طول امل کی نحوست تجکو معاصی اور مخالفت کے گڑھے مین ڈالتی ہے۔
اُمید کوتاہ ہونے کے وقت تیرے پاس خیر آجائے گی۔ اگر فلاح کا ارادہ ہے تو اُسے
تھام لے جس چیز کو تقدیر لے آئے۔ عارف اُس کو تقدیر ہی کے ہات سے لیتا ہے۔ اور
موافقت شرع کے ساتھ اُسپر رضامند ہوجاتا ہے۔ اسکے پاس نفس وہوے اور طبیعت و
شیطان کچھ نہین ہے بلکہ ان کے مقابلے مین اُسکی مدد ہوتی ہے۔ یہ بات نہین کہ عارف بالکل
معدوم ہو گئے ہین۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ہم مین کوئی معصوم نہین رہا۔ البتہ عارف
کا نفس مطمئنہ۔ خواہش مغلوب۔ طبیعت کی آگ سرد اور شیطان اُس سے واپس ہوجاتا ہے۔ اسکے
ہاتھ کچھ نہین لگتا۔ شیطان اُسکے گرد پھرتا ہے لیکن کچھ حاصل نہین کرسکتا۔ توکل کے ساتھ
تعلق سبب اور توحید کے ساتھ کسی کے نفع وضرر پر نگاہ نہین ہوا کرتی۔ تو سر بسر نفس
اور ہوئے یا طبیعت ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی خبر نہین۔ پہلے تلخی ہے پھر حلاوہ۔ پھر
ٹوٹنا۔ پھر جڑنا۔ پھر موت۔ پھر دائمی حیات۔ پہلے ذلت ہے۔ پھر عزت۔ پہلے فقر ہے
پھر غنا۔ پہلے نیستی ہے پھر ہستی۔ اگر یہ مرتبے مل گئے تو خدا سے جو کچھ تو چاہے گا وہ دیگا

ہوگا ۔ ورنہ بالکل ناجائز ہی ۔ جو چیز تجکو خدا سے غافل کر دے وہ نحس ہی ۔ خواہ اداے فرائض و سنن کے بعد روزہ نماز ہی کیون نہو ۔ اگر تو نے فرض روزہ ادا کرلیا پھر اسکے بعد نفلی روزہ مین بھوک پیاس سے تجکو خدا کے آگے حضور قلب ۔ مراقبے ۔ اور اُسکے ساتھ خوش زندگانی کرنے سے جو اُسکی صحبت اور مقام قرب تک پہنچاتی ہے روکدیا تو تو حجاب اور مخلوق اور نفس و ہوا کا بندہ ہے ۔ عارف اپنے علم و سِرّ کے ساتھ خدا کے پاس اُسکے علم قرب کے نیچے کھڑا رہتا ہی قضا و قدر کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے ۔ اور جب عاجز ہوتا ہے تو بلا تدبیر خود پکڑ دیا جاتا ہی بلا تحریک خود ہلایا جاتا اور بلا تسکین خود ٹھیرایا جاتا ہے ۔ اور اُن مین شامل ہو جاتا ہے جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ ہم اصحاب کہف کو خود دہنے بائین کروٹین دلاتے ہین ۔ جب اُن کا عجز ظاہر ہوتا ہے تو حرکت دیئے جاتے ہین ۔ حرکت قدرت کے ساتھ ہے اور سکون و تسلیم عجز کیوقت حرکت تیرے وجود کے وقت ہے ۔ اور سکون عدم کے وقت ۔ حرکت حکم مین ہے ۔ اور سکون علم مین نفس و ہوے ۔ اور طبیعت و خلق سے الگ ہو جانے کے بعد تیرا نفس درست ہوگا ۔ مخلوق کا مقید نہو ۔ وہ تیرے نفع و ضرر کی مالک نہین ہے اور نہ خدا کے سوا کوئی رزق دیسکتا ہے ہمیشہ اُسکی طاعت مین رہ امر و نہی پر عمل کر ۔ تیرے پاس خدا کے سوا اور کچھ نہ رہے گا ۔ اسوقت تو تمام مخلوق سے بے پروا اور سب سے زیادہ عزیز بنجائے گا اور تیری مثال آدمؑ کی سی ہوگی ۔ جن کے لیے اشیار کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا ۔ یہ بات تمام عوام اور اکثر خواص کی عقل سے پرے ہے عارف آدمؑ کا ذرہ اور اُسی کا خلاصہ ہے ۔ اے کم عقل ۔ سمجھ پیدا کر ۔ پھر الگ ہو جا ۔ اہل اللہ سمجھ پیدا کرنے کے بعد دل کے ساتھ مخلوق سے جُدا ہو جاتے ہین ۔ اُن کا ظاہر اصلاح کیلیے مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اور باطن خدا کے ساتھ اُسکی صحبت و خدمت مین رہتا ہے اس لیے وہ موجود بھی ہین اور الگ بھی ۔ حکم مین مخلوق کے ساتھ ہین ۔ لیکن دل کے ساتھ اُنسے الگ ہین ۔ ان کے قلب تمام اشیار سے یکسو اور جُدا رہتے ہین ۔ اُن کا ظاہری شغل احکام کا مضبوط کرنا ہے ۔ جب اُن کے کپڑے میلے ہو جاتے ہین اُنھین دہوتے ۔ پاک کرتے اور خوشبو مین بسا لیتے ہین ۔ اور جب کوئی کپڑا پھٹجاتا ہے اُسے سیتے اور پیوند لگا لیتے ہین وہ مخلوق کے سردار ہین ۔ اُن کا ایک ایک ذرہ بلند پہاڑون کی مانند ہی ۔ اُن کے دل خدا کے ساتھ ہین ۔ اُسکے آگے پچھڑے پڑے ہین ۔ مراقبہ مین ہین اُس کے علم مین غوطے لگایا کرتے ہین ۔ الٰہی اپنا ذکر ہماری غذا اور اپنا قرب ہماری اغنا بنادے ۔ آمین ۔ تو مُردہ دل ہے اور ایسون ہی سے صحبت رکھتا ہے ۔ زندہ دلون ابرار اور ابدال کی خدمت کیا کر ۔ تو قبر ہو قبرون کے پاس جاتا ہے مردہ ہے ۔ مردون سے ملتا ہی ۔ اپاہج ہی ۔ تجھ جیسا اپاہج تجھے

کھینچ رہا ہی۔ اندھا ہے دوسرا اندھا تیرا ہاتھ پکڑ رہا ہی یقین رکھنے والے اور نیک مومنونکی صحبت اختیار کر۔ اُن کے کلام کو صبر کے ساتھ قبول کر لے اسپر عمل کر۔ فلاح پائے گا۔ مشائخ کی باتین سُنکر عمل کیا کر۔ اور اگر فلاح چاہتا ہے تو اُنکی عزت کر۔ میرے ایک پیر و مرشد تھے جب کوئی مشکل مسئلہ یا بڑا خطرہ میرے دل پر گذرتا تھا وہ بیان کر دیا کرتے تھے۔ مجھے سوال کرنیکی حاجت نہوتی تھی۔ یہ اسلیے کہ مین اُن کا احترام اور حُسن ادب نگاہ رکھتا تھا۔ مین نے تمام مشائخ کی صحبت مین اُنکی عزت اور حسن ادب کا لحاظ رکھا ہے صوفی بخیل نہین ہوا کرتا۔ کیونکہ جب وہ ترک کل کا مدعی ہے تو بخل کس چیز مین کر سکتا ہے۔ اُسے کوئی چیز ملتی ہے تو اپنے لیے نہین بلکہ غیر کے واسطے لیا کرتا ہے۔ اُس کا دل تمام موجودات وغیرہ سے پاک ہے۔ مالدار بخیل ہوا کرتا ہے اور چونکہ صوفی کی تمام چیزین غیر کی مِلک ہو جاتی ہین اس لیے غیر کے مال مین کیونکر بخل کر سکتا ہے۔ اُس کا کوئی دشمن نہ دوست۔ وہ نہ کسی کے مُنہ سے اپنی تعریف کا مشتاق نہ مذمت کا۔ صوفی عطا و منع اور ضرر و نفع کو بجز خدا کے اور کسی کی طرف سے نہین جانتا۔ اُسے نہ زندگی کی خوشی نہ موت کا غم۔ خدا کی نارضامندی اُس کی موت اور رضا اُسکی حیات ہے جلوۃ مین اُسے وحشت ہوتی ہے اور خلوۃ مین اُنس۔ خدا کا ذکر اسکی غذا ہے۔ اور شراب اُنس اس کا پانی۔ اس لیے دنیا و مافیہا کی حرص کے باعث بخیل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ سب سے بے پروا ہے الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مجلس اٹھاون

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

یہ کب تک ہوگا کہ تو علم پڑھے اور عمل نکرے۔ علم کا دفتر لپیٹدے۔ اور اخلاص کے ساتھ عمل کا دفتر کھول بیٹھ ورنہ صرف علم سے فلاح نہوگی۔ تو اپنے افعال کے باعث خدا پر دلیر ہے تو نے آنکھون سے حیا کا برقع اُتار دیا ہے۔ خدا کی نظر کو ہلکا جان رکھا ہے۔ تو اپنی خواہش سے لیتا اپنی خواہش سے چھوڑتا۔ اور اپنی خواہش سے متحرک ہے۔ اس لیے یہ خواہش تجکو ہلاک کر دیگی ہر حال مین خدا سے شرما کر اُسکے احکام پر عمل کر۔ ظاہر حکم پر عمل کرنا تجکو علم آلہی کے قریب کر دے گا۔ الٰہی ہمین غافلین کی خواب سے بیداری عطا فرما۔ آمین۔ جب تو گناہ کرے گا تو آفتین ٹوٹکر تجھپر گر پڑینگی۔ کوئی نہ کوئی بلا تجھپر ضرور آئے گی۔ خدا سے اُسپر صبر اور رفع وقت کی دعا مانگ تاکہ تیرا اور اُس کا معاملہ ٹھیک رہے۔ اس وقت خدشہ بدن پر ہوگا۔ دل پہ نہوگا

تکلیف ظاہر مین ہوگی باطن مین نہوگی - آفت مال پر پڑے گی - دین پر نہ پڑے گی - اس حال مین بلا نعمت بنجائے گی مصیبت نہوگی - اے منافق تو نے خدا ورسول کی اطاعت کے معاملہ مین صرف نام پر قناعت کی ہے - معنے کا خیال نہین کیا یہ تیرا ظاہری و باطنی جھوٹ ہے اس لیے تو دنیا و آخرت مین ذلیل ہے گنہگار اور جھوٹا اپنے دل مین خود ذلیل ہوا کرتا ہے - اے عالم اہل دنیا کے آگے اپنے علم کو ذلیل اور میلا کچیلا نکر - عزیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ - علم عزیز ہے - اور جن کے قبضہ مین دنیا ہے وہ ذلیل ہین - مخلوق اسپر قادر نہین ہے کہ جو قسمت مین نہو وہ تجھے دیدین - ہان تیری قسمت کا اُن کے ہاتھون سے تجھے دلوایا جاتا ہے - اگر تو صبر کرے گا تو تیرا حصہ اُن کے ہاتھون تیرے پاس پہونچے گا - اور تو عزیز کا عزیز رہے گا - تجھپر افسوس یہ نہین جانتا کہ جو رزق دیا جاتا ہے وہ رازق نہین ہوسکتا - جس کو اور جگہ سے عطیہ ملتا ہے وہ خود کچھ نہین دیسکتا - خدا کی طاعت مین مشغول رہ - اس سے مانگنا چھوڑدے - پھر تو اس بات کا محتاج نرہے گا کہ اُسے اپنے مصلحتین معلوم کرائے - اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے - جسکو میرا ذکر سوال کرنے سے روکدے مین اسے مانگنے والون کی بہ نسبت دوچند دیا کرتا ہون - تجکو زبانی ذکر سے جو بلا قلب ہو کسی طرح کی کرامت و عزت حاصل نہین ہوسکتی - اول قلب و سِرّ کا ذکر ہے پھر زبان کا - جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو ایسون کو خدا یاد کیا کرتا ہے - چنانچہ فرمایا ہے - کہ تم مجکو یاد کرو مین تم کو یاد رکھون گا - میرا شکر بجالاؤ - ناشکری نکرو - اُسے یاد کر تاکہ وہ تجکو یاد رکھے اُسے یاد کر - تاکہ ذکر تیرے گناہون کا بوجھ دفع کردے - اور تو بالکل پاک ہوجائے - اسوقت تو طاعت بلا معصیت رہ جائے گا - اور وہ اسوقت تجکو فرشتون کی جماعت مین یاد کرے گا - اس سے تو مخلوق سے بیزار ہوگا اور اُس کا ذکر تجکو سوال کرنے سے روکدیگا - تیرا اسرار مقصود وہی ہوجائیگا اور تو تمام مقاصد سے الگ ہوجائے گا پھر جب وہ تیرا مقصود ہوجائے گا - ملک کے خزانون کی کنجیان تیرے دل کے ہاتون مین دیگا - جو خدا کو چاہتا ہے اُسکے سوا اور کسی کو نہین چاہتا - اس کے دل سے ماسوی کی محبت نکلجاتی ہے - خدا کی محبت ٹھیرنے کے بعد قلب سے غیر کی محبت جدا ہوجاتی ہے - اس سے اُسکے تمام اعضا خوش ہوتے ہین - ظاہر و باطن - صورت و معنے خدا سے مشغول ہوجاتا ہے - خدا اس کو عادة سے نکالتا اور آبادی سے جدا کردیتا ہے - اس کمال کے بعد خدا اس سے محبت رکھنے لگتا ہے - کیا تو نے کسی آفت رسیدہ کو نہین دیکھا - عنقریب تیری موت آنے والی ہے - ملک الموت تیری زندگی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا - اور اُسے اُکھاڑ کر تجھین اور تیرے یگانون اور دوستون مین تفرقہ ڈالدے گا - اسکی کوشش کر کہ تو مرتے وقت خدا کی ملاقات کو مکروہ نجانے - اپنا سامان آخرت کی طرف بھیج اور موت کا انتظار کر - تو خدا کے ہان وہ جلوہ دیکھیگا

جو دنیا مین کبھی نہین دیکھا۔ آلہی ہمین دنیا و آخرت کی نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے

مجلس انسٹھ

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوین رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن قدرے کلام کے بعد فرمایا

طامع کا کلام مرتبون اور مداہنت سے خالی نہین ہوتا۔ اُس سے حق گوئی ناممکن ہے۔ اُس کا کلام بے مغز چھلکا۔ اور لفظ بلا معنے ہوا کرتا ہے جسطرح طمع کے تینون حرف نقطہ سے خالی ہین اسی طرح طامع خالی ہوتا ہے۔ اللہ کے بندو سچ بولو۔ نجات پاؤگے۔ سچے کی ہمت بلند ہوتی ہو کسی کا قول اُسے ضرر نہین دیتا۔ خدا اپنے کام پر غالب ہے۔ جب چاہے گا تجھے کسی کام کے لیے تیار کردیگا۔ بے ادبی کرنے والی کی بابت کلام شروع ہوا تھا۔ یہ اُس کا جواب ہے۔ تمہارا صدق احوال مجھے بلاتا اور جھوٹ خاموش کردیتا ہے۔ جس اندازہ کے تم خریدار ہو مین اُسی اندازہ سے بیچتا ہون۔ اے لڑکے اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُسکی برکت ہوتی تو حظِ نفس و خواہش کے لیے بادشاہون کے دروازہ پر نہ دوڑتا۔ مخلوق کے دروازہ پر جانے کے لیے عالمون کے پانو نہین ہوا کرتے۔ لوگون کا مال لینے کو زاہدون کے ہات نہین رکھتا۔ اور غیر کو دیکھنے کے واسطے محب آلہی کے پاس آنکھین نہین ہوتین سچا محب خواہ تمام زمانہ سے مِلا کرے۔ مگر مخلوق پر نظر ڈالنا اُسکے لیے حلال نہین وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کو نہین دیکھتا۔ اُسکی ظاہری آنکھون مین دنیا۔ دل کی آنکھون مین آخرت ذرا نہین جچتی۔ اور اُسکی سرّی آنکھون مین خدا کے سوا اور کوئی نہین سماتا۔ عاقل بنو۔ تم کسی چیز پر قائم نہین ہو۔ تم مین اکثر چیخنے چلّانے والون کے تابع ہین۔ اکثر واعظون کا کلام زبان سے ہوتا ہے دل سے نہین ہوتا۔ منافق کی آواز زبان و دماغ سے ہوتی ہے اور صادق کی قلب و باطن سے۔ اُس کا دل خدا کے دروازہ پر اور سِر اُسکے سامنے ہوتا ہے وہ دروازہ پر پہنچتے پہنچتے گھر مین داخل ہوجاتا ہے۔ تو ہر حال مین جھوٹا ہے خدا کے دروازہ کا رستہ نہین جانتا۔ دوسرے کو کیونکر رہنمائی کرے گا۔ تو خود اندھا ہے۔ غیر کی لکڑی کس طرح تھامے گا۔ خواہش۔ طبیعت۔ متابعت نفس و حُبِّ دنیا اور ریاست و شہوت نے تجھے اندھا کردیا ہے۔ اس سے پہلے کہ معاصی ظاہر حالت سے منتقل ہو کر قلب تک پہنچ جائین میرے پاس آجا۔ ورنہ تو گناہون پر اصرار کرنے لگے گا اور پھر یہ اصرار کفر ہوجائے گا۔ جو خدا کا مطیع اور اُس کا پورا بندہ ہوتا ہے وہ خدا کا کلام سُن سکتا ہے۔ اسوقت آپنے اُن ستّر آدمیون کا ذکر کیا جو موسیٰؑ کی قوم مین سے کلام آلہی سننے کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے خطاب کیا اور وہ سب بیہوش ہوکر گر پڑے فقط موسیٰؑ باقی رہ گئے

پھر اُنھوں نے زندہ ہونے کے بعد کہا کہ ہم مین کلام الٰہی سننے کی طاقت نہین ہی اے موسیٰ تم ہمین اور خدا مین واسطہ بنجاؤ۔ چنانچہ موسیٰ کلام کرتے اور بطور ترجمان اُنھین سُناتے تھے بھوجہ قوت ایمان اور تحقیق طاعت وعبودیت کے باعث اُس کا کلام سُننے پر قادر ہوئے۔ اور وہ لوگ ضعف ایمان کے باعث قادر نہو سکے۔ اگر وہ توریت کے احکام قبول کرتے امر ونہی مین موسےٰ کے تابع رہتے ادب کو نگاہ رکھتے اور قول کے خلاف عمل نکرتے تو ضرور کلام الٰہی سننے پر قادر ہو جاتے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ مین ہر کذاب منافق۔ دجّال۔ اور خدا کے نافرمان پر مسلط کیا گیا ہون۔ ان مین سب سے بڑا ابلیس اور سب سے چھوٹا فاسق ہی۔ مین ہر گمراہ اور گمراہ کرنے والے۔ باطل کیطرف بُلانے والے کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہون۔ اور اسپر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ مدد چاہتا ہون۔ نفاق تیرے دل پر موجود ہے۔ تو اسلام وتوبہ۔ اور ترک ریار کا محتاج ہے۔ میرا یہ موجودہ مشغلہ اگر خدا کی طرف سے ہی تو عنقریب بڑھیگا زیادہ ہوگا۔ اور عالیشان و دبردست ہو جائے گا۔ اپنے پانون سے کھڑا ہوگا۔ اور اپنے پرون سے لوگون کی چھتوںپر اُڑے گا۔ اُن کے گھرون مین داخل ہوگا۔ لوگ اُس کو اپنی آنکھون اور دلون سے دیکھین گے۔ اور اگر یہ میرے نفس وہوے اور طبیعت وشیطان اور باطل پسندی سے ہے۔ تو اسے دوری ہوگی۔ اور وہ بہت جلد ذلیل ہوگا۔ معدوم ہو جائے گا۔ منقلب ومتفرق اور منقطع ہوکر رہے گا۔ کیونکہ خدا جھوٹے کی تائید اور منافق کی مدد نہین کیا کرتا۔ منکر کو کچھ نہین دیتا۔ اور تارک شکر کی نعمت زیادہ نہین فرماتا۔ جسکے نفس مین نفاق خطرے ڈال رہا ہی اُس سے کچھ نہین ہو سکتا۔ بلکہ اُس کا نفاق اسکے خرمن دین کو جلا ڈالتا ہے۔ اے مرید۔ مین بول رہا ہون مگر تم بھاگتے ہو اور عمل نہین کرتے۔ تمام ملکون مین میرا نام گونگا تھا۔ مین قصداً دیوانہ گونگا اور خاموش بنا ہوا تھا۔ مگر یہ بات ہمیشہ کے لیے نبھ نسکی۔ قضا وقدر نے مجھے تمہاری طرف نکالا ہے۔ مین تہ خانون مین تھا تقدیر نے وہان سے نکالکر مجھے کرسی پر بٹھادیا ہے۔ جھوٹ نہ بول۔ تیرے پاس دو دل نہین ہین۔ بلکہ ایک ہے۔ یہ کس چیز سے پُر ہی کہ دوسری شے کی گنجایش نہین رہی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے کسی کے جسم مین دو دل نہین بنائے۔ ایک دل ہو اور خالق ومخلوق دونون کی محبت رکھے یہ ممکن نہین۔ ایک دل مین دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ صحیح نہین ہو سکتا۔ قلب خالق کی طرف ہو اور صورت مخلوق کی جانب یہ بیشک صحیح ہے اُنکی مصلحت ورحمت کے لحاظ سے مخلوق کیطرف نگاہ ڈالنا درست ہے۔ خدا سے ناواقف ریار ونفاق سے کام لیتے ہین۔ البتہ عالم ایسا نہین کیا کرتے۔ احمق خدا کا نافرمان ہوتا ہے اور عاقل مطیع ہوا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حریص دکھاتا اور نفاق کرتا ہے۔ ہان امیدون کو کوتاہ

کرنے والا ایسا نہین ہوتا۔ مومن اداے فرائض کے باعث خدا کا مقرب اور نوافل کے سبب اُس کا حبیب بنجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے بھی ہین کہ نوافل کو جانتے ہی نہین۔ بلکہ وہ فرائض کے بعد نوافل ادا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمارے امکان کے باعث نوافل ہمپر فرض ہوگئے ہین۔ تمام عمر عبادت مین مشغول رہنا ہمارا فرض ہی۔ وہ اپنے حق مین کسی چیز کو نفل نہین جانتے۔ اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے ایک تنبیہ کرنے والا تنبیہ کرتا اور ایک معلم تعلیم دیتا رہتا ہے۔ خدا ان کے لیے اسباب تعلیم مہیا کر دیتا ہی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اگر کوئی مومن پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا تو اللہ تعالے ایک تعلیم دینے والا عالم اُس کے لیے مقرر کر دے گا۔ اولیاء اللہ کے کلمات کو مستعار لیکر بیان نکر۔ اور اُن کا خود مدعی نہ بن۔ مانگی کی چیز چھپی نہین رہتی۔ اپنے مال سے بڑائی حاصل کر نہ کہ عاریت سے۔ اپنے ہات سے روئی بو۔ اسین پانی دے۔ کوشش سے اسکی خبر گیری کر۔ پھر اُس کا کپڑا بن۔ اور سی کر پہن لے غیر کے مال اور کپڑون سے خوش نہو۔ جب تو غیر کا کلام اپنی طرف منسوب کرے گا تو نیک لوگون کے دل تجھسے بیزار ہوجائین گے۔ اگر تجھسے عمل نہین ہوسکتا تو منہ سے کچھہ نہ کہہ۔ ہر بات عمل سے متعلق ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے عمل کے باعث جنت مین چلے جاؤ۔ معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مرتبہ اُسکے ساتھ غیبۃ اور اسکی تقدیر و علم و قدرت کے ساتھ قیام کرنے کا ہے۔ یہ اُسکے افعال و قضا مین فنا کلی کا مقام ہے۔ تیرا کلام دلکی بات پر دال اور زبان ترجمان قلب ہے۔ پھر جب قلب مخلط ہے تو کلام کبھی صحیح ہوگا اور کبھی باطل۔ کبھی ایک شے کو کما ھُو بیان کر سکے گا۔ اور کبھی اُسپر قادر نہوگا۔ جب اسکی تخلیط زائل ہوگی زبان درست ہوجاے گی۔ جب شرک زائل ہوگا زبان درست ہوجائے گی اور جب تو خلق کے ساتھ شرک کرے گا متغیر ہوجاے گا بدلجائے گا۔ ٹھوکر کھائے گا جھوٹا پڑجائیگا بعض کلام کرنے والے دل سے۔ اور بعض سِر سے اور بعض نفس و ہوائے اور طبیعت و شیطان کے اقتضا سے کلام کرتے ہین۔ الٰہی ہمین مومن بنا دے اور منافق نہ کر۔ اگر ایک شخص سے محبت اور ایک شخص سے بغض ہو تو اس محبت و بغض کو نفس و طبیعت کے اقتضا سے نرکھہ۔ بلکہ دونون کو قرآن و حدیث کے سامنے پیش کر دے۔ اگر یہ دونون تیرے محبوب کے موافق ہین تو اُس سے محبت رکھہ۔ اور اگر مخالف ہین تو اسکی محبت سے رجوع کر۔ اور اگر یہ تیرے دشمن کے موافق ہون تو اُسکے بغض سے باز آ۔ اور اگر مخالف ہون تو اُس سے دشمنی کر۔ اور اگر یہ بات نفع نمے اور تجھسے بن نہ پڑے تو صدیقین کے دل کی طرف رجوع کر۔ اور ان دونون باتون کا سائل ہو۔ اُن کے دل صحیح ہین۔ قلب صحیح ہوکر ہر چیز سے زیادہ

خدا کا مقرب بنجاتا ہے۔ قرآن و حدیث پر عمل کرنیسے دل مقرب ہوجاتا ہے۔ اور مرتبۂ قرب پاکر اپنا نفع و نقصان۔ خدا اور غیر کا حق معلوم کرتا۔ اور حق و باطل کو پہچان لیتا ہے۔ مومن خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے پھر صدیق اور مقرب کیون نہ دیکھے گا۔ مومن اُسکے نور سے دیکھ لیتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے مومن کی نظر فراست سے ڈرایا ہے۔ آپ کا قول ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔ اسی طرح عارف مقرب کو نور دیا جاتا ہے جس سے وہ خدا کے ساتھ اپنا اور اپنے دل کے ساتھ خدا کا قرب معلوم کرلیتا ہے وہ ملائکہ اور پیغمبرون کی ارواح۔ صدیقین کی روحون۔ دلون اور ان کے احوال و مقامات کو دیکھتا ہے۔ یہ سب چیزین اُسکے سویداے دل اور صفائی باطن مین موجود رہتی ہین۔ وہ اپنے خدا سے خوش رہتا اس سے لینے اور مخلوق کو دینے مین واسطہ بنجاتا ہے۔ اُن مین بعض کو علم زبانی و قلبی دیا جاتا ہے۔ اور بعض قلبی علم رکھتے ہین مگر انکی زبان گنگ ہوتی ہے۔ منافق کا علم زبانی ہوتا ہے اور دل گنگ کردیا جاتا ہے۔ اس کا تمام علم فقط زبان کی نوک پر ہوتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مجھے اپنی امت پر زبانی علم رکھنے والے منافق سے بہت خوف ہے کسی چیز سے دہوکا نہ کھا۔ خدا جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے۔ اسی لیے بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ اپنے دینی بھائی سے ملنے گئے اور یہ کہا کہ آؤ کہ ہم اُس علم الٰہی کے خوف سے روئین جو ہمسے تعلق رکھتا ہے۔ فی الواقع اس عارف باللہ نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ اس نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ضرور سنا ہے کہ ایک شخص اسقدر نیک عمل کرتا ہے کہ اسمین اور جنت مین ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے آخر شقاوت اس کا دامن پکڑ لیتی ہے اور وہ دوزخی ہوجاتا ہے اور ایک شخص اس قدر بدعمل کرتا ہے کہ دوزخ کے کنارہ پر جا کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن سعادت اُسے تھام لیتی ہے اور وہ جنتی ہوجاتا ہے بعض صالحین سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے۔ فرمایا اگر مین اُسے نہ دیکھتا تو پارہ پارہ ہوجاتا۔ پوچھا تم کسطرح اُسے دیکھتے ہو۔ جواب دیا جب بندہ کے دل سے مخلوق نکلجاتی ہے اور اسمین خدا کے سوا اور کچھ نہین رہتا تو خدا اپنا جلوہ دکھاتا اور جس طرح چاہے اُسے مقرب بنا لیتا ہے۔ وہ جسطرح غیر کو ظاہر طور پر دکھاتا ہے اپنا جلوہ باطنی طور پر دکھا دیتا ہے۔ اور اسطرح دکھاتا ہے جسطرح معراج کی رات ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دکھایا تھا۔ اُس بندہ کو اپنا جلوہ دکھاتا۔ مقرب بناتا اور اُس سے خواب مین باتین کیا کرتا ہے۔ اور کبھی بعالم بیداری اس کے قلب مین القاء فرما دیتا ہے۔ اُسکی ظاہری آنکھین بند کردیتا ہے اور وہ اُسے اسیطرح دیکھتا ہے جسطرح کسی چیز کو ظاہری آنکھون سے دیکھا کرتے ہین

خدا اُسے ایک معنوی صفت عنایت کرتا ہے۔ جس سے وہ اُسے دیکھتا ہے۔ اس کے قرب و صفات
کرامات اور فضل و احسان و الطاف وغیرہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جسکی عبودیت و معرفت صحیح ہوجاتی ہے
وہ نہ اَعطِنِی کہتا ہے نہ لا تعطنی نہ اُس کا یہ قول کہ مجھے دے اور نہ یہ کہ نہ دے۔ وہ تو فانی و مستغرق
ہوجاتا ہے۔ اسی لیے بعض واصلین کا قول ہے کہ مجھپر یہ احسان میری طرف سے نہیں ہے۔ کسی کا
یہ قول بہت ہی اچھا ہے کہ مین اس کا بندہ ہون بندہ کو مولے کے آگے نہ کچھ اختیار ہے
نہ ارادہ۔ ایک شخص نے ایک دیندار غلام خریدا۔ اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا کھائے گا۔ جواب دیا
کہ جو تم کھلاؤ گے۔ پھر پوچھا کیا پہنے گا کہا جو تم پہناؤ گے۔ پھر کہا۔ میرے گھر کے کونسے
کونے مین بیٹھا کروگے۔ کہنے لگا جہان بٹھاؤ گے۔ پھر پوچھا کونسا کام کرنا چاہتے ہو۔ جواب دیا
جس کا تم حکم دوگے۔ مالک رو پڑا اور یہ کہا کہ جیسا تو میرے ساتھ ہے اگر مین خدا کے ساتھ
ایسا ہوجاؤن تو میرے لیے نہایت خوشی کا مقام ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ آقا کے آگے مملوک کو
ارادہ و اختیار کچھہ نہین رہا کرتا۔ مالک نے کہا تو اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ مین چاہتا ہون کہ
میرے پاس رہا کرتا کہ جان و مال سے تیری خدمت کرون۔ عارف باللہ کے لیے ارادہ و اختیار
کچھہ نہین رہا کرتا۔ اور وہ یہ کہا کرتا ہے کہ مجھپر میری جانب سے کچھہ بھی نہین ہے۔ عارف اپنے اور
غیر کے کامون مین مقدر سے مزاحمت نہین کیا کرتا۔ بعض خدا کے بندے مخلوق سے زہد اور خلوۃ
سے محبت رکھتے ہین۔ اُنھین قرآن و حدیث کا شوق ہے۔ اُن کے دل خدا سے مونس اور اُسکے
مقرب ہوجاتے ہین۔ وہ اس قرب کے باعث اپنے اور غیر کے نفوس کو دیکھہ لیتے ہین۔ ان کے قلب
درست ہوتے ہین۔ اس لیے انپر تمہارا کوئی حال مخفی نہین رہتا۔ وہ تمہارے خیالات بیان کردیتے
اور تمہارے گھرون کے حالات کہدیتے ہین۔ تجھپر افسوس۔ عاقل بن۔ اپنے جہل کے باعث
اہل اللہ سے مزاحمت نکر۔ تو مکتب سے نکلکر لوگون سے مباحثے کرنے لگا۔ حالانکہ یہ احکام ظاہر
و باطن اور سب سے بے نیاز ہوجانے پر موقوف ہے۔ اسکے بعد دو باتون کی اور ضرورت ہے۔ ایک
یہ کہ شہر مین تیرے سوا اور کوئی سمجھانے والا نہو۔ اسلیے ضرورۃً تجھے مخلوق کے سامنے
بولنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ قلب کیطرف سے تجکو بولنے کا حکم دیا جائے۔ اب تو اس رتبہ پر پہنچ جائیگا
کہ مخلوق کو خالق کا رستہ دکھا سکیگا۔ افسوس تو صوفی بننے کا مدعی ہے حالانکہ بالکل مکدر
ہے۔ صوفی وہ ہے کہ جس کا ظاہر و باطن قرآن و حدیث پر عمل کرنے کے باعث بالکل صاف
ہوگیا ہو۔ جہان تک اُسکی صفائی ترقی کرے گی وہ وجود کے دریا سے نکلے گا۔ اور اپنے صفائی
باطن کے سبب ارادہ و اختیار اور اپنے خواہشون کو چھوڑتا جائے گا۔ پیغمبر علیہ السلام کی متابعت صفائی
کی بنیاد ہے۔ جب بندہ کا دل صاف ہوجاتا ہے تو وہ خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس حال مین دیکھتا ہے کہ آپ بعض چیز کا حکم دے رہے ہین اور بعض سے منع فرماتے ہین۔ وہ سراپا قلب ہو جاتا ہے۔ جسم نہین رہتا۔ سر بلا جہر۔ صفا بلا کدورت بنجاتا ہے۔ اُس کا ظاہری چھلکا ایک طرف ہو کر صرف مغز باقی رہجاتا ہے۔ وہ معنوی لحاظ سے پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُس کا دل آپکے روبرو تربیت پاتا ہے۔ اور اُس کا ہاتھ آپکے ہات مین ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام اُس سے مخاطب اور اُسکے نگہبان ہوتے ہین۔ ہر چیز کا دل سے نکالنا گویا بلند پہاڑون کا اوکھاڑنا ہے۔ جو سخت مجاہدون پر موقوف اور نزول آفات ومصائب پر صبر کرنے کا محتاج ہے۔ جو تمہارے ہاتھ نہ لگے اُسکے طالب نہ بنو۔ اگر تم اس بیاض کے لکھے پر عمل کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہے مسلمان ہو جاؤگے۔ اور قیامت کے دن مسلمانون کی جماعت مین ہوگے کافرون مین نہوگے جنت کی زمین یا اُسکے دروازہ پر بیٹھنا اچھا ہے۔ درکات والون مین شامل نہو۔ تواضع اختیار کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع عالیشان کر دیتی ہے۔ اور تکبر پست کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو خدا کے لیے متواضع ہوتا ہے خدا اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ دل کے دائمی ذکر الٰہی کے باعث معرفت۔ علم۔ توحید۔ توکل اور ماسوے سے نفرت حاصل ہوتی ہے۔ دائمی ذکر دنیا وآخرت کی دائمی بھلائی کا سبب ہے جب دل درست ہو جاتا ہے تو اُسمین ذکر دائمی قرار پکڑتا ہے۔ اسکے چارون طرف لکھدیا جاتا ہے۔ اسوقت اُسکی آنکھین سوتین اور دل ذکر الٰہی سے جاگتا رہتا ہے۔ اسے یہ میراث پیغمبر علیہ السلام سے ملتی ہے۔ بعض صالحین تکلف سے رات کو سوتے اور بلا ضرورت نیند کے لیے آمادہ ہوا کرتے تھے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ فرمایا کہ میرا دل خدا کو دیکھتا ہے۔ وہ اس قول مین سچے تھے۔ کیونکہ سچا خواب خدا کی وحی ہے۔ خواب مین آنکھون کی باطنی قوت بڑھ جاتی ہے۔

ساٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تیرھوین رجب ۵۴۶ھ مین منگل کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیر مفید باتون کو چھوڑ دینا آدمی کے حسن اسلام مین داخل ہے جس کا اسلام اچھا اور محقق ہوتا ہے وہ بیہودہ مشاغل کو چھوڑ کر کام کی باتون کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جسنے امر الٰہی کی تعمیل نہ کی۔ اور جس کا حکم نہ تھا اُسے عمل مین لاتا رہا یہ اُسکی صریح محرومی ہے۔ یہ ظاہری موت اور مُردہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کا شغل نیک نیتی کا محتاج ہے ورنہ تو مبغوض الٰہی ہو جائے گا۔ دلکی طہارت مین مصروف ہو۔ یہ پہلا فرض ہے پھر

معرفت کو ڈھونڈ۔ اگر اصل کو ضائع کر دیا تو تجھسے فرع ہرگز قبول نہوگی۔ دل ناپاک ہو تو طہارت اعضا پر قناعت نکر۔ اعضا کو سنت اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ دل کی حفاظت کر تاکہ اعضا حفاظت مین رہین۔ برتن مین جو کچھ ہوتا ہے وہی اُس سے ٹپکا کرتا ہے۔ جو کچھ تیرے دل مین ہوگا وہی اعضا پر ٹپکے گا۔ عاقل بن جو شخص موت کو مانتا اور اُسپر یقین رکھا کرتا ہے اُسکے ایسے عمل نہین ہوا کرتے۔ خدا کے ملاقات کا انتظار کرنے والون حساب و مناقشہ سے ڈرنے والون کے ایسے کام نہین ہوتے۔ قلب صحیح۔ توحید و توکل۔ یقین و توفیق عمل و ایمان اور خدا کے قرب سے لبریز ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کو عجز و ذلت اور محتاجی کی نظر سے دیکھا کرتا ہے مگر باہم ایک بچہ سے بھی تکبر نہین کرتا۔ کفار و منافقین اور گنہگارون سے ملتے وقت بمقتضائے غیرت الٰہی شیر بنجاتا ہے۔ اور یہ سب اُسکے آگے گوشت کے لوتھڑے ہوتے ہین۔ اور صالحین و متقین کے سامنے متواضع رہتا ہے۔ ایسے لوگون کی خدا نے تعریف فرمائی ہے۔ اور ارشاد کیا ہے کہ وہ کفار پر سخت اور باہم رحم دل ہین۔ اے بدعقل تو خدائی دعوے پر قادر نہین ہوسکتا ہمارا خدا کلام کیا کرتا ہی۔ گونگا نہین۔ اسی لیے اُسنے تاکید سے فرمایا ہے کہ خدا نے موسیٰؑ سے بیشک کلام کیا ہے۔ اُس کا کلام سنا جاتا ہے۔ سمجھ مین آتا ہے۔ اُسنے موسےؑ سے کہا کہ اے موسےؑ مین سارے جہان کا پروردگار ہون یعنی مین خدا ہون فرشتہ یا جن نہین ہون مین رب العلمین ہون۔ فرعون خدائی دعوے مین جھوٹا ہے۔ مین معبود ہون فرعون وغیرہ میری مخلوق مین کوئی معبود نہین۔ موسےؑ جب اس کرب و ضیق مین پڑے تو اُن کا ایمان و ایقان ظاہر ہوگیا۔ اور اپنی زوجہ کے کرب کے باعث جب رات اور غم کے اندھیرے مین آئے تو خدا نے نور ظاہر کر دیا۔ موسےؑ نے اپنی عادت اور حیلے اور قوت و اسباب سے یہ کہا کہ تم ٹھیر جاؤ مینے ایک جگہہ آگ معلوم کی ہے۔ مین نے ایک نور دیکھا ہے۔ میرے سِر و قلب اور معنے و عقل نے ایک روشنی معلوم کی ہی۔ سابقۂ ازلی و ہدایت میرے سامنے آئی ہے۔ مجھے مخلوق سے بے پروا کرنے والی چیز ملی ہے۔ میرے پاس خلافت و ولایت آگئی ہے۔ مجھے اصل مل گئی ہے۔ اور مجھسے فرع الگ ہوگئی ہے۔ میرے پاس بادشاہ حقیقی آیا ہے۔ فرشتے غائب ہوگئے ہین۔ اب فرعون کا خوف مجھسے منتقل ہوکر اُسی کی طرف چلا گیا ہے۔ چنانچہ اپنے اہل و عیال کو رخصت کر دیا۔ اور اُنھین خدا کے سپرد کرکے آگے بڑھے۔ اس لیے اللہ نے موسے کے بعد اہل و عیال مین اُنکی خلافت کی۔ یہی حال مومن کا ہے۔ خدا جب اُسے مقرب کرتا اور اپنے باب قرب کی طرف بلاتا ہے تو اُس کا دل دہنے بائین اور آگے پیچھے دیکھا کرتا ہے لیکن اُسے خدا کے سوا اور تمام جہتین مسدود نظر آتی ہین۔ اس لیے آپنے نفس و ہوا۔ اعضا اور عادت و اہل

اور جمیع حالات کو مخاطب کرکے کہدیا کرتا ہے کہ مین نے نور قرب الٰہی معلوم کرلیا ہے۔ مین اسکی طرف جاتا ہون اگر واپس آنا نصیب مین ہے تو تمہاری طرف رجوع کرون گا۔ وہ دنیا ومافیہا۔ اور اسباب وشہوات اور کل مخلوق کو رخصت کردیتا ہے۔ تمام مخلوقات ومصنوعات کو الوداع کہکر صانع کیطرف چلاجاتا ہے۔ اسلئے خدا اُسکے اہل وعیال اور تمام حلال سامان کا متولی ہوجاتا ہے۔ وہ بعید والون سے چھپتا ہے نہ قریبون سے۔ دشمنون سے پردہ کرتا ہے۔ نہ کہ دوستون سے۔ اکثر سے پردہ کرتا ہے مگر بعض سے نہین کرتا۔ قلب جب صحیح وصاف ہوجاتا ہے تو شش جہت سے خدا کی آواز سُن لیتا ہے ہر رسول ونبی اور صدیق وولی کی ندا اُسکے کانون مین آجاتی ہے۔ اسوقت وہ خدا کا مقرب بنتا ہے۔ قرب الٰہی اُسکی زندگی۔ اور بُعد اُسکی موت ہوجاتی ہے۔ خدا سے مناجات کرنا اُسکی رضا ہوتی ہے۔ وہ اُسی پر قناعت کرتا ہے دنیا کے جاتے رہنے کا اُسے ذرا غم نہین ہوتا۔ اور نہ بھوک پیاس یا ننگا رہنے اور آبرو جانے کی کچھہ پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات مین ہے اور عارف کی جو مراد بن گیا ہو قرب الٰہی مین۔ اے بناوٹی زاہد۔ یہ مرتبہ تیرے موجودہ حالت سے حاصل نہین ہوسکتا۔ یہ بات دن کے روزے اور رات کے قیام اور باوجود نفس وہوے واتباع طبیعت وجہل وملاقات مخلوق موٹا کھانے پہننے سے ہات نہین لگتی۔ اس سے کچھہ نہین ہوسکتا۔ بلکہ اخلاص کر۔ اور سب سے الگ ہوجا۔ صادق بن۔ واصل ومقرب ہوجاے گا ہمت بلند رکھہ۔ عالیشان بنجاے گا۔ احکام الٰہی کو مان لے۔ سلامت رہے گا۔ الٰہی دنیا وآخرت مین ہمارے کامون کا متولی ہو۔ ہمین ہمارے نفسون اور مخلوق مین سے کسی کے سپرد نکر۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے جبریل ؑ کو حکم دیا کرتا ہے۔ اے جبریل فلان شخص کو بیدار کرو۔ اور فلان آدمی کو سلادو۔ یہ دو وجہ پر ہے اول یہ کہ فلان محب کو بیدار کرو۔ اور فلان محبوب کو سلادو۔ اس محب نے میری محبت کا دعوی کیا ہے اب مین اُس سے مناقشہ کرون گا اور کھڑا رکھون گا۔ تاکہ اُس کے درخت وجود سے ایسی ہستی کے پتے گرپڑین جو غیر کے ساتھہ متعلق ہے۔ اُسے بیدار رکھو تاکہ اُسکے دعوے کی دلیل ظاہر ہو۔ محبت ثابت ہوجاے۔ اور فلان شخص کو سلادو۔ کیونکہ وہ مدت سے رنج اُٹھا رہا ہے۔ اسکے پاس میرے سوا اور کچھہ نہین رہا۔ اُسکی محبت مجھسے متحد ہوگئی ہے۔ اُس کا دعوی مع دلیل ثابت ہوچکا ہے اُسنے میرا اقرار پورا کیا ہے۔ اب یہ نوبت آگئی ہے کہ مین اُس سے اپنا اقرار پورا کرون۔ وہ مہمان ہے۔ مہمان سے خدمت نہین لیا کرتے۔ اُسپر مشقت نہین ڈالتے۔ اُسے میرے لطف کی بغل مین سلاؤ۔ میرے فضل کے دسترخوان پر کھلاؤ۔ میرے قرب سے مونس کرو۔ اور غیر سے چھپالو۔ اسکی دوستی صحیح ہے۔ صحت محبت کے وقت

تکلیف زائل ہوجاتی ہے۔ دوم یہ کہ فلان شخص کو سُلادو۔ مین اُسکی آواز کو برا جانتا ہون
اور فلان کو جگادو مجھے اُسکی آواز پسند ہے۔ ماسوے سے طہارت دل کے باعث محب محبوب
بنجاتا ہے۔ جب توحید و توکل۔ اور ایمان و ایقان و معرفت کامل ہوتی ہے تو بندہ محبوب
ہوجاتا ہے اس وقت شقاوت زائل ہو کر راحت آجاتی ہے۔ جو شخص کسی بادشاہ کو
دوست رکھتا ہے تو باوجود مسافت بعیدہ غلبۂ محبت مین دیوانہ وار گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے
اور اسکے دارالسلطنت تک پہنچنے کے ارادہ سے روز و شب چلتا اور مشقتین اُٹھاتا ہے اور
جب تک اسکے دروازہ تک نہین پہنچتا کھانے پینے سے بے رغبت رہتا ہے مگر چونکہ بادشاہ
کو اُسکی خبر ہوتی ہے اسلیے اُس کے استقبال اور خیر مقدم کے لیے شاہی غلام اور نوکر
چاکر پیشوائی کو آتے ہین۔ اور اُسے حمام کراتے ہین میل کچیل اُتار کر اچھے کپڑے پہناتے
خوشبو لگاتے۔ اور بادشاہ کے روبرو حاضر کردیتے ہین بادشاہ اُس سے اُنس اور کلام کرتا
حال پوچھتا اور کسی خوبصورت عورت سے اُس کا نکاح کردیتا ہے۔ اپنے خزانے سے انعام
عطا فرماتا ہے۔ اور یہ مسافر بادشاہ کا محبوب بنجاتا ہے کیا اسکے بعد اُسپر کوئی خوف یا رنج
کا اثر باقی رہتا ہے؟ کیا وہ اپنے وطن کا آرزو مند رہتا ہے چونکہ یہ شخص بادشاہ کے نزدیک
صاحب مرتبہ اور اس کا امین ہوگیا ہے اس لیے اُسکی جدائی کو ہرگز نہین پسند کرتا۔ بس یہی حال قلب کا ہے
کہ جب واصل حق ہوجاتا ہے تو اُسکے قرب و مناجات سے صاحب مرتبہ اور اُسکے نزدیک
امین بنجاتا ہے۔ اس لیے اُسکے قرب سے غیر کیطرف رجوع ہونے کی آرزو نہین کیا کرتا۔
دل کا اس مقام تک پہنچنا ادائے فرائض۔ حرام و شبہات سے پرہیز۔ ہونے اور خواہش
وجود کو چھوڑ کر مباح اور حلال کے لینے۔ پورے اتقا اور کامل پرہیز گاری کے استعمال
کرنے پر موقوف ہے۔ ترک ماسوے اللہ۔ مخالفت نفس و ہوے و شیطان۔ مخلوق سے طہارت
قلب۔ تعریف و مذمت۔ عطا و منع۔ پتھر اور ڈھیلے کے یکسان ہوجانے کا نام کامل پرہیز گاری
ہے زہد کی ابتدا لاالہ الااللہ ہے اور انتہا پتھر اور ڈھیلے کا یکسان ہوجانا۔ جس کا قلب درست
ہوتا ہے اور جسے خدا سے اتصال ہوجاتا ہے اسکے نزدیک پتھر اور ڈھیلا۔ تعریف اور مذمت
بیماری اور عافیت۔ غنا اور فقر۔ اقبال و ادبار یکسان ہوتا ہے۔ جسے یہ مرتبہ ملتا ہے اُسکی
خواہش اور نفس کو موت آجاتی ہے۔ طبیعت کی آگ بجھتی اور شیطان ذلیل ہوتا ہے۔
اُسکے نزدیک دنیا اور اہل دنیا حقیر۔ آخرت اور اہل آخرت عزیز ہوجاتے ہین۔ پھر وہ دونو
سے منہ پھیر کر اپنے مولا کی طرف متوجہ ہوتا ہے مخلوق مین اُسکے قلب کے لیے ایک رستہ
ہوجاتا ہے جس سے وہ خدا کیطرف چلا جاتا ہے۔ لوگ دہنے بائین بیٹھے۔ اور بعض اسکے پیوستہ

پستہ چھوڑ دیتے ہین - اسکے صدق کی آگ اور باطنی ہیبت سے ڈرتے ہین جس کا یہ مرتبہ ہے
اُسے کوئی رد کرنے والا رد نہین کر سکتا اور کوئی روکنے والا خدا کے دروازہ سے روک نہین سکتا۔ اُس کا
جھنڈا اوسپا نہین ہوتا۔ اُس کا لشکر ہزیمت نہین پاتا۔ اُس کا پرند ٹھیر نہین سکتا۔ اُسکی توحید کی
تلوار کُند نہین ہوتی۔ اُسکے اخلاص کے قدم تھکنا نہین جانتے۔ اُس کا کام اُسپر مشکل نہین ہوتا
اُسکے آگے کوئی دروازہ یا قفل برقرار نہین رہتا۔ تمام دروازے اور قفل ٹوٹکر اُڑ جاتے ہین۔ اور
تمام جہتین کھلجاتی ہین۔ وہ اپنے خدا کے آگے قرار پکڑنے سے پہلے کہین نہین ٹھیرتا۔ خدا اسپر
مہربانی کرتا۔ اپنی احسان کی بغل مین سُلاتا۔ اپنے فضل کا کھانا۔ اور اُنس کا پانی دیتا ہے۔
اس وقت وہ ایسے جلوے دیکھتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کان نے سُنے اور نہ کسی بشر کے دل پر
اُن کا خیال گذرا۔ پھر اس بندہ کا مخلوق کی جانب رجوع کرنا اُنکی ہدایت اُنکی بادشاہی اور نعمتو نکا
سبب ہوتا ہے۔ اس بندہ کی جو واصل ہوکر اُس کا جلوہ دیکھ چکا ہے بادشاہت یہی ہے کہ مخلوق
کی خدمت مین مشغول رہے۔ وہ مخلوق کا رہبر اور نہایت باخبر۔ سفیر اور دروازۂ الٰہی کا رہنما
ہوا کرتا ہے۔ اسوقت ملکوت مین اُسکا لقب بادشاہ عظیم ہوتا ہے۔ تمام مخلوق اُسکے قلب کے
قدموں تلے ہوتی۔ اور اُسکے سایہ مین پناہ لیتی ہے۔ بیہودہ باتین نکر۔ تو اُس چیز کا مدعی ہے
جو تیرے لیے اور تیری ملک نہین ہے۔ تجھپر نفس غالب اور مخلوق و دنیا سب تیرے دلمین ہین
یہ دونون تیرے دل مین خدا سے بڑے ہین۔ تو اہل اللہ کی حد اور اُنکی شمار سے خارج ہے۔ اگر مندرجہ
بالا مقام تک پہنچنا چاہتا ہے تو تمام اشیا سے دل کو پاک کرلے۔ اوامر بجالا۔ نواہی سے پرہیز کر۔ تقدیر
پر صابر رہ۔ دنیا کو دل سے نکالڈال۔ اسکے بعد میرے پاس آ۔ مین تجکو اسکے سوا کچھہ اور بتا دونگا
اگر تونے ایسا کیا تو تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ اس سے پہلے تیرا کچھہ کہنا سننا بیہودگی ہے۔
افسوس اگر تجکو ایک لقمہ نہ ملے یا ایک دانہ ضائع ہو جائے یا کوئی غرض حاصل نہو تو تیرے
حصہ کی قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ تو خدا پر اعتراض کرنے لگتا ہی جورو بچون پر اپنا غصہ اُتارتا
اور اپنے دین اور پیغمبر کو بُرا بھلا کہنے لگتا ہے۔ اگر تو عقلمند۔ اہل مراقبہ اور بیدار دل ہوتا تو خدا
کے آگے گونگا بنجاتا اور اُسکے افعال اپنے حق مین نعمت اور نظر رحمت خیال کرتا۔ اگر تو ٹھیرتا اور
جھگڑا نکرتا۔ شکر کرتا فکرمند نہوتا۔ رضامند رہتا ناراض نہوتا۔ خاموش ہوتا شک نکرتا تو تجھے
خطاب آتا کہ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہین ہے؟ اے جلد باز ٹھیر تجھے نعمت ملے گی تو نے خدا
کو نہین پہچانا اگر پہچانتا تو شکوہ نکرتا۔ اُسکے آگے گونگا رہتا۔ اس سے کچھہ نمانگتا گڑگڑا کر دعا
نکرتا۔ بلکہ موافقت اور صبر کرتا۔ عاقل بن تو ہر فعل و مصلحت کے تزکیہ کا محتاج نہین وہ تجھے
اس لیے آزماتا ہے کہ تیرے طرز عمل کو دیکھے اور یہ معلوم کرے کہ تو اُسکے وعدہ پر بھروسا رکھتا ہے

یا نہین - اور کیا تجھے اس کا علم ہے کہ وہ تجھے دیکھتا - اور تیرے حال سے واقف ہے - کیا تو نہین جانتا کہ ہٹا کٹا مزدور اگر شہر مین بھیک مانگنے لگے تو یہ اُسکی بیوقوفی اور طمع ہے وہ فوراً نکالدیا جائیگا اور لوگ یہ کہین گے کہ کیا یہ شخص بھیک مانگنے کے قابل ہے - مولین حرص و طمع و طلب - اور مخلوق سے خوف و رجا کی حالت مین ایمان کامل نہین ہوتا - یہ بات اُس وقت درست ہوتی ہے کہ مومن اللہ کو دائم اور اصول و فروع پر نظر رکھے - پیغمبرون اور صالحین کے احوال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالے نے اُن کو دشمنون کے ہات سے کیونکر نجات دی - اور اُنکی امداد فرمائی - اور اُن کے کامون مین اُنھین وسعت اور کشادگی مرحمت کی - فکر صحیح کے باعث توکل درست ہوتا ہے دنیا دل سے نکلتی ہے - اور آدمی تمام جن وانس وملائکہ اور جمیع مخلوق کو بھول کر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے - ایسے قلب کا آدمی اسحالت مین ہوجاتا ہے کہ گویا اُس کے سوا کوئی پیدا ہی نہین ہوا - امر نہی محض اُسکے لیے ہے - انعام الٰہی خاص اُسی کے حق مین ہے - تمام تکلیفین اُسی کے قلب وباطن کی گردن پر رکھی گئی ہین - وہ تکالیف کے پہاڑ کو باعتبار اختلاف اجناس تکلیف دینے والے کا پیغام سمجھتا ہے - اسی لیے عبودیت ونیابت کے اثبات کی نظر سے اُنھین اُٹھالیتا ہے وہ مخلوق کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور اللہ تعالے اُس کا - وہ خلقت کا طبیب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کا وہ مخلوق کے لیے خدا کا دروازہ - ان مین اور اُس مین سفیر ہوجاتا ہے - وہ خدا کے رستہ مین روشنی حاصل کرنے کے لیے - مخلوق کے لیے آفتاب ہوتا ہے - اُن کا کھانا پینا بنجاتا ہے کہ کسیوقت غائب نہین ہوتا - اُسکی ساری ہمت اُن کی مصلحتون کے لیے ہوتی ہے - وہ اپنے نفس کو بھولکر ایسا ہوجاتا ہے گویا اُسکے حصہ کا نفس پیدا ہی نہین ہوا - خواہش وطبیعت کچھہ نہین رکھتا - اپنا کھانا پینا - پہننا بھولجاتا ہے - اپنے نفس کو بھولکر خدا کو یاد کرتا اور اپنے قلب کے ساتھ نفس ومخلوق سے جدا ہوکر محض خدا کا ہو رہتا ہے - مخلوق کا نفع اُس کا مطلب ہے وہ اپنے نفس کو قضا وقدر کے سپرد کردیتا ہے - وہ نفس سے بالکل جُدا ہے - جو مخلوق کو خدا کے دروازہ کیطرف کھینچے اُسمین مذکورۂ بالا اوصاف ہونے چاہیین - تو بلہوس ہے خدا - اور اُس کے رسولون اور اولیاء وخواص سے ناواقف ہے زہد کا مدعی ہوکر اُس سے روگرداں ہے - تیرا زہد لنگڑا ہی پاؤن نہین رکھتا - تیری رغبت دنیا اور مخلوق مین ہے خالق مین نہین - حسن ظن اور ادب کے قدم پر کھڑا رہ تاکہ مین تجکو خدا کا رستہ بتاؤن اور رہنمائی کرون - تکبر کا لباس اُتار کر تواضع کا جامہ پہن لے - عزت حاصل کرنے کے لیے ذلیل اور عالیشان بننے کے لیے متواضع رہا کر - تو جو کچھہ کر رہا ہو مگر بلہوسی ہے خدا اسکی طرف نہین دیکھتا - یہ کام صرف بدنی اعمال سے نہین ہوتا بلکہ پہلے قلبی اعمال ہون

پھر یہاں پیغمبر علیہ السلام سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ زہد اور تقوے اس جگہ ہے۔ جو فلاح چاہے اُس کا فرض ہے کہ مشائخ کے قدمون کی خاک ہوجائے۔ ایسے مشائخ کی صفت یہ ہے کہ وہ دنیا اور مخلوق کے تارک اور اُن کے رخصت کرنے والے ہوتے ہین۔ عرش سے فرش تک ہر چیز کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اسطرح چھوڑا ہے کہ پھر کبھی اُن کی طرف متوجہ نہون گے۔ انھون نے مخلوق اور اپنے نفوس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اُن کا وجود بہر حال خدا کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنی ہستی کے ساتھ محبت الٰہی کا طالب ہے وہ ہوس بیہودگی مین گرفتار ہے۔ اکثر زاہد و عابد مخلوق کے بندے اور اُن کے سبب مشرک ہین۔ اسباب کے متعلق کلام اور شرک نکرو نہ بھروسا نرکھو ورنہ خدا تمپر غضبناک ہوگا۔ کیونکہ وہ مسبب الاسباب وخالق اور اُن مین تصرف کرنے والا ہے قرآن وحدیث کے متبعین کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار اپنی ذات سے نہین اللہ تعالے کا ٹتا ہے۔ آگ اپنی طبیعت سے نہین جلاتی۔ خدا جلاتا ہے۔ روٹی اپنی ذات سے پیٹ نہین بھرتی خدا بھرتا ہے۔ پانی اپنی ذات سے سیراب نہین کرتا۔ خدا کرتا ہے۔ یہ چیزین ظاہری وسیلہ ہین۔ اسی طرح حسب اختلاف اجناس دیگر اشیا کو سمجھنا چاہیئے۔ سب مین تصرف الٰہی موجود ہے۔ اسباب اُسکے ہاتھ مین اوزار کی مانند ہین۔ جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے پھر جبکہ وہ فاعل حقیقی ہے تو ہر کام مین اُسی کی طرف رجوع کیون نہین کرتے۔ اور اپنی ضرورتون کو چھوڑ کر ہر حال مین توحید کو لازم کیون نہین کر لیتے۔ اُسکے کام ظاہر ہین کسی عاقل پر مخفی نہین۔ غلام کو لکڑی سے مارا کرتے ہین۔ اور آزاد کو ایک اشارہ کافی ہے۔ اسکی اطاعت کرو۔ وہ مطیع کی عزت کرتا ہے نافرمان نہو۔ کیونکہ نافرمانون کو ذلت ملتی ہے۔ مدد اور محرومی اُسکے قبضہ مین ہے۔ مدد کے ساتھ جسکی چاہے عزت کرتا ہے اور محرومی کے ساتھ جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ جسے چاہے علم کے ساتھ عزت دیتا ہے اور جسے چاہے جہل کے ساتھ ذلیل کرتا ہے کسی کو قرب کے باعث معزز کرتا ہے اور کسیکو بعد کے سبب ذلیل رکھتا ہے۔

اکسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیسوین رجب ۵۴۶ھ کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

کسی شخص نے اندرونی واردات کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو واردات کو کیا جانے تیرے دل مین تو شیطان وطبیعت۔ اور خواہش و دنیا کی طرف کے وسوسے آتے ہین۔ تیرا مقصد وہی ہے جو تجھے مغموم رکھتا ہے۔ تیرے وارد ات مقصد کی جنس کے ہین۔ جیسے تیرے عمل ہین اسیطرح کے واردات ہین۔ الہام الٰہی اُسی دل مین ہوا کرتا ہے جو ما سوے

خالی ہو۔ چنانچہ خود فرمایا ہے۔ ہم اُسیکو پکڑتے ہین جسکے پاس ہمارا اسباب ہو۔ اگر خدا تیرے
پاس ہے تو تیرا دل اُسکے قریب پڑ رہے اور شیطانی و شہوانی و دنیاوی وسوسے تجھسے متنفر رہتے
ہین۔ دنیوی وسوسہ اور ہے۔ اُخروی الہام اور فرشتہ کا القا اور ہے نفس کا اشارہ اور قلب کا
خیال اور ہے۔ الہام خداوندی اور۔ اسے سچے و سنجے تو الہام الٰہی کے سوا تمام خطرات سے دفعیہ کا
محتاج ہے۔ اگر تو نفس و ہوسے۔ اور شیطان و دنیا کے خطرات سے اعراض کرے گا تو پہلے خیال
آخرت آئے گا پھر الہام ملائکہ۔ پھر اسکے بعد الہام خداوندی ہوگا۔ یہ انتہائی مرتبہ ہے جب تیرا
قلب درست ہو جاسے گا تو آنے والے خیال کے پاس ٹھیر کر یہ کہے گا کہ تو کونسا خیال ہے اور
کس کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جواب دے گا کہ مین فلان خیال ہون۔ مین الہام ربانی ہون۔
خدا کی طرف سے آیا ہون۔ مین ناصح محب ہون۔ خدا تجکو دوست رکھتا ہے۔ اس لیے مین بھی
تیرا دوست ہون۔ مین مراتب نبوۃ سے تیرے حصے مین آگیا ہون۔ **اے لڑکے** معرفت
الٰہی سے تعلق کر۔ یہ تمام بھلائیون کی جڑ ہے۔ جب تو طاعت الٰہی بکثرت کرے گا تو وہ تجھکو اپنی
معرفت عنایت فرماوے گا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاعت کے باعث اللہ
تعالی بندہ کو اپنی معرفت دیدیتا ہے اور جب بندہ طاعت چھوڑ دیتا ہے تو خدا معرفت کو سلب نہین
کرتا بلکہ قلب مین مخفی کر دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اُسپر حجت قائم کرے اور یہ فرماے کہ مین نے
تجکو اپنی معرفت کی تمیز دی تھی تجھپر احسان کیا تھا۔ تو نے اپنے علم پر عمل کیون نکیا۔ **اے لڑکے**
نفاق اور فصاحت و بلاغت۔ یا چہرہ کا رنگ زرد کرنے اور گدڑی مین پیوند لگانے۔ سکڑنے اور
رونے رُلانے سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ یہ سب تیرے نفس و شیطان۔ اور مخلوق کے ساتھ
شرک کرنے اور اُن سے طالب دنیا بننے کے سبب سے ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے قدرے کلام
کے بعد فرمایا۔ اپنے نفس کو ذلیل سمجھ۔ اپنی بات کو چھپا۔ اور اسی حالت پر رہ۔ تاکہ تجکو پیغام
دیا جاوے کہ اپنے خدا کی نعمت کا اظہار کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی
تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہ فریب ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ہمیشہ یہی کہتے رہے یہان تک
کہ اُن کو خطاب ہوا تو اور تیرا باپ کون ہے۔ ہماری نعمت کا جو تجھے دی گئی ہے اظہار کر۔ موسی
نے مناجات مین اپنے خدا سے کہا کہ الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے۔ فرمایا مین تمیز اپنی اور اپنی
طلب کی تاکید کرتا ہون۔ موسیٰ نے چار بار سوال کیا۔ ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ یہ حکم نہوا کہ دنیا
یا آخرت کا طالب بن۔ بلکہ اس حکم کا یہ مطلب تھا کہ مین تم کو اپنی طاعت اور ترک معصیت کا
حکم دیتا ہون۔ اپنے قرب اپنی توحید و عمل اور ما سوے سے اعراض کا ارشاد کرتا ہون دل
درست ہو کر جب اللہ تعالے کو پہچان لیتا ہے تو غیر کا انکار کرتا ہے۔ اُس کا لموسین ہتنا۔ ما سوے سے وحشت

اختیار کرتا۔ اسی سے راحت پاتا اور دوسرے سے رنج اُٹھاتا ہے۔ آلہی تو گواہ رہ۔ مین تیرے
بندون سکے سمجھانے مین مبالغہ کرتا اور انکی اصلاح مین کوشش کیا کرتا ہون۔ مین اپنے تمام مشاغل
سے یکسو اور اُن سے اسطرح الگ ہون جسطرح تم معنے اور باطن سے۔ مین اُسکی کسی تدبیر و تصرف
مین اُسکے ساتھ ہوجاؤن۔ تو یہ کوئی بزرگی نہین ہے۔ اے خانقاہون اور خلوتون مین بیٹھنے
والو۔ میرے کلام مین سے ایک ہی حرف کا مزا چکھ جاؤ۔ ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت مین رہو
تم ایسی باتین سیکھ جاؤگے جو تم کو نفع دینگی۔ افسوس۔ تم مین اکثر محض ہوس ہی ہوس سے خانقاہون
مین بیٹھکر مخلوق کو پوجتے ہو۔ یہ کام حالت جہل مین خلوت نشینی سے حاصل نہین ہوتا۔ علم اور عالم
باعمل کی تلاش مین اسقدر سفر کر کہ کوئی قدم چلنے سے باقی نرہے۔ اس قدر چل کہ تیری پنڈلیان
دُکھ جائین پھر جب عاجز ہوجائے تو بیٹھ رہ۔ پہلے ظاہر قدم سے چل۔ پھر قلب اور معنے کے پانوسے
رستہ ناپ۔ بعدہ جب تو ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک کر ٹھیر جائے گا تو قرب آلہی اور
وصول الے اللہ خود بخود حاصل ہوگا جب تیرے دلکے قدم تھک جائین اور چلتے چلتے قوے زائل
ہوجائین تو یہ تیرے قرب کی علامت ہے۔ اس وقت اپنے آپ کو اُسکے سپرد کر دے۔ اور اُسکے
دروازہ پر پڑا رہ۔ وہ چاہے تیرے لیے کوئی خانقاہ بنوا دے۔ چاہے اُجاڑ مین بٹھائے رکھے
یا آبادی کیطرف پھیر دے۔ اور دنیا و آخرت۔ جن و انس۔ اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت
کے لیے قائم کر دے۔ جب بندہ کا قرب صحیح ہوجاتا ہے تو اُسے ولایت و نیابت ملتی ہے۔ تمام
خزانے اُسکے سامنے کر دیے جاتے ہین۔ زمین و آسمان اور اُن کے رہنے والے اُسکے لیے سفارش
کرتے ہین کیونکہ اسے سلطنت اور صفائی باطن و اسرار اور نور قلب عنایت ہوا ہے۔ اسحالت مین
تصفیہ قلب حاصل کر کہ اسلام و ایمان تیرے پاس بمنزلہ عاریت نہو۔ اس سے تیرا خوف اور
صوم و صلوۃ و بیداری زیادہ ہوگی۔ اہل اللہ اس سے مونہ کے بل گرے اور جانورون مین جاملے
مین گھانس وغیرہ کھانے اور تالابون کا پانی پینے مین اُنسے مقابلہ کیا ہے۔ اُن کے لیے شرع
رات کا اندھیرا آفتاب ہوگیا ہے اور اُن کا چراغ چاند اور ستارے ہین۔ اس بیہودگی۔ اور
قیل و قال اور اضاعت مال کو چھوڑو۔ ہمسایون۔ دوستون۔ اور مشہور لوگون کے پاس بلا سبب
نہ بیٹھا کرو یہ بیہودگی ہے۔ جھوٹ اور غیبت غالباً دو آدمیون کے میل جول سے ہوا کرتی ہے۔ گنا
دو شخص مل کر پیدا کیا کرتے ہین۔ اپنی اور اہل و عیال کی مصلحت کے سوا اور کسی کام کیلیے گھر
سے نہ نکلو۔ اسکی کوشش کر کہ تیری جانب سے کلام کی ابتدا نہو۔ بلکہ تیری بات سوال کا جواب
ہوا کرے۔ اگر کوئی تجھسے کچھ پوچھا کرے اور اُسکے جواب مین مصلحت ہو تو جواب دیدیا کر ورنہ
خاموش رہ۔ اہل اللہ ہر حال مین خدا سے ڈرتے ہین۔ اور اسحالت مین اپنے کام کرتے ہین

کہ اُن کے دل خوف زدہ رہتے ہین ۔ اُن کو ڈر ہوتا ہے کہ کہین دھوکے سے پکڑے نجاوین اس سے خوف کرتے ہین کہ اُن کا ایمان بمنزلہ عاریت نہو۔ انہین بعض پر خدا کے احسان و انعامات کے خوان نازل ہوتے ہین ۔ اس سے اُن کے دل قرب کے دروازہ مین داخل ہوتے ہین ۔ اندر آنیکی اجازت ملتی ہے خدا اُن کو دنیا مین واپس کرتا اور اُن کا متولی بنتا ہے ۔ اُن کو اپنے اولیاء اور ابدال انبیاء اور اعیان خلق مین داخل کر لیتا ہے ۔ انھین اپنے بندون کا مشائخ اور حاکم بنا دیتا ہے اُن کو زمین مین نائب و خلیفہ اور یکتا لوگون مین شامل فرماتا ہے ۔ انھین اپنے علم کی تعلیم دیتا اپنے حکم سے گویا کرتا ۔ اپنی کرامت سے حکم بناتا اور اپنی امداد سے اُنکی مدد کرتا ہے ۔ اُن کا نفع و ضرر انھین معلوم کرا دیتا ہے ایمان کا قدم اُن کے دلون مین مضبوط کرتا اور اُسکے سر پر معرفت کا تاج رکھ دیتا ہے ۔ تقدیر اُن کی خادم ہوتی ہے ۔ اور انس و جن و ملائکہ اُن کے آگے کھڑے رہتے ہین ۔ اُنکے قلوب و اسرار کی طرف خدائی فرمان آتے ہین ۔ اُن مین ہر شخص فی ذاتہ بادشاہ ہے جو اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہے اور ابلیس کے اعمال کو شکست دینے کے لیے اُس کا لشکر بنظر اصلاح مخلوق تمام روئے زمین پر موجود ہے اے **قوم** اہل اللہ کے قدم بقدم چلو ۔ کھانے پینے پہننے نکاح اور دنیا جمع کرنے کو اپنا مقصود نہ بناؤ کیونکہ اہل اللہ کا مقصود عبادت اور ترک عادت تھا ۔ خدا کا دروازہ ڈہونڈو اور وہین خیمہ لگا دو ۔ خدا کے دروازہ سے آفتون کے باعث نہ بھاگو ۔ وہ بلا و آفات و امراض اور درد دُکھ بھیجکر تمہین آزمایا کرتا ہے تاکہ اُس کے طالب ہو اور اُسکے دروازے سے نہ ٹلو ۔ اُن مین شامل نہو جو خبط مین پڑے ہوئے ہین اور اتنا نہین جانتے کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے ۔ عبادت اور عبادت مین اخلاص کرتے رہو ۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہین سُنا کہ مین نے جن و انس کو محض عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے ۔ تم نے اس آیت کے مضمون کو تحقیقی طور پر جان لیا ہے ۔ پھر عبادت کیون چھوڑتے ہو اور اسکی راہ مین خبط سے کیون کام لیتے ہو ۔ جو خدا کی عبادت نہین کرتے وہ انھین مین ہین جن کو یہ معلوم نہین کہ ہم کیون پیدا ہوئے ہین ۔ اور جو تحقیق و حقیقت کے قدم پر ہین وہ جانتے ہین کہ ہم عبادت کے لیے بنائے گئے ہین ۔ اور ہم مر کر پھر زندہ ہونگے اس لیے وہ حق عبودیت ادا کرتے ہین اے **لڑکے** یہان چند باطنی امور ہین جو وصول الی اللہ کے دروازے پر پڑے رہتے ۔ اور اُس تک ہاتھون کی ملاقات کرنے سے پہلے نہین کھلا کرتے ۔ اگر تم خدا کے دروازے پر جائیگا اور ادب کے ساتھ ہمیشہ اسے کھٹکھٹاتا اور وہین ٹھیرا رہے گا تو وہ تیرے قلب کے سامنے اپنا دروازہ کھولدے گا ۔ پھر تُسے وہی کھینچ لے گا جو کھینچتا ہے ۔ وہی

مقرب کرے گا جو مقرب کرتا ہے - وہی سُلائے گا - جو سُلاتا ہے - وہی قریب کریگا جو قریب کرتا ہے -
وہی سرمہ لگائے گا جو سرمہ لگاتا ہے وہی زیور پہنائے گا جو زیور پہناتا ہے وہی خوش کرے گا جو
خوش کرتا ہے - وہی امن دے گا جو امن دیتا ہے - وہی بات کرے گا جو بات کرتا ہے وہی ہمکلام
ہو گا جو ہمکلام ہوتا ہے - اے نعمتون سے غافلو - کہان ہو - جس بات کو مین بتا رہا ہون تمہارے
دل اُس سے بہت دور ہین - تم جانتے ہو کا کام سہل ہے - بناوٹ - تکلف - اور نفاق سے حاصل ہوتا
ہرگز نہین - یہ تو صدق اور تقدیر کے گرزون پر صبر کا محتاج ہے مثلاً تو غنی - تندرست - اور گناہون
مین مشغول تھا پھر تو گناہون اور ظاہری و باطنی لغزشون سے توبہ کرکے جنگل مین جا رہا اور خدا
کا طلبگار بن گیا - اسوقت تجھ پر امتحاناً بلائین نازل ہونگی - اور تیرا نفس اُسے پہلی دنیا اور رفاہیت
کا خواہان ہوگا - تو اُس کا کہنا مانے گا اور اُسکی مراد اُسے ندے گا - اگر اُسنے اسپر صبر کیا تو دنیا
و آخرت کی بادشاہی مِل گئی - اور اگر صبر نکر سکا تو یہ بادشاہت جاتی رہی گی - اے تائب ثابت
قدم رہ - اخلاص سے توبہ کر - انقلاب امر اور نزول آفات کو اپنے نفس کے ساتھ لازمی سمجھ
- اور یہ بھی مقرر طور پر جان لے کہ اللہ تعالے اُسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسا رکھے گا - اُسمین
اور اُسکے اہل وعیال اور ہمسایون - دوستون - اور جان پہچان والون مین تفرقہ ڈالے گا -
اُن کے دلون مین ایسی نفرت پیدا ہوگی کہ کوئی پاس نہ آئے گا - کیا تو نے ایوب علیہ السلام کا قصہ
نہین سُنا - اللہ تعالے نے جب انکی محبت و برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور یہ منظور کیا کہ اُنکے
قلب مین ہمارے سوا اور کسی کا حصہ نہ رہے تو اُن کو مال اور اہل وعیال اور اولاد و اتباع سے
جدا کرکے ایک کوڑی پر سرکنڈونکی چھپریا مین بٹھا دیا - آبادی سے باہر کر دیا - گھر والی کے سوا
جو لوگونکی خدمت کرکے کچھ کھانے کے لیے لے آتی تھین اور کوئی پاس نرہا - پھر اُن سے
اُن کے گوشت پوست کو الگ کر دیا - البتہ سمع و بصر اور قلب کو باقی رکھا جس مین
آپ عجائب قدرت کا نظارہ کرتے رہتے تھے - زبان سے یاد الٰہی تھی - اور دل اُسکی مناجات
مین مصروف تھا - آنکھون سے عجائب قدرت ملاحظہ فرماتے تھے - اور روح بدن مین
آتی جاتی تھی - ملائکہ آپ پر درود بھیجتے اور آپکی زیارت کرتے تھے - انسان آپ سے الگ تھے
مگر اُنس الٰہی قریب ہوگیا تھا - اسباب اور قوت زائل ہونیکے بعد خدا کی محبت و قدرت
اُسکی قدرت و ارادہ اور سابقۂ ازلی کے پابند ہوگئے تھے - ابتدا مین آپکی حالت صبر کی
تھی - انتہا مین عیان ہوگئی - ابتدا تلخ تھی - اور انتہا شیرین - آپنے بلا مین ایسی اچھی زندگی
کاٹی جیسی ابراہیم علیہ السلام نے آگ مین - اہل اللہ بلاؤن پر صبر کے خوگر ہین - وہ تمہاری طرح
اُکھڑ نہین جاتے - بلائین مختلف ہین چنانچہ بعض بلائین جسم مین ہین - بعض قلب مین بعض

مخلوق کے ساتھ ہین - اور بعض خالق کے ساتھ - جو ستایا نجائے اُسمین خیر نہین ہوتی - بلائین خدا کی طرف کے آنکڑے ہین - عابد و زاہد کا مقصود دنیا مین کرامات ہے اور آخرت مین جنات - اور عارف کا مقصود دنیا مین بقائے ایمان ہے اور آخرت مین دوزخ سے نجات - اُسکی حرص و خواہش ہمیشہ اسیکے متعلق رہتی ہے - یہان تک کہ اُسکے دل سے خطاب ہوتا ہے کہ یہ کیا ؟ ٹھیر اور ثابت قدم رہ - تیرا ایمان تیرے پاس ہو - تجھسے دیگر مومنین نور ایمان حاصل کرتے ہین - تو کل کو مقبول الشفاعت ہوگا - تیری بات مانی جائے گی - تو اکثر لوگون کو دوزخ سے نجات دلانے کا سبب ہوگا - تو اپنے اس نبی کے سامنے ہوگا جو شفاعت کرنے والون کے سردار ہین - اور کسی کام مین مشغول ہو - یہ وہ فرمان ہو جو بقائے ایمان و معرفت - عاقبت کی سلامتی اور اُن پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ چلنے کے سبب حاصل ہوتا ہے جو مخلوق مین خدا کے خاص بندے ہین - پھر جب بار بار اُسے اُن کی بشارت دیجاتی ہے اُس کا خوف بڑھتا رہتا ہے - حسن ادب اور شکر کی زیادتی ہوتی ہے - اہل اللہ نے اس آیت کا مطلب کہ خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہو اور اس آیت کے معنے کہ خدا اپنے فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ لوگون سے اُن کے افعال کی بابت سوال ہوگا اچھی طرح سمجھ لیے ہین - اور وہ اسے بھی سمجھتے ہین کہ لوگو جب تک خدا نچاہے تم کچھ نہین چاہ سکتے اُنھین معلوم ہے کہ خدا اپنا چاہا کرتا ہے - مخلوق کا چاہا نہین کرتا - وہ ہر روز ایک نئی شان مین ہو - وہ مقدم و موخر اور بلند و پست کرتا - عزت و ذلت دیتا معزول اور متولی بناتا - مارتا اور جلاتا - غنی اور فقیر کرتا ہے وہی دیتا ہے اور وہی روک لیتا ہے - خدا کے ساتھ اہل اللہ کے دلون کو ایک حالت پر قرار نہین رہتا - وہ ان کو متغیر کرتا بدلتا - قریب و بعید کرتا - اُٹھاتا بٹھاتا عزت و ذلت دیتا آنکو عطا کرتا اور اُن سے اپنے عطیہ کو روک لیتا ہے - اہل اللہ کے حال بدلتے رہتے ہین مگر وہ اثبات عبودیت اور حسن ادب اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹانے پر ثابت قدم رہتے ہین - الٰہی ہمین اپنے اور اپنے خاص بندون کے حسن ادب نصیب کر اور ہمین اپنے فضل کے باعث بے پروا کر دے - حاجتون کو اپنی طرف پھیر ہمین تعلق اسباب اور اُنپر اعتماد رکھنے کی بلا مین مبتلا نکر - ہمپر اپنی توحید و توکل کو قائم رکھ ہمارے اقوال و اعمال سے ہمین نہ آزما - اور انپر ہم سے مواخذہ نکر - اپنے کرم و درگزر اور نرمی کے ساتھ ہم سے معاملہ کر آمین - خدا کے رستہ مین نہ مخلوق ہے نہ سبب - نہ نشان ہے نہ جہت نہ دروازہ - اور نہ وجود خلق جسم دنیا کے ساتھ ہو - دل آخرت کے ساتھ اور بھید مولے کے ساتھ بھید قلب پر قلب نفس مطمئنہ پر - نفس جسم پر اور اعضا مخلوق پر حاکم ہین

جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے توجن وانس اور تمام ملک بندہ کے قدمون تلے آجاتا ہے۔ سب کھڑے رہتے ہین اور وہ شہ نشین قرب مین بیٹھا رہتا ہے۔ اے منافق تیرے تصنع اور نفاق کے باعث یہ مرتبہ تجھے نہین ملسکتا۔ تو اپنے ننگ وناموس۔ مخلوق کے دلون مین قبولیت اور اپنے ہاتھونکو بوسہ دلوانے کی تربیت کر رہا ہے۔ تو دنیا و آخرت مین اپنے نفس کے لیے پھر اسکے حق مین جسکی تو تربیت کرتا اور جسے اپنے اتباع کا حکم کرتا ہے منحوس ہے۔ تو ریاکار دجال اور لوگون کے مال پر قائم نہین ہے۔ تیری دعا قبول نہو گی۔ اور صدیقین کے دلون مین تجھے جگہہ نملیگی۔ باوجود علم خدا نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ غبار ہٹنے کے بعد تو عنقریب دیکھ لیگا کہ گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ غبار ہٹنے کے بعد تجکو مردان خدا گھوڑون اور اونٹون پر سوار نظر آئین گے۔ اور تو اُن کے پیچھے ٹوٹے پھوٹے گدہے پر ہوگا اور تجکو تباہ کرنے والے شیطان و ابلیس پکڑ لینگے۔ کوشش کرو کہ تمہارے دلون سے قرب کے دروازے بند نہون۔ عاقل بنو۔ تم کسی بات پر قائم نہین ہو۔ کسی ایسے شیخ کی صحبت مین رہو جو احکام الٰہی سے واقف ہو۔ اور اُس کا علم تمہین اسکی طرف رہبری کرے۔ جو مفلح کو نہین ڈہونڈہتا وہ نجات نہین پاتا۔ جو علمائے باعمل کی صحبت نہین اُٹھاتا۔ وہ خاکی انڈا ہے۔ اپنے مان باپ کا نہین۔ اسکی صحبت مین رہو جو خدا کی صحبت مین رہتا ہے۔ تم مین ہر شخص کو یہ چاہیئے کہ جب رات کو مخلوق سو جائے۔ اُنکی آوازین موقوف ہون تو اُٹھکر وضو کرے اور دو رکعتین پڑہکر یہ دعا مانگے کہ الٰہی۔ مجھے اپنے نیک اور برگزیدہ بندون مین سے کسی ایسے بندہ کو بتادے جو تیری طرف رہبری کرے اور تیرا رستہ بتادے ہر شئے کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ اسپر قادر تھا کہ بلا وساطت انبیا بندون کو اپنا رستہ دکھا دیتا۔ عاقل بنو۔ تم کسی چیز پہ قائم نہین ہو۔ اپنی غفلتون سے بیدار ہو جاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی رائے پر بے پروا رہنے والا گمراہ ہو جاتا ہے جو شخص تیرے دین کے چہرہ کا آئینہ ہو اُس سے حالات پوچھا کر۔ اور اُسے اسطرح دیکھا کر جیساکہ تو آئینہ دیکھکر اپنا مُنہ اور عمامہ اور بال وغیرہ درست کیا کرتا ہے۔ عاقل بن۔ یہ کیا بلہوسی ہے۔ تو یہ کیا کہا کرتا ہے کہ مجھے معلم کی ضرورت نہین پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔ جب مؤمن کا ایمان ٹھیک ہوتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بنجاتا ہے۔ اسکی رویت و قرب کے وقت لوگ اُسکے آئینہ کلام مین اپنے دین کا چہرہ دیکھا کرتے ہین۔ یہ کیا بلہوسی ہے۔ تم ہر وقت خدا سے دعا کرتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے۔ لباس و نکاح اور رزق مین ترقی دے۔ حالانکہ یہ چیز کم و بیش ہو ہی نہین سکتی۔ تمام زمانے کے مستجاب الدعوات تمہارے ساتھ ہو کر دعا کرین تو بھی

رزق نہ ایک ذرہ بڑھ سکتا ہے۔ نہ کم ہوسکتا ہے۔ اس سے ازل مین فراغت حاصل ہوچکی ہو ایسی دعا کو چھوڑ کر جن چیزون کا حکم دیا گیا ہے اُن کے بجالانے مین مشغول ہوجاؤ۔ اور جنسے منع کیا گیا ہے اُن سے بچو جس کا آنا ضروری بات ہے اُسمین مشغول نہو۔ کیونکہ وہ اپنے آنے کا ضامن ہے۔ جو کچھہ قسمت مین ہے میٹھا ہو یا کڑوا۔ تمہارے نزدیک بھلا ہو یا بُرا۔ اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گا۔ اہل اللہ ایسی حالت مین پُہنچ جاتے ہین کہ دعا وسوال کا موقع نہین رہتا وہ حصول نفع اور دفع ضرر کے لیے دعا نہین کرتے۔ اُنکی دعا مرقلبی کی حیثیت سے کبھی اپنے لیے ہوتی ہے کبھی مخلوق کے لیے۔ وہ دعا کے الفاظ مونہہ سے نکالتے اور فی الواقع اُس سے الگ رہتے ہین۔ الٰہی ہمین ہر حال مین اپنے ساتھ حسن ادب عنایت کر۔ روزہ نماز۔ ذکر اور تمام طاعتین عارف کی جبلہ مین داخل۔ اُسکے گوشت اور خون مین شامل ہوجاتی ہین۔ پھر ہر حال مین حفاظت خداوندی اُسکے پاس آتی ہو اور بقدر حکم لحظہ بھر کے لیے بھی جدا نہین ہوتی۔ حکم اُسکی کشتی ہو جس مین وہ بیٹھا رہتا ہے۔ ہمیشہ وہ قدرت الٰہی کے دریا مین سیر کیا کرتا ہے یہان تک کہ آخرت کے کنارے۔ دریائے لطف الٰہی کے ساحل اور قرب کے ہات تک پُہنچ جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی مخلوق کے ساتھ رہتا ہے۔ کبھی خالق کے ساتھ۔ اُس کا شغل وتعب ہمراہ خلق ہے اور راحت وآرام ہمراہ خالق۔ اے منافق افسوس تجھے اسکی خبر نہین۔ افسوس یہ چیزین تیرے کام مین شامل نہین اے مخلوق کو دل مین جگہہ دیکر خانقاہون مین بیٹھنے والو۔ تم میری چیخ پکار اور ہٹو بچو کو نہین سنتے تم بہرے ہو۔ کھڑے ہوجاؤ۔ چلے آؤ۔ کچھہ خوف نہین ہے۔ مین تم سے تمہارے سوء ادب اور اعمال کے مطابق معاملہ یا خطاب نکرون گا۔ بلکہ خدا کی مہربانی کے باعث تمپر مہربان رہونگا۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو یہ میری جانب سے نہین ہے۔ مین وہی کہتا ہون جو مجھسے کہلوایا ہے اے لڑکے جو لوگ خوف وحذر کے ساتھ عبادت مین صبح وشام ایک کردیتے ہین۔ وہ بدانجامی سے ڈرتے ہین اُنکو معلوم نہین کہ علم الٰہی اُن کے متعلق کیا ہے اور اُن کا انجام کیسا ہوگا اس لیے دن رات رنج وغم اور گریہ وزاری مین کاٹتے ہین۔ باینہمہ روزہ نماز حج وطاعات ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہین۔ اور وہ اپنے دل وزبان سے ذکر الٰہی کرتے ہین۔ پھر آخرت تک پہونچکر جنت مین داخل ہوجاتے ہین۔ دیدار الٰہی اور اسکی بخشش دیکھکر حمد الٰہی بجالاتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارا غم دفع کردیا۔ خدا کے بعض بندے اور بھی ہین کہ وہ اسکے اُستاد وشیخ۔ رئیس وافسر اور بادشاہ ہین۔ اُن کا قول ہے کہ خدا کا شکر جسنے آخرت سے پہلے دنیا ہی مین ہمارا غم دفع کردیا ہے۔ جب اُنکے دل دروازہ الٰہی کے طرف چلتے ہین تو اُسے کشادہ۔ اور بہت سے استقبالی لشکرون کو ایستادہ وصف بستہ اور اپنے آنے کا منتظر پاتے ہین۔ اہل لشکر اُنھین سلام کرتے اور

ہٹو بچو کرتے ہوئے اُنکے آگے چلتے ہین پھر وہ اس شان سے منزل قرب سکتا ہی۔ تجھے گھر بیٹھے جامع مسجد دیکھتے ہین جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دلپر اسکا ہم دیکھ سکتا ہے جیب
کرتے ہین۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے بعُد وحجاب کا غم دفع کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم ساتھ ہی خالق اچھی طرح دنیا و آخرت اور مخلوق کے ساتھ مشغول رکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں ہمیشہ کے ساتھ
لیے برگزیدہ اور قرب کیلیے منتخب فرمایا۔ اور ہم سے اپنے انقطاع اور غیر کے ساتھ مشغول کا
کر دیا۔ شکر ہے کہ اُسنے ہمین اپنی طرف منقطع ہونا نصیب کیا۔ ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان ہے اے لڑکے اگر تو ایمان کو مضبوط کرے گا تو پہلے معرفت کے گھر پھر علم کے جنگل۔ پھر صحرائے
فنا تک پہنچ جائے گا۔ اپنے وجود اور ہستی مخلوق سے الگ ہو گا۔ پھر ایسا وجود ملیگا جو تیری اور
مخلوق کی ذات سے قائم نہین بلکہ ذات الٰہی سے متعلق ہے۔ اسوقت تیرا غم دفع ہوگا حفظ
الٰہی خادم بنے گا۔ رحمت احاطہ کرے گی۔ توفیق آگے آگے چلیگی۔ ملائکہ گرداگرد رہین گے۔
ارواح سلام کرین گی۔ اللہ تعالے مخلوق سے تجھپر فخر کرے گا۔ اُسکی نظرین تیری نگہبان ہوکر
منزل قرب وانس ومناجات تک کھینچ لیجائین گی۔ جو بلا عذر مجھسے الگ رہا اُسنے نقصان اُٹھایا
تو اُس مقام کے متعلق جو مجھے ملا ہے میرا مزاحم بنتا ہے تو اسپر قادر نہو گا اور تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا
یہ چیز آسمان سے زمین پر آتی ہے۔ اللہ تعالے کا قول ہے۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے
ہین۔ مگر ہم اُسے ایک مقررہ اندازہ سے اُتارتے ہین۔ مینہ آسمان سے زمین پر برستا ہے پھر سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اور یہ مرتبہ آسمان سے دلونکی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ہر طرحکی بھلائی پیدا
ہوجاتی ہے۔ اسرار۔ اور حکمتین۔ توحید اور توکل۔ مناجات اور قرب الٰہی کے کھیت لہلہاجاتے
ہین۔ ایسے دلمین درخت اور پھل۔ جنگل اور میدان۔ دریا اور نہرین اور پہاڑ وغیرہ سب موجود
ہوتے ہین۔ ایسا دل انس وجن اور ملائکہ وارواح کا مجمع ہوتا ہے۔ یہ بات عقل سے باہر محض
قدرت اور ارادہ وعلم الٰہی سے متعلق ہے۔ وہ اسکے باعث مقبول بنا لیتا ہے اور یہ اُس کی مخلوق
مین جسکسی کسی کو ملتا ہے۔ میرے کلام کے جال مین پھنسنے کی کوشش کرو۔ میرا کلام اور نصیحت کیلیے
بیٹھنا ایک جال ہے۔ مین چاہتا ہون کہ تم مین سے کوئی اسمین آپھنسے۔ یہ خدا کا دسترخوان ہے
نہ کہ میرا۔ صدق خدا کیطرف سے ہے اور کذب شیطان کی طرف کا۔ میری بات مان لو۔ خدا تمپر رحم
کرے گا۔ میرا اتباع کرو تاکہ خدا کے دروازہ پر پہنچا دون۔ حق اور چیز ہے اور باطل اور چیز۔ ہر
مومن جو نور ایمان سے دیکھتا ہے ان دونون کو ظاہر طور پر جانتا ہے۔ اے عراق والو تم تیز
فہمی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تمپر صادق وکاذب اور محق ومبطل کا حال پوشیدہ رہتا ہے۔
تکذیب کا ضرر تمہاری طرف عائد ہوگا۔ اور مجھے اسکی پروا نہو گی جس کا مقصود ذات حق ہو

تمہارے دل سخت ہو گئے۔ اب وہ پتھر کی مانند یا اُس سے بھی زیادہ سخت ہین۔ بنی اسرائیل نے
جب توریت پر عمل نکیا تو خدا نے اُن کے دلون کو مسخ کیا۔ اور اپنے دروازہ سے ہنکا دیا۔ اے
محمدیو۔ اگر تم قرآن پر عمل نکروگے اُسکے احکام کو مضبوطی سے نمانوگے تو خدا تمہارے دلون کو
مسخ کریگا۔ اور اپنے دروازہ سے دور کردے گا۔ تم اُنمین شامل نہو جن کو باوجود علم خدا نے گمراہ کردیا
اگر تو مخلوق کے لیے علم حاصل کرے گا تو اُنھین کے لیے عمل کرے گا اور جو خدا کے لیے عالم بنیگا
تو تیرا عمل بھی اُسی کے لیے ہوگا۔ دنیا کے لیے علم حاصل کریگا تو دنیا کے لیے عامل ہوگا اور
آخرت کے لیے عالم بنے گا تو آخرت کے لیے علم نصیب ہوگا۔ فروع اپنے اصول پر مبنی
ہوتی ہین۔ جیسا کرے گا ویسا بدلہ ملے گا۔ ہر ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو اُسمین ہے۔ تو اپنے
برتن مین بدبودار روغن رکھکر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکنے لگے۔ اُسمین کوئی بہتری نہین۔
اور مخلوق کے لیے عمل کرکے یہ خواہش کرے کہ کل کو آخرت تیرے ہاتھ آجائے اس مین
کوئی بزرگی نہین۔ مخلوق کے لحاظ سے عامل بنکر یہ ارادہ رکھے کہ کل کو خالق اور اُس کا
قرب و دیدار حاصل ہو۔ اسمین کوئی کرامت نہین۔ یہ بات ظاہر اور اکثر ہے ہان خدا ابلا
عمل اپنے فضل سے کچھ تجھے دیدے تو یہ اُس کو اختیار ہو۔ طاعت جنت کا اور معصیت
دوزخ کا عمل ہے۔ اسکے بعد خدا کو اختیار ہے خواہ بلا عمل کسیکو ثواب عنایت کردے یا
عذاب مین گرفتار رکھے۔ یہ اُسکے اختیار مین ہے وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ اپنے
فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ مخلوق سے اُن کے اعمال کا سوال ہوگا۔ اگر انبیا و صالحین
مین سے کسی کو دوزخی کردے تو وہ عادل ہی رہے گا۔ اور یہ اُسکی حجت بالغہ ہوگی۔ ہمپر تو
یہ کہنا واجب ہے کہ حاکم نے سچ کہا ہم چون وچرا نہین کرسکتے۔ ایسا ہونا ممکن و جائز ہے اور اگر
ہوا تو عدل اور حق کے سبب ہوگا۔ مگر یہ ایسی چیز ہے کہ نہوگی اور وہ ایسا نکرے گا۔ میری
بات سنو۔ اور میرے قول کو سمجھو۔ مین متقدمین کا غلام اور اُن کے آگے کھڑا ہوا ہون
اُن کا سامان پھیلاتا۔ اور اُسپر آواز لگاتا ہون۔ اُسمین خیانت نہین کرتا۔ اور اُسے اپنی
ملک نہین جانتا۔ اُنکے کلام سے ابتدا کرتا ہون۔ اور اپنے کلام سے اُسے دُہراتا ہون۔ اور
برکت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک کے باعث مجھے چمکا دیا اور بلند آواز کر دیا ہے۔ میرے والد باوجود مقدرت
دنیا مین زاہد تھے۔ اور میری والدہ اُن سے موافق اور اُن کے فعل سے رضامند تھین۔
یہ دونون اہل صلاح و دیانت اور مخلوق پر مہربان تھے۔ مجھپر اُن کا اور مخلوق کا کچھ احسان
نہین ہے۔ مین تو اپنے رسول اور اُسکے بھیجنے والے کے پاس رات گزارتا ہون۔ اُنھین کے

باعث مراد پاتا ہون - میری بہتری اور نعمت اُنھین کے ساتھ اور اُنھین کے پاس ہے - مین مخلوق مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور ارباب مین اپنے رب العزت کے سوا اور کسیکو نہین چاہتا - اے عالم - تیرا کلام زبان سے ہے نہ کہ قلب سے - تیری صورت سے نہ کہ معنے سے - قلب صحیح اُس کلام سے نفرت کرتا ہے جو زبان سے ہو دل سے نہو وہ زبانی کلام سننے کے وقت ایسا ہو جاتا ہے جیسا قفس مین طائر یا مسجد مین منافق - جب کوئی صدیق کسی منافق - عالم کی مجلس مین اتفاقاً چلا جاتا ہے تو اُسکی پوری آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہ دہان سے نکلجائے ریاکارون - منافقون - دجالون - بدعتیون - اور خدا و رسول کے دشمنون کے چہرونکی علامتین اہل اللہ کو معلوم ہین - انکی علامتین اُنکے چہرون اور کلام مین موجود ہوا کرتی ہین - وہ صدیقین سے اسطرح بھاگتے ہین جسطرح شیر سے اُنکی باطنی آگ سے جل مرنے کا خوف رکھتے ہین - ملائکہ اُن کو صدیقین وصالحین کے پاس سے اُٹھا دیتے ہین - وہ عوام کے نزدیک بڑے آدمی ہین اور صدیقین کے نزدیک ذلیل - عوام کے خیال مین انسان ہین اور صدیقین کی نظرون مین بلی - جسکی کچھہ بھی حقیقت نہین - صدیق اپنی آنکھہ یا چاند سورج کے نور سے نہین دیکھتا بلکہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے - یہ خدا کا عام نور ہے اسکے علاوہ ضبط حکمت و ایقان کے بعد خدا اُسے ایک خاص قسم کا نور عطا کر دیتا ہے جس کا نام قرآن وحدیث ہے وہ اسپر عمل کرتا ہے اور اُسے علم کا نور دیا جاتا ہے - الٰہی ہمین اپنا علم وعلم اور قرب نصیب کر - اے منافقو - خدا تم کو برکت ندے - تم تعداد مین بکثرت ہو - اپنے اور مخلوق کے مابین معاملات کو سنوارنا - اور اپنے اور خدا کے درمیانی معاملات کو بگاڑنا تمہارا مشغلہ ہے - الٰہی مجھے اُنکی جانون پر مسلط کر دے تاکہ زمین کو اُن کے وجود سے پاک کر دون - اس زمانہ کے منافق کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہین آتا - اور ملاقات کے وقت سلام نہین کرتا - اور اگر ایسا کرلیتا ہے تو یہ ظاہری بناوٹ ہے اس دین کا آفتاب غروب ہونے کو ہے - دیوارین گرنے والی ہین - الٰہی مجھے اسکے بنانے کیلیے مددگار عنایت کر - اے منافقو یہ عمارت تمہارے ہاتھ سے نہ بنے گی - تم مین بزرگی نہین ہے کہ تم سے بن سکے - تمھین نہ تو دیوار بنانی آتی ہے اور نہ اُس کا آلہ تمہارے پاس ہے - پھر کیونکر بنا سکو جاہلو پہلے اپنے دین کی دیوار تو بنالو - پھر غیر کی عمارت بنانے مین مشغول ہوجانا - اگر تم مجھسے عداوت کروگے تو مین خدا ورسول کی راہ مین تمہارا دشمن بنجاؤن گا - کیونکہ مین انکی امداد کے لیے قائم ہون - بغاوت نکرو - خدا اپنے حکم پر غالب ہے - یوسف؈ کے بھائیون نے اُنکے قتل کی کوشش کی مگر قادر نہو سکے - اور ہوتے کیونکر یوسف خدا کے نزدیک بادشاہ ہونیکے نبیون مین نبی اور صدیقون مین صدیق تھے - اور ان کے ہات سے مخلوق کی مصلحتون کا پورا ہونا سابقہ ازل مین ہوچکا تھا - اے اس زمانہ کے منافقو - یہی حال تمہارا ہے - کہ مجھے ہلاک

کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہین۔ تمہارے ہات اس سے کوتاہ ہین گے۔ اگر حکمت نہوتی
تم مین سے ایک ایک کو عتاب کرتا۔ حکم اور علم کے ساتھ حالت قیام مین حکمت ہر امر کی بنیاد ہے۔ اہل اللہ
مخلوق سے نہین ڈرتے۔ کیونکہ وہ خدا کے حفظ و امان مین رہتے ہین۔ اپنے دشمنون سے خوف
نہین رکھتے کیونکہ وہ عنقریب اُنھین دست و پا اور زبان بریدہ دیکھ لینگے۔ اُنھین تحقیقی طور پر
معلوم ہے کہ مخلوق عاجز و لاشے ہے نہ اُنکے ہات مین ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ نہ تونگری نہ فقیری۔
نہ نفع۔ نہ ضرر۔ اُنکی ملک مین خدا کے سوا اور کچھہ نہین۔ اُسکے سوا قادر دینے نہ دینے مارنے اور جلانے
والا کوئی نہین۔ وہ شرک کے بوجھہ سے ہلکے۔ خدا کی برگزیدگی و اُنس کے مقام مین ہین۔ وہ اُسکے
ساتھ راحت مین ہین۔ اسکی مہربانی و لطف و مناجات سے لذت حاصل کرتے ہین۔ دنیا و آخرت
اور خیر و شر ہو یا نہو اُن کو ذرا پروا نہین۔ اُنھون نے ابتدا مین دنیا اور مخلوق اور شہوات
کے متعلق زہد کی تکلیف اٹھائی اور اُسپر مداومت کی۔ اس لیے اللہ تعالے نے تکلیف اُٹھانا اُنکی
طبیعت مین داخل کر دیا اُن کا زہد واقعی زہد۔ اور اُنکی طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی۔ اُن سے سیکھو
طاعات کی تکلیف اُٹھاؤ۔ معاصی و منکرات چھوڑ دو اس سے تکلیف اُٹھانا تمہاری طبیعت مین
داخل ہو جائے گا۔ خدا کا کلام سمجھو اُسپر عمل اور عمل مین اخلاص شامل کرو۔ اے لڑکے
تو سراسر نفس و طبیعت و ہوس ہے اجنبی عورتون اور لڑکون کے پاس بیٹھتا اور پھر یہ کہتا ہے کہ
مین اُن کی پروا نہین کرتا۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ شرع اور عقل تیرے اعمال سے مطابق نہین
تو آگ مین آگ بھڑکائے اور لکڑی پر لکڑی لگائے جاتا ہے۔ تیرے دین و ایمان کا گھر جل اُٹھیگا
اسباب کے لیے انکار شرع عام ہے اسمین کوئی مستثنےٰ نہین ہے۔ ایمان خدا کی معرفت۔ اور اُسکا
قرب حاصل کر۔ پھر اس کا نائب بنکر مخلوق کا طبیب بنجا۔ افسوس۔ تو سانپون کو کیونکر چھوتا
اور الٹ پلٹ کرتا ہے۔ تجکو نہ حوا کا سا ہنر یاد ہے نہ تو نے تریاق کھایا ہے۔ اندھا ہو کر
لوگون کی آنکھون کا علاج اور گونگا بنکر اُنکی تعلیم کسطرح کر سکے گا۔ جاہل ہو کر دین کی درستی
تجھسے کیونکر ہو گی۔ جو شخص چوبدار نہو وہ لوگون کو شاہی دروازہ کی طرف کسطرح پیش کر سکتا ہے
تو اللہ تعالی سے۔ اُسکی قدرت و قرب اور مخلوق مین اُسکی سیاست سے ناواقف ہے۔ یہ بات
نہ میری سمجھہ مین آ سکتی ہے نہ تمہاری۔ نہ مین ضبط کر سکتا ہون۔ نہ تم۔ اس کا مطلب خدا ہی
جانتا ہے بسنو۔ اور قبول کر لو۔ مین بادشاہ کا داعی۔ اور تم مین اُسکے رسول کا نائب اور
دین کے معاملہ مین سب سے زیادہ بیچا ہون۔ خدا و رسول کی طرفداری مین تم سے نہین شرماتا
مین ان دونون کا عامل انکے آگے کاریگر اور انھین کیطرف منسوب ہون۔ دنیا فانی۔ اور
آفات و بلا کا گھر ہے۔ اسمین کسیکو خصوصا دانا آدمی کو خوش عیشی نصیب نہین ہوتی کسی کا

قول ہے۔ کہ دنیامین واناادر ذاکرموت کی آنکھ ٹھنڈی نہین ہوا کرتی۔جس کے سامنے شیر منہ پھاڑے قریب آگیا ہو اُسے قرار اور نیند کچھہ نہین آتی۔ اے غافلو۔ قبر منہ پھاڑے ہوئے ہے موت کا شیر یا اژدہا منہ کھولے کھڑا ہے۔ سلطان قضا وقدر کا جلاد تلوار ہاتھ مین لیے حکم کا منتظر ہے۔ لاکھون مین ایک اس حکمت سے واقف۔ اور بلا غفلت دنیوی بیدار دل ہوا کرتا ہے ابتدائے امر مین کوئی ہنر سیکھنا ضروری بات ہے کہ جس سے توکمائے اور کھائے اور تیرا ایمان قوی ہوجائے۔ جب تو اسپر مداومت کرے گا تو اللہ تعالے تجھے توکل کی طرف لے آئے گا۔ اور بلا سبب کھلائے گا۔ اے اپنے اسباب کے ساتھ شرک کرنے والے اگر تو توکل کے کھانے کا مزا چکھ لیتا تو شرک نکرتا۔ اور متوکل ہو کر اُسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا۔ مین صرف دو طرح کھانا پینا جانتا ہون۔ یا التزام شرع کے ساتھ کسی ہنر سے۔ یا توکل سے۔ افسوس۔ تو خدا سے نہین شرماتا کمائی چھوڑکر لوگون سے بھیک مانگتا ہے۔ ہاتھ کا کسب ابتدا ہے۔ اور توکل انتہا۔ مین شیر ابتدا ٹھیک پاتا ہون نہ انتہا۔ مین حق بات کہتا ہون اور تجھسے ذرا نہین شرماتا۔ سُن۔ اور قبول کر۔ اور خدا کے معاملہ مین جھگڑا نکر۔ مین تمہاری ذات۔ تمہارے مال اور تمہاری تعریف و مذمت کی بابت مخلوق کا زاہد بناتا ہون۔ اگر مین نے تم سے کچھ لیا ہے تو اپنے لیے نہین بلکہ غیر کے لیے لیا ہے۔ تمہارے حق مین میرا کلام لازمی ضرب ہے۔ مین ایسے طریق سے اس کا علم دیا گیا ہون کہ جس کو مین پہچانتا اور اُسکی یقینی صحت کو جانتا ہون۔ خدا کے حکم کا کوئی ناسخ اور رد کرنے والا نہین ہے۔ دیکھ لوگونکی باتین تجھے دہوکے مین نڈالین تو اپنے نفع ونقصان کو جانتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تو عوام کے نزدیک بہت اچھا اور خواص کے نزدیک بہت بُرا ہی۔ اے دنیا سے رغبت رکھنے اور اُس سے خوش ہونیوالو عقل وضبط کے مدعیو۔ کیا تم نے اللہ تعالے کا یہ فرمان نہین سنا۔ دنیا کی زندگی کھیل کود اور زینت ہے۔ یہ چیزین نادان بچون کے لیے ہین نہ کہ عاقل مردون کے لیے۔ مین تمہین بتاتا ہون کہ وہ ناقص عقل نادانون کے لیے ہین۔ اُس نے تم کو کھیل کے لیے پیدا نہین کیا۔ دنیا مین مشغول رہنے والا کھلاڑی ہے۔ جسنے آخرت چھوڑکر دنیا پر قناعت کی محروم رہا۔ دنیا تم کو سانپ بچھو اور زہر دیتی ہے۔ بشرطیکہ تم اسے نفس و ہوے وشہوات کے ہات سے لوگے۔ آخرت کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے قلب خدا کی طرف پھیر کر اُس سے مشغول ہوجاؤ۔ تو پھر جو کچھہ اُسکے دست فضل سے حاصل ہو اُسے لے لو۔ دنیا و آخرت کو سوچو۔ اور اُن مین ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو سیکھے گا اور کسی چیز کو سیکھ لے گا میرے پاس اُس سے زیادہ ذخیرہ نکلے گا میرا کھیت پک کر اُٹھانے کے لائق ہو گیا ہے اور تیرا کھیت جب اُگتا ہے جل جاتا ہے۔

غافل بن - ریاست کو چھوڑ - ادہر آ یہان بیٹھ - تاکہ میرا کلام تیرے دلکی زمین مین جم جاسے اگر تجھے عقل ہوتی تو تو میری صحبت مین بیٹھتا - اور ہر روز ایک لقمہ پر قناعت اور میری سخت کلامی پر صبر کرتا جس کو ایمان ملا ہے وہ ثابت رہتا اور جمتا ہے اور جسمین ایمان نہین وہ میری صحبت سے بھاگ جاتا ہے۔

باسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۳ رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

خداکو وحدہ لاشریک جان - یہان تک کہ تیرے قلب مین جمیع مخلوق مین سے ایک ذرہ بھی باقی نرہے تجھے نہ کوئی مکان نظر آئے نہ مین - توحید سب کو نیست نابود کردے - خدا کی توحید پر رہنے اور دنیا کے سانپ سے اعراض کرنے مین پوری دوا موجود ہے - اس سانپ سے بھاگ تاکہ تیرے پاس حوا آسے اور اسکی دانت اکھاڑلے زہر دفع کرے - تجھے اُسکے قریب کردے - اسکی ترکیب بتادے اور اسحالت مین تیرے حوالے کردے کہ اُسمین اذیت کا مادہ باقی نرہے - پھر تو اُلٹے پلٹے - اور وہ تیرے ڈسنے پر قادر نہو سکے - جب تو خداکو دوست اور وہ تجھے محبوب رکھے گا تو تجکو دنیا اور شہوات ولذات اور نفس وہوے وشیاطین کے شر سے کفایت کرے گا - پھر تو اپنا حصہ بلا ضرر وبلا کدورت لے گا - اے بلاگواہ مدعی - تو مشرک ہوکر توحید کا دعوے کب تک کرے گا - کیا تو اسپر قادر ہے کہ رات کو میرے ساتھ کسی خوفناک مقام مین چلے - مین نِہتا ہون - اور تیرے پاس ہتھیار ہون - پھر دیکھ کہ کون گھبرا جاتا ہے - تو - یا مین - کون دوسرے کے کپڑون مین جا چھپتا ہے - تو - یا مین - تو نے نفاق مین پرورش پائی ہے اور مین نے ایمان مین اے قوم تم دنیا کے پیچھے اس لیے دوڑتے ہو کہ تمہین کچھ دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ اُنہین کچھ عطا کرے - دنیا اُنکے آگے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے - اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے مار - اُسکے لیے توفیق کا خود - مجاہدہ کا نیزہ ہاتھ مین لے - تقوے کی ڈھال اور یقین کی باندہ - کبھی نیزہ مار اور کبھی تلوار - ہمیشہ اسیطرح کرے گا تو وہ مغلوب اور تو اُسپر سوار ہوجاے گا - اُسکی لگام تیرے ہاتھ مین ہوگی - خواہ جنگل مین لیجا یہ خواہ دریا مین - اُسوقت خدا تیرے سبب فخر کرے گا - پھر اُن لوگون سے آگے بڑھ جائے گا جو اپنے نفوس کے ساتھ باقی ہین اور اس سے نجات نہین پاسکے - جسنے نفس کو پہچانا اور اُسپر غالب آگیا نفس اُسکی سواری بنجاتا ہے اس کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور حکم کی مخالفت ہرگز نہین کرتا جب تک تو نفس کو نہ پہچانے - اُسے خواہش سے نروکے اور حق واجب ندے گا تجھ مین خیر نہوگی -

اسوقت نفس قلب کیطرف . قلب سِر کیطرف . سِر اللہ تعالےٰ کیطرف مطمئن ہوکر رجوع کریگا
اپنے نفوس سے مجاہدہ کا عصا نہ اٹھاؤ - اُسکے حادثون سے فریب نہ کھاؤ - اُسکی بناوٹی
نیند کے فریب مین نہ آؤ شیر کی ظاہری نیند کے دھوکے سے بچو - وہ تمہارے دکھانے کیلیے
سوتا مگر فی الواقع اپنے شکار کا منتظر ہوتا ہے - نفس اطمینان و انکسار اور اکثر نیکیون مین تواضع
اور موافقت کا اظہار کیا کرتا ہے - مگر اُس کا باطن اسکے خلاف ہوتا ہے اسکے بعد اُسکی پوری
چیز سے پُر حذر رہا کر - اہل اللہ مخلوق سے اعراض رکھتے ہین مگر اُنپر نظر ڈالنے اور اُن کے پاس
بیٹھنے کی اس لیے تکلیف اُٹھاتے ہین کہ اُنھین امر و نہی کرتے رہین - مخلوق کے ساتھ اہل اللہ
کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک قوم نے دریا پار جاکر کسی بادشاہ سے ملنے کا ارادہ کیا جنھین رستہ
معلوم تھا وہ پار اُتر گئے - اورجب بادشاہ کے پاس جا پہنچے تو اُسے دیکھا کہ بعض لوگ رستہ بھولکر
ڈوبنے کے قریب ہین - اُن کو وہ راہ معلوم نہین جسپر پہلے لوگ چلے تھے - اس لیے بادشاہ نے اُن
پہلوان کو حکم دیا کہ ان گم کردہ راہون کو رستہ بتائین - چنانچہ اُنھون نے سیدھے رستہ پر کھڑے
ہوکر آواز دین کہ رستہ ادہر ہے پھر وہ قریب آگئے تو ان رہبرون نے اُنکے ہاتھ پکڑ لیے - اسکی
اصل اللہ تعالے کا قول ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا تھا اسنے کہا اے قوم میرا اتباع کرو مین
تم کو سیدھا رستہ بتاؤن گا - تم مین عقلمند آدمی دنیا اور مال اور اہل و عیال - اور کھانے پہننے
اور سواری و نکاح سے ہرگز خوش نہین ہوتا - یہ سب بلہوسی ہے - مومن کو قوت ایمان و یقین
اور قلب کے دروازۂ الٰہی تک پہونچنے سے خوشی ہوا کرتی ہے - خدا کے پہچاننے - اور اُسکے لیے
عمل کرنے والے دنیا و آخرت کے بادشاہ ہین اے لڑکے تیرا قلب و باطن کب صاف
ہوگا - حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ مشرک ہے - تو کیونکر فلاح پائے گا حالانکہ ہر رات جسکے
پاس جاتا ہے اُس سے مدد چاہتا شکوہ کرتا اور محنت اُٹھاتا ہے جس دل مین ذرہ بھر توحید نہو
وہ کیونکر صاف ہوگا - توحید نور ہے - اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا اندھیرا - تیرے دل مین
ذرہ بھر تقوے نہین ہے پھر فلاح کیونکر ہوگی - تو مخلوق کے سبب خالق سے - اسباب کے
باعث مسبب سے - اور مخلوق پر اعتماد رکھنے کے باعث حقیقت توکل سے محجوب ہے - تو محض دعوی
اور گھاس کا تنکا ہے - بلا گواہ دعوے کرنے سے کچھ حاصل نہو گا - یہ بات دو صورت سے حاصل
ہوسکتی ہو اول مجاہدہ اور تکالیف و محنت کی برداشت سے - صالحین مین یہ بات اکثر پائی
جاتی ہے - دوم بلا تحمل تکالیف محض عطیۂ الٰہی سے - مگر یہ بات بہت کم اور کسی کسی کو ملتی ہے
کہ اللہ تعالے اُسکے اپنی معرفت و محبت دیتا - اور اُس کو اہل و عیال اور کام کاج سے جُدا
کرکے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے - اُسے قراتی ہے الگ کرکے عبادت خانہ مین پہنچاتا اور

مخلوق کو اُسکے دل سے نکالکر اپنے قرب کا دروازہ کھولتا ہے - اُسے بیہودگیون سے اتنا جُدا کرتا ہے کہ ادنےٰ چیز کافی ہوجاتی ہے اُسے فہم اور حکمت وعزت دیتا ہے - کہ وہ اپنی دیکھی سُنی چیزون سے نصیحت پاتا - اور ایسے عمل کرتا ہے جو اُسے مقرب الٰہی بنا دیتے ہین - اللہ تعالےٰ ہدایت وعنایت وکفایت کو حکم دیتا ہے کہ اُس سے جدا نہون - اور وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ اس لیے ہے کہ ہم یوسفؑ سے گناہون اور بیحیائیون کو دفع کردین - بیشک وہ ہمارے خالص بندون مین ہے خدا اُس سے گناہ اور بیحیائی کو دفع کرتا اور توفیق کو اُس کا خادم بنا دیتا ہے - خدا کا عارف دوست مخلوق کو ہر طرح نصیحت دیا کرتا ہے کبھی فعل سے کبھی قول سے اور کبھی ہمت ودعا سے - کبھی اسطرح نصیحت کرتا ہے کہ وہ خالی لیتے ہین اور کبھی اسطرح کہ اُنھین کچھہ نہین معلوم ہوتا اے لڑکے ضعف ایمان کے وقت اپنے نفس کی احتیاط کر - تجھپر اپنے اہل وعیال اور ہمسایون اہل شہر اور اہل اقلیم کا کوئی حق نہین جب ایمان قوی ہوجائے تو پہلے اہل وعیال اور پھر مخلوق کیطرف آ - بدن مین تقوے کی زرہ - سر پر ایمان کا خُود - ہات مین توحید کی تلوار - ترکش مین قبولیت دعا کا تیر لیکر پھر توفیق کے گھوڑے پر سوار ہوکر کروفر - اور شمشیر زنی وتیر افگنی کا فن سیکھ کر مخلوق کیطرف آ - اور پھر خدا کے دشمنون پر حملہ کر - اس وقت خدا کی مدد شش جہت سے آئیگی - تو مخلوق کو شیطان کے ہات سے چھین لیگا اور اُنھین خدا کے دروازہ پر پہنچائے گا - اُن کو اہل جنت کے عمل بتلائے گا - اور دوزخیون کے افعال سے ڈرائے گا - اور جبکہ تو اہل جنت ودوزخ اور اُن کے اعمال کو معلوم کرچکا ہے تو ایسا کیون نہوگا - جو اس مقام مین پہنچ جاتا ہے اُسکے دل کی آنکھ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے - وہ شش جہت مین جاتا ہے جدہر دیکھے اُسکی نظر پردے پھاڑکر پرے نکلجاتی ہے - کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین رہتی - وہ اپنے دل کا سَر اُٹھاکر آسمانون اور عرش کو دیکھ لیتا ہے - اور گردن جھکاکر زمین اور جنات وغیرہ کو معلوم کرلیتا ہے - اس کا سبب ایمان اور معرفت الٰہی ہے - جسکے ساتھ علم وحکمت دونون ہون - اس مقام پر پہونچکر مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف بُلا - اس سے پہلے کچھ نہو گا - جب تو خود اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر نہوگا اور لوگون کو اُس طرف بلائیگا تو تیری چیخ پکار خود تجھپر وبال ہوگی - جب تو حرکت کرے گا - بیٹھ جائے گا اور جب بلندی کا طالب ہوگا پست ہوجائے گا تجھے صالحین کی خبر نہین - تو محض زبان دراز - یا زبان بلا قلب ظاہر بلا باطن - جلوت بلا خلوت - اور قوت بلا ہیبت - تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیر گند بکسو کا تو نامرد ہے - تجھ مین شجاعت نہین - ہلکا سا تیر تجھے مار ڈالے گا - ایک پتھر تجھپر قیامت قائم کردیگا الٰہی اپنے قرب کے باعث ہمارے دین وایمان اور ابدان کو قوی کرے اور ہمین دنیا وآخرت مین

نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ مین کسی کے پاس نہین
بیٹھتا۔ اگر بیٹھتا ہون تو اپنے موافقین مین سے دو یا تین کے پاس۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھ۔ کیونکہ
جب وہ کسی پر نظر ڈالتے اور اپنی ہمت متوجہ کرتے ہین تو اُس کو زندہ کر دیتے ہین۔ خواہ وہ یہودی
یا نصرانی یا مجوسی ہی کیون ہو۔ اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو اُس کا ایمان و یقین اور زیادہ مضبوط ہوجاتا ہے۔
قلب کی درستی سے نظر درست ہوتی ہے قرب آلہی حاصل ہوجاتا ہے۔ پھر جب وہ قرب و معرفت
کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اُسکی نظر خدا کی جانب سے ہوتی ہے۔ قرب حق اُسکے قلب کا ابر۔ نظر اُسکی
بجلی۔ اور وعظ اُس کا مینہ بنجاتا ہے۔ اُسکی زبان قلبی حالات بیان کرتی اور قلم بنکر معرفت
اور علم کے دریا سے روشنائی لیا کرتی ہے۔ اُس کا کلام اور نظر دلی ماہیت کے لیے برق ہے
یہ دونون منجانب اللہ قوی اصل سے نکلتے ہین۔ جو امر بجالانے۔ منہیات سے بچنے۔ اور جناب
پیغمبر علیہ السلام کو رضامند رکھنے مین ثابت قدم ہو اُسے یہ مرتبہ ملجاتا ہے۔ مگر چونکہ تھوڑی سی
کسر رہجاتی ہے اسلیے وہ طلب امر پیغمبر علیہ السلام مین سرگشتہ ہوکر مونہ کے بل چلتا ہے۔
اس سے وہ کسر نکلتی اور اس کا علم و قرب بڑھجاتا ہے۔ خدا کی طلب مین صدق ارادۃ
اعمال نیک کا پھل ہے۔ نیک عمل وہ ہے۔ جو محض خدا کے لیے ہو اُسمین کوئی شریک نہو
نیک عمل تجھکو تیری مراد کے رستہ پر ڈالدے گا۔ اور تو اس راہ مین داہنے بائین نہو گا۔
بلکہ قلب و سِرّ و معنے کے قدم سے سیدھا چلے گا۔ اور سب سے آگے رہے گا۔ مخلوق و دنیا و
آخرت کا ساتھ ندے گا۔ اور تو اُن لوگون مین ہو جائے گا جو محض خدا کے طالب ہین۔ اور
موسٰے کیطرح یہ کہے گا کہ آلہی مین نے تیری طرف اس لیے جلدی کی کہ تو رضامند ہوجائے
جو خدا کی رضامندی اور اُسکی ذات کا طالب ہو وہ اُس بات کا مصداق ہوجاتا ہے جو موسٰے
کے حق مین فرمائی گئی ہے کہ ہمنے پہلے ہی سے موسٰےؑ پر دودہ حرام کر دیئے تھے۔ اسی طرح
اس محب صادق کے قلب پر مخلوق کا دودہ حرام ہوجاتا ہے۔ وہ نیستی کے بعد ہست ہوتا ہے
غیرت آلہی کے باعث اُسکے حق مین تمام قسم کے دودہ خشک ہوجاتے ہین۔ سب کے سب
زائل کر دیئے جاتے ہین۔ وہ کسی چیز کے باعث اپنے محبوب سے جُدا نہین ہوتا۔ ایسا مومن
پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ عمل کرنے سے اُن کو یہان تک خوش کرتا ہے کہ آپ اُسکے قلب کے
لیے اللہ تعالے سے حضوری کا اذن طلب کرتے ہین۔ غلام کیطرح آپکے سامنے رہتا ہے۔ اور
عرصۂ دراز کی خدمت کے بعد عرض کرتا ہے کہ حضور مجھے بادشاہ حقیقی کا دروازہ دکھا دیجئے
اُسکے کام مین لگا دیجئے۔ اور ایسی جگہہ بٹھائیے کہ مین اُسے دیکھ لون۔ میرا ہاتھ اُسکے دروازہ
کی زنجیر تک پہنچا دیجئے۔ چنانچہ آپ اُسے اپنے ساتھ لیتے۔ اور دروازۂ آلہی کے قریب

پہنچا دیتے ہین وہان سے ارشاد ہوتا ہی کہ اے محمدؐ - اے ہمارے سچے سیغمبر - ای مخلوق کے رہبر اور معلم تمہارے ساتھ کون ہی - فرماتے ہین آلہی تو خوب جانتا ہی کہ ایک ناتوان شخص ہی جس کو مین نے عزت دی ہے اور اس بارگاہ کی خدمت کے لیے منتخب کرلیا ہے - پھر آپ اسکے قلب کو خطاب کرتے ہین - کہ اب تو ہے اور تیرا پروردگار - جیسا کہ جبرئیلؑ نے معراج مین حضورؐ کو مقرب پروردگار بنا کر فرمایا تھا کہ اب تم ہو - اور تمہارا پروردگار - اے لڑکے عمل نیک کر اور خدا سے مرتبۂ قرب حاصل کرلے - اے لڑکے اپنی امیدین کوتاہ کر - اور طمع چھوڑ دے - رخصت کرنیوالے کی سی نماز پڑہ مؤمن کو چاہیے کہ سونے سے پہلے اُسکی وصیت تکیے کے تلے لکھی رکھی ہو - پھر اگر خدا عافیت سے بیدار کردے تو بہت مبارک بات ہے اور اگر ایسا نہو تو اُسکے گھر والے موت کے بعد اُسکی وصیت سے نفع اُٹھائین اور اسپر رحمت بھیجین گے - تیرا کھانا پینا - اہل وعیال مین رہنا اور بھائی بندونکی ملاقات - رخصت کرنے والے کی سی ہونی چاہیئے اپنے باطن مین یہ بات پیدا کرلے کہ مین رخصت کرنے والا ہون جسکی تمام باتین غیر کے قبضہ مین ہون اُسے ایسا ہی ہونا چاہیئے - بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین کہ جو کچھہ اُن کے لیے پردہ غیب مین ہی یا اُن سے سرزد ہوگا اُس سب سے مطلع ہین - وہ اپنی موت کا وقت جانتے - اور دل مین غمگین رہتے ہین وہ اُسے اسطرح دیکھتے ہین جسطرح تم آفتاب کو دیکھہ لیتے ہو - ہان بیان کرنے کے لیے اُنکی بانہین نہین پلٹتین - اسپر پہلے سِر مطلع ہوتا ہے - پھر وہ قلب کو خبر دیتا ہے - اور قلب نفس مطمئنہ کو خبر دیکر اُس سے اخفاے راز کا طالب رہتا ہے نفس مؤدب ہونے اور خدمت قلب وغیرہ بجالانے کے بعد اس امر پر مطلع ہوجاتا ہے - اور مجاہدات کے بعد اس لائق بنجاتا ہے - اس مقام تک پہنچنے والا - خدا کا نائب اور زمین مین اُس کا خلیفہ اور اسرار کا دروازہ ہوتا ہے - ولون کے خزانے کی جو خزانۂ آلہی ہے تمام کنجیان اُسکے قبضہ مین ہوتی ہین - یہ نکتہ مخلوق کی سمجھہ سے باہر ہے - عارف مین جو بات پیدا ہوجاتی ہے وہ خدا کے پہاڑ کا ایک ذرہ - اس کے دریا کا ایک قطرہ اور اُسکے آفتاب کا ایک چراغ ہے - آلہی مین ان اسرار کے متعلق کلام کرنے سے معافی چاہتا ہون - حالانکہ تو جانتا ہے کہ مین مغلوب الحال ہون - بعض صوفیہ کا قول ہی کہ معافی مانگنے کی چیز سے بچا کر و - مگر مین جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہون تو تم سے غائب ہوتا ہون اور میرے قلب کے سامنے خود وہی نہین رہتا کہ جس کے سامنے عذر کرون اور پھر اُس کا کلام یاد رکھکر تمھین سناؤن - مین ایک مرتبہ تم سے بھاگا اور تمھین مین آپڑا مین ارادہ کرتا رہا کہ ہررات نئی جگہہ بسر کرون - ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک گاؤن سے دوسرے گانون مین چلتا پھرتا رہون - اور مسافر و گمنام ہوکر مرون - یہ میرا اراہ تھا مگر ارادۂ آلہی اسکے

ہوا۔ اس لیے مین جسجگہہ سے بھاگنا چاہتا تھا وہین آرہا قلب درست اور ثابت قدم ہوکر خدا کے دروازے
تکوین کے جنگل اور اُسکی دریا مین جا رہتا ہی کبھی اپنے کلام کو ساتھ اسمرتبہ کو طے کرتا ہے اور کبھی ہمت
ونظر کے ساتھ۔ وہ خدا کا فعل ہوکر یکسو ہوجاتا ہے۔ اور فنا ہوکر بقار کا مرتبہ حاصل کرلیتا ہے۔ اسے
سمجھنے والے کم۔ اور نہ ماننے والے بہت ہین۔ اسے ماننا اور اسپر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ منافق و
دجال اور مرکب ہوسٹے پر سوار ہونے والے صالحین کے احوال کا انکار کیا کرتے ہین۔ یہ امر صحیح اعتقاد
اور پھر عمل پر موقوف ہے۔ ظاہر احکام پر عمل کرنے والے کو خدا کی معرفت اور اُس کا علم حاصل ہوتا ہے
حکم اُسکے اور مخلوق کے۔ اور علم اُسکے اور خدا کے مابین ہوجاتا ہے۔ اُسکے ظاہری اعمال باطن
کی نسبت ایک ذرہ ہوا کرتے ہین۔ اعضا عبادت سے رُکجاتے ہین۔ دل نہین رُکتا۔ ظاہری آنکھ
سویا کرتی ہے۔ دل غافل نہین ہوتا۔ اُس کا قلب اپنا عمل اور ذکر کیے جاتا ہے حالانکہ وہ جز
ہوتا رہتا ہے **حکایت** ایک صوفی ذکر کرتے کرتے ہات مین تسبیح لیکر سو رہے۔ بیدار ہوکر
دیکھا تو تسبیح ہات مین اور زبان ذکر الٰہی مین اُسیطرح گردش کررہی ہے۔ اہل اللہ کے قلب باطن
کو بھی حکم دیا جاتا ہے اور وہ ہر وقت باطنی اعمال مین مشغول رہتے ہین۔ اسکے سوا اُن کے
عمل اور بھی ہین جن کو وہ پابندی کے ساتھ بجا لاتے ہین۔ ظاہری اعمال جو بذریعۂ اعضار ادا ہوتے
ہین عام بندون کے لیے ہین۔ اور باطنی وقلبی اعمال خواص کا حصہ ہے۔ سیر الی اللہ کا راز
اُنہین اور خدا مین مخفی ہے۔ وہ باوجود قرب خائف رہتے۔ اور تغیر احوال و زوال مقام کی بابت
تغلیب اغیار کا خوف کیا کرتے ہین انکو دل کے مسخ اپنے چاند سورج کے گہن۔ اور قدم پھسلنے
کا خوف ہر وقت رہتا ہے۔ ہمیشہ دروازۂ قرب کی زنجیر اور دامن رحمت الٰہی پکڑ کر دعا کیا کرتے ہین
کہ الٰہی ہم تجھسے دنیا و آخرت کچھہ نہین چاہتے بلکہ عافیت دین۔ اور بقائے ایمان و معرفت ہمارا مطلوب
ہے۔ اسے بطور صدقہ ہمین دے ڈال۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ہمین اپنے
گمان مین محروم نہ رکھہ۔ جو ہم چاہتے ہین اُسے کردے۔ تو جب کچھہ کرنا چاہتا ہے تو فقط امر کُن سے موجود
کردیتا ہے **اے قوم** اقوال وافعال مین اہل اللہ کا اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو۔ اپنی جان
ومال سے اُنکی قربت ڈھونڈھو۔ جو کچھہ تم اُن کو دوگے وہ تمہارے لیے اُن کے پاس جمع رہیگا۔
کل تمہارے حوالے کردین گے۔ تو وسعت رزق کا طالب ہی حالانکہ قلم اُسکی تنگی کے لیے چل چکا ہے
اس لیے تو مبغوض ہے کیونکہ وہ چیز چاہتا ہے جو تیری تقدیر مین نہین۔ طلب دنیا اور اُسکی
حرص مین کہان تک کوشش کرے گا حالانکہ تجکو قسمت ہی کا لکھا ملے گا۔ اہل اللہ طاعت
کرتے ہین اور اُن کے دل ڈرتے رہتے ہین۔ تم گناہ کرتے ہو اور بالکل بے خوف ہو
یہ نسبد اسمرد ہوکا ہے اس سے ڈرو۔ کہ وہ کہین تم کو دھوکے مین نہ پکڑے۔ پیغمبر علیہ السلام

فرماتے ہین - ہر کام کے متعلق اُنھین لوگون سے مدد لیا کرو جو اُسکے لایق ہون - عبادت بہت بڑا کام ہے اور اسکے لایق وہ لوگ ہین جو اعمال مین خالص - احکام الٰہی کے عالم اور اُسپر عامل - معرفتِ الٰہی کے بعد مخلوق کو نصیحت کرنے والے - اپنی جان ومال واولاد اور تمام مخلوق سے جدا ہو کر اپنے قلب و باطن کے قدم سے خدا کی طرف توجہ کرنے والے ہین - اُن کے اجسام آبادیون مین مخلوق کے ما بین ہین اور دل جنگلون مین پڑے رہتے ہین اور اُسی حالت مین رہتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُنکے قلوب کی تربیت کرتا - اُنکے پرون مین قوت دیتا اور اُنھین آسمان پر اڑا دیتا ہے - اُنکی ہمتین بلند ہوتین اور دل اُڑکر قربِ الٰہی مین جا پہنچتے ہین - پھر وہ اُن لوگون مین شامل ہوجاتے ہین جنکی نسبت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک نہایت برگزیدہ وپسندیدہ بندون مین ہین - جب تیرا ایمان یقین کے اور یقین معرفت کے مرتبہ مین آجائیگا تو تو خدا کی طرف کا نقا بنجائے گا - اغنیا سے لیکر فقرا کو دیا کرے گا - صاحب مطبخ ہوگا - تیرے قلب و باطن کے ہاتھ سے لوگون کو رزق ملا کرے گا - اے منافق جب تک یہ بات نہو تجھ مین ذرا بزرگی نہین - افسوس تو نے کسی پرہیزگار - زاہد اور احکام الٰہی کے جاننے والے مرشد سے تربیت نہین پائی - تو بلا قیمت کسی چیز کا خریدار بننا چاہتا ہے - اس سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا - دنیا بلا مشقت حاصل نہین ہوتی تو قرب ومعرفت کیونکر ملجائے گی - اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین کثرت عبادت کے متعلق جن لوگون کی تعریف کی ہے تجھے اُن سے کیا نسبت - اس کا تو یہ قول ہے کہ وہ رات کو کم سوتے - اور پچھلی رات استغفار کیا کرتے ہین - چونکہ خدا نے عبادت مین اُن کا صدق معلوم کرلیا ہے اس لیے اُن کو اہل وعیال اور بسترون سے الگ کر دیتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیا کرتا ہے - آج رات فلان شخص کو اُٹھاؤ - اور فلان کو سلادو - اسکے معنی دو طرح ہین - اول یہ کہ فلان کو اُٹھاؤ کیونکہ وہ عبادت مین صادق اور گناہون سے بھاگنے والا ہے اُسکی تھکن اور نیند کو دفع کردو - اور فلان کو سلادو - کیونکہ وہ جھوٹا منافق باطل در باطل اور لعنت در لعنت ہے اُسپر اونگھ کو مسلط کردو - تاکہ قائمین مین اس کا منہ نہ دیکھون دوم یہ کہ فلان کو جگا دو کیونکہ وہ محب اور ہمارا طالب ہے - اور تکلیف اُٹھانا محبت کی شرط ہے - اور فلان شخص کو سُلائے رکھو - کیونکہ وہ محبوب ہے - محبوب راحت ہی کیا کرتے ہین - وہ سلایا جاتا اور آرام دیا جاتا ہے کیونکہ اُسنے عبادت مین دن کو رات اور رات کو دن کردیا ہے اپنے ازل کا اقرار پورا اور محبت الٰہی کو ثابت کر دکھایا ہے - پھر جب اُسنے خدا سے اپنا اقرار پورا کردیا ہے اب یہ وقت ہے کہ خدا اپنا اقرار پورا کرے - اس لیے کہ وہ اپنے رستہ مین محنت اُٹھانے والون کی راحت کا ضامن ہے - اہل اللہ کے قدم جب خدا کے رستہ مین تھکے ہوجاتے

ہین تو اُن کو خواب مین وہ جلوے نظر آیا کرتے ہین جو بیداری مین نہین آتے۔ قلوب و اسرار ایسی شے کا نظارہ کرتے ہین کہ بیداری مین نصیب نہین ہوتا۔ اُنھون نے روزہ نماز کیا۔ بھوک اپنے اوپر لی سے اپنے نفس کو مجاہدہ مین ڈالا۔ دن رات عبادت مین رہے۔ نتیجہ یہ کہ جنت مل گئی۔ اسکے بعد غیب خطاب ہوا کہ رستہ اور طرف ہے یعنی طلب الٰہی۔ اب اُنکے اعمال باطنی طور پر ہوگئے۔ اور قلوب واصل ہوکر اُسی کے پاس قائم رہے اور وہین جم گئے۔ جو یہ جانتا ہے کہ مین کس چیز کا طالب ہون اُسپر طاعت الٰہی مین اپنی قوت و کوشش کا صرف کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ مومن خدا کی ملاقات تک تکلیف مین رہا کرتا ہے۔ افسوس تو میری ارادت کا مدعی ہے۔ اور اپنا مال مجھسے مخفی رکھتا ہے تو اپنے دعوی مین جھوٹا ہے۔ شیخ کی بہ نسبت مرید کے پاس کرتا۔ عمامہ۔ سونا چاندی۔ اور مال وغیرہ کچھہ نہین ہوا کرتا۔ وہ تو حسب ارشاد شیخ اُسی کے دستر خوان سے کھایا کرتا ہے۔ اپنی ذات سے فانی ہوکر اُسکے امر و نہی کا منتظر رہتا ہے کیونکہ وہ اس کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ اُسکی مصلحتیں شیخ کے ہات مین ہین اُسکی رستی مین شیخ ہی بل دیا کرتا ہے اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگاتا ہے تو اُسکے پاس نجا۔ تجکو اسکی صحبت اُٹھانی جائز نہین۔ مریض جب طبیب کو متہم خیال کرتا ہے تو اُسکی دوا سے اچھا نہین ہوا کرتا۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا جبکہ زہد درست ہے، مخلوق اُسکی طرف راغب ہوتی ہے اُسکے کلام اور نظر سے فائدہ حاصل کرتی ہے جب تو مخلوق کو خدا کے علم و معرفت سے جانے پہچانے گا تو اُنکی صفتین تجھسے غائب ہوجائینگی۔ جن و انسان اور فرشتے سب معدوم ہونگے۔ تیرے قلب و سِر کو کچھ اور صفت دیدیجائے گی۔ تیرے وجود یعنی عادات بنی آدم کا چھلکا تجھسے دور ہوگا حکم تیرے بدن کا کرتا بنجائے گا۔ تو اُسے زمین پر پہنے پھرے گا نفس اور مخلوق کو امر الٰہی تھامے گا۔ پھر علم الٰہی تیرے قلب و باطن کا پیرہن ہوگا۔ پیغمبر علیہ السلام کے پیغام یعنی قرآن و حدیث کو لازم کرلے۔ اُن کا چھوڑنے والا مرتد۔ اور قید اسلام سے خارج ہے۔ دوزخ اور عذاب ایسے کا انتہائی انجام ہے۔ اور غضب الٰہی ابتدائی حالت ہے۔ احکام بجالانے اور خدا کے دروازہ پر جا رہنے سے عارف کے قلب کو ایک اور چیز عنایت ہوتی ہے جسکے باعث وہ اس کا مستحق ہوجاتا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے اور اسکی باتین سنی جائین۔ اسی لیے اُن کے اتباع کی ممانعت ہے جو خود پابند احکام نہین ہین۔ یہ معرفت کی بنیاد ہے۔ جسنے معرفت کو عمل و اخلاص سے مضبوط کیا اور مخلوق کو تعلیم دی وہ خدا کے نزدیک بڑے رتبہ کا ہے لہذا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جس نے علم پڑھکر عمل کیا اور لوگون کو سکھایا وہ فرشتون مین عظیم کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ جہل کے ساتھ عبادت خانہ مین خلوت گزین نہو۔ کیونکہ مخلوق کو دل مین رکھکر گوشہ مین بیٹھنا بہت بڑا فساد ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرما گئے ہین۔

پہلے علم و تقاہت حاصل کر پھر گوشہ مین بیٹھ۔ جب تک روے زمین پر تجھے کسی کا خوف یا کسی سے امید ہو گوشہ نشینی جائز نہین۔ جس کا خوف اور جس سے امید ہو وہ ذات باری کے سوا اور کوئی نہو۔ خدا اور اُسکے دین کی اقامت کے سوا مین اور کسی چیز کو نہین جانتا۔ مین اُس کے دین کو اور محض اُسی کے لیے دین کی مدد کرتا ہون۔ صدیق کی دُہائی پکار کو سُن لیتا ہے۔ جب عوام دین کی حدود کو توڑتے۔ مناہی کا ارتکاب کرتے اوامر کو چھوڑتے اور دین کو پس پشت ڈالتے ہین تو وہ دین کی پکار اور خدا کیجانب اُسکی فریاد کو سُن لیتا ہے۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے کمر باندہ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ دین کی خیر خواہی کرتا اور اُسکی بُرائی دفع کر دیتا ہے یہ سب کچھہ خدا کی مدد سے کرتا ہے اپنے نفس و ہوا۔ طبیعت و رعونت اور جہالت ونفاق کے باعث ایسے فعل نہین کیا کرتا۔ ترک عادت عبادت ہو۔ جو عادت عبادت کے قائم مقام ہو وہ عادت ہی نہین ہوتی۔ اہل اللہ نے دنیا و آخرت اور مخلوق سے علاقہ چھوڑ کر صرف خدا سے تعلق کر لیا ہے۔ کھوٹا درم نہ چلاؤ۔ پرکھنے والا بینا ہے۔ وہ تمہارے درم کو کسوٹی پر لگا کر تم سے لے گا۔ اس کھوٹے سِکّہ کو پھیکدو۔ اور محض لاشئے خیال کرو۔ تم سے وہی لیا جائیگا جس کا کھوٹ بھٹی مین جا کر الگ ہو چکا ہوگا۔ اس کام کو آسان نسمجھو۔ تم مین اکثر اخلاص کے مدعی اور فی الواقع منافق ہین۔ امتحان نہوتا تو دعوے بہ کثرت ہونے لگتے ہم حلم کے مدعی کو غصہ دلا کر اور کرم کے مدعی کو کچھہ مانگ کر امتحان کرین گے۔ علے ہذا القیاس ہر خصلت کے مدعی کو اُسکی ضد سے آزمائین گے۔ ہوس کو چھوڑ کر ہر حال مین تقوے کو لازم کر لو۔ خدا متقیون کا ہو اسل مین شرک سے اور فرع مین معاصی سے بچو۔ پھر قرآن وحدیث کی رسّی کو مضبوط کر لو۔ انھین ہات سے نچھوڑو۔ اللہ تعالے کریم ہے۔ بندہ پر دو خوف نہین جمع کرتا۔ اہل اللہ کا خوف کھاتے پیتے پہنتے۔ نکاح کرتے اور دیگر تصرفات کے وقت دنیا مین مقدم ہو چکا ہے۔ اُنھون نے حساب الٰہی اور عذاب کے خوف سے حرام ومشتبہات اور اکثر حلال چیزون کو چھوڑ دیا ہے۔ کھانے پینے اور تمام احوال مین پرہیزگاری کو نگاہ رکھا ہے۔ زہد کے باعث اشیا کو ترک کر دیا ہے پھر جب زہد طبیعت مین قرار پکڑ جاتا ہے تو معرفت بنجاتا ہے اور معرفت متمکن ہو کر علم الٰہی اُٹھا لیتے اور یہ اُن کے سر کا تاج ہوتا ہے۔ اس لیے حرام ومشتبہات ومباحات اُن سے مخفی ہوجاتے ہین اور صرف وہ حلال باقی رہجاتا ہے جو حد یقین کا ہے جسکے باعث وہ متہم نہین ہوتے اور جو اُن کے دل مین خطرے نہین ڈالتا۔ بندہ جب دنیا وآخرت اور ماسوے اللہ سے جُدا ہو جاتا ہے اور اُس کا قلب خدا کے قرب واحسان ولطف سے تعلق کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے حاصل کرنے کی تکلیف نہین دیا کرتا۔ اُس کا دل

ایسے مشغلون سے پاک رہا کرتا ہے۔ مقربین کے دل ہمیشہ قرب اور علم خاص کے مکتب مین رہتے ہین خدا اُن کے قلب و باطن کو اپنے ارادون سے الگ ہوجانا اور اپنے خدا کے سامنے پڑا رہنا سکھا دیتا ہے اور خود اُن کا متولّی بنکر اُنھین غیرونکے حوالے نہین کرتا۔ مخلوق کی عقل۔ اور عالم ظاہر سے پرے لیجا کر اُن کو فنا کر دیتا ہے۔ پھر جب چاہتا ہے زندہ کرکے مخلوق کیجانب بھیجتا اور علم ثانی سے علم اول کی تائید کرتا ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل و اخلاص۔ پھر علم ثانی۔ پھر عمل ثانی۔ پہلے سکوت ہے۔ پھر گویائی۔ اول فنائے وجودی ہے پھر بقا با لبقائے دل کے مردو۔ تمہارا میرے پاس بیٹھنا کس کام کا؟ اے دنیا و سلاطین و اغنیاء اور مہنگے سستے کے بندو۔ تمپر افسوس۔ اگر ایک گیہون کے دانے کی قیمت ایک دینار ہوجائے۔ مومن اسکی پروا نہین کیا کرتا۔ اُسکے یقین و توکل کی قوت رزق کے متعلق اُسے غمگین نہین رکھتی۔ تو اپنے آپ کو مومن نہ خیال کر سب سے الگ ہو۔ ہر چیز خدا کا لشکر اور اُس کا کنبہ ہے۔ مخلوق سے روگردانی حق اور خدا سے تعلق کرنا سب سے بڑا حق ہے۔ مین خیال نہین کرتا کہ تم میری باتین سمجھ سکو۔ توحید کے دلائل اور صدیقین و اولیاء اللہ کے کلمات سنا کرو۔ اُن کا کلام وحی کی مانند ہوتا ہے۔ وہ اُسی کی طرف سے بولتے ہین۔ خدا اُن کو فرمایہ عوام کے احکام سے الگ اپنا خاص حکم دیا کرتا ہے۔ تو سراپا بلہوس ہے۔ کتابون سے جمع کرکے کلام کیا کرتا ہے۔ اگر کتابین جاتی رہین یا اُن مین آگ لگجائے یا جس چراغ سے تو دیکھ رہا ہے وہ گل ہوجائے تو کیا کرے گا۔ اگر تیرے گھر کی ٹھلیا ٹوٹ جائے۔ اور اُسمین سے پانی رسنے لگے۔ تو تجھے انگیٹھی کو گندہک اور چشمہ کہان سے ملے گا۔ جو علم پڑھکر خالص عمل کیا کرتا ہے۔ انگیٹھی اور چشمہ اسکے دل مین پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کا نور ہوتا ہے جس سے وہ اور دیگر انسان منور ہوجاتے ہین۔ اے بلند آواز والو۔ اے نفس و خواہش کے ہات سے کتابین جمع کرنے والو۔ افسوس تم خاص باتون مین جھگڑتے شکست دیتے اور ہلاک ہوتے ہو۔ اپنا واقعی حصہ نہین لیتے۔ تمہاری کوشش سے سابقہ اور علم الٰہی متغیر نہوگا۔ پورے مومن مسلمان بنجاؤ۔ کیا تم نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا۔ اہل جنت وہ ہین جو ہماری آیتون پر ایمان لاتے اور سچے مسلمان ہین اسلام کی حقیقت احکام کا مان لینا ہے۔ اہل اللہ نے اپنے آپ کو خدا کے آگے ڈالدیا ہے۔ چون و چرا اور اس فقرہ کو کہ الٰہی یہ کردہ نکر۔ بالکل بھولگئے ہین۔ خوف کے قدم پر کھڑے ہوکر طرح طرح کی طاعتین کرتے ہین اسی لیے اللہ تعالے انکی نسبت فرماتا ہے کہ وہ کوئی کام کرین مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے ہین۔ امر الٰہی بجالاتے مناہی سے بچتے۔ میری بلاؤنپر صبر اور عطاؤنپر شکر کرتے ہین۔ اُنھون نے اپنی جان و مال۔ اور اولاد و آبرو کو میرے سابقۂ ازل کے

سپرد کر دیا ہے۔ اُن کے قلب مجھسے ڈرتے رہتے ہین۔ عارف آخرت کی بابت زہد حاصل
کرنے کے بعد اُس سے کہدیا کرتا ہے کہ مجھسے الگ ہو۔ مین خدا کے دروازہ کا طالب ہون۔
میرے نزدیک دنیا اور تو دونون یکسان ہین۔ دنیا مجکو تجھسے محجوب رکھتی تھی۔ تو خدا سے محجوب
رکھتی ہے۔ جو مجھے اُس سے محجوب رکھے اُسمین بزرگی نہین ہے۔ اس بات کو سُنو۔ یہ خدا کے
علم اور مخلوق مین اُسکے ارادہ کا خلاصہ ہے۔ اور یہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کا
واقعی حال ہے۔ اے دنیا و آخرت کے بندو۔ تم خدا سے ناواقف اور اُسکی دنیا و آخرت سے
باخبر ہو۔ تم بمنزلہ بت پرست ہو۔ دنیا آخرت مخلوق اور شہوات ولذات۔ تعریف اور قبولیت خلق
یہ سب تیرے بت ہین۔ ماسوے اللہ ہر چیز بت ہے۔ اہل اللہ خدا کی ذات کے طالب ہین
دنیا و آخرت خدا کے دروازہ پر یا طبیب کے گھر مین موجود ہین وہ جو چاہتا ہے ان سے لیکر
نفس کو کھلا دیتا ہے۔ منافقو۔ تمہین اسکی خبر نہین۔ منافق اس کلام کا ایک حرف نہین سُن
سکتا۔ اسپر قیامت گذر جاتی ہے۔ کیونکہ وہ حق بات سُننے کی قدرت نہین رکھتا۔ میرا
کلام حق ہے اور مین حق پر ہون۔ میرا کلام خدا کی طرف سے ہے۔ میری جانب سے نہین شرع
کیجانب سے ہے ہوس کی طرف سے نہین۔ لیکن تیری ناکارہ سمجھ آفت ہے۔ افسوس تو نے
اپنے علم پر عمل نکیا۔ علم کیا نفع دیگا۔ جوانی مین مشائخ کیخدمت نکی۔ بڑھاپے مین کیا کریگا۔
مرتے وقت ہر مؤمن کی آنکھ کھلجاتی ہے اور وہ جنت مین اپنے مقام کو دیکھ لیتا ہے۔ حور و غلمان
اسکی طرف اشارہ کرتے ہین۔ جنت کی خوشبو اُس تک پُہنچتی ہے۔ اسی لیے موت اور اُسکی
سختیان آسان ہوجاتی ہین۔ اور اللہ تعالےٰ اُس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا آسیہ سے کیا
تہا۔ ہان بعض اہل اللہ کو یہ باتین موت سے پہلے معلوم ہوجاتی ہین۔ وہ مقرب و یکتا
ہین اور مرید سے مراد ہوگئے ہین۔ اے خدا پر معترض۔ بیہودہ باتین نکر۔ قضا و قدر کو
رد کرنے یا روکنے والا کوئی نہین۔ تسلیم اختیار کر۔ راحت پائیگا۔ یہ دن رات تیرے
سامنے موجود ہین۔ تو ان کو رد نہین کرسکتا۔ رات اپنے وقت پر ضرور آئیگی۔ تو اس سے
خوش ہو یا ناخوش یہی حال دن کا ہے۔ تیرے گمان کے خلاف یہ دونون ضرور آئین گے
اسیطرح قضا و قدر تیرے نفع کے لیے ہو یا نقصان کے لیے آئے بغیر نرہیگی۔ جب فقر
کی رات آجائے تو اُسے تسلیم کر۔ اور غنا کے دن کو رخصت کردے۔ مرض کی رات نمودار
ہو عافیت کے دن کو الوداع کہہ۔ مکروہات کی رات آئے تو تسلیم کے بعد مرضیات کے دن
کو وداع کر۔ امراض و اسقام۔ اور فقر جیسے آبرو کی راتون کا خوش دلی سے استقبال کر۔
قضا و قدر مین سے کسی شئے کو رد نکر۔ ورنہ ہلاک ہوگا۔ ایمان جاتا رہیگا۔ قلب مکدر اور

باطن مردہ ہوجائے گا - اللہ تعالے نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے مین برحق معبود ہون میرے سوا کوئی معبود نہین - جو میری قضا و قدر کو تسلیم کرتا بلاؤن پر صبر اور نعمتون پر شکر بجالاتا ہے مین اُسکا نام صدیقون مین لکھ لیتا ہون - اور جو ایسا نہین کرتا اُس سے کہدو کہ میرے سوا اور خدا ڈھونڈلے - جب تو قضاء الٰہی پر رضامند - بلاؤن پر صابر اور نعمتون پر شاکر نہین ہے تو وہ تیرا پروردگار ہی نہین - اُسکے سوا کوئی اور خدا ڈھونڈلے حالانکہ اور خدا ہو ہی نہین سکتا - اگر تو خدا کو چاہتا ہے تو قضائے الٰہی پر رضامند رہ - تقدیری خیر و شر اور اُسکی شیرینی و تلخی پر ایمان لے آ - اور یہ سمجھ لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچنے والی ہے وہ ہرگز نہ ٹلے گی - اور جو ٹلگئی ہو وہ کسی طرح پہنچنے والی نہ تھی - جب ایمان درست ہوجائے گا تو تو ولایت کے دروازہ پر جا پہنچے گا - اور خدا کے اُن بندون مین ہوجائے گا - جن مین واقعی عبودیت کے معنے پائے جاتے ہین - ولی کی علامت یہ ہے کہ ہر حال مین بلا چون وچرا - مع ادائے اوامر و ترک نواہی - سر بسر خدا سے موافقت کیا کرتا ہے - اس لیے اسکی صحبت دائمی ہوتی ہے - وہ اس کے قرب مین دہنے بائین اور پیچھے نہین ہوا کرتا بلکہ سامنے رہتا ہے - وہ سینہ بلا پشت - قرب بلا بُعد - صاف بلا کدورت - اور خیر بلا شر بنجاتا ہے - تو مخلوق سے امید وبیم رکھتا ہے حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے - دینے کے وقت تو خلقت کی مدح کرتا ہے - اور نہ دینے کے وقت مذمت حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے افسوس - مخلوق کے پاس کچھ نہین - تو خیر سے جدا ہے تیرے پاس توحید نہین - کل چیزین مخلوق کیجانب سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے موجود ہوتین اور اُسی سے لیجاتی ہین - اور رستہ قطع کرنے کے بعد اُسکے دروازہ کی طرف رجوع کرنے سے ملتی ہین - ابتدا مین سبب ہوا کرتا ہے اور انتہا مین مُسبّب - مبتدی پہلے سبب سے اشیا حاصل کرلیا کرتا ہے جسطرح کسی پرند کا بچہ اپنے مان باپ سے دانہ مانگتا ہے - اور وہ اُسے بھراتے رہتے ہین - پھر جب بچہ بڑا ہوجاتا ہے اور اُڑنا سیکھ لیتا ہے مان باپ سے بے پروا ہوجاتا ہے اور اپنے پرونکی طاقت سے خود اپنی روزی طلب کرتا ہے - تم مین کسی نے توکل کے ہات سے کوئی ایسا نوالہ کھایا ہے جس مین اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسا نہو ؟ افسوس تم ایسی صفت کے مدعی ہو جو تم مین نہین پائی جاتی جبکہ تو اپنی طاقت و اسباب پر بھروسا کر رہا ہے تو اسلام و ایمان اور توحید و ایقان کا مدعی کیون بنتا ہے یہ بات دعوے سے حاصل نہین ہوا کرتی افسوس تو اس مقام پر بیٹھکر لوگون کو وعظ سناتا اور پھر اُن مین ہنستا اور مضحکہ انگیز حکایتین بیان کرتا ہے نہ تو فلاح پائے گا - نہ سننے والے - واعظ معلم و ادیب ہوتا ہے - اور سننے والے گویا مکتب کے لڑکے ہین - بچے سختی و احتیاط اور ترش روئی سے کچھ سیکھا کرتے ہین - بعض لوگ محض عطائے الٰہی کے باعث بلا سختی علم حاصل کرلیتے ہین

بہت سے لوگ بظاہر اسلام کے مدعی ہین اور اُن کا مقولہ وہ ہے جو کفار کہا کرتے ہین کہ ہماری دنیوی
زندگی سب کچھ ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہین اور ہمین زمانہ ہلاک کر دیتا ہے۔ یہی قول اسلام کے اکثر
مدعیون کا ہے اور اکثر اسے کہتے تو ہین مگر چھپا لیتے ہین یعنی اپنے افعال سے اس قول کو بزبان
حال بیان کرتے ہین۔ میرے نزدیک انکی قدر مچھر کی برابر نہین۔ خدا کے ہان سب حقیقت کھلی ہو
گی۔ اُن کو اتنی عقل و تمیز نہین کہ ضرر اور نفع دینے والی چیز مین فرق کر سکین۔ اللہ تعالے نے
یوسف علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا ہے کہ ہم تو اُسے کو پکڑین گے جسکے پاس سے ہمارا اسباب
نکلا ہے۔ یعنی جسکے پاس ولایت و توحید و ایمان کا سامان موجود ہے۔ قلب جب خدا کے لیے
درست ہو جاتا ہے تو خدا اُس کو مخلوق و اسباب۔ بیع و شرا اور لین دین کے ساتھ نہین چھوڑا
کرتا۔ اُسے ممتاز و خالص۔ پستی سے اٹھاتا اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور اپنے لطف کی گود مین
سُلاتا ہے۔ افسوس۔ تیرے اسلام کا قمیص پھٹا ہوا۔ اور ایمان کا کپڑا ناپاک ہے۔ تو نگاہ کر
تیرا قلب نادان مصر۔ مکدر۔ سینہ اسلام کیلئے غیر کشادہ۔ باطن خراب اور ظاہر درست ہے۔ نامۂ
اعمال سیاہ ہے۔ دنیا جسے تو محبوب جانتا ہے کوچ کرنے اور قبر و آخرت سامنے آنے والی ہے۔
اپنے کام اور عنقریب انجام کے لیے بیدار ہو۔ کیا خبر تیری موت آج یا اسی گھڑی ہو تجھمین
اور تیری امیدون مین پردہ پڑ جائے۔ دنیا سے تو جس چیز کا امیدوار ہے وہ نہ ملے گی۔ اور
جس آخرت کو بھول گیا ہے وہ سامنے آجائے گی۔ غیر اللہ مین مشغول رہنا بلہوسی ہے۔
ماسوے سے امید و بیم رکھنا بلہوسی ہے۔ خدا کے سوا ہمین نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ ضرر
اُسنے ہر چیز کے لیے سبب مقرر کیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوا کرتا ہے جب تو نے حکم بالسبب
پر عمل کیا تو گویا سبب پر عمل کیا۔ اسوقت تجھسے اسباب اسطرح ساقط ہو جائینگے جسطرح
درختون کے پتے۔ اسباب جاکر محض مسبب اور چھلکا دور ہو کر صرف مغز باقی رہجائے کا مسبب
یعنی اصل کے ساتھ تعلق کرنا مغز ہے گویا درخت کا پھل۔ موحد اپنے حالات مین انتقال کرتا رہتا
ہے۔ یعنی مشک سے۔ نالی۔ نالی سے نہر۔ نہر سے دریا۔ فرع سے اصل۔ ولد سے والد۔ عبد سے
معبود۔ صنعت سے صانع۔ عاجز سے قادر۔ فقر سے غنا۔ ضعف سے قوت۔ اور قلیل سے
کثیر کیجانب منتقل ہوتا ہے۔ میرے آگے طول کلامی نکرو۔ تم مین اکثر کے دل ایمان سے خالی
ہین۔ جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو وہ اُسے سکوت و حسن ادب کی لگام اور تقوے کی
زرہ پہنائے۔ یہ اُسکے اطمینان اور وصول الی اللہ کا سبب ہے۔ وصول دو قسم ہے ایک وصول
عام۔ دوسرا وصول خاص۔ مرنے کے بعد وصول الی اللہ عام طور کا وصول ہے۔ اور بعض
اہل اللہ کا موت سے پہلے قلبی وصول دوسرے یعنی وصول خاص مین داخل ہے۔ یہ وہ لوگ

ہین جو مخالفتون سے نفس کا مجاہدہ کرتے اور نفع و ضرر کے متعلق مخلوق سے جُدا رہتے ہین اسپر
مداومت کرنے سے یہ لوگ اسیطرح خدا تک پہنچ جاتے ہین جسطرح عوام موت کے بعد پہنچتے ہین۔
جسے یہ مرتبہ مِل گیا اُسے مقام تمکن وبسط اور مرتبۂ ہمکلامی و موانست حاصل ہوجاتا ہے۔ اسوقت
یہ واصل شخص کہدیتا ہے کہ اپنے تمام اہل کو میرے پاس لے آؤ۔ یوسف علیہ السلام جب کنوئین
اور قید خانہ سے نکلے اور اُن سختیون پر صبر کرنے کے بعد صاحب اقتدار ہوگئے اور ہر چیز اُن کے
قبضہ مین آگئی تو بھائیون کو حکم دیا کہ اپنے تمام اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔ جب آپ کو
غنا و ملک عنایت ہوا تو قبض مرتفع ہوکر بسط حاصل ہوگیا۔ آپ کنوئین اور قید خانہ مین لنگ تھے
وہان سے نکلکر فصاحت حاصل ہوگئی **اے قوم** ہر چیز خالق کل سے طلب کرو۔ اپنی تمام
ہمت کو اُسکی طلب مین صرف کردو۔ اہل اللہ نے قرب الٰہی کی طلب مین اپنی جانین دے ڈالی
ہین۔ اُنھون نے اپنے مطلوب کو جان لیا تھا۔ اس لیے جان دینا اُنپر آسان ہوگیا۔ جو مطلوب کو
معلوم کرلیتا ہے۔ اُسپر جان ومال خرچ کردینا آسان ہوجاتا ہے **حکایت** ایک شخص نخاس
کیطرف گذرا۔ وہان ایک خوبصورت لونڈی اُسکے دل مین کھُب گئی۔ ایک قدم آگے نہ بڑھ سکا۔
یہ شخص نہایت پُرتکلف لباس پہنے ایک ایسے نفیس گھوڑے پر سوار تھا جو قیمت مین ایک ہزار دینار
کا تھا۔ ہات مین چھڑا اور تلوار۔ اور آگے آگے غلام غاشیہ بردار۔ چند قدم بڑھکر مالک سے لونڈی
کی خریداری کی بابت گفتگو کی۔ اسنے کہا اسمین شک نہین تم میری لونڈی پر عاشق ہوگئے۔
اور عاشق کا قاعدہ ہے کہ طلب محبوب مین اپنی ہر چیز دے ڈالتا ہے۔ جب تک اُن تمام چیزون کو
اُسکی قیمت مین ندوگے جو اس وقت تمہاری مِلک مین ہین۔ مین اسے ہرگز تمہارے ہات
فروخت نکرونگا۔ وہ شخص یہ سُنتے ہی گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اپنے تمام کپڑے اُتار دیئے۔
نخاس سے ایک کرتا مستعار مانگ کر تمام سامان مع غلام اُسکے حوالے کردیا۔ اور ننگے پانون
ننگے سر لونڈی کو لیکر اپنے گھر چلا گیا قیمت دی اور چیز لے لی۔ چونکہ مطلوب کو پہچان لیا تھا
یہ تمام صَرف اُسپر آسان ہوگیا۔ جو شخص محبت مین صادق ہو وہ بجز محبوب اور کسی کے پاس
ٹھیرا ہی نہین کرتا۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ہمین نے جنت اور اسکی نعمتونکی خبر سُن لی ہے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے جنت مین وہ تمام چیزین موجود ہین جنکو جی چاہتا اور آنکھین لطف اُٹھاتی
ہین۔ لیکن اُسکی قیمت کیا ہے۔ اس کا جواب ہم یہ دینگے۔ کہ خدا خود فرما چکا ہے کہ اللہ نے
جنت کے بدلے مومنین کی جان ومال کو خرید لیا ہے۔ جان ومال اُسے سونپ دے جنت
تیری ہوگئی۔ ایک اور شخص نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اُن مین ہوجاؤن جو ذات الٰہی کے
طالب ہین۔ کیونکہ میرے دل نے باب قُرب کو معلوم کرلیا ہے۔ مین محبین کو وہان خلعت پہنے

آتے جاتے دیکھتا ہون۔ اُس دروازہ مین داخل ہونے کی قیمت کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ اُسکی
طلب مین سر سے پانؤ تک اپنے آپ کو صرف کر۔ شہوات و لذات کو چھوڑ کر اُنہین فنا ہو جا جنت
و ما فیہا چھوڑ۔ نفس و ہوئے و طبیعت اور خواہش دنیوی و اُخروی کو ترک کر۔ غرضکہ ہر شے کو دل کی
پیٹھ کے پیچھے ڈالدے۔ پھر اُس دروازہ مین داخل ہو جا۔ تجھے وہ جلوہ نظر آئیگا جو نہ کسی
آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گذرا۔ جس کو کامل طور پر
یہ مرتبہ ملتا ہے اور جسکے دل کے قدم اس رستہ مین جم جاتے ہین دنیا و آخرت دونون اُسکے
ہین کہ بلا رنج و تعب محض نعمت بنکر اُسکے آگے آجاتے ہین **اے لڑکے** اللہ کا نام لے اور
باقی سب کو چھوڑ دے۔ اور یہ کہہ کہ جسنے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت کریگا۔ اے دنیا مین
زہد اختیار کرنے والے جب تیرا دل اُس سے نکلکر طالب آخرت ہو تو یہ کہہ جسنے مجھے پیدا کیا
وہی سیدھا رستہ دکھائیگا۔ اور اے خدا کے طالب اُسکی معرفت کے راغب۔ اور ماسوے
سے الگ ہونے والے جب تیرا قلب جنت سے الگ ہو جائے اور مولا کا طالب ہو تو یہ کہہ کہ
جسنے مجھے پیدا کیا ہے وہی ہدایت کریگا۔ دشوار رستہ کے باعث اس سے ہدایت طلب کر۔
اے ان دونون رستون مین چلنے کا ارادہ کرنے والے۔ ان لوگون سے رہبری کا طالب ہو
جو ان رستون مین چلے اور خوفناک مقامات کو معلوم کر چکے ہین وہ کون ہین؟ علم پر عمل کرنے
والے مشائخ۔ جو اپنے اعمال مین خالص و مخلص ہین **اے لڑکے** رہبر کا غلام بن۔
اسکے پیچھے پیچھے رہا کر۔ اسکے آگے اپنی سواری چھوڑ کر ہمرکابی مین چل۔ کبھی دہنے کبھی بائین
کبھی پیچھے اور کبھی آگے رہ۔ اُسکی رائے سے باہر نہو۔ اسکے قول کی مخالفت نکر۔ تو اپنے
مقصود کو پہنچ جائیگا۔ اور سیدھے رستہ سے نہ بھٹکیگا۔ خدا کی توحید پر قائم رہ۔ تمام کام
بنجائینگے اور ساری سختیان دور ہونگی۔ ابراہیم علیہ السلام جب ڈھیلکی مین بٹھا کر آگ مین پھینکے گئے
تو آپنے تمام وسیلے منقطع کر دیئے اور خدا کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ نہوئے۔ اسی لیے اللہ
تعالے نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ اے آگ اپنے فعل
سے معزول ہو۔ بدل جا۔ اپنی حرارت و ایذا کو روک لے۔ اپنی تیز تلوار اور سوزش و غضب کو
موقوف رکھ۔ عاجز ہو کر سکڑ جا۔ بلا اذیت ٹھنڈی پڑ جا۔ یہ سب توحید و اخلاص کی
برکت سے تھا۔ بندہ جب توحید و اخلاص مین کامل ہوتا ہے تو کبھی خدا اُس کا ہو جاتا ہے
اور اُسکی تکوین مین داخل رہتا ہے اور کبھی اللہ تعالے تکوین کو اُسکے سپرد کر دیتا ہے اور بندہ
اپنے نفس کے لیے مختص ہوتا ہے۔ یہ مرتبہ مخلوق مین خواص کے لیے ہے۔ جنت مین
جانے والا جب کسی چیز کو امر حق سے مخاطب کریگا۔ فوراً ہو جائیگی۔ تکوین کی شان

آج دنیا میں ہونی چاہیئے نہ کہ کل جنت میں - ابراہیم لڑکپن سے لیکر بڑھاپے تک توکل پر ثابت قدم رہے۔ مخلوق میں سے ہمسایوں وغیرہ نے آزار دیئے - فقر اور تنگی معاش کے ساتھ کثرت عیال قحط سالی - اور بھائی بندوں کی نفرت کے رنج میں مبتلا ہے - جو کچھ میں کہتا ہوں تم اُسنے عنقریب یاد کروگے - اور یاد کرکے پچھتاتے رہوگے - میری بات سنو - میں رسول اور اُسکے خدا کا نائب ہوں - الٰہی میں اس نیابت میں تجھسے عفو اور عافیت کا خواہاں ہوں یعنی جو کچھ کر رہا ہوں اسکی بابت عافیت چاہتا ہوں - مولٰے انبیا اور پیغمبروں کو اپنے پاس بلالیا ہے اور مجھے پہلی صف میں کھڑا کردیا ہے - میں ہر مخلوق کا رنج اُٹھاتا ہوں - اس لیے عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں - مجھے شیاطین انس و جن اور جمیع مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ - آمین

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - اے زاہدو - عابدو - خالص عمل کرو - ورنہ تکلیف نہ اُٹھاؤ - تم کو روزہ نماز - اور موٹا کھانا پہننا بلا نیت و اخلاص اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ اسمیں نفس و ہوی شامل ہے - اہل اللہ اس سے پرے قلبی حیثیت سے ہیں - وہ حکم کی معیت میں قضا و قدر کے ساتھ گردش کرتے ہیں - ظاہر و باطن اور سر و علانیہ میں خالق و مخلوق کے ساتھ حدود الٰہی کی محافظت رکھتے ہیں - ہر بزرگ کو اُسکی بزرگی اور ہر حقدار کو اُس کا حق دیتے ہیں - قرآن کا حق سنت پیغمبر علیہ السلام کا حق - اور اپنے باطنی علم الٰہی کا حق ادا کرتے رہتے ہیں - اہل و عیال کو اُن کا نفس کو نفس کا - قلب کو قلب کا مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کردینا ان کا لازمی کام ہے وہ تفویض و تمکین - اور حبس و اطلاق اور اخذ و عطا کے مرتبے میں ہیں قلوب و اسرار و نفوس کی حدود قائم کرتے ہیں - خلق کے محسن ہیں - یہ چیز تمہارے کاموں اور معلومات سے پرے ہے مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کیا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں کرتا تو ناصح کہدیا کرتا ہے کہ تو عنقریب میری بات کو یاد کرے گا - میں اپنا کام خدا کو سونپتا ہوں - عارف توحید و معرفت کی تلوار لے کر مخلوق کے نفوس سے جہاد کرتا رہتا ہے اور جو اُن میں سے اُسکے دل میں کھُب جاتا ہے اُسے بادشاہ حقیقی کے دروازے پر لیجاتا ہے - وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے مومن کو عبادت بہت محبوب ہے - گھر میں بیٹھنے سے نماز کیطرف اُٹھکر چلا جانا اُسے بہت پسند ہے اس کا قلب موذن کا منتظر رہتا ہے - موذن خدا کا داعی ہے - جب وہ اذان سُنتا ہے تو اُسکے دل کو فرحت ہوتی ہے اور وہ مسجدوں کی طرف دوڑ جاتا ہے - سائل کے آنے سے خوش ہوتا ہے - اور اگر اُسکے پاس کچھ ہوتا ہے تو دیدیا کرتا ہے - کیونکہ اُسنے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول سُن رکھا ہے کہ سائل خدا کا بھیجا ہوا تحفہ ہے - اور خوش کیوں نہو اُسے تو خدا نے اس لیے بھیجا ہے کہ سائل کی معرفت اُس سے قرض مانگے - یہ مومن عابد کے آداب ہیں

اور عارف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حدود شرع کی اور غیر کو جگہہ دینے کی اپنے قلب کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ اُسے خوف رہتا ہے کہ کہین اُسکے قلب مین غیر کے خوف ورجا اور توکل کو دخل نہ ملجائے۔ وہ خلق واسباب کے میل کچیل سے اپنے دل کی حفاظت کیا کرتا ہے حالانکہ مخلوق بمنزلۂ مریض اور وہ بمنزلۂ طبیب ہے اور اسے مردم آمیزی کی ضرورت ہے تاہم مخلوق سے ملنے کو بُرا جانتا ہے۔ وہ قرب آلہی کی عزت کے سبب جو اُسکی دلی آرزو اور پسندیدہ چیز ہے۔ دنیا اور آخرت کی زندگانی کو مکروہ جانتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے مومنین سے خطاب کرے گا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر اور میری عبادت کو اپنی خواہشون پر مقدم رکھا ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم۔ مین نے جنت تمہارے ہی لیے پیدا کی ہو۔ یہ قول مومنون کے لیے ہوگا۔ لیکن محبین سے یہ ارشاد کیا جائے گا کہ تم نے دنیا وآخرت اور تمام مخلوق پر مجھے مقدم رکھا ہے۔ خلقت کو اپنے قلوب واسرار سے نکال ڈالا ہے اب میرا دیدار وقرب تمہارے لیے ہے تم میرے حقیقی بندے ہو۔ بعض اولیاء اللہ جنت کا کھانا کھاتے اور وہین کا پانی پیتے ہین۔ اور اُسکی تمام نعمتون کا نظارہ کرتے رہتے ہین۔ اور بعض کھانے پینے سے الگ اور مخلوق سے محجوب ہوکر الیاس وخضر کیطرح بلاموت زمین پر بستے ہین اُنکے علاوہ اللہ کے اکثر بندے ایسے بھی ہین جو جہان مین مخفی ہین کہ لوگ اُنھین نہین دیکھتے اور وہ سبکو دیکھتے ہین لوگون مین اولیاء اللہ بہت اور اعیان بہت کم ہین۔ بعض اہل اللہ مفرد ہین۔ لوگ اُن کے پاس آتے اور اُن کا تقرب ڈھونڈھتے ہین۔ زمین اُنکے باعث اُگاتی۔ آسمان اُنکے سبب مینہ برساتا۔ اور مخلوق کی بلائین اُنکے طفیل دفع ہوتی ہین۔ ذکرالٰہی اور تسبیح وتہلیل فرشتون کا کھانا پینا ہے۔ یہی حال بعض اولیاء اللہ کا ہے۔ تمہین اس کلام کے سننے سے کیا حاصل۔ تم مین اکثر ابلیس کے فرزند اور اسکے غلام ہین۔ نہ تمہین بزرگی ہے نہ اُسے۔ اے بدنصیبو۔ اسکی اطاعت چھوڑدو۔ اس سے جدا ہوجاؤ۔ اپنے باطنی قدمون سے خدا کے پاس آؤ اور اُس سے یہ چاہو کہ تمہین اپنی مرضیات کا رستہ دکھائے۔ اپنی طاعت کرائے۔ دنیا کو مبغوض اور آخرت کو تمہارا مطلوب بنادے۔ ایسے خزانے کی طرف رہبری کرے جو کبھی فنا نہین ہوتا اور ایسا چشمہ دکھائے جس کا پانی خشک یا تلخ جھاڑ نہین ہوا کرتا۔ پھر جب وہ تم کو یہ سب دیدالے تو دعا کرو کہ آخرت کو تمہارا مبغوض بنادے۔ اور خاص اپنے لیے اخلاص عمل۔ اپنی محبت۔ اور ترک ماسوے نصیب کرے۔ تو مخلوق اور سبب کا بندہ ہے۔ اگر خدا کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام کام اُسکے سپرد۔ اور حاجتین اُسکی طرف منتقل ہوتین۔ ایسی بات کیون کہتے ہو جس مین تمہارا فعل قول کی تکذیب کرتا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالے کا یہ ارشاد نہین سُنا۔ اے مومنو۔ جو بات

نگر سکو وہ منہ سے کیون کہا کرتے ہو - اللہ کے نزدیک یہ بیزاری کا باعث ہے کہ کہو اور کر نہ سکو - تمہاری
بے حیائی ہر حال مین کثرت دروغ گوئی - اور توحید مین جھوٹ بولنے سے تمہارے فرشتے تعجب کرتے
ہین - تمہاری تمام باتین - گرانی و ارزانی اور احوال سلاطین و اغنیاء اور اس سے متعلق ہین کہ
فلان شخص نے کھایا - اُسنے پہنا - اسنے نکاح کیا - فلان شخص مالدار ہوگیا - اور فلان مفلس قلاش -
یہ سب بلہوسی ہے - خدا کی بیزاری اور عقوبت کا باعث ہے - توبہ کرو گناہون کو چھوڑو - اور
محض خدا کی طرف رجوع ہوجاؤ - اُس کی یاد مین غیرون کو بھلادو - میرا کلام سنکر ثابت قدم رہنا
ایمان کی اور اُس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے - اے مجھپر طعن کرنے والے - اِدھر آ - تاکہ
مین اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پر لگاؤن - پھر جسکی حالت مشتبہ اور کھوٹی نکلے وہ
طعنہ زنی و ترک اور جیتے جی مرجانے کا مستحق ہے - بسم اللہ - اِدھر آ - مین باہر نکلتا ہون - تو
مخنثون کی طرح مجھسے منہ چھپاکر نہ بھاگ - یہ لاشے - اور محض ہوس اور مستی ہے - افسوس
تیرا حال عنقریب ظاہر ہوگا - الٰہی ہمپر رحمت نازل کر - اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا
اے لڑکے تیرے کام بے بنیاد ہین - تیری دیوار گر پڑے گی - بدعت و گمراہی تیری بنیاد
اور ریا و نفاق اسکی دیوار - اب دیوار کیونکر قائم رہے گی - یہ برابر ہوئے - اور مقتضائے طبیعت
ہے تو ہوے و طبیعت کے اشارے سے کھاتا پیتا - اور نکاح و جماع کیا کرتا ہے - کسی بات مین
تیری نیت درست نہین - ہر حال اور تمام اعمال مین مومن کی نیت درست ہوا کرتی ہے - وہ
خدا کے حکم سے کھاتا پیتا پہنتا اور نکاح کیا کرتا ہے - دنیا و آخرت کے متعلق اُس کا یہی حال ہے
وہ دنیا مین بواسطہ شرع خدا کے حکم سے ہر کام کیا کرتا ہے - اور آخرت مین بلا واسطہ کرے گا
وہ دنیا اور سرعت فنا کو دیکھکر اسمین زہد اختیار کرتا اور اپنی حصۂ ازلی کو یاد کرتا ہے - اور شرع
و باطن کی شہادت اپنا حصہ لیا کرتا ہے - اور یہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی حاجت نہین - مین اسے
نہین چاہتا - اس کا دل دہنے بائین ہوتا ہے مگر وہ اُسکے لینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے - یہ اُس کا
دنیوی حال ہے - آخرت مین خدا کی ملاقات تک وہ جنت کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھے گا - ایسا شخص
امر یقینی حکم مقدم اور اشارہ الٰہی سے کسی چیز کو لیا کرتا ہے - اس لیے وہ جنت و حور و غلمان
اور دیگر خواہشون کا حق ادا کرنے کے لیے - امر الٰہی کو قبول کرے گا اور اسمین وقتاً فوقتاً انبیاء
و مرسلین اور شہداء و صالحین کی موافقت کرتا رہے گا - ورنہ وہ بسا اوقات خدا ہی کے پاس
رہے گا - جب تو خدا سے ڈرے گا تو ہر حال مین کشادگی حاصل ہوگی - کیا تونے اللہ تعالےٰ کا
یہ قول نہین سُنا کہ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے کشایش اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا - اس آیت نے اسباب پر توکل اور اغنیاء و ملوک پر اعتماد کا

دروازہ بند اور توکل کا دروازہ کھولدیا ہے۔ جو اُس سے ڈرتا ہے خدا اسکے لیے کشادگی دیتا ہے۔
مین تمہارے ساتھ کیا کرون تم سے کہان تک کہون۔ اے ناصح اگر تو کسی زندہ کو پکارتا تو اپنا کلام
اُسے سُنا دیتا۔ لیکن تو جسے پکار رہا ہے اُنمین حیات ہی نہین۔ تیرا قلب اسلام و ایمان و یقین
سے خالی ہے۔ تجھے نہ علم ہے نہ معرفت۔ بلکہ سراسر ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ کلام کرنا اُسے
ضائع کر دینا ہے۔ اے منافقو۔ تم توکل کے متعلق فقط زبان سے کلام کرنے پر قناعت کر چکے ہو
اور تمہارے دل مخلوق کے ساتھ کیا کرتے ہین۔ غیرت الٰہی کے باعث میرے دل مین تمہاری
طرف سے غصہ بھرا ہوا ہے۔ اگر تم خاموش رہے اور مجھسے مزاحمت نکی تو فبہا۔ ورنہ مین تمہارے
گھر جلا دونگا۔ اے کھاری اور میٹھے پانی مین حائل ہونے والے۔ ہم مین اور اسمین کہ ہم
تجھپر غصہ کا اظہار کرین۔ اور قضا و قدر کی بابت تجھسے جھگڑین۔ حائل ہوجا۔ اور اپنی رحمت کے
وسیلہ سے ہم مین اور ہمارے گناہون مین آڑ بنجا۔ آمین۔ اے لڑکے جب تو نے خدا سے ڈرنیوالا
ذاکر موحد اور بلا سے پہلے اُس کی جانب اشارہ کرنے والا ہوگا اور پھر کسی بلا مین گرفتار ہوجائے گا
تو اللہ تعالےٰ اُسے خطاب کرے گا کہ تو ٹھنڈک اور سلامتی بنجا۔ الٰہی ہمارے ساتھ ایسا ہی کر
گو ہم اسکے مستحق نہین ہین۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہمین عذاب ندے۔ اپنے
سے دور نرکھ۔ ہمارے اعمال کے مطابق جزا ندے۔ یعنی جسطرح گنہگار کو توبہ کرنی فرض ہے
اسی طرح عارف کے لیے ادب کرنا واجب ہے۔ عارف متادب کیونکر نہوگا۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق کی
نسبت خدا کا زیادہ مقرب ہے۔ جو جاہل ہو کر بادشاہون کا مصاحب بنے گا اُس کا جہل اُسے
قتل کرا دے گا۔ علےٰ ہذا القیاس جسمین ادب نہین وہ خالق و مخلوق دونون کا مبغوض ہے۔ جسوقت مین
ادب نہو وہ باعث بیزاری ہے۔ اللہ کے ساتھ حسن ادب چاہیے۔ ادب کرو۔ آخرت کی جانب
متوجہ ہوجاؤ۔ دنیا سے مُنہ پھیر لو۔ اور کفار کیطرح اُسپر نہ جھکو۔ چونکہ اُنھین دنیا کا مآل
معلوم نہین اس لیے اُس سے پیار و محبت رکھتے ہین۔ بندہ گناہون لغزشون اور خطاؤن سے
توبہ کرتا۔ دن کو روزہ رکھتا رات کو نماز پڑھتا۔ اور شرعاً حلال کی کمائی کھاتا ہے پھر ترقی
کرکے متورع بنجاتا ہے۔ اس وقت حرام کے خوف سے اسکی کمائی کم ہوجاتی ہے۔ اس کے
بعد ترقی پاکر منزہ۔ بعدہ زاہد۔ اور پھر ترقی پاکر عارف اور صرف خدا کا محتاج ہوجاتا ہے۔ وہ
اسے اپنا ہمنشین بناتا اور اُس سے کلام کیا کرتا ہے۔ اُس کا دل مخلوق سے خالی ہوتا ہے
اور اُن سے بے پروا ہو کر خدا کا محتاج رہجاتا ہے۔ وہ اُسے ارواح انبیاء و اصفیا کے ساتھ
بٹھاتا ہے۔ اور یہ اُس سے مستانس و قریب ہوجاتا ہے۔ یہ رتبہ چند در چند مراتب کے بعد
ملتا ہے۔ افسوس۔ تو ان حالات کو نہین جانتا۔ پھر ان مین کلام کیون کرتا ہے۔ خدا کو

نہین پہچانتا۔ پھر لوگون کو اُسکی طرف بُلاتا کیون ہے؟ تو فلان دولتمند اور فلان بادشاہ کے سوا
اور کسی کو نہین جانتا۔ تیرا نہ کوئی رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہین بلکہ دجہ حرام سے
کھاتا ہے۔ کیونکہ دین کے بدلے دنیا کمانا حرام ہے۔ مین منافقون کو مٹانے اُنھین ہموار کرنے
اور اُنکی عقلون کو زائل کرنے والا ہون۔ میرے معاون اس منافق کے گھر کو اُجاڑین اور
اُسکے ایسے ایمان کو کھوئین گے جس کا وہ مدعی ہے۔ منافق کے پاس لڑنے کے لیے ہتھیار
نہین ہین۔ اور نہ گھوڑا موجود ہے کہ جسپر سوار ہوکر خالق دمخلوق کے مابین آتا جاتا ہے ظاہر
وباطن سبب ومسبب اور حکم وعلم کے مابین آمدورفت کرتا ہے۔ اثرایمان وعمل ایقان وقوت
توحید اور خدا پر توکل واعتماد آفت آنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ ایمان اس دعوے پر
گواہ ہے۔ مومن خدا سے ڈرتے اور اُسی سے اُمید رکھتے ہین۔ اپنی حاجتین اُسیکے پاس
لیجاتے ہین۔ اور سب کو چھوڑکر اُسی کے دروازہ کی طرف رجوع کرتے ہین۔ کیا ہوگیا۔ تم اپنے
خدا کو کیون نہین پہچانتے۔ جو دنیا کو پہچان لیتا ہے فوراً اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو آخرت
کو پہچانتا ہے تو اُسے معدوم ہونے کے بعد موجود خیال کرتا ہے۔ اس لیے چھوڑ دیتا ہے
اور خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اُسکی چشم باطن مین دنیا وآخرت حقیر ہوجاتی ہین۔ اور
وہ اللہ تعالیٰ کو مکرم ومعظم جان لیتا ہے۔ اس لیے غیر کو چھوڑکر اُسی کا طالب ہوجاتا ہے مخلوق
اُسکے آگے ذرہ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ اُن کو ایسا جانتا ہے گویا لڑکے مٹی سے کھیل رہے
ہین۔ وہ بادشاہون کو معزول۔ اغنیاء کو مغرور۔ اور غیر اللہ سے مشغلہ کرنے والون کو محجوب
سمجھتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم قرآن وحدیث اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل رہے ہو
اور یہ کھیل تمہارے جہل کے سبب ہے۔ اگر تم کتاب وسنت پر عمل کرتے تو عجیب برکت دیکھتے۔
وہ مرضیات الٰہی بجالانے پر صبر کرتے ہین۔ اس لیے اللہ تعالےٰ ان کو اُن کے پسند کی
چیزین عنایت کردیتا ہے۔ صبر نہو تو فقر وبلا عقوبت ہے اور کے ساتھ کرامت۔ مومن
قرب الٰہی اور مناجات کے باعث بلا مین نعمت حاصل کرتا ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے نہین
ٹلتا۔ میرے کلام کا بازار بہت مندہ ہے۔ کیونکہ نفسون اور خواہشون کو کچھہ نہین دیتا۔
یہ آخری زمانہ ہے جس مین نفاق کے بازار لگ گئے ہین اور مین اس دین کے لیے کوشش
کررہا ہون جسپر ہمارے پیغمبر وصحابہ اور تابعین قائم تھے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ درم ودینار
اکثر لوگون کے معبود بن گئے ہین۔ یہ اُس قوم موسےٰ ؑ کی مانند ہین جن کے دلون مین
بچھڑے کی محبت شربت کے گھونٹ کیطرح اُترگئی تھی اس زمانہ مین یہی حال درم ودینا
کی محبت کا ہے۔ افسوس تو اس بادشاہ سے مال وجاہ کیون طلب کرتا ہے اور حیات مین

اُسپر کیون اعتماد رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب معزول ہونے یا مرنے والا ہی۔ اُس کا مال و ملک و جاہ سب جاتا رہے گا اور وہ ایسی قبر مین جا رہے گا جو اندھیرے اور وحشت۔ تنہائی اور رنج و غم اور کیڑون کا گھر ہے۔ وہ سلطنت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوگا۔ ہان اگر اسکی نیت اور اعمال نیک ہین تو اللہ تعالے اپنی رحمت مین ڈھانک لے گا۔ اور حساب مین تخفیف فرمائے گا۔ اُسپر بھروسا نکر جو معزول ہونے یا مرنے والا ہی۔ اسوقت تیری امید اور مدد معاش سب منقطع ہوجائے گی۔ مومن کی ہمت دنیا اور اہل دنیا۔ آخرت اور اہل آخرت سب سے اونچی ہوتی ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ اللہ تعالے عالی ہمتون کو محبوب رکھتا ہے اس لیے اُسکی ہمت عالی ہوکر خدا تک پہنچتی اور اُسکے آگے سجدہ کرتی ہے۔ پھر جب تک وہ قلب و باطن سے ستدعی ہنو اللہ تعالی اُسے سجدہ سے سر اُٹھانے کا حکم نہین دیتا اسکے بعد اُسکے قلب و باطن ریاست دنیا بت اور مخلوق مین عزت عطا ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت مین رئیس اور دارین مین بادشاہ بنکر زندگی کرتا ہے **اے قوم** نعمتوں پر خدا کا شکر کرو اور اُنھین غیرون کی طرف نسبت ندو۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہین سنا۔ کہ تمہاری ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہی۔ فقرا کو تلاش کرکے دیکھ اور اسباب مین کوشش کر کہ کہین تجھپر اُس جھوٹے منافق کا داؤ نہ چل جائے۔ جو مالدار ہوکر فقر کا اظہار کرتا ہو۔ خلوت نشینی رونے اور ذلیل رہنے مین فقرا کیصورت بناتا جب کوئی ایسا شخص تجھسے کوئی چیز طلب کرے۔ تو تھوڑی دیر توقف کر۔ اور اپنے دل سے پوچھ۔ کیا تعجب وہ غنی ہوکر درویشی کا اظہار کرتا ہو۔ سوچ کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ اپنے قلب سے فتوی لیا کر۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتوے دین۔ مومن مخلوق کو پہچان لیتا ہے اُنہین علامتین ہوتی ہین۔ اُس کا قلب جو اشیا کا پہچاننے والا ہی خدا کے اُس نور سے دیکھا کرتا ہے جو اُس کے باطن مین موجود ہی۔ افسوس تو کاہل ہے اس سے تیرے ہات کچھہ نہ لگیگا تیرے ہمسایون۔ بھائیون اور اقارب نے سفر کیا۔ تلاش کرتے رہے۔ کاوشین کی آخر خزانون تک جا پہنچے۔ ایک درہم پر دس بلکہ بیس درہم کا نفع اُٹھایا۔ اور بہت سا مال لیکر گھر آئے۔ تو اپنے گھر بیٹھا ہے یہ تھوڑی سی پونجی جو تیرے پاس ہی عنقریب جاتی رہیگی اور پھر تو لوگون سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ خدا کی راہ مین کوشش کر۔ محض تقدیر پر اعتماد نرکھ کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہین جلدی کر۔ اور لوگ سر کرگئے ہین اور اُنھون نے اپنا کام پورا کر لیا ہی۔ ہر چیز خدا کے قبضہ مین ہے غیر سے کچھہ نمانگ۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہین سُنا۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین۔ مگر ہم اُسے مقررہ اندازہ

نازل کرتے ہین۔ اسی آیت کے بعد محل گفتگو باقی نہین رہا۔ اے دینار و درم کے طالب یہ دونون ہی خدا کے قبضہ مین ہین۔ ان کو مخلوق سے نہ مانگ۔ اور ان کے ساتھ انکی طلب مین زبانی شرک نکر۔ اسباب پر اعتماد نہ کر۔ اے مخلوق کے خالق اے مسبب الاسباب ہم کو مخلوق و اسباب کے ساتھ شرک کی قید سے نجات دے دنیا و آخرت مین نیکی عنایت کر اور عذاب دوزخ سے بچا لے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ تم دار الحکمۃ مین ہو۔ اس لیے واسطہ کی ضرورت ہو۔ اپنے معبود سے ایسا طبیب طلب کرو جو تمہاری باطنی بیماریون کا علاج کرے۔ ایسا چارہ ساز۔ اور رہبر چاہو جو تم کو دوا دے۔ اور سیدہا رستہ بتائے۔ تہلا دستگیر ہو۔ اُسکے مقربون ادب دینے والون۔ اُسکے دروازہ کے دربانون کا تقرب ڈہونڈہو۔ تم اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کی خدمت و متابعت پر رضامند ہو۔ مین تمہارے اخلاق کو درست اور دین آلہی کے متعلق تم کو بے شرم و بیباک بناتا ہون۔ اُن لوگونکی نہ سنو جو تمہارے نفسون کو خوش کرتے اور امراء کے آگے چیونٹی کیطرح ذلیل ہوتے ہین۔ نہ اُن کو خدا کا حکم سناتے ہین اور نہ منہیات سے روکتے ہین۔ اور اگر ایسا کرتے بھی ہین تو محض نفاق و تکلف ہوتا ہے۔ خدا اُن سے اور تمام منافقین سے زمین کو پاک کرے یا اُن پر رحمت کرے اور اپنے دروازہ کا رستہ دکھائے۔ جب مین کسی الحمد اللہ کرنے والے کو یہ سنتا ہون کہ وہ غیر کی طرف متوجہ ہے تو مجھے بڑی غیرت آتی ہے۔ اے ذاکر خدا کے پاس رہکر اُس کو یاد کیا کر۔ زبان یا قلب سے غیر کے پاس رہکر اُس کا ذکر نادرست ہے میرے نزدیک دوست دشمن سب برابر ہین۔ روئے زمین پر نہ میرا کوئی دوست ہے نہ دشمن۔ یہ دعوی صحت توحید۔ اور مخلوق کو عاجز سمجھنے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ تمام متقی میرے دوست اور خدا کے سارے نافرمان میرے دشمن ہین۔ وہ میرے ایمان کا دوست ہو اور یہ دشمن۔ الٰہی اس مرتبہ کو میرے لیے ثابت اور مجھے اُسپر مضبوط رکھ۔ اسے اپنا دائمی عطیہ بنا دے۔ عاریت نکر۔ یہ چیز دعوے و آرایش اور آرزو و ناموری۔ اور القاب و زبان درازی سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ صدق و اخلاص۔ اور ترک ریاء و عداوت نفس و ہوئے و شیطان سے ملا کرتی ہے۔ عاقل بنو۔ نہ تم اہل دل ہو اور نہ تمہارے پاس دلون کو پھیرنے والے کی معرفت ہے۔ ہمارے نفس ریاضت و تعلیم یافتہ نہین ہین۔ بلکہ تکبر و عظمت سے پُر ہین۔ خدا کے رستہ مین انانیت و دعوے اور میرا اپنا کچھ نہین ہو۔ اسمین تو سراسر محو و فنا ہے۔ ابتدا مین ضعف ایمان کے وقت لاالہ الا اللہ اور انتہا مین قوت ایمان کے وقت لاالہ الا انت۔ کیونکہ وہ مخاطب و حاضر اور موجود ہو جاتا ہے۔ جو مخلوق سے طلب کیا کرتا ہے وہ خالق کے دروازہ سے اندہا ہے۔ اسی لئے نہ خدا کی طاعت کی نہ اُس کے پاس رہا۔ اگرچہ ادمی مین طاعت کرتا تو اللہ تعالیٰ

بڑھاپے مین اُسے غنی کر دیتا۔ وہ خدمت نکرنے والون کو دیا کرتا ہی تو کرنے والون کو کیون نہ دیگا
مومن بوڑھا ہوکر قوی الایمان اور قرب آلہی کے باعث مخلوق سے بے پروا ہوجاتا ہے۔ خواہ وہ ایک ذرہ
ایک لقمہ۔ ایک گدڑی اپنے پاس نرکھتا ہو۔ مگرسب سے مستغنے ہوتا ہے میرے قول سے آگہی حاصل
کرو۔ اور اسے پس پشت نہ ڈالو۔ مین بالکل سچ سچ کہہ رہا ہون اوراپنے تجربہ سے بیان کررہا ہون
تم مین اکثر لوگون کو محجوب پاتا ہون۔ لوگ اسلام کے مدعی ہین مگر اُسکی حقیقت سے واقف نہین
افسوس مسلمان نام رکھوا لیناتم کو نفع ندیگا۔ تم باطن کو چھوڑکر اسلام کی ظاہر شرطون پر عمل کرتے
ہو۔ تمہارا عمل کسی کام کا نہین۔ صالحین کے نزدیک لیلۃ القدر کی ایک علامت ہے۔ اللہ تعالے
بعض بندونکی آنکھون سے پردہ اُٹھا لیتا ہے۔ جس سے وہ فرشتون کے علمون، اُن کے چہرون
آسمان کے دروازون کا نور اور تجلی خاص دیکھ لیا کرتے ہین۔ کیونکہ اس رات زمین پر خاص
تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالے اُسے پورا قرب کامل عطا، پوری
محبت اور کامل عزت عنایت فرما دیتا ہے۔ پھر جب وہ ان مراتب پر سکونت کرلیتا ہے تو اُسے
اُسکی ذات سے جدا کرکے اپنا محتاج بناتا اپنی طرف پھیر لیتا اور اپنے اور اُسکے مابین پردہ
ڈالدیتا ہے۔ اس سے اُسے آزماتا۔ اور اُسکے عمل کی کیفیت کو دیکھا کرتا ہے کہ دیکھین بھاگتا ہے
یا ثابت قدم رہتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہتا ہے تو اُس سے پردہ اُٹھاتا اور اُسے پہلے مرتبہ کیطرف
لے آتا ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے۔ بندہ
اور اُسکی مملوک چیزین سب خدا ہی کی ہین۔ چونکہ اُنھون نے اپنا نفس خدا کے سپرد فرماکر
اپنے اختیار و مزاحمت کو زائل کردیا تھا اور اسپر رضامند ہوگئے تھے کہ خدا اُن کے متعلق قضا
و قدر کا متولی رہے۔ اس لیے اُن کا دل درست اور نفس مطمئن ہوگیا تھا اُنھون نے
اِس قول پر عمل کیا کہ میرا ولی وہ خدا ہی جسنے قرآن نازل کیا اور وہ صالحین کا متولی ہے۔
فضیل بن عیاض سفیان سے ملکر کہا کرتے تھے کہ آؤ ہم بیٹھ کر روئین کہ خدا جانے علم الہی
ہمارے متعلق کیا ہے۔ یہ نہایت اچھا قول ہے۔ یہ عارف باللہ اُسکے عالم اور اُسکے تصرفات
سے واقف شخص کا کلام ہی جس علم الٰہی کی طرف فضیل نے اشارہ کیا ہے۔ وہ حدیث قدسی
کا یہ فقرہ ہے کہ یہ لوگ جنت کے لیے ہین اور یہ دوزخ کے۔ مجھے نہ انکی پروا ہے نہ اُنکی۔ اُسنے
سب کو ایک جگہہ مخلوط کردیا ہے۔ اب یہ معلوم نہین کہ ہم کون سے فرقہ مین ہین۔ اہل اللہ
اپنے ظاہری اعمال پر مغرور نہین ہوا کرتے۔ کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ بہت لوگون کے
معبود اُن کے بادشاہ ہین۔ یا اُن کی دنیا اور غنا تندرستی اور قوت اُن کا معبود ہے۔ افسوس
تم نے فرع کو اصل۔ مرزوق کو رازق۔ مملوک کو مالک۔ فقیر کو غنی۔ عاجز کو قوی مردہ کو

تو نزدہ سمجھ رکھا ہے ۔ تمہارے لیے کوئی بندگی نہین ۔ ہم تمہارا اتباع نکرین گے ۔ اور تمہارا
مذہب نہ لینگے ۔ بلکہ ہم سلامتی و سنت و ترک بدعت اور عمل توحید و اخلاص ۔ اور ترک ریا و نفاق
کے اونچے مقام پر تمسے الگ جا بیٹھین گے ۔ ہم مخلوق کو عجز و ضعف اور ناچاری کی آنکھ سے دیکھینگے
اگر تو دنیا کے جابرون ۔ فرعونون ۔ بادشاہون ۔ اور مالدارون کی عظمت کرے گا اور خدا کو بھول جائیگا
اسکی تعظیم نکرے گا تو تیرا حکم وہی ہے جو بت پرستون کا ۔ تو جسکی عظمت کرے گا وہ تیرا بُت بنجائیگا
بتون کے خالق کی پرستش کر ۔ تمام بت تیرے آگے سرنگون ہو جائین گے ۔ خدا کا مقرب بن
مخلوق تیری مقرب بنجائے گی ۔ تو جسقدر خدا کی تعظیم کرے گا مخلوق اُسی قدر تیری عظمت کریگی
اور جسقدر تو اُسے چاہے گا اُسیقدر خلقت تجھسے محبت رکھے گی ۔ جتنا اُس سے خوف کریگا
اُسیقدر مخلوق تجھسے ڈرے گی ۔ جسقدر اُس کے اوامر و نواہی کا احترام کرے گا اُسی قدر مخلوق
تجھے محترم جانے گی ۔ خلقت تیرے تقرب آلہی کے مطابق تیری مقرب اور تیری طاعت
کے مطابق تیرے مطیع ہو جائے گی ۔ موت کا ذکر امراض نفسانی کی دوا ۔ اور نفس کے سرِ
بمنزلہ گرز ہے ۔ مین برسون رات دن موت کو یاد کرتا رہا آخر اُسکی یاد سے فلاح پائی اور
اپنے نفس پر غالب آگیا ۔ مین بعض راتون مین سے صبح تک موت کو یاد کرکے رو دیا ۔ اور یہ دعا
کی یا آلہی ملک الموت میری روح قبض نکرین ۔ بلکہ تو قبض کرے ۔ اس کے بعد میری آنکھ
لگ گئی ۔ خواب مین ایک تر و تازہ اور خوبصورت بوڑھے کو دروازہ سے آتے دیکھا مین نے
کہا تم کون ہو؟ جواب دیا ۔ ملک الموت ۔ مین نے کہا میری تو خدا سے یہ دعا تھی کہ وہ خود
میری جان لے ۔ ملک الموت روح قبض نکرے ۔ ملک الموت نے جواب دیا ۔ کہ تم نے یہ
سوال کیون کیا ۔ اور مجھ مین کیا قصور دیکھا ۔ مین تو ایک محکوم بندہ ہون ۔ بعض لوگون پر نرمی
کرتا ہون اور بعض پر سختی ۔ پھر مجھے گلے لگا لیا ۔ اور میرے ساتھ رونا شروع کر دیا ۔ بعدہ بیدار
ہو کر مین نے اپنے آپ کو روتا پایا ۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ وہ لوگ مجھپر نہایت
گران گزرتے ہین کہ جن کے سینون مین قرآن ہو ۔ اور دلون کو حب دنیا نے پھونک دیا ہو
ایسے دینی بھائی زیادہ پیدا کر جو نیک ہون ۔ نمازیں قائم رہین ۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے
ہون ۔ لوگون کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرین ۔ جنکے ہاتھون کو پرہیزگاری نے
گناہون سے روک رکھا ہو ۔ اور جن کی ہمتین خدا کی طلب مین مقید ہون ۔ اپنا مال ایسون پر صرف
کرو ۔ کل کو خدا کے گھر سے انھین دولت ملے گی ۔ ایک سائل نے پوچھا کہ خوف کی آگ سخت ہے
یا شوق کی ۔ فرمایا ۔ مرید کے لیے خوف کی ۔ اور مراد کے لیے شوق کی ۔ یہ اور شے ہے ۔
اور قدر وہ اور شے ہے ۔ اے سائل تیرے پاس کونسی آگ ہے ۔ اے اسباب پر بھروسا رکھنے

والو ۔ تمھین نفع و ضرر دینے والا ایک ہے ۔ تمہارا بادشاہ ، حاکم اور معبود ایک ہے ۔ کیا تم لنے اُس کا یہ
قول نہین سُنا کہ جو اپنے پرور دگار کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے ۔
اور اُسکی عبادت مین کسیکو شریک نہ ٹھیرائے مجھ مین اور تیرے خدا مین صرف اتنا فاصلہ ہے
کہ تو اپنے آپ کو چھوڑتے ہی اُسے دیکھ لے گا ۔ سائل نے کہا مین اپنے آپ کو کیونکر چھوڑون ؟
فرمایا مخالفت نفس ومجاہدہ اور اُسکی بات کا جواب نہ دینے سے تو اپنے نفس کو چھوڑ سکتا ہے ۔
اُسکی خواہشون لذتون اور رعونتون کو قبول نکر ۔ اس وقت ذلیل تیرے قلب کے آگے سے ہٹ
جائیگا ۔ گوشت لوتھڑا بنکر بلاحس وحرکت آگے پڑا رہیگا ۔ اسوقت روح مین طمانیت سرایت
کریگی ۔ کیونکہ جب اُسکے وجود کی روح نکلجاتی ہو تو روح مین طمانیت آجاتی ہے ۔ اور اسحال
مین نفس روح اپنے پروردگار کو دیکھ لیتے ہین نفس جب مطمئنہ اور موافق ہوجاتا ہے تو اسمین
پہلی روح کے سوا ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے ۔ یہ ربوبیت کی روح ۔ عقل کی روح ۔
مخلوق مین زہد کی روح ۔ وجود مع اللہ کی روح ۔ اُسکی طرف اطمینان رکھنے ۔ اور غیر سے
نفرت کرلنے کی روح ہے ۔ جو شخص عمل مین سچا ہے وہ مشایخ کو رخصت کرتا اور اُن سے تجاوز
کرجاتا ہے اور اشارہ سے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی جگہہ بیٹھے رہو ۔ تاکہ مین اُس مقام تک پہنچ جاؤن
جسکی طرف تم نے رہنمائی کی ہے ۔ مشایخ گویا دروازے ہین ۔ پھر کیا یہ اچھی بات ہے کہ تو دروازہ کو
پکڑلے اور گھر مین داخل نہو ۔ اللہ تعالے نے لوگون کے لیے مثالین بیان کی ہین ۔ خدا اور رسول پر
ایمان لے آؤ ۔ اُنکی خبرون کو سچا جانو ۔ خدا تک پہونچنے کی بنیاد ایمان ہے ۔ تمام بھلائیونکی بنیاد
ایمان ہے ۔ اخلاص نبوت کی اور نبوت رسالت کی اصل ہے ۔ اور یہی اخلاص ولایت و
ابدالیت اور غوثیت وقطبیت کی جڑ ہے ۔ علی بن فضیل بن عیاض کی وفات کے بعد اُن کو
اُنکے باپ نے خواب مین دیکھکر یہ پوچھا کہ خدا نے کیا معاملہ کیا ۔ فرمایا کہ مین نے بندہ کے
حق مین خدا سے بہتر کسی کو نہین پایا اسے لڑکے خدا کے سوا اور کسی چیز مین مصروف نہو
دنیا اُسیکی ہے اور رزق اُسکی مخلوق ہے اُسنے روزی مقرر کردی ہے ۔ ملائکہ تیرے
رزق کے موکل ہین ۔ خیر وشر اُسی کی جانب سے ہے ۔ بندہ پر آفتون کے تیر برسائے
جاتے ہین ۔ پھر جب وہ اپنی آنکھین بند کر لیتا ہے تو طبیب قرب اُسکے زخمون کا علاج کرتا
طبیب محبت اُسے اُٹھاتا ۔ اور طبیب شوق اُسے ملا دیتا ہے ۔ ابتدا تکالیف کے ساتھ ہے
جنت تکالیف سے ڈھانکی گئی ہے تو قرب آلہی مین تکلیفین کیونکر نہونگی ۔ مومن قریۂ دنیا
مین بادشاہ کا عامل ہے جب اُس کا باطن آسمان اور قلب زمین بنجاتا ہے تو اُس کا قلب
آسمان باطن کی ضیافت کھانا کھایا کرتا ہے ۔ وہ جب چاہتا ہے ان دونون کو جمع کرلیتا ہے

پھر وہ رحمت خداوندی کو اپنے قریب دیکھتا ہے اور اس صورت سے ہاتھ پھیلاتا ہے گویا کسی کے
گلے لگ رہا ہے - اسکے بعد فرمایا - اے اہل مجلس ہمین معذور سمجھو - مین حال اور حیات کی قید مین ہون
مین آج گونگا بہرا ہون - مین نے اپنے باپ آدم کو دیکھا یہ فرما رہے ہین کہ اے لڑکے تو نے صحیح طور
مجھسے اپنا نسب ملا دیا - وحشت ضروری امر ہے - جب موت آئے گی تو تمام ملنے جلنے والے اور یگانے
تجھے چھوڑ دینگے - ان کے چھوڑ جانے سے پہلے تو خود انھین چھوڑ دے - اس وقت تیری قبر
خدا کی طرف کا رستہ اور دہلیز بنجائے گی مرنے سے پہلے مرجا - اپنے نفس اور یگانون بیگانون
کیطرف سے مردہ - زندہ ہوجائے گا - اور اس وقت تیرا حال اس مردہ کا سا ہوگا کہ جس کو
سابقۂ ازلی کا ہات لئے دیتا الٹ پلٹ کرتا اور اسکے ارادہ بغیر اُسے اُس کا حصہ عنایت کرتا ہے
جب سب پورا ہوجاتا ہے تو قرب الٰہی اور اُسکے معرفت کے باعث حیات ملتی ہے - یہ پرندا الگ رہتا ہے
اسکی پرواہ نہین کرتا کہ قیامت قائم ہوئی یا نہوئی - موت پیدا ہوئی یا نہوئی - اُسکے پاس
وصل الٰہی کا مشغلہ ہے - اور احکام الٰہی اُسیطرح محفوظ ہین - وہ پاک ذات ہے جسنے تم کو
اپنے حکم سے سیر کرائی - اور علم کے باعث صحت دی - تم مین سے بعض لوگ مکر سے کمل کا لباس پہنکر
صالحین کیصورت بنا لیتے ہین - مگر وہ ہمارے نزدیک کافر ہین - گاہے گاہے بندہ اپنی کمائی
مین سے کھاتا ہے اور اُس کا ایمان قوی ہوجاتا ہے اسکے بعد اپنی کمائی اُسپر حرام ہوجاتی ہے
اور اُسے حکم ہوتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کھول - علم کے خزانے مین سے لے - پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ہے - جہان تک ہوسکے دنیا کے غمون سے فارغ ہوجاؤ - یعنی موت اور اُس کے
ماسوا - پلصراط اور اُسکے ماسوا کو یاد کیا کرو - آخرت کو اُسکی نعمتون اور عذاب کے ساتھ یاد رکھو -
طہارت قلب و باطن - اور مجاہدۂ نفس و محاربۂ شیطان کے باعث دنیا سے الگ ہوکر
خدا سے مشغول ہوجاؤ - خالص خدا کے لیے ہوکر اُسکی طرف رجوع کرو - خلقت کو معدوم
جاننا سب سے الگ ہونا اور طبیعت کا بدلکر فرشتون کی سی طبیعت بنجانا عین توحید ہے -
اسکے بعد فرشتون جیسی طبیعت سے الگ ہونے اور خدا سے ملنے کا مرتبہ ہے - اس وقت
خدا جانے وہ تجھے کیا کچھ پلادے گا - اور تو اعمال ظاہرہ کے علاوہ دیگر اعمال کے ساتھ
مخصوص کیا جائے گا - اسلام ظاہر ہے اور ایمان اُسکی قوت - اس کے بعد معرفت الٰہی
پھر وجود باللہ - جب یہ مرتبہ مل گیا تو تو سراسر اُسی کے لیے ہوجائے گا - مومن اپنے
کسب و سبب سے کھاتا اور یہ جانتا ہے کہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے - جب یہ مرتبہ
قوی ہوتا ہے تو توکل سے کھاتا اور اُسے خدا کی طرف سے خیال کرتا ہے - اور یہ نظر پہلی
نظر سے متغیر نہین ہوتی - اگر وہ ہزار برس دجلہ مین بیٹھا رہے تو بھی اُس کا دل خدا ہی

علاقہ رکھے گا نصیحت قبول کر لے۔ خدا تجھپر رحم کرے گا۔ جب تو قضا و قدر کے متعلق خدا سے معارضہ
کرتا ہے تو تو کونسا منہ لیکر اُس سے ملے گا۔ معارضہ اور مجادلہ چھوڑ دے۔ عزیر علیہ السلام نے
پیدایش کی بابت اُس سے معارضہ کیا کہ وہ مخلوق کو پہلے پیدا کرتا۔ اور پھر اُسے معدوم کر دیتا ہے
اللہ تعالے نے نبوت کے دفتر سے ان کا نام کاٹ دیا۔ اور سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر زندہ کر کے
پہلا مرتبہ عنایت کیا۔ استغفار کو اپنی زبان کا۔ اعتراف کو قلب کا اور سکوت کو باطن کا شیوہ
بنالے۔ ذکر پہلے زبان سے شروع ہوتا اور پھر قلب کی جانب متعدی ہو جاتا ہے۔ اس کے
بعد دلی محبت و شوق زبان کی طرف متعدی ہوتے ہین۔ مین اکثر مشائخ کی صحبت مین رہا
ہون۔ اُن مین کسی کے دانت کی سفیدی نہین دیکھی۔ بعض انہین اچھے کھانے کھاتے مگر مجکو ایک
نوالہ نہین چکھاتے تھے۔ لوگو۔ ادب حاصل کرو۔ غیر کو چھوڑو۔ غیر کا پیٹ بھر اور خود بھوکا رہ
غیر کو عزت دے خود ذلیل رہا کر۔ غیر کو بے نیاز کر۔ خود محتاج رہ۔ مین تم کو اس لیے تربیت
و تہذیب سکھاتا اور تعلیم دیتا ہون۔ مین آج قطعاً کہتا ہون کہ تم مجکو نفع و ضرر نہین پہنچا سکتے
میرے رزق مین ایک ذرہ کمی بیشی نہین کر سکتے۔ مین نے اسکے بعد تم کو نصیحت شروع کی ہے۔
مین نے جنگلون مین رہتے وقت اس خیال کو مضبوط کر لیا ہے۔ شہوات کا حاصل کرنا دلکو
سخت سہر کو متقید۔ عقل کو زائل۔ نیند اور غفلت کو زیادہ۔ حرص کو قوی۔ اور امید کو دراز کر دیتا
ہے اے زندان ہوس کے قیدی۔ اے مخلوق کے بندے۔ اے انجام سے ناواقف۔ اے
خالق و مخلوق اور اپنے نفع و نقصان سے بے خبر۔ اگر تو عاقل نہین ہے تو عقل حاصل کر۔ موت کو
یاد رکھ۔ اسکی یاد نیکی و سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد کرے گا تو تمام فضول باتین
جاتی رہین گی۔ حرص اور امید کم ہو گی تو تو رجوع کرے گا اور اپنے تمام کام خدا کو سونپ دیگا۔
اے لڑکے جب تک تو اُسکی نعمتون کا اقرار نکرے اور وہ نعمتین تجکو توحید مین غرق نکر دین
ہرگز نجات نہو گی۔ جو اُسکی شکایت کرے اُس سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے وہ اُسکا دوست
نہین ہے۔ محبت اور شوق اور اُس کا قرب اس حال مین ثابت نہین ہوتا۔ جب محبت ہوتی ہے
تو قضا و قدر نازل ہوتے وقت الم نہین ہوتا۔ اور معارضہ و تہمت کچھ نہین رہتا۔ تیرا ہر قدم
قبر کی طرف بڑہتا ہے تو قبر کیجانب سفر کر رہا ہے۔ بعض صوفیہ کا قول ہے عارف کو اُسکی
نیکیان قبول و رد اور تعریف و مذمت کی طرف متوجہ نہین ہونے دیتین۔ جب نفس زائل ہوتا ہے
تو اُس کا ٹھکانا امر الٰہی ہو جاتا ہے۔ پھر جب دنیا زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا آخرت
اور جب آخرت زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا قرب الٰہی ہے۔ وہ اس قرب سے مونس
ہوتا اور راحت پاتا ہے منازل اور راستہ طے کراتی ہے ہنوز دروازہ پہ جا کر قیام کرتا ہے اور رفیق

منزل قرب مین داخل کر دیتا ہے۔ یہی قول بعض مشائخ کا ہو خدا کا رستہ طے کرنے کے لیے صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اے وحدت و غربت۔ افسوس۔ اس رستہ پر کوئی چلنے والا ہی نہین اگر حکمت کی حفاظت منظور نہوتی تو یوسف علیہ السلام کا پیمانہ تمہارے اسرار و اعمال سب بتا دیتا۔ لیکن حکمت علم کے دامن کی پناہ مین ہے تاکہ ظاہر نہو۔ کبھی باوجود نعمت زہد منعم کا مشغلہ ہوجاتا ہے پھر وہ نعمت اُس سے چھین لیجاتی ہے تاکہ اُسمین مصروف نہوجائے۔ اس کے بعد وہ دائمی مشغلہ کے باعث مقرب الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالے اسے مرتبۂ تکوین عنایت کرتا ہے۔ میرا کلام تمکو پشت ڈالنے اور تمہین اپنی نظر سے گرا دینے کے بعد صادر ہوا ہے۔ اسی لیے مین نے تمہاری دنیا اور آخرت سے تجاوز کیا ہے۔ مین نے تمہاری طرف دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ضرر و نفع اور دینا ندینا تمہارے اختیار مین نہین۔ بلکہ تمام تصرفات خدا کے قبضہ مین ہین۔ تم خدا ہی کے حکم سے کسی کو ضرر پہنچا سکتے ہو۔ اس لیے مین نے خدا کی طرف رجوع کر لیا۔ پھر مین نے دنیا کو دیکھا تو اُسے فانیہ زائل ہونے اور جاتے رہنے والی۔ قاتلہ اور دھوکا دینے والی پایا۔ اس لیے اُس کے پاس ٹھیرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ بہت جلد کوچ کرنے والی ہے۔ البتہ مین آخرت کے پاس تھوڑی دیر ٹھیرا تھا مگر نظر تامل سے دیکھا تو مجھے اُس کا عیب معلوم ہوگیا۔ یعنی وہ مخلوق و مشترک ہے اور اللہ تعالی نے اُسمین نفس کی خواہشین اور آنکھون مین لطف پیدا کرنے والی چیزین تیار کی ہین کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ جنت مین وہ تمام سامان موجود ہین جنکی نفس خواہش کرتے اور جن سے آنکھین کیفیت اُٹھاتی ہین۔ مین نے سوچا کہ اسمین قلب کی خواہش کہان ہو اس لیے اُس سے مُنہ پھیر کر اُسکے مولا اور خالق کی طرف متوجہ ہوگیا جب بندہ خدا سے ڈرنے لگتا ہے تو اللہ تعالے اُسے جہل کے بدلے علم۔ بُعد کے بدلے قرب۔ خاموشی کی جگہہ ذکر۔ وحشت کی جگہہ اُنس۔ اور ظلمت کی جگہہ نور عنایت کر دیتا ہے۔ اے نفس و ہوا ہے۔ اور اے طبیعت و قصد اگر تم توحید۔ اور مخلوق سے الگ ہو کر خدا کی طرف قرار پکڑنے۔ اور ترک ملاقات خلق پر قناعت کروگے تو مین بلا رویت خداوندی کسی سے ایک لقمہ بھی نہ لون گا۔ اور اگر ایسا نہوا تو مین کھانے پینے کی قسم کھالون گا۔ اور جب تم فنا ہوجاؤگے تو اپنے باطن کے ساتھ خدا کی طرف اٹھ جاؤن گا۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیوارین گر پڑی ہین۔ اور بنانے والون سے فریاد کر رہی ہین۔ یہ ایسی نہر کا پانی خشک ہوگیا ہے۔ خدا کی عبادت اول تو ہوتی ہی نہین اور ہوتی ہے تو ریا و نفاق کے ساتھ۔ اس دیوار چننے۔ نہر کھودنے اور اہل نفاق کو شکست دینے مین کون معاون ہوتا ہے؟ مین اُس علم سے کلام کر رہا ہون جسکے بیان کی تجھکو طاقت نہین۔ تو اُسکی تعلیم کسی فرشتہ کو نہین دے سکتا اور نہ کسی پر اُس کا اظہار کر سکتا ہے۔ تیرا قلب بمنزلہ

طور ہو۔ کہین شیطان اُسے نہ دیکھ لے - ورنہ خراب کردے گا - اور بادشاہ اُسپر نظر نہ ڈالدے ورنہ مغلوب کردیگا - اپنے دوست اور کلیمؑ کی مناجات وتجلی کے باعث اللہ تعالے نے طور کی قسم کھائی ہے - قلب جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالے اُسے اسقدر وسعت دیتا ہے کہ جن و انسان اور فرشتے سب اُسمین سماجاتے ہین - پھر جب کوئی شئے اُسے روکنے والی نہین ہوتی اور وہ کسی چیز کو نہین دیکھتا تو اللہ تعالے اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے - کیا تو نے عصا موسیٰؑ کا حال نہین سُنا کہ وہ لکڑیون اور رسیّون کے انبار کے انبار نگل گیا - مگر متغیر نہین ہوا۔

سوال کامل ملاح نے کہا حسن بصری کا قول ہے کہ جو عالم زاہد نہین ہوتا وہ اہل زمانہ کیلیے باعث عذاب ہوجاتا ہے - اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا - یہ سبب ہے کہ وہ بلا اخلاص عمل کلام کرتا ہے ایسا کلام لوگون کے دلون مین جگہہ نہین پکڑتا - اس لیے وہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے - قلب صحیح اور منور ہوکر مخلوق کے گناہون کی آگ اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح مومن کا نور پلصراط سے گذرتے وقت دوزخ کی آگ بجھا دیگا - بعض کا قول ہے کہ نفس و شہوت اور مخلوق کی مخالفت اور اچھے رفیق کی صحبت خلوت نشینی ہے - پھر اسکے بعد مرتبۂ قعود ہے - خلوت آخرت کا رستہ ہے اور نفس و ہوٰے رفیق طریق ہو نہین سکتے اس لیے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے - شیطان خود دشمن ہے اس لیے لایق صحبت نہین - خواہشین آفات ہین جو رستہ مین دانائی کی آنکھ پھوڑ دینگی مخلوق رہزن ہے اس لیے خواہش کو خلوت کے دروازے پر چھوڑ دے - پھر اکیلا آگے بڑھ - خلوت مین اپنے مونس کو دیکھ لے گا - حواریون نے حضرت عیسےٰؑ سے کہا - کہ ہمین سب سے بڑا علم سکھائیے فرمایا - خوف الٰہی - رضا بالقضاء - اور خدا کے لیے دوستی سب سے بڑا علم ہے - تو زندیق ہے کہ خلوت مین گناہ کرتا ہے - اور ظاہر مین عبادت - و زہد جتاتا ہے - شاید انجام سے تدبیرین قسمتین اللہ تعالے کے قبضہ مین ہین - اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص خراسان مین رہتا ہے اُسکے رشتہ کا ایک ایسا مالدار شخص جس کا وارث اُس خراسانی کے سوا اور کوئی نہین عراق مین مرگیا - اس کا مال اُسی خراسانی کو ملے گا حالانکہ اُسے اس مال کی پہلے سے خبر بھی نہوگی تم عوام مین داخل ہو - تم سے کھانے پینے پہننے کے متعلق کلام کرنا چاہیئے - ہمیر امر الٰہی غالب ہے اس لیے ہم کچھہ اور کہہ رہے ہین - قلب نفس کا کھانا قے کے رستے نکالدیتا ہے - تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع کرے - تیرے دل مین جب کسی کی محبت اور کسی کا بغض پیدا ہوتا ہے تو تو کیا کرتا ہے؟ اپنی طبیعت کے کہنے سے محبت پیدا کرلیتا ہے - اور اُسی کے اشارے سے دشمنی باندھ لیتا ہے - یہ اچھی بات نہین - تمام اشیاء کو قرآن و حدیث کے روبرو پیش کر - اگر ان کے مطابق نکلے فبہا - ورنہ اس سے رجوع کرلے - پس اگر وہ صحت کا فتوے دین تو قلب کی جانب رجوع کر

جب قلب قرآن وحدیث پر عمل کرے گا تو مقرب ہوجائے گا۔ اور جب مقرب ہوگا تو اُسے علم حاصل ہوجائے گا۔ اور جب علم حاصل ہوگا تو اپنے نفع ونقصان کو دیکھ لے گا۔ حق وباطل اور شیطان ورحمان کا حصہ الگ الگ معلوم ہوگا۔ اسے اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے سے ضرور نظر آئیگا وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ خوش رہے گا۔ ملک التجار نبکر خریدے گا اور مخلوق مین پھیلائیگا جب تو یہان آئے تو اپنے علم وزہد واتقا اور تمام احوال کو چھوڑکر تنہا داخل ہو۔ کپڑے پہنکر میرے پاس آئے گا۔ تو میری نظرون سے اُجھل رہے گا۔ ان کپڑون کو اُتار دے۔ اور یہان آکر جو کچھ موجود ہے لیجا۔ تیرا حصہ ضائع ہنوگا۔ مین بعض مشائخ کے پاس گیا جبکہ وہ واردات کی بابت کلام کررہے تھے۔ فرمایا کیا تو میری حالت کو پسند کرتا ہے؟ مین نے کہا ہان۔ جواب دیا مین ہمیشہ روزے رکھتا اور سحری کے وقت افطار کیا کرتا ہون۔ اس شہر کا کھانا پاک نہین ہے۔ اس سے پرہیز کر۔ سری سقطی لوگون سے باتین کرتے ہین جنید کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے۔ ایک بار جنید نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین اُنھین باتون کا حکم کرتے دیکھا۔ سری سقطی نے ملاقات کے وقت جنید سے فرمایا۔ تم نے ہماری بات نہ مانی۔ یہان تک کہ پیغمبر علیہ السلام کو ارشاد کرنا پڑا۔ افسوس تو لوگون کو سمجھاتا ہے حالانکہ تیرے عمل ابتک سخت ہین۔ تمام روئے زمین وآسمان اور دنیا وآخرت مین خدا کے سوا مین کسی سے امید وبیم نہین دیکھتا۔ بعض صالحین سے پوچھا گیا۔ کیا تم اپنے خدا کو دیکھتے ہو فرمایا۔ اگر نہ دیکھتا۔ تو اس جگہہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑتا۔ پھر پوچھا تم کیونکر دیکھتے۔ فرمایا۔ اُس کا وجود میری آنکھین بند کردیتا ہے۔ عارف اُسے اسطرح دیکھتا ہے جسطرح اہل جنت دیکھین گے۔ اللہ تعالے اُن کے قلب پر تجلی کرتا ہے۔ اُنھین اپنے صفات واحسان اور لطف وکرم کے جلوے دکھاتا ہے۔ ابوالقاسم جنید کا قول ہے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود سے پاک وصاف ہو۔ اُس کا قلب اُسمین اور خدا مین ایلچی ہے۔ جب تک کوئی شخص پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین ادب دیتے اور امر ونہی کرتے نہین دیکھ لیتا ہرگز صوفی نہین ہوتا۔ اس وقت اُس کا قلب ترقی کرتا باطن صاف ہوتا اور اس حالت مین بادشاہ حقیقی کے دروازے پر پہنچتا ہے کہ اُس کا ہات پیغمبر علیہ السلام کے ہات مین ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آدم نے سریانی زبان مین کلام کیا۔ اور قیامت کے دن حساب بھی سریانی ہی زبان مین ہوگا۔ پھر جنت مین داخل ہونے کے بعد لوگون کی زبان عربی ہوجائے گی۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لغت مین کلام ہوا کریگا۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جب بندہ خدا کا مطیع ہوتا ہے تو اُسے معرفت عطا ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد نافرمانی کے باعث چھینی

نہین جاتی۔ تاکہ قیامت کے دن اُسپر حجت قائم کیجائے۔ مومن کے دل میں جب فرشتے کا الہام آتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ اور کہان سے آیا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ مین تیرے حق کا حصہ ثبوت ہون۔ حق کیطرف سے آیا ہون اور خود حق ہون۔ مین حبیب اور نگہبان کیجانب سے ہون۔ یہ الہام اُسکے باطن اور چشم وگوش کو پُر کر دیتا ہے۔ پھر وہ خلوت کو پسند کرتا اور اپنے وطن سے ہجرت کر جاتا ہے۔ بعدہ ایک اور حکم آتا اور اُسے کسیقدر جھنجھوڑا دیتا ہے پھر ایک اور حکم نازل ہوتا ہے۔ اور اُسے اسقدر اکھیڑ بناتا ہے کہ چُپ لگجاتی ہے۔ اس سکوت کی ہمیشہ باتین ہوا کرتی ہین۔ تم ایسے شخص کو دیکھو گے کہ گویا کان جھکا کر ایک کونہ مین کسی کی باتین سُن رہا ہے۔ اسوقت ایک سائل کچھ مانگنے کے لیے کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اُسے بٹھا کر یہ فرمایا کہ مین تم سے یہ کہتا ہون پہلے دنیا مین زہد اختیار کرو۔ پھر آخرت مین۔ پھر خدا سے مانگو یہان تک زہد کرکہ خدا تجھے دے اور نہ لے سکے۔ حضرت عیسےؑ پر وحی آئی اے عیسے اس سے ڈرتے رہو کہ مین تم کو چھوڑ دون۔ موسےؑ نے عرض کیا الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے۔ فرمایا مین اپنی محبت کا حکم دیتا ہون۔ اسیطرح حضرت موسیٰؑ نے چار بار سوال کیا اور ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ جب تک بیضہ وجود یکسو نہو جائے اور بازوے شرع تجکو اپنی پناہ مین نہ لے لے۔ اور شہد نہ دے۔ اور تو اُسکے فضل کا دانہ نہ چُنے اور برگزیدہ نہو۔ کلام نکر۔ مراد یہ ہے کہ لوگونکو نصیحت کرنا اور اُن کو خدا کی طرف بُلانا چھوڑ دے۔ جب تک جذب کامل اور خدا کی طرفسے اس منصب کی لیاقت نہو۔ عمل کے ساتھ احکام ظاہر کو مضبوط تھامو۔ پھر دیکھو کہ اُسکے قرب و نیابت کا لطف کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ عوام کھانے پینے کے عاشق ہین۔ مین بول رہا ہون اور تو میرے نزدیک معدوم ہے۔ بلکہ زمین وآسمان سب معدوم ہین مجھے خدا کے سوا اور کوئی نفع ونقصان نہین دیسکتا۔ **سوال** بعض مشائخ کا یہ قول کیا معنے رکھتا ہے کہ مرید کو سمجھ لینے سے پہلے پکڑ لو۔ فرمایا اس کا یہ مطلب ہے کہ اُسے قرب اور لطف الٰہی کی حالت سمجھ لینے سے پہلے عبادت اور روزہ نماز کے متعلق کوشش کرنے مین لگاؤ۔ کیونکہ خدا جب اُسے اپنا مقرب بنائے گا اور اُسپر مہربان ہوگا تو وہ عمل مین کوتاہی کرنے لگے گا۔ وہ تیرے شرک اور مواشرک معلوم کرنے سے پہلے اُس رستہ کو طلب کریگا اور تجھے چھوڑ دیگا۔ ہر شخص اپنے کام مین مشغول ہے۔ یہ اپنے درہم وجاہ کا بندہ ہے۔ وہ اپنے بادشاہ ونفس اور لباس کا۔ کوئی روزہ مین مشغول ہے کوئی نماز مین اور کوئی خلوتکدہ مین۔ یہ دوزخ کے ڈر سے گوشہ نشین ہے وہ جنت کے شوق سے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کا دل خدا سے متعلق اور مخلوق سے جدا ہو اور وہ دین الٰہی کی مدد کے لیے اُٹھا ہو تو اُس کو روئے زمین پر تلاش کرو

ملجائے تو اُس کا دامن پکڑ لو۔ مؤمن کے چہرہ پر روشنی اور دل مین ملال ہوا کرتا ہے۔ پھر اسکے برعکس چہرہ پر ملال ہوتا ہے اور خوشی دلمین آجاتی ہے۔ چہرہ کا رنج تادیب مخلوق کے لیے ہوتا ہے اور دل کی خوشی محض قضا و قدر کے باعث ہوتی ہے کہ وہ انسے خوش ہوا کرتا ہے دنیا مؤمن کا قیدخانہ ہے جب تک کوئی شخص مومن ہے دنیا اسکے حق مین قیدخانہ بنی رہیگی پھر تقوے اگر دوامی طور پر رہے گا تو وہ اس قیدخانہ اور ضیق سے رہائی حاصل کرے گا۔ جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالے اُسکے لیے کشادگی کرتا اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا۔ بعینہٖ وجود اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ وہ حکمت کا دانہ کھاتا ہی قرب الٰہی کے بازو اُسکی پرورش کرتے اور اپنے سے ملالیتے ہین۔ یہ شخص طبقون اور دسترخوان کا مالک بنجاتا ہے۔ اے احمق تیرے ساتھ بجلی ہی جس کو قرار نہین۔ تیرے ساتھ موت ہی کہ ادہر آئی اُدہر تو چلا۔ تو محتاج ہے۔ ہزار بار فنا ہوگا ہزار بار مریگا۔ پھر آخر مین درخت کی طرح اُگے گا رات دن پھل دے گا۔ اپنے قاعدہ سے نہ ٹلے گا تو بڑہکر عالیشان اور سایہ دار درخت بنے گا بشرطیکہ پہلے ساتون زمینونکی میخ بن چکے گا۔ تو دعوے نکر۔ یہ دعوے ٹھیک نہین ہے ایک مچھر کاٹ کھائے یا تیرے کھانے مین سے ایک نوالہ کم ہوجائے تو تیرے حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ اپنی حالت کو اجازت دے کہ تجھ مین داخل ہو اور تیرے قلب سے نکاح کرے پھر ایسا بچہ پیدا ہوگا جو ہوا مین اُڑے گا اور تیرے باطن کی بلندی پر جا بیٹھے گا۔ مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے گا۔ تو سو رہا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ لوگ خواب غفلت مین ہین۔ جب مرین گے آنکھ کھل جائے گی۔ موت کے بعد بیدار ہونے والا بہت بُرا آدمی ہے۔ درویش کو چاہیے کہ قناعت کا تہ بند اور عفت کی چادر پہنے۔ تاکہ واصل بخدا ہوجائے۔ اور طلب دروازۂ قرب کے لیے قدم صدق سے دوڑے۔ دنیا و آخرت اور مخلوق و وجود سے بھاگتا ہے۔ عنایت خداوندی۔ اُسکی رافت و رحمت اُسکا شوق اور جذبات اُسکی نظر و مباہات اور ارواح انبیا و ملائکہ کا لشکر اس کا استقبال کرینگے فرشتے اور ارواح انبیاء و مرسلین اُسکے مصاحب ہون گے اور اُسے خدا سے ملادین گے اے مُردہ دلو۔ تمہارا جنت کو طلب کرنا خدا کی طرف سے باز رکھتا ہے۔ اس سے الگ ہوجاؤ اور اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُمیدین کم کردے۔ تاکہ تیرا قلب مقرب اور باطن صاف ہوکر خدا سے نزدیک ہوجائے۔ اور تو اپنی سابقہ تقدیر کو پڑھکر اپنی اوقات و ساعات اور زمانہ اور ایک ایک لمحہ کے متعلق ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف سے واقف ہوجائے اور تجھپر تیرا انجام ظاہر ہو۔ جب خوف الٰہی تجکو خدا کی طرف کھینچے گا تو قرب اُسے تیری طرف

لے آئے گا۔ اس وقت تجھے قرار وثبات حاصل ہوگا۔ بیتری عمر زیادہ ہو یا کم۔ قیامت قائم ہو یا نہو۔ مخلوق تجھے دوست رکھے یا دشمن۔ لوگ کچھہ دین یا نہ دین۔ تجھے کسی بات کی پروا نہوگی پھر شیخ رضی اللہ تعالے عنہ چیخ مارکر کھڑے ہوگئے۔ اور منہ ڈھانک لیا۔ پھر کھولکر یہ فرمایا اے آگ سلامتی کے ساتھہ ٹھنڈی ہوجا۔ الٰہی ہماری خبرین ظاہر نکر۔ پھر بیٹھ گئے۔ اور یہ کہا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے فرمایا آؤ۔ ہم اپنی حالت کے متعلق علم الٰہی پر روئین۔ یہ لوگ خائف تھے۔ خواہ کچھہ ہی کرتے ہون۔ مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے تھے۔ اُن کو اپنے عمل قبول نہونے اور سوء خاتمہ کا خوف تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہین وہ لباس اس لباس سے الگ اور وہ کھانا اس کھانے سے جُدا ہے اور دن بہت کم ہین۔ مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کرنے خدا کے احسان کا دروازہ کُھل جائے گا۔ اسکے بعد حضرت شیخ پھر کھڑے ہوئے۔ اور اپنے ہاتھون کو سینہ پر رکھکر وہنے بائین ٹہلتے رہے۔ پھر بیٹھ گئے اور یہ فرمایا کہ اے اندھے اس کُھلے دروازہ مین داخل ہو۔ کیونکہ دروازے دو ہین۔ ایک بند دوسرا کشادہ۔ کُھلے دروازہ مین آ۔ شریعت پیغمبر علیہ السلام کو زندہ رکھنے کے لیے سبب کے ساتھہ رہ پھر اتباع حالت پیغمبر علیہ السلام کے باعث مسبّب کی طرف چل۔ کسب آپکی سنت اور توکل آپکی حالت ہے۔ پھر تو اگر اپنے سے فنا ہونے پر قادر ہے تو کر گذر۔ نہ سبب کے ساتھہ رہ نہ حال کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردے۔ وہ کفایت کرے گا۔ بلند مرتبہ اور مقرب بنائے گا۔ اور ایسا کچھ دے گا کہ جسے تو پہچان نہ سکے گا۔ خدا جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے۔ اپنا نفس تقدیر کی موجون کو سونپ دے۔ جہان گرے گا اُس کا فضل تجھے اُٹھالے گا۔ جدہر توجہ کرے گا اُدہر خدا کی توجہ ہوگی۔ تو اُسکے قرب، اُنس اور رافت ورحمت کو دیکھے گا۔ غنی کی مثال اندھے کی سی ہے جسکے پاس کھانے کا طباق آتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ کہان سے آیا۔ پھر جب اُسے معلوم ہوجاتا ہے تو جہت کی طلب مین دیگر جہات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسیطرح بندہ جب یہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالے آسان کرنے والا دینے والا۔ اور اُسکی طرف متوجہ کرنیوالا ہے تو اس کا قلب خدا سے متعلق ہوجاتا ہے۔ نفس تیرا معشوق ہے۔ اگر تو اُسے قاتل دشمن جانتا تو اُسکی مخالفت کرتا اور ضروری کھانے پینے کے سوا جو اُس کا حق ہے اور کچھہ ندیتا۔ تجھے گوشہ نشینی سزاوار نہین۔ بلکہ بازار سزاوار ہے۔ تو اسرار الٰہی پر مطلع ہونے کی لیاقت نہین رکھتا۔ ان اسرار سے واقف گونگا ہوتا ہے۔ جو اسرار پر قادر نہو اُسے چاہیئے مخلوق سے الگ رہکر غارون دریا کے کنارون اور جنگلون مین اپنا ٹھکانا بنالے۔ جو شخص حکم وعلم جمع کرنے پر قادر ہو اُس کو چاہیے مخلوق سے جُدا رہے۔ گرانی بادشاہ حقیقی کا کوہ ہے

رحمۃ اللہ علیہ وہ ادب دیا کرتا ہے ۔ یہ قول آپنے سخت قحط کے زمانہ مین کہا تھا ۔ تو دنیا و آخرت کا طالب ہو کر محبت کا مدعی ہے ۔ او احمق محبت کا دعوے ۔ اور دفع ضرر و حصول نفع کی طلب ۔ بیرے سے ہٹ تو اللہ کے نیک بندون مین داخل نہین ہے ۔ بلکہ مخلوق اور نفس و ہوئے اور خواہشون کا بندہ ہے ۔ ہمارے پاس تمہاری کسوٹی تمہاری پرکھ اور پرکھنے والا موجود ہے ۔ اے مدعی یہ کیا؟ تو بے موقع بات کیون کیا کرتا ہے ۔ دعا کا ایک موقع اور وقت ہے ۔ کلام کا محل اور ہے ۔ سکوت کا اور دیکھنے کا موقع دوسرا ہے اور آنکھین بند کر لینے کا دوسرا ۔ عمل کرنے والا کہان ہے تاکہ تو اسکی صحبت مین بیٹھے صدیق لوگ شکر منعم ادا کرنے کے لیئے ہر زمانہ مین عبادت کو واجب جانتے ہین ۔ طاعت و شکر سے نعمت کا مقابلہ کیا کرتے ہین ۔ ہم تجکو تھوڑا سا حلال مال لینے کا حکم دیتے ہین ۔ اسی تھوڑے سے حلال پر قناعت کر ۔ اگر تو نے زیادہ ستانی کی تو یہ زیادتی اُس مباح کیطرف لیجائے گی جو مسلمانون مین مشترک ہے ۔ پھر جب تو مباح کو لینے لگے گا تو شبہ کیطرف پھر شبہ سے حرام کیجانب اور حرام سے دوزخ کی سمت چلا جائے گا ۔ زاہد وہی ہے جو حلال سے پرہیز کرے ۔ کیونکہ حرام سے بچنا تو عموماً ہر شخص پر واجب ہے ۔ قلب مین کبھی ایسی چیز وارد ہوتی ہے کہ برداشت نہین ہو سکتی ۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مان نے بیٹے کے مرنے کی خبر سُنی چیخی چلائی کپڑے پھاڑے ۔ اور عقل اس صدمہ کی برداشت سے عاجز رہی ۔ اس سے سماع وجد مراد ہے ہم دعا مین لوگون کی موافقت کرتے اُن کا ساتھ دیتے اور اُن سے معاشرت رکھتے ہین مگر ہمارے دل سرد ہو کر خدا کے وعدے ۔ فضل کے طعام اور منزل اُنس کو دیکھا کرتے ہین ۔ اپنی خواہشون مین زہد اختیار کر تاکہ تجکو خدا کی مشیت سے فتحمندی حاصل ہو ۔ ترک مشیت و ارادہ محبت کی شرط ہے ۔ اس حالت مین تیری زبان گویا ۔ آنکھین بینا ۔ اور کان شنوا ہو جائین گے ۔ الطاف و اکرام ملے گا ۔ اور صفائی باطن کے پھل ۔ اور جواہرات حاصل ہون گے ۔ خدم و حشم ملینگے ۔ ہر چیز تیری خدمت کریگی ۔ اللہ تعالے تیرے باعث سب پر فخر کا اظہار کرے گا ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کچھ رسول تمہین دے اُسے لے لو ۔ اور جس سے منع کرے باز رہو ۔ خدا و رسول کا حکم بجالاؤ ۔ اُنکے فرمان پر عمل کرو ۔ اس رستہ مین توحید کے سوا ۔ عین اور وہم کچھ نہین ہے ۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے ۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے والسماء والطارق کی تفسیر مین فرمایا خدا نے آسمان اور اسپر چلنے والے کی قسم کھائی ہے ۔ آسمان پر چلنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین ۔ پہلے آپکی ہمت نے آسمان کا رستہ طے کیا پھر جسم نے ۔ آپ کو معراج مین ساتوین آسمان پر لے گئے ۔ اللہ تعالی نے کلام کیا ۔ اور آپنے ظاہری و باطنی آنکھون سے اُس کا جلوہ دیکھا ۔ زمین مین چشم باطن سے

ملاحظہ فرمایا اور آسمان مین چشم ظاہر سے - اسی طرح جب کسی کا قلب درست ہوجاتا ہے - وہ دلکی آنکھ سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اُسکے اور آسمان و اسرار کے درمیان پردے قطع ہوجاتے ہین ہمتین آگے بڑھا کرتی ہین - اور نور الٰہی کے باعث اسرار صدیقین کے دلون مین سیر کیا کرتے ہین - ان کے دل روشن ہین - مومن کی دانائی سے ڈرتے رہو - قلب منور ہوکر آسمان بنجاتا ہے جسمین علم کے ستارے ہوتے ہین اور معرفت کا سورج چمکا کرتا ہے - فرشتے اس نور سے روشنی حاصل کرتے ہین - ہر شخص پر خدا کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے کہ شیطان کی دستبرد سے حفاظت کرتا ہے اور بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین جن کے نگہبان صفین باندھکر اُنکی حفاظت کرتے ہین - اور اللہ پس پشت محافظ ہے - تو محض فصاحت و بلاغت ہے - تو نے اپنا گھر اُجاڑ لیا - تو اپنے مکان مین چکر کھا رہا ہے خراس کے اونٹ کی طرح آگے نہین بڑھتا - یہ شاید کسی فقیر کی بددعا ہے کہ تیری باطنی آنکھین پھوٹ گئی ہین - تو نے خدا کو چھوڑا - خدا نے تجکو چھوڑ دیا - تیری نگاہ مین بہت سے رستے جم گئے - ارادے بکثرت ہوگئے - تیرے قصد کے پر کٹ گئے - اور تو دنیا و آخرت مین گوشت کے لوتھڑے کی طرح پڑا رہگیا اب تو ایسے دوست کا محتاج ہے جو اعلاءس کا اقرار لیکر تیری دعا کرے - حق کے ساتھ اہل اللہ سے - اور پھر فرشتون سے اُنس حاصل کر جب تو ان لوگون سے محبت کرے گا تو تیرے لیے ایک اور دروازہ کھل جائے گا جب انسانی مخلوق سے ملکر پھر اس دروازہ کو بند کردے گا تو تیرے لیے جنات کی محبت کا دروازہ کھلے گا - اور جب اسے بند کرے گا تو فرشتون کی محبت کا - اشیاء اپنی ذات سے کچھ نہین کرسکتین - آگ اپنی طبیعت سے نہین جلاتی - پانی اپنی ذات سے پیاس نہین بجھاتا - نمرود کی آگ ابراہیم کو نہ جلاسکی - ابو مسلم خولانی آگ مین ڈالے گئے - مگر جلنے سے محفوظ رہے - سمندر کو آگ نہین جلاتی اگر تو خالص اعمال کرے گا تو مخلوق سے الگ ہوجائے گا - اور اُن کے جتھے سے نکلکر خدا سے جاملیگا اُسے طلب کرتا رہا کر اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مسافر کسی کوچہ مین داخل ہوکر اپنے دوست کو ڈھونڈھنے لگا ابتدا سے انتہا تک بار بار کوچہ کے چکر کاٹے - مگر دوست کا دروازہ معلوم نہوا - اُس کا دوست جو پہلے سے اس حالت کو دیکھ رہا تھا اس مسافر کی حیرانی اور محبت دیکھکر باہر نکلا - ملاقات کی اور گلے سے لگالیا - جیساکہ یوسف نے بنیامین کے ساتھ کیا اور یہ کہدیا تھا کہ مین تمہارا بھائی ہون - خدا نے قلب کی زمین کو معرفت و علم کا ٹھکانا بنا دیا ہے - رات دن مین خدا کی تین سو ساٹھ نظرین قلب پر پڑتی ہین - اگر اللہ تعالیٰ اُسے قرار نہ دیتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا - قلب جب درست ہوتا اور قرب حق سے قرار پکڑ لیتا ہے تو خدا نفع مخلوق کے لیے اُسمین حکمتون کی نہرین جاری کردیتا ہے - ایسون ہی کو وہین کا ستون بناتا ہے - اُن مین بڑا نبی کا - چھوٹا صحابہ کا - اور سب سے ادنے تابعین کا قائم مقام کر

وہ قول و فعل اور ظاہر و باطن سے امر الٰہی بجالانے کیلیئے جو کچھ کہتے ہین اسپر عمل کیا کرتے ہین۔ اُن سے پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہین۔ خدا ملائکہ پر اُن کے باعث فخر کرتا ہے۔ وہ مبارک شخص ہے جو اُنکا تابع ہو اور اُن سے دنیا اور اہل و عیال کا بوجھ ہلکا کرے۔ اہل اللہ کا مشغلہ اُن کو کمائی سے روک تا ہے وہ مصلحت خلق کے لیے قائم ہین۔ تمام مخلوق اُنکے نزدیک اولاد کی مانند ہے۔ وہ دنیا مین مصروف نہین ہوتے۔ حالانکہ دنیا اپنے آپ کو اُنکے سامنے پیش کرتی ہے مگر وہ مُنہ موڑ لیتے ہین۔ یہ جو کچھ تیرے قبضہ مین ہے تیری ملک نہین بلکہ مشترک ہے۔ ہمسلئے اس مین شریک ہین۔ تیری کمائی مواخذہ اور اجر کے لیے تیرے ہات مین دی گئی ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے تمکو جس چیز کا خلیفہ بنایا ہے اُسمین سے خرچ کرتے رہو۔ تاکہ خدا معلوم کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ہمسایون پر مہربانی کر۔ فقیرون کو کھلا۔ کیونکہ دوست کا گھر تنگ اور اُسمین آنے والا صاحب کشایش ہے وہ کہان ہے جسنے مخلوق کا دروازہ بند کیا۔ اور خدا کے دروازہ پر کھڑا ہوکر اپنی حاجتین بیان کین۔ اسباب وارباب کو چھوڑ۔ پھر دیکھ کہ کیا کچھ نظر آتا ہے اُسکے دروازے پر ٹھیر۔ اور آلام پر صبر کا تکیہ لگا۔ قضا و قدر یقینی امر ہے۔ رنج نکر۔ اسوقت تجکو عجیب عالم نظر آئے گا۔ تو دیکھے گا کہ تکوین تیرا حال کیونکر درست کرتی ہے۔ رحمت کسطرح پالتی ہے۔ محبت کیونکر ترقی دیتی ہے۔ سارا دارومدار حاجت کے بعد سکوت پر ہے۔ خدا اسی حالت مین بندہ پر فخر کرتا اُسپر مخلوق و اسباب کے منافع حرام فرماتا اور اُسے اپنے قرب کی طرف پھیرتا ہے۔ جب اُسکے لطف کے آغوش مین باطنی خوشبو ملے گی تو مان کی خوشبو اور اسکی مہربانی سب فراموش ہو جائے گی۔ ایسا کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرلے۔ وہ اسی لیے مضطر کرتا ہے کہ تو اُس سے دعا کرے۔ وہ دعا مین عاجزی کو پسند کرتا ہے۔ اور تمام دروازے اس لیے بند کر دیتا ہے کہ تو اُسکے دروازہ پر جا کھڑا ہو۔ احباب دروازۂ قرب کو کشادہ دیکھتے ہین۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مان بچہ کو باہر نکالکر دروازہ بند کرے اور ہمسایون پر تاکید کرے کہ تم بھی اُسکے لیے اپنے دروازے نہ کھولنا (مان کا یہ فعل کسی خاص غرض کے لیے ہوتا ہے) پھر بچہ باہر بیٹھکر رونے لگے اور جس دروازے پر جائے اُسے بند پائے۔ مجبوراً بچہ مان ہی کے دروازے کی طرف چلا آئے گا۔ اللہ تعالی بندہ پر پہلے تنگی ڈالا کرتا ہے کہ اسے اپنی طرف بلائے۔ اور اُس کا قلب مخلوق سے متعلق نہو۔ سچے فقیر کو یہ چاہیے کہ اپنے لیے آسانی نہ ڈھونڈے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو بقدر کفایت لے۔ اگر وہ مقرب بناکر تجھے بلا مین مبتلا کرے گا تو اس بلا سے تو خوش ہوگا۔ اور اگر ایسا نہوا تو تجھے تیری بلا مین ڈالدے گا۔ اشیاء کی رغبت تیرے قرب الٰہی اور صبر کو پریشان کر دے گی جو خدا سے نہین ڈرتا اُسمین عقل نہین۔ جس شہر مین کوتوال نہو اُجڑ جائے گا جس ریوڑ مین چرواہا نہو

بھیڑیئے کہا جائین گے۔ دین خوف کا نام ہے۔ خوف کرنے والا رات کو چلایا کرتا ہے۔ ایک جگہہ نہین ٹھیرتا۔ چلتا رہتا ہے۔ اہل اللہ کی انتہائی سیر قرب الٰہی ہے۔ دل اور اسرار کی سیر واقعی سیر ہے۔ جب وہ دروازہ تک پہنچ جاتے ہین تو سر اذن مانگتا ہے۔ چنانچہ اجازت ہوجاتی ہے پھر انس قلب کے لیے اجازت چاہتا ہے پیغمبر علیہ السلام کے قلب کا ستارہ پہلے چاند بنا۔ پھر چاند سے سورج ہوگیا۔ خلوت جلوت ہوئی۔ اور باطن بن گیا۔ بندہ جبتک مدوجزر کی حالتین ہین۔ اُسنے اپنی گردن گریبان مین ڈال رکھی ہے۔ باطن کا خیمہ پشت پر لاد لیا ہے۔ اور وہ ہوا کی تہ مین موتیون کو دیکھتا ہے مگر اُنکی طرف ہاتھ نہین بڑہاتا۔ پاس والے سے کہتا ہے کہ اے فلان اسے لے لے۔ اہل اللہ خدا کے نزدیک بطور نیابت وخلافت آسمان وزمین کے بادشاہ ہین۔ مین بادشاہ کے دروازہ پر اُن کا منتظر ہون۔ اور تمھارے نفع کے لیے حالت بیداری وخواب مین تمھارا نگران ہون اس شہر کی اذیت جھیلتا اور آفتون پر صبر کرتا ہون۔ رنج وغم اور فکر وہلاکت مین صبح سے شام کر دیتا ہون ایک قدم آگے رکھتا ہون تو ہٹا دیا جاتا ہون۔ ابراہیم بن ادہم دُعا کے متعلق حیران رہے۔ آنکھ لگ گئی۔ اللہ تعالے کو یہ فرماتے سُنا کہ اے ابراہیم اسطرح دعا کیا کر۔ الٰہی مجھے اپنے قضا وقدر پر رضامند رکھ۔ بلاؤن پر صبر دے۔ نعمتون پر شکر کی توفیق عطا فرما۔ مین تجھسے پوری نعمت دوام عافیت اور ثبات محبت کا خواہان ہون۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مین ایک آواز آئی کہ اہل و عیال سے دل مُڑ گیا۔ غار حرا کیطرف جو طور کا ایک ٹکڑہ ہے تشریف لے گئے۔ وہان بادنسیم وحی کی خوشبو لے آئی۔ اس غار مین ابوکبشہ نامی ایک عابد رہ چکا تھا۔ آپ اس کی جگہہ بیٹھکر عبادت کرنے لگے۔ اس حالت مین آپ جو خواب دیکھتے تھے صبح صادق کیطرح سچ ہوکر رہتا تھا یہانتک کہ ایک دن غیب سے ندا آئی۔ اے محمدؐ اے محمدؐ آپ اس سے ڈر کر اپنے گھر آئے اور یہ فرمایا کہ مجھے کملی اُڑہادو۔ مین ایک آواز سنتا ہون کہ کوئی یا محمدؐ کہکر پکارتا ہے۔ کملی مین لپیٹنے سے یہ بات مخفی نرہے گی۔ اللہ تعالے اپنے حکم پر غالب ہے۔ ایسے دل کی مثال اُس گٹھلی کی سی ہے جو ایسے گھر کے صحن مین گر پڑی ہو جسکی چار دیواری تو قائم ہے مگر چھت نہین۔ اُسپر جاڑون کا مینہ پڑا۔ گرمیون کی دہوپ آتی رہی۔ کسی نے اُسے نہ دیکھا اور وہ اُگ آئی۔ پھر جب اُسمین شاخین نکلین اور ایک اونچا درخت بنکر پھل آنے لگے تو لوگون نے جھاڑنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ کوئی اس تک پہنچ نہین سکتا۔ یہی حالت قلب کی ہے خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کر دیتا ہے۔ ولایت باطنی امر ہے۔ اُسکی مثال بادشاہی داستان گو۔ فرّاش اور باطنی رازدار کی سی ہے کہ سواری تک بادشاہ کے ساتھ رہتا ہے۔ تو کھانے پینے پہننے کے سوا خدا سے اور کچھہ نہین مانگتا۔ اُس سے نہ بھاگ۔ ان اشیاء کی طلب کے لیے اُسکی عبادت نکر۔ رحمت کے مقابلہ مین تو کیا عمل کر سکے گا۔ پھر فرمایا

الٰہی ہین غیرت سے بے پروا کر دیتے۔ ماسوے مین مصروف نرکھ۔ یہ کیا بات ہی ؟ د آپ سے اس فقرے کو
غضبناک لہجہ مین فرمایا اسوقت چہرہ پر غصہ کے آثار نمایان تھے پھر چیخ مار کر کھڑے ہو پھر بیٹھے
اور یہ فرمایا تم تھوڑی دیر مین اسکی خبر معلوم کر لوگے۔ اہل اللہ خدا سے مانگنے کو اس لیے مکروہ جانتے
ہین کہ کہین حرص اور شرک تفویض و تسلیم انکی طرف منسوب نہو جائے۔ شوق انکے قدم آگے بڑھاتا ہے
جب تو دنیا مین زاہد ہوگا تو دنیا صرف کرڈالنا تجھپر آسان ہو جائے گا۔ اولیاء اللہ کے بعض حالات
مخصوص ہین۔ ابدال جب تک مخلوق کا بوجھ نہ اُٹھالین اور اُنکی حضوری کے باعث خدا اُن کا
بوجھ اپنے ذمہ نہ لے لے ابدال ہو ہی نہین سکتے۔ بظاہر سارا بوجھ اُنپر ہوتا ہے اور باطن مین
رحمت الٰہی کے ہاتھ پر۔ تصدیق اور دلون سے ازالۂ تہمت کو لازم کر لو۔ شیخ رضی اللہ تعالے
عنہ نے آیت اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ کی تفسیر مین فرمایا۔ یہ نماز مخلوق اور نفس و طبیعت
اور خواہش و ارادہ کے سوجانے کے بعد ہے۔ قلب اس حالت مین باقی رہے کہ اس کا کھانا پینا
خدا کی مناجات اور قیام اور رکوع و سجود ہو۔ کیا تو نہین جانتا کہ جو دنیا مین اسلیے زہد کرتا ہے کہ یہ
اُسے طلب خداوندی سے نہ روکدے وہ اسی طرح آخرت مین زہد اختیار کیا کرتا ہے تاکہ آخرت
اُس سے باز نرکھے۔ اُسکی تمنا یہ ہوتی ہے کہ آخرت پیدا ہی نہوتی۔ کیونکہ یہ شیرین اور اس کا ظاہر
سراسر رحمت ہے۔ قلب و سر زاہد کا چہرہ بنجاتا ہے جو کچھ دل مین ہوتا ہے بظاہر نظر آنے لگتا ہے
زاہد دوام دنیا کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسمین مخفی طور پر عبادت اور اُس سے معاملہ کیا کرتا ہے
تو خدا سے وحشت رکھتا ہے۔ یہ تو بتا کہ تیرا دل دنیا سے کیسا اُکھڑے گا اور خدا سے اُنس کب پیدا
کرے گا۔ وہ ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کیطرف جاتا ہے یہان تک کہ کوئی دروازہ کوئی شہر اور کوئی آسمان باقی نہین رہتا۔
وہ اپنے نفس پر قیامت قائم کر لیتا ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی نیکی بدی کے اعمالنامے
پڑہکر دوزخ کا متوقع ہو جاتا ہے۔ پھر اس امید و بیم کی حالت اور دوزخ مین گرنے یا اُس سے
گزر جانے کی دھکڑ پکڑ مین لطف خداوندی اُس کا ہات پکڑ لیتا ہے اور اپنی رحمت کے پانی سے
دوزخ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اُس سے آواز آتی ہے کہ اے مومن آگے بڑھ۔ تیرے نور نے
میری آگ بجھا دی ہے۔ تین ہزار برس کا رستہ ایک لحظہ مین طے کر لیتا ہے۔ پھر جب بادشاہ کے
گھر سے قریب ہو جاتا ہے تو اپنے عقل و ارادہ۔ خدا کی محبت اور اُسکے شوق کیطرف رجوع
کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین تو محبوب کو ساتھ لیکر داخل ہون گا۔ تجھے نہین معلوم کہ کچا بچہ
جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو کر یہ کہے گا کہ جب تک میرے مان باپ ساتھ نہونگے مین جنت مین
نجاؤنگا۔ ہمسایہ اور گواہ کہان ہے۔ اسیطرح جب تک پیغمبر علیہ السلام اپنے ہاتھ سے سپرد

نہین کرلیتے اور اُسے محبوب تک نہین پہنچا دیتے زاہد وہان داخل نہین ہوتا۔ یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے تو وہ اپنا حصہ لینے کے لیے دنیا مین بھیجا جاتا ہے تاکہ علم الٰہی متغیر اور منسوخ یا محو نہوجائے تیرا پروردگار مخلوق سے فارغ ہوچکا ہے۔ اپنا پورا حصہ لیے بغیر کوئی شخص دنیا سے نہین جاتا خدا سے ڈرو۔ اور مخلوق سے نہین بلکہ خالق سے نیکی چاہو۔ اسباب حجاب ہین بادشاہ کے دروازہ بند ہین جب تو لوگون سے اعراض کرے گا تو ایسا دروازہ کھلجائے گا کہ تو اُسے پہچان لے گا۔ اسرار کا دروازہ جو نہایت مستحکم ہے بغیر زور آزمائی بغیر کشادہ ہوگا۔ مومن اپنی طبیعت سے نکلکر خدا کا قصد کرتا ہے۔ اس رستہ مین جان ومال کی بابت آفتین اُسے پکڑ لیتی ہین۔ اپنے گناہون بے ادبیون۔ اور ترک حدود شرع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دعا سے نہین بلکہ صرف خدا سے مدد مانگتا ہے۔ اپنے گناہون کو یاد کرکے نفس کو ملامت کرتا ہے پھر اس سے فارغ ہوکر باطنی طور پر قضا وقدر اور تفویض وتسلیم کیجانب متوجہ ہوتا ہے۔ اسوقت ایک کھلا دروازہ اُسے نظر آجاتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے لیے وسعت کردیتا ہے۔ وہ آزمایا کرتا ہے کہ دیکھین بندہ کیسے عمل کرے۔ خود فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو بُرائی بھلائی سے آزمایا۔ خیر وشر۔ عزت وذلت اور فقر وغنا سے آدمی کا دل درست ہوجاتا ہے یہان تک کہ جب وہ خدا کی نعمتون کا اقرار یعنی شکر وطاعت کرتا رہتا ہے تو انجام مین زبان واعضا کو حرکت دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ وہ بلا پر صبر اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا رہتا ہے پھر نیکی بدی کے قدم برابر ہوجاتے ہین تو وہ شکر وصبر کے قدم سے بادشاہ کے دروازہ کیطرف چلتا ہے۔ اور توفیق کھینچ لیجاتی ہے۔ وہ بادشاہ کا دروازہ اور وہان ایسا جلوہ دیکھتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دلپر اس کا خیال گذرا۔ نیکی بدی کی تو منقطع ہوکر ہمکلامی وہمنشینی کی نوبت آجاتی ہے۔ اسے عراقی۔ اسے بیوقوف اے خراس کے اونٹ تو بلا اخلاص قیام وقعود مین ہے۔ لوگون کے لیے نماز روزہ کرتا ہے۔ تیری آنکھین اُنکے طباق اور سامانون کی طرف لگی ہوئی ہین۔ اے مخلوق سے خارج۔ صدیقین اور اولیاء اللہ کی صفت سے جُدا۔ تم جانتے نہین۔ مین تمہارا ابڑا۔ تمہارا ارہ۔ اور تمہاری کسوٹی ہون۔ کوشش کرکے اپنا طباق مجھسے چھین لے۔ مجھپر تلوار نکال۔ تو کسی بات پر قائم نہین۔ ایجاہل مین تیری رستی مین بلدیتا خیر خواہی اور تجھپر رحم کرتا ہون مجھے خوف ہے کہ تو زندیق۔ ریاکار۔ دجال ہوکر نہ مرے۔ اور تجھے قبر مین منافقون کا سا عذاب نہو۔ اپنے طریقہ کو چھوڑ۔ تو ننگا ہے تقوے کا لباس پہن۔ عنقریب تجھے موت آئے گی۔ مجھ مین تجھ مین عداوت نہین ہے۔ تو عنقریب میری باتون کو یاد کرے گا۔ نیک آدمی کی ملاقات اُسکی حالت کا آئینہ ہوا کرتی ہے خدا

کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ وہ اُسکی مدد سے بولتا ہے بےپرواہ رہتا۔ اور اُسیکا محتاج ہوتا ہے۔ مین اپنے شہر مین بعالم طفولیت اپنی نسبت غیب سے یا مبارک یا مبارک کی ندا سُنتا اور اُس سے ڈر کر بھاگا کرتا تھا۔ اب خلوت مین یہ سُنا کرتا ہون کہ اِنِّیْ لَا اَرَاکَ اِلَّا خَیْرًا (مین تجکو نیکیون پر مضبوط پاتا ہون) نجات کا ارادہ ہے تو میرے ساتھ رہاکر۔ جو مجھسے بھاگ گیا مین اُسے منافق جانتا ہون۔ مؤمن جب ظاہری آنکھین بند کرلیتا ہے تو دل کی آنکھین کھلجاتی ہین اور وہ تمام باطنی جلوے دیکھ لیتا ہے پھر دل کی آنکھین بند ہوکر اسرار کی آنکھین کھلتی ہین۔ اس سے وہ مقام الٰہی اور مخلوق مین اُسکے تصرف کی کیفیت معلوم کرلیتا ہے۔ ایکبار موسے کو خطاب ہوا کہ ہم نے تمکو اپنی رسالت و کلام کے ساتھ لوگون پر برگزیدہ فرمایا۔ اپنا مقرب بنایا۔ ایک دن تم بکریان چارہے تھے۔ ایک بکری بھاگ گئی۔ تم نے دور تک پیچھا کیا تھک گئے اور اُسے پکڑ لیا اور پھر گلے لگا کر یہ کہا کہ تو خود بھی تھکی اور مجھے بھی تھکایا۔ محجوب کی دوا یہ ہے کہ سبب حجاب پر نظر ڈالے۔ اُس سے توبہ کرے۔ اور اسپر یقین رکھے۔ جو لوگ ہر وجہ سے معصوم و محفوظ ہین اُنکے لیے اس رستہ مین تکوین نہین ہے۔ تو جب تک جنگلون اور میدانون کو قطع نکرلے کلام نکر۔ پہلے دو دریا اور بعد دو جنگل طے کرنے لازم ہین۔ ایک جنگل مخلوق کا۔ دوسرا نفس کا۔ اور ایک دریا حکم کا دوسرا علم کا۔ اسکے بعد کنارہ آئے گا۔ اہل اللہ کے لیے نہ دن ہے نہ رات۔ اُن کا کھانا۔ بیمارون کا سا ہے اور سونا ڈوبنے والون کا سا۔ اور کلام اہل ضرورت کی طرح کا۔ خدا کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے مگر خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کردیتا ہے۔ اور وہ بلا آلات و حروف۔ بلا ترتیب و مہلت اور بلا علت بولنے لگتا ہے اُسکی زبان اور اُنگلی مین کچھ فرق نہین رہتا۔ کیونکہ اس وقت حجاب و قید۔ دروازہ و دربان اذن و طلب اذن۔ بحالی۔ و موقوفی۔ شیطان و سلطان۔ دل اور بیان وغیرہ کچھ نہین رہتا پھر فرمایا۔ جو آج غائب رہا وہ محروم رہگیا۔ تو نہ پہلا قدم رکھتا ہے نہ دوسرا۔ خانۂ وجود سے نکلنا پہلا قدم ہے۔ اور اُسکی نعمت یعنے الحمد للہ رب العالمین دوسرا قدم۔ پھر ایاک نعبد اُسکے دروازہ پر کھڑا ہوجاتا ہے۔ ایاک نستعین دیدار کے موقع پر ہے۔ اور وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بعد دیدار۔ نعمتون کو غیر کی طرف منسوب نکر ورنہ مشرک ہوجائے گا۔ نعمتون کا بدلنے والا بنے گا۔ اور اسوقت اللہ تعالےٰ اپنی نعمتون کو بدلدے گا۔ اپنا زنار توڑ۔ اور خدا کی طرف رجوع کر۔ جب تک باطنی توبہ اور خدا کے ساتھ تیری خلوص نہو۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ اے لڑکے میرے پیارے صاحبزادے پیغمبر علیہ السلام نے نبوت کو برسون چھپایا۔ یہان تک کہ تبلیغ کی آیت نازل ہوئی۔ تو ذراسی بات معلوم کرکے اُس کا اظہار کرتا پھرتا ہے

تیرے گھر مین کپڑون کی گٹھڑی آپڑی۔ اور تو نے گھر کا دروازہ کھول کر انھین بیچنا شروع کر دیا۔ تجھے کیا خبر وہ کسی ہمسایہ کی عاریت یا ودیعت ہو۔ قلب کی اصلاح چار چیزون سے ہوتی ہے (۱) لقمونکی نگرانی (۲) طاعت کے لیے فراغ دل۔ (۳) حفظ کرامت (۴) ترک غیر اللہ۔ مگر تجکو تو لقمون ہی کی خبر نہین۔ یہ بات پوری پرہیزگاری اور حفظ دین کی تاکید سے حاصل ہوتی ہے۔ مومن کھانے پینے مین توقف کرتا۔ اور قرآن و حدیث سے اجازت چاہا کرتا ہے۔ پھر جب مقرب الٰہی بنجاتا ہے تو اُسکے امر سے مامور ہوتا۔ اُسکی نہی سے رکتا۔ اُسکے علم سے عالم بنتا۔ اور اُسکی مدد سے منصور ہوجاتا ہے۔ موت سے پہلے خدا کے ساتھ عہد و پیمان کی تجدید کرو۔ غبار ہٹنے دو۔ ساری حقیقت کھلجائے گی۔ اے باطل پرستو۔ جاہلو۔ غفلت شعارو۔ تھوڑی دیر کے بعد تم کو اس کی خبر معلوم ہو جائے گی **سوال** مین نفس خائن کے فتوے پر کیونکر قناعت کرسکتا ہون۔ **جواب** اتنا مجاہدہ کر کہ نفس مرجائے۔ اس کے بعد وہ فقیہ و عالم اور مطمئن ہوکر زندہ ہوگا۔ شہوات و لذات کے دروازے بند کر۔ جب وہ تیرا تابع ہوگا تو خواہشین جاتی رہین گی۔ اور وہ مجاہدہ کے باعث بمنزلہ قلب ہوجائے گا۔ اہل اللہ درات کے آنے اور اہل و عیال کے سوجانے کی تمنا کیا کرتے ہین کیونکہ وہ مکلف ہین اور اہل و عیال کا بوجھ اُٹھاتے ہین۔ اُن کا دل خدا سے لگا رہتا ہے اعضاء اسباب اور کاروبار مین مصروف ہوتے ہین۔ تو اگر بلا سے پہلے متقی تھا تو بلا کے بعد بھی اُسی کیطرف رجوع کر۔ اُسکے سوا کوئی دفع کرنے والا نہین۔ ضرر و نفع خیر و شر۔ عزت و ذلت اور فقر و غنا سب اُسی کے حکم سے وارد ہوتے ہین۔ **سوال** صوفیہ کے اس قول کے کیا معنے ہین کہ جس کا دیکھنا نفع نہین دیتا اُس کا وعظ بھی نفع نہ دے گا۔ آپنے **جواب دیا**۔ اہل اللہ کی آنکھون اور دلون سے دنیا و آخرت غائب ہے اور جلوہ حق سامنے رہتا ہے۔ وہ جب تجھپر نظر ڈالینگے نفع پہنچائین گے۔ ولی خشک زمین پر نظر ڈالکر اسے سرسبز کر دیتا ہے۔ اور یہودی و نصرانی کو دیکھکر ہدایت پر لے آتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ ممبر کے پایہ کو بار بار کیون گلے لگاتے ہین۔ فرمایا یہ مجھسے قریب ہے اشیاء کو دیکھتا سُنتا ہے مگر چغلخوری نہین کرتا۔ مین اس لیے اسے گلے لگایا کرتا ہون۔ اُسنے کہا کہ ہم آپکے دل سے قریب ہین۔ جواب دیا اسے میری دایہ کے بیٹے تم اگر خدا سے ڈرنے اُس سے مراقبہ کرنے لگو گے اور اُسکے طالب بنوگے تو ضرور میرے قلب سے قریب ہوجاؤ گے۔ اور مین تمہارا خادم و محب بنجاؤن گا۔ بندہ جب زہد و رجوع الی اللہ اور مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کشایش دیتا۔ اور مقرب بنالیتا ہے۔ اور جب وہ علم پر مطلع ہونے سے آنکھین بند کرلیتا ہے تو اُسے ہر قسم کا علم اور اطلاع عنایت فرماتا ہے۔ گمنامی وا تباع اور

مجاہدہ حسن ادب مین داخل ہے۔ اہل اللہ مکارم الٰہی کو اعضاء۔ وقلب۔ اور سرائر۔ وخلوت سے ظاہر کیا کرتے ہین۔ وہ خدا کے نزدیک متقی اور مکرم ہین۔ تمہارا معبود درہم و دینار ہے جسکے جانے سے تم پر قیامت آجاتی ہے ترک نماز جمعہ اور جماعت کی پروا نہین رہتی۔ کسی کا فاسق و فاجر بیٹا مرجائے تو بکثرت جزع فزع کرتا اور دل بہلانے کے لیے لوگون کے پاس بیٹھتا پھرتا ہے۔ حالانکہ فرشتے اُسکے پاس ہین۔ اُنسے اُنس نہین کرتا۔ جب دل صاف ہوجاتا ہے تو فرشتے مونس بنتے اور خلوت مین اُس سے باتین کیا کرتے ہین۔ اے حق اور شریعت و دین سے غائب رہنے والے۔ اے دنیا اور نفس و طبیعت پر قائم رہنے والے۔ اے مخلوق کے عابد اور حق کو بھولجانے والے۔ خدا کی ملاقات ضروری بات ہے۔ اسیوقت ملاقات کرلے۔ مخلوق و نفس کو چھوڑ۔ مومن ہوجائے گا۔ حق یہ ہے کہ اسکے ذکر اور علم کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ اور ماسوے سے معاملہ کرنا نقصان اُٹھانا ہے۔ دنیا کے طالب کثیر ہین۔ عقبےٰ کے طالب قلیل۔ اور مولا کے طالب بہت کم۔ تورات دن دنیا کے ساتھ ہے۔ وہ تجھسے خدمت لیتی اور الگ ہوجاتی ہے۔ ہم اُس سے خدمت لیتے ہین اور اُسمین توجہ نہین کرتے۔ اے بدنصیب تیرا کیا حال ہے۔ دنیا مین شریعت اور علم کے ہات سے اپنا حصہ لینا ضروری امر ہے۔ وہ جس چیز کا فتوے دین اُسے لے لے۔ اور جس کا فتوے نہ دین باز رہ۔ تو خدا کے سامنے مناجات کیا کرتا ہے یہ اچھا نہین۔ اپنی خرید و فروخت کھانے پینے۔ لینے دینے اور کلام کے وقت توقف کیا کر۔ ان مین جو بات خدا کے لیے ہو اُسے قائم کر۔ اور جو غیر کے لیے ہو اُس سے باز رہ۔ غلبۂ محبت کے وقت۔ دنیا و آخرت۔ عطا و منع اور قبول ورد کی تمیز ساقط ہوجاتی ہے دل محبت سے لبریز ہو کر محبوب کیجانب سے بُرائی بھلائی ایک ہوجاتی ہے۔ در و دیوار اور اطراف یکسان نظر آتے ہین۔ ان سب کا جمع ہوجانا محبت ہے۔ خبر اور معائنہ ضرر اور نفع ایک ہوتا ہے۔ اُس کا قلب وجد مین رہا کرتا ہے۔ کبھی ذکر جلالی سے وجد ہوتا ہے کبھی ذکر جمالی سے۔ وہ ہر وقت متحیر رہتا ہے۔ موسےٰ علیہ السلام جسقدر آگ کے پاس جاتے تھے وہ دور بھاگتی تھی یہان تک کہ اِنِّی اَنَا اللّٰہُ کی صدا آنے لگی۔ یہی قلب کا حال ہے انوار قرب دیکھکر آگے بڑہتا ہے اور جب قریب پہنچتا ہے تو وہ اور بعید ہوجاتے ہین۔ یہان تک کہ تحریری میعاد پوری ہوجاتی ہے۔ قدمونکی انتہا اسکی میعاد ہے۔ اسوقت معاملہ برعکس ہوجاتا ہے یعنی طالب مطلوب ہوجاتا ہے۔ قاصد مقصود بنجاتا ہے۔ اور مرید مرتبہ مراد حاصل کرلیتا ہے جذبات الٰہی مین کا ایک جذبہ دوجہان کے اعمال سے بہتر ہے۔ وہ اپنے بندہ کو طبیعت و ہوے کے گھر سے خارج۔ مخلوق و شہوات کا تارک اور محض خدا کا طالب پاتا ہے۔ عارف اسحال مین اُٹھتا بیٹھتا ہے کہ اُسکے پاس زاد و راحلہ اور رفیق وغیرہ نہین ہوتا۔ ولی راستہ

روزہ نماز اور مجاہدہ مین مصروف رہتا ہے: پھر اسیحالت مین وہ قرب کے دروازہ پر پہونچتا لطف
الٰہی سے ہم آغوش ہوتا - اُسکے فضل کے دستر خوان پر بیٹھتا اور اُسکے سابقۂ ازلی کو دیکھتا ہے
تو زمین پر گر بلندی کا خواہان اور بلا عمل جنت کا طالب ہی بعض صوفیہ کا قول ہے: اپنے نفس کو
پسندیدہ چیزون سے روک لے - طبیعت کے اقتضا سے نہ کھا - اور بلا حکم الٰہی ایک لقمہ نہ اُٹھا
اور بلا امر کسی دوا کا استعمال نکر - نفس کا مزاج طب کی کتابون اور اُن کے جوابون کے خلاف
ہوجائے گا - خدا نیکون کو دوست رکھتا ہے - اُس کا طبیب وہ محبوب بنجائے گا جو اُسکے گھر مین ہے
اور وہی اُسکے کھانے پینے کا نگران رہے گا - پھر آپنے ایک چیخ ماری - ادھر اُدھر اُٹھکر ادہر اُدہر ٹہلنے
لگے - اور تسلیم کی جانب اشارہ کرکے دونون ہاتھ آسمان کیطرف اُٹھائے - آخر مجلس تک یہی حال
رہا - پھر فرمایا افسوس تم پر آگ اور بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے - پھر دونون ہاتھ اُٹھا کر
دعا کے لیے بیٹھ گئے اور خاموش رہے پھر اسیحالت مین کھڑے ہوئے کہ چہرہ بار بار متغیر ہوتا تھا
کبھی زرد ہوگیا - کبھی سُرخ - قلب جب دنیا سے اُٹھکر قرب حق کا مہمان بنجاتا ہے تو مخلوق کیجانب سے
عصمت حاصل ہوتی ہے - وہ عرش سے فرش تک ہر چیز سے بے خبر رہتا ہے اُسکے حساب گویا
مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی - اور گویا اللہ تعالےٰ نے اُسکے سوا کسی کو مخلوق ہی نہین فرمایا - مطلب
کہ ایسے قلب یکتا کا یکتا - محب اور محبوب طالب اور مطلوب - ذاکر اور مذکور ہوجاتا ہے - خدا کے سوا کسیکو نہین دیکھتا
شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا - مجھے اُس بلا کی خبر ملگئی جو اس شہر مین آئیگی - پھر شہر والون سے
لیے رفع بلا کی بابت دعا مانگی اسکے بعد مغلوب الحال کی طرح فرمایا کہ اس شہر مین بعض آدمی قتل اور
سُولی کے مستحق ہین - مگر یہ جلوہ اُسی آنکھ کو نظر آرہا ہے جو ہزار آنکھون سے زیادہ مکرم ہے -
الٰہی تو ان کے سبب ہمین ہلاک کرتا ہے - ان کے گناہون مین ہمین پکڑتا ہے - ہم نے کیا
کیا ہے آپنے یہ کلمات نہایت غضبناک لہجہ مین فرمائے - مین نے دوست دشمن کو تقدیر کی بھٹی
مین رکھکر گلا دیا - ایک ڈال چاندی بن گئی - تو کرامات و معجزات کا طالب نہ بن - انبیا سے
معجزات اور اولیا سے کرامات کی بابت مزاحمت نکر - اگر خدا کا قرب چاہتا ہے تو اس سے
باز رہ - جب تو دائمی صحبت رکھے گا تو وہ خود تجھے نوالے کھلائے گا - کھا لیجو - کپڑے پہنائیگا
پہن لیجو - ان چیزون کی تمنا حجاب ہے - اور آنے کے بعد رد کردینا بھی حجاب ہے - اولیا کو جب
خدا کے رستہ پر چلایا جاتا ہے تو جن وانس اور فرشتے انکے خادم ہوجاتے ہین - جہان گرتے
ہین اُٹھا لیے جاتے ہین - یہان تک کہ واصل ہوجاتے ہین - اور اُن سے دنیا اور وجود کی
حرص جاتی رہتی ہے - لطف و کرم اُنکی خدمت کرتا ہے - پھر جب منزل قرب مین داخل ہونے
کا حکم ملتا ہے تو آفتین نازل ہوتی ہین - جلال کی آفتین اُنکے نفس اور بقیۂ وجود کو فنا کر دیتی

سکے لیے رہتی ہین ۔ فتوح ظاہری اور کھانا پینا پہننا اور تندرستی سب روک لیا جاتا ہے ۔ اور وہ محض قلب
مع باطن صاف رہجاتا ہے ۔ جن کو طعام فضل اور شراب اُنس ملا کرتی ہے کرامت اُن کا تاج ہے
اور احسان اُن کا لباس ۔ اُن کو علم لدنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہین ۔ پھر بادشاہ حقیقی اُن کو
نام بتاتا اور اپنی سابقہ ولاحقہ نعمتین جتاتا ہے ۔ اور بطور معجوعہ یہ سب اُن کو دیدیتا ہے ۔ پھر اُنکو اصلاح
وہدایت اور رہبری وسفارت کے لیے وجود کی طرف لے آتا ہے ۔ بعدہ اُن کے دلون کو تکوین
اور زبانون کو سوال ودعا مع اجابت کی طاقت عنایت فرماتا ہے ۔ یہ آخری زمانہ نفاق کا زمانہ
ہے ۔ اسمین عجب اور کفر دائمی ہے ۔ عجب کا حجاب تجکو خدا کی نظر سے گرادے گا ۔ یہ دونون رستہ
کے مخالف اور قلب کے حاجب ہین ۔ اگر کوئی پوچھے کہ نفاق کی تعریف بتاؤ ۔ تاکہ ہم اُس سے اجتناب
کرین ۔ اُس سے کہدو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔ منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف
کرتا ہے جب بات کرتا ہے ۔ جھوٹ بولتا ہے جب اُسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے
مومن جب تک اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے اور اپنا لقب نہ سُن لے ۔ لباس وطعام اور نکاح وسرور ۔ اور
امن وقرار سے کچھ تعلق نہین رکھتا ۔ وہ خلوت مین اپنا سابقہ ازلی اور نام سُن لیتا ہے ۔ وہ تقدیر
پر معتمد ہوکر جنگلون اور میدانون مین سور رہتا ہے ۔ ملائکہ اُسکی حالت دیکھتے اُس کا لقب سُنتے
اور یہ کہا کرتے ہین کہ یہ کون ہے ؟ دیگر ملائکہ جواب دیتے ہین کہ یہ فلان محبوب ہے ۔ صدیق چالیس
یا سات باتون مین ایک ہوا کرتا ہے اُسکے لیے فلان فلان مراتب ہین ۔ تقدیر اُسے دہنے بائین
پلٹا دیتی اور لقمے کھلاتی رہتی ہے ۔ اور اللہ تعالے پس پشت نگہبان ہے ۔ دل کی جانب سے اُسے
الہام ہوتا ہے کہ اپنے گھر کی طرف چل ۔ اپنا خزانہ محفوظ رکھ ۔ اپنی ذات کو چھپا ۔ اپنے نفس کو
یہ سمجھ کر گویا خواب مین ہے ۔ تیرا قلب سر بلند ہوگا ۔ کتاب حکم مین بیٹھ ۔ اور کتاب علم مین سویا
کر ۔ تاکہ بالغ ہوجائے اور تیرا لڑکپن جاتا رہے ۔ اسوقت وہ تجھے کھلائے پہنائے گا ۔ کیا تو طبیعت
وہوا وشہوات سے لبریز ہوکر اس مرتبہ کا ارادہ رکھتا ہے ؟ نماز مین کھڑا ہوکر تو خرید وفروخت
کیا کرتا ہے اور اپنے قلب اور وسوسہ کے باعث کھاتا پیتا اور نکاح کرتا رہتا ہے ۔ کسی نے
پوچھا اس کا کیا علاج ہے ؟ فرمایا حرام اور شبہ سے لقمون کو بچانا پہلا علاج ہے ۔ اور ارتکاب مناہی کے
متعلق مخالفت نفس دوسرا علاج ۔ بندہ جب اُس وسوسہ او قلق سے جو اُسکے دل مین ڈالا
جاتا ہے ۔ الگ ہونے اور اُکھڑنے لگتا ہے تو اُس کا قلق کم ہوتا اور تردد جاتا رہتا ہے ۔ اور ایک اور
چیز یعنے سکون وآرام حاصل ہوتا ہے ۔ قلق باقی نہین رہتا ۔ اُسکی تسکین وقرار کے لیے رستہ مین
ڈھیلے پتھر اس سے مخاطب ہوتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ اے خدا کے دوست ۔ اُسکی مراد اور اُسکے
حبیب ۔ اے مقرب الہی ۔ ایک شخص نے کہا میرے لیے دعا کیجیے ۔ فرمایا ۔ الہی مجھے اپنی طرف

لگا کر مخلوق سے بے پرواہ کر دے۔ اور اس سائل کو اپنے ذکر کے باعث سوال سے بے نیاز فرما دیگی
آدمی مخلوق سے بے نیاز ہو کر خدا کے دروازہ کو پکڑتا ہے اور خدا اپنے قرب سے اُسے بے نیاز کر دیتا ہے
اور اس حالت میں وہ اُسکے ذکر و شکر میں مشغول ہو کر سوال سے بے نیاز رہتا ہے۔ اگر تو جنگلوں میں کھانے
پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر میں چشمہ پیدا ہو جائے گا۔ مخلوق تیری ہلاکت کے لیے شیطان کا
زبردست ہتھیار ہے۔ مخلوق کے پاس رہنا پوری روک ہے۔ محب طلب محبوب میں نکلا کرتا ہے
یوسفؑ یعقوبؑ کی طلب میں نکلے۔ رستہ میں جسنے اُن کو دیکھا عاشق ہو گیا۔ آخر چہرہ پر نقاب
ڈال لی۔ اور گوشۂ زندان میں جا بیٹھے۔ کیونکہ آپ کا مقصود یعقوبؑ کا دیدار تھا نہ کہ اغیار کا ٥
ليت الذي بيني وبينك عامر ٭ وبيني وبين العالمين خراب ٭ یعنی کاش میرا تمہارا معاملہ بنجاتا۔ اور
دیگر تمام عالم سے بگڑ جاتا۔ حق کا منادی آگیا ہے۔ اپنی طرف سے مخلوق کی بنیاد اُکھاڑ دو۔ یہاں تک
کہ تحریری حکم اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔ جبتک مینڈکیوں سے الگ ہو کر پانی خشک نہو جائے اور
جب تک اُسکی عبادت کے لیے تو کسی کنوئیں کو خالی نکر لے کلام نکر۔ تیرا باطن اُسکے سفینۂ قدرت
میں ہے۔ اُسکو دریائے علم میں بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کی تلقین کر۔ اہل اللہ کی صحبت اس خوفناک
شیر کی سی ہے جو کسی غیر چیز سے پیٹ بھر رہا ہو اور اُسکے شغل کے باعث تیری طرف متوجہ نہو۔ اگر اُدھر سے
رجوع ہونے کے بعد تیری جانب ملتفت ہو گا تو تجکو پھاڑ ڈالے گا۔ اور اسیطرح صدیق کی
صحبت ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حقیقی بادشاہ کی صحبت میں اسیطرح رہتے ہیں۔ جنیدؒ کے دوستوں میں
ایک شخص واردات قلبی پر حریص تھا۔ جنیدؒ کو اس کا علم ہو گیا۔ پوچھا کہ تمہاری نسبت لوگوں میں جو
بات مشہور ہے کیا وہ سچ ہے۔ جواب دیا۔ ہاں سچ ہے۔ فرمایا کیا تم اپنے قلب سے کلام کر سکتے ہو
کہا ہاں۔ جنیدؒ نے کہا اسوقت تم نے کیا کلام کیا ہے۔ جواب دیا فلاں فلاں بات کہی ہے۔ آپنے
فرمایا۔ نہیں۔ اُسنے دوبارہ پھر کلام کیا۔ مگر جنیدؒ ہر بار انکار کرتے رہے۔ اُسنے کہا جو کچھ میرے
پاس ہے وہ بالکل حق ہے۔ آپ فرمائیں آپکے پاس کیا ہے۔ فرمایا تمہاری تمام باتیں سچی ہیں
میں تمہاری قلبی صفائی اور ثبات کا امتحان لیتا تھا۔ اہل اللہ کے دل اُسکے ارادے کے رستے
علم کے خزانے۔ اسرار کے سینے ہیں۔ قضا و قدر کے جنگل میں تقدیر کے مخزن ہیں۔ اُن کے اسرار
خانہ تقدیر کے رستوں میں چکر لگاتے وقت علوم معرفت کو بطور نقطہ اُٹھا لیتے ہیں۔ اونچی لکڑیوں۔
اور صورت بلا معنے کو کیا کیا جائے۔ دونوں بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کسیطرح نہیں سمجھتے۔
ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصے تصنیف کیے۔ حاکم شہر کو ہر روز ایک نیا قصہ سنا دیا کرتا تھا
چونکہ وہ اس سے گھبرایا نہ تھا انجام کار مراد کو پہنچ گیا۔ تو چند دن اور چند رات دعا کر کے گھبرا جاتا ہے
اور مخلوق کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ اُس مصنف قصہ کا حال کیوں نہیں یاد کرتا۔ تو جب تک

مخلوق کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق سے خالق کی طرف رجوع کر۔ اُسکے قرب کی دہلیز پر جا پڑ۔ محبت کا ہاتھ تجکو کھینچ لے گا۔ اور تو اُس گھر کا جلیس بنجائے گا۔ پھر جب تو وہان کے آرام و مکانات کو دیکھے گا تو ہر جانب سے فراخی حاصل ہوگی۔ تیرے بازو مضبوط ہونگے۔ اور تو اُس گھر کے کنگرون تک اُڑ جائے گا۔ یہ کنگرے تیرے لیے عالیشان محل بنجائینگے۔ پھر اگر تو گرگیا تو اسی گھر کے صحن مین گرے گا۔ اور صاحبخانہ کے ہاتھون مین رہے گا۔ تیری دعا قبول ہوگی اگر مخلوق کو نفع دینا چاہتا ہے تو ایسا کیا کر۔ ورنہ محض بیہودہ باتین نہ بنا۔ اس سے مراد وہ کلام ہے جو بدعمل واعظ لوگون کو سُنایا کرتے ہین۔ نماز غیر سے انقطاع کے بعد خدا سے ملجانے کا نام ہے۔ ایک جسم دو مکانون مین متجزی نہین ہوسکتا۔ خلق سے انفصال اور خدا کا اتصال اہل اللہ کی نماز ہے۔ اور نیک بندونکی نماز یہ ہے کہ جنت کو قلب کے دہنی طرف رکھتے ہین دوزخ کو بائین طرف۔ پلصراط کو آگے۔ اور اللہ تعالے کو ان تمام اسرار پر خبیر جانتے ہین۔ صدیقین کی نماز خلق سے انفصال اور خالق کا اتصال ہے۔ نفس جب کھانا مانگتا ہے تو صدق طلب کی علامت یہ ہے کہ باطن سے پرند کے بچون کے چیخنے کی سی آواز آنے لگی۔ اسوقت اسے بقدر سدِ رمق دینا چاہیئے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے نفس کو اُس کا گناہ اور تقوی الہام کیا ہے۔ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ بادشاہ حقیقی کے پاس قلب کے رسائی کے بعد ان دونون آیتون پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسوقت فعل اور الہام کا مرتبہ ملے گا۔ اس سے پہلے واردات مین تفریق کیجائے گی۔ کیونکہ الہام شیطان۔ الہام طبیعت۔ الہام نفس اور الہام فرشتہ جُدا جدا ہے۔ جب تو فی سبیل اللہ کسی کا مصاحب بننا چاہے تو کامون کے موقوف ہونے اور لوگونکے سوجانے کے وقت کامل وضو کر۔ پھر نماز پڑھ۔ نماز کا دروازہ وضو ہے اور خدا کا دروازہ نماز سے کھول۔ پھر بعد فراغ یہ دعا کر کہ الٰہی مین کس کی صحبت مین رہون۔ واقعی رہبر۔ تیرے دین کی خبر دینے والا۔ سب سے الگ۔ تیرا خلیفہ اور نائب کون ہے۔ اللہ تعالے کریم ہے۔ تجھے محروم نہ رکھے گا۔ تیرے قلب مین الہام کردے گا۔ باطن کیطرف وحی بھیجکر بیان فرمادیگا دروازے کشادہ اور رستے واضح ہوجائینگے۔ جو طلب مین کوشش کرتا ہے اُسے مطلوب ملجاتا ہے خدا خود فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرینگے ہم اُن کو اپنے رستے دکھادینگے۔ علت تجھ مین ہے اُسکے کلام مین نہین۔ پھر جب تیرے قلب کے نزدیک جہتین متحد ہوجائین اور تعیین واحد غالب آجائے تو اپنے آپ کو چھوڑ اور اُس کا قصد کر۔ اُسکی صحبت درندون اور سانپون کی مانند ہے۔ اُسکے فقر۔ نقصان نسب۔ اختلال حال۔ بیسامانی اور قصور عبادت کو نہ دیکھ کیونکہ معنے اُسکے باطن مین موجود ہین۔ ظاہر اور جسم اور چہرے پر نہین ہین

اُس سے کلام کی ابتدا نکر۔ اور اسکی حالت کو نہ بدل۔ خدا کی طرف سے اُسکے فائدے کا منتظر رہ۔ وہ کاتب ہے۔ اور مضمون غیر کا ہے۔ وہ سفیر اور دعوت کرنے والا ہے۔ طبق کسی اور کا ہے۔ وہ بیان کرنے والا ہے۔ مگر بیان غیر کا ہے۔ خدا جو کچھ اُسکی زبان سے نکلوائے اُسے قبول کر لے۔ اُسکے اشارون کو دیکھتا رہ۔ اُسکی حد کبھی نہ توڑ۔ اُسکے آگے سرنگون اور خائف رہا کر۔ اُسکے حال وقال اور افعال مین اُسے تہمت نہ لگا۔ اُسے ہر عاقل پر فضیلت دے۔ وہ تجکو اپنے پاس سے خدا کے پاس پہنچا دیگا۔ اُس کا بچا ہوا کھانا نہ کھا۔ اسکی بات کا جواب ندے۔ ہماری اور جانورون کی طبیعت ایک ہے لیکن عقل وشرع۔ علم وقرب۔ اور معرفت وطاعت دونون کو جدا کر رہی ہے۔ ورنہ فی الواقع اصل دونونکی ایک ہے۔ علم پر عمل کرنے والے میت کے پاس سے گذر کر اُسے زندہ کر دیتے ہین اور گنہگار کے پاس جاکر اُسے ذاکر بنا دیتے ہین عارف کے گھر مین غیر کیلیے طبق آیا کرتے ہین۔ وہ خراج تحصیل کرنے مین کوشش کیا کرتا ہی اور جب حاصل ہوتا ہے خدا کے سپرد کر دیتا ہی۔ اور وہ اپنی مزدوری مخلوق سے نہین بلکہ خدا ہی سے لیتا ہے۔ اللہ تعالی جب تیری بہتری چاہتا ہے تو تجھے آگاہ اور عیوب نفس سے خبردار کر دیتا ہے۔ تمہارے عالم جاہل اور جاہل مفتری۔ اور زاہد حریص ہین۔ دین کے بدلے دنیا نہ کما۔ اس سے تو آخرت حاصل ہوتی ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا الی آخرہا کو ظاہر پر محمول فرما کر یہ کہا ہے کہ غیر اللہ سے سوال کرنے والا حد سے متجاوز ہونے والا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے قلب کی روشنی ہو۔ جو اللہ کے لیے میرا کلام سنکر اُس سے نفع اُٹھائے وہ بیشک دل کی روشنی ہے ورنہ اسکی حاضری باعث کدورت ہوگی۔ ابراہیم جب آگ سے نکلے۔ اور آپکے غلام اور مویشی وغیرہ بکثرت ہوگئے تو ملک شام مین بہت سے دروازون کا ایک گھر بنایا اُسکی قیمت دینے اور قوم کے گھر بنانے کے بعد وہین رہ پڑے۔ اور مخلوق کی تربیت کو پسند فرمایا۔ خلت محبت کا نام ہے۔ اور محبت وصلت کا **سوال** حال کی اقتدا کرنی چاہیے یا مقال کی شیخ نے جواب دیا عوام کے مقال کی اقتدا چاہیے اور خواص کے حال کی۔ اے سائل تو کن لوگون کے لائق ہے مجھے اپنی نبض دکھا۔ تاکہ تجکو تیری حالت کے مطابق جگہہ دون اور مرض کی شدت جتا کر اُس کا علاج کرون پیغمبر علیہ السلام بیمارون کی عیادت کیا کرتے تھے۔ ہم اس سے منع کیے گئے ہین مگر تندرستونکی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہین ہمارے پائون تمہارے گھرون کی طرف چلتے۔ اور ہمارے ہاتھ تمہارا مال لینے سے روکے گئے ہین۔ ہم تو حال اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہین۔ شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ یہ بات ممکن ہے کہ ایک مرنے والا دس بیٹے چھوڑے اور وہ سب کے سب یکسان نیکبخت ہون۔ باپ کے

بعد سبنے برابر ترکہ بانٹ لیا۔ اُن مین سے باپ کا گوشۂ دل ایک کی جانب زیادہ تھا۔ اور وہ سارا مال
اُسی کو دینا چاہتا۔ تقسیم ترکہ کے بعد تقدیر الٰہی سے ایک ایک کرکے سب مرگئے۔ اور سارا اسی ایک کے
پاس آگیا۔ کیا اسمین کوئی عیب ہے۔ والسلام۔ الٰہی مخلوق اور نفس و ہوا کو ہم سے روک دے۔
تو اسموقع پر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم جس دریا مین تیرتے ہو اُسی سے ڈرتے ہو۔ اُس کا جواب
یہ ہے کہ خدا سے جاننے والے ہی ڈرا کرتے ہین۔ اُن کا علم باعث خوف ہے۔ جب تو نے کسی
چیز کی مضرت کو جان لیا تو اُس سے ڈرا اور پرہیز کر۔ موت ضروری امر ہے۔ اُسکے لیے عمل کرتا
رہ۔ اے شخص نہ تیرے گھر کے لیے چھت ہے نہ بچون کے لیے آٹا۔ اہل و عیال کے پاس
نیچے اوپر کے کپڑے۔ جاڑا آگیا ہے۔ سامان کرلے۔ بادشاہ آرہا ہے استقبال کر۔ شیر قریب ہے
اس سے بچ۔ اس شیر کا دوسرا نام موت ہے۔ نماز مین ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہ معنی
ہین کہ ہم تیرے مطیع ہین اور تجھے معبود یگانہ جانتے ہین۔ تو خدا کو کب پائے گا۔ خالص
عمل کس دن کرے گا۔ مخلوق و ریا و نفاق و عجب اور دوستون کے متعلق زہد کب اختیار
کرے گا۔ خدا کے آگے کس دن جھکے گا۔ جھکنا دل اور خلوت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ شہوت
نفس رویت حق کے ساتھ مزاحم ہوتی ہے تو بندہ اُسکی رویت سے شرما کر شہوت کو ترک
کر دیتا ہے۔ تو شدت شہوت کے وقت اپنی خلوت مین یعقوبؑ کو دانتون مین انگلی دبائے
کب دیکھے گا۔ تجھے اپنی عصمت کب نظر آئے گی۔ یہ عصمت خدا کی غیرت ہے۔ یوسفؑ زلیخا
کے ساتھ خلوت مین گئے۔ غیرت آگئی۔ اُلٹے بھاگے۔ خدا خود فرماتا ہے۔ یہ اس لیے تھا
کہ یوسفؑ سے بُرائیون اور بیحیائیون کو دفع کر دین۔ وہ ہمارے خالص بندون مین سے تھے۔
تیری حالت یوسفؑ کی طرح کس دن بدلے گی۔ یوسفؑ جب خدا کے گھر مین عصمت کے پابند
رہے تو خدا نے قیدخانہ مین اُنسے موافقت کی اور خلوت مین عصمت عطا فرمائی۔ لوگو اسیطرح
خدا کے بندے بنجاؤ۔ یوسفؑ صدیق کی حالت خدا سے طلب کرو۔ قطع اسباب اور ترک کل کا
نام توکل ہے۔ دل بدلکر فرشتہ بنجاتا ہے۔ پھر فرشتے جس چیز کو سُنتے پہچانتے ہین دل بھی
سُنتا اور پہچان لیتا ہے۔ بعدہ ترقی پاکر فرشتے پر حاکم ہو جاتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
حضرت موسےٰؑ کے قصہ مین فرمایا۔ واقعی سیر باطن کی سیر ہے۔ موسےٰؑ نے طور کیجانب آگ
دیکھکر اپنی اہلیہ کو چھوڑا۔ ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی؟ ظاہری آنکھ سے آگ۔ اور باطنی سے نور
ظاہری آنکھ سے مخلوق کو ملاحظہ کیا تھا اور باطنی سے خالق کو۔ اپنی اہلیہ سے فرمایا تم یہین
ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ اس آگ نے اُن کے دل کو کھینچ لیا اور بیوی بچہ سے بے پروا
کر دیا۔ اس لیے فرمایا کہ تم ٹھیر جاؤ۔ میرے سامنے اور پیچھے آفات اور تقدیر کے ایسے زبردست

آنکھوں کے آگے آ گئے ہین جو اہل اللہ کو انکے اہل و عیال سے جدا کر دیا کرتے ہین۔ اے حلم ٹھیر۔ او داعی علم بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے نفس ثابت قدم رہ۔ اے قلب باطن قبول کر۔ اُس شخص کی بدنصیبی جو راستے میں پاؤں ہی نہ رکھے۔ وہ محجوب اور مغضوب ہے۔ موسٰے نے اہلیہ سے کہا۔ ٹھیر جاؤ تاکہ مین تمہارے پاس خبر لاؤں۔ یعنی راہِ حق کی خبر دون۔ اس لیے کہ اس سے پہلے آپ کو رستہ معلوم نہ تھا۔ اس وقت شیخ کے پاس نقیب النقبا ابن الاتقے تشریف لائے۔ جو پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ آپنے اُنکی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کاش تو پیدا نہوتا۔ اور اگر پیدا ہوا تھا تو اُس حکمت کو معلوم کرتا جسکے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اے سونے والے بیدار ہو۔ تیرا رستہ آگے سے گھر گیا ہے۔ قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ تیرا عمل کیا ہے۔ معلم کون ہے اور داعی دینی کون؟ تیرا نسب صحیح نہین ہے۔ کیونکہ خدا و رسول کے نزدیک صرف اہل تقوی صحیح النسب ہین۔ پیغمبر علیہ السلام سے پوچھا گیا آپکی آل کون ہے۔ فرمایا ہر متقی محمدؐ کی آل ہے۔ خاموش۔ تجھین عقل نہین۔ تو دجلہ پر جھونپڑی ڈالکر پیاسا مر رہا ہے۔ دو قدم رکھنے سے خدا سے جا ملے گا۔ پہلا قدم مخلوق پر رکھ۔ دوسرا نفس پر۔ مگر اے مرید تو بہت سے قدم رکھکر دنیا و آخرت سے واصل ہوا ہے۔ نجات کا ارادہ ہے تو میری سخت کلامی پر صبر کر۔ مجھپر جب جنون سوار ہوتا ہے تو مین تجھکو نہین دیکھا کرتا جب میرے باطن و اخلاص کی طبیعت پُرجوش ہوتی ہے تو مین تیرا چہرہ نہین دیکھتا۔ ہان نیکی۔ ازالۂ خبث باطنی اور تیرے گھر کی آگ بجھا کر اہل و عیال کی حفاظت کا ارادہ کیا کرتا ہون۔ آنکھین کھول۔ اور اپنے آگے نظر ڈال۔ عذاب اور مواخذہ کا لشکر تیری طرف بڑھا آرہا ہے۔ اے بے وقوف افسوس۔ تو چند روز مین مرجائے گا۔ اہل و عیال اور اسباب و مال سب زائل و متفرق ہوگا۔ پھر اپنے گھر اور جورو بچون کو چھوڑ کر قبر اور مٹی۔ اور عذاب یا رحمت کے فرشتون سے رفاقت کرنی پڑے گی۔ اے کوچ کرنے۔ انتقال کر جانے اور زائل ہونے والے۔ اے عارف وہ پاکذات ہے جس نے عالمون کو بھیجکر تم پر احسان کیا مگر اُن کو پہچانتے نہین۔ اے بدنصیب۔ کیا تو ہر برس۔ یا ہر مہینے۔ یا ہر ہفتے خالی ہاتھون میرے پاس نہین آتا۔ اچھا ہم سے بلاقیمت ایک چیز لے لے۔ کل اس ایک کی لاکھ چیزین ملجائینگی۔ مین تیرا بوجھ اُٹھانا چاہتا ہون اور تو اس سے ڈرتا ہے کہ کہین مین اپنا بوجھ تجھپر نہ ڈالدون۔ اس سے نڈر۔ مجھے اللہ تعالے کفایت کریگا۔ مجھے ایک کلمہ سننے کیلیے ہزار برس کا سفر اختیار کرنا چاہیے حالانکہ مجھ مین تجھ مین صرف چند قدم کا فاصلہ ہے۔ تو نہایت سُست جاہل اور نادان ہے۔ تیرے گمان مین یہ ہے کہ تو کچھ دے رہا ہے دنیا نے تجھ جیسے ہزارون کو فریب کیا اور کھا گئی۔ جاہ و ثروت دیکر ذٰلیل تا نہ کیا اور لقمہ

کر لیگی - اگر دنیا مین غیر سے بعتی تو ہمت سے پہلے اُس کا طالب نہ بن سکتا - تمام کام خدا ہی کی طرف راجع ہین - اور جو کچھ تسلیم کر رہے ہین اُسکی جانب سے ہے - پھر آپ جب چوکی سے نیچے اُتر آئے تو ایک مشاگرد نے عرض کیا - کہ آپ نے وعظ مین مبالغہ اور نصیحت مین سختی فرمائی - آپ نے فرمایا - اگر میرا کلام اثر کر گیا ہے تو اب تو تجھی پھر جائے گا - چنانچہ اس کے بعد وہ ہر مجلس مین آتا تھا - اور اکثر غیر اوقات مین حاضر ہوکر آپکے سامنے نہایت تواضع و ادب سے بیٹھتا تھا - اس کے بعد شیخ نے فرمایا الٰہی مین صبر و معافی کا خواہان ہون - الٰہی سب سے بے نیازی کا طالب ہون - اگر تو مخلوق کے پاس اُن سے کچھ لینے کے لیے جائیگا تو خدا ناراض ہوگا - جو شخص کچھ مال حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند کے آگے جُھک جاتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے - تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہے اسی حالت مین خدا سے ملے گا - مین نے مقام رحبہ مین ایک سائل شخص کو دیکھا کہ جسنے ایک ریشمی جُبّہ پچیس دینار کو بیچا تھا - مین اُسکے پیچھے ہو لیا - وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا جو کھانا کھا رہا تھا اور اُس سے ایک نوالہ لیکر ٹلا - مین نے کہا کہ تو نے تو ابھی جُبّہ فروخت کیا ہے - اُس نے جواب دیا کہ مین تمہارے سبب سے اپنا پیشہ نہین چھوڑ سکتا - جو تمہارے ولایت تک پہنچ جاتا قطب زمانہ ہنجاتا ہے - اور تمام مخلوق کا بوجھ اُٹھا لیتا ہے - مگر اُس اکیلے کو تمام مخلوق کی برابر ایمان عطا کیا جاتا ہے تاکہ اورون کا بوجھ اُٹھانے پر قادر ہو - تو میرے کُرتے اور چادر کو نہ دیکھ یہ موت کے بعد کا لباس ہے - یہ کفن ہے اور میت کا کفن اچھا ہوا کرتا ہے - یہ لباس کملی پہننے موٹا کھانے پینے اور بھوکا رہنے کے بعد نصیب ہوا ہے - تمہارے سوا میرا مشغلہ ایک اور سے رہتا ہے - اے اہل بغداد - اے زمین آسمان والو - عاقل بنو - خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے - یہ مرتبہ بناوٹ اور آرایش سے نہین ملتا - بلکہ باطن ظاہر کی اور ظاہر باطن کی تصدیق کر رہا ہے جب تک تیرا پروردگار - اور جہت - اور محبوب ایک نہو جائے کلام نکر - قرب تیرے دل مین کب خیمہ لگائے گا - قلب و باطن مجذوب اور مقرب کس دن ہوگا - تو مخلوق سے الگ ہوکر خدا سے کس دن ملاقات کرے گا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو خدا کی طرف منقطع ہوگیا خدا اُسے تمام کامون مین کفایت کرتا ہے - اور جو دنیا کی طرف متوجہ رہا خدا اُسے دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے - اُسمین خرق عادت کا مادہ ہو جاتا ہے خدا کا قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے کہ بندہ اپنے قلب کی توجہ سے بالکل اُسی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص غیر کے ارادہ سے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ میرے لیے نہین بلکہ میری شریک کے لیے ہے - مین شریکون سے بے نیاز ہون - اخلاص مومن کی زمین اور اعمال اسکی دیوارین ہین - دیوارین بدلجاتی ہین - زمین نہین بدلا کرتی - اس کلام کی

بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مین خدا کی طرف منقطع ہوچکا ہون مگر میرے کام نہین ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی خواہش سے کلام نہین کرتے تھے معاذ اللہ رسول مین خلل نہین بلکہ تیری ہی ذات مین کچھہ خلل ہے۔ تم کو خدا کی ذرا خبر نہین۔ کیونکہ تم دنیا اور اُسکی زینت کے عاشق ہو۔ اگر تو اپنے دعوے مین سچا ہوتا تو ایک ذرہ کی طلب کے لیے حیلہ نکرتا۔ اپنے نفس کو تقدیر کے میدان مین ڈال دے۔ بڑہتے بڑہتے تیرا درجہ باب قرب تک پہنچ جائے گا۔ اور ایک ایسا خوبصورت چہرہ نظر آئے گا جو دنیا و آخرت کی زینت سے بدرجہا بڑہا ہوا ہوگا۔ تم دونون مین محبت کامل ہوکر حجاب اور وسائط مرتفع ہونگے۔ تقدیر کے میدان سے تو نفس کی فریاد سُنے گا یعنی وہ یہ کہے گا کہ اپنی امانت سونپ دے۔ اور مجھے پوری خدمت لے۔ مین یہان مقید ہون۔ اور اُس کا کہا ماننے کی بابت قرب تیرے پاس سفارش لائے گا۔ اس وقت علم کا ہاتھ نفس کیطرف دراز ہوگا اور علم کا مات اُسکے موافقت کرے گا۔ لیکن مخالفت طبیعت و ہوا و ارادہ سے پہلے ابتدا ءِ امر مین اسباب پر غور کرنا۔ اور اپنے آپ کو مقربین مین سمجھنا یہ دائمی حسرت اور رد ہوکا دینے والی محرومی کا باعث ہے اگر تو یہ جانتا کہ دنیا تجھے چھوڑ دیگی تو ہرگز اُسے تمنا نکرتا۔ جب تیرا باطن درست ہوجائے گا تو ساری دنیا درست ہوجائے گی۔ اس کا شربت زہر ہے۔ یہ پہلے حلوا دیتی ہے پھر زہر۔ یہانتک کہ جب وہ تیرے دل تک پہنچتی۔ اور تجھے اپنے قابو مین کرلیتی ہے تو زہر بنکر قتل کردیتی ہے۔ متقدمین گوشہ نشینی سے پہلے واردات قلبی مین تمیز حاصل کرلیا کرتے تھے۔ اسے وسوسۂ نفس و شیطان اور واردات قلبی مین تمیز نکرنے والے۔ تو معاصی و زلاّت و کفر کے متعلق کے شیطان کے وسوسہ کو فرشتے کے اُس الہام سے جو طاعات اور اعمال صالحہ سے تعلق رکھتا ہے کیونکر جُدا کرسکے گا۔ منصور حلاج سے کسی نے کہا کہ مجھے کچھہ وصیت کیجیے۔ جواب دیا کہ وصیت کے قابل نفس ہی۔ اگر تو اُسپر سوار ہوگیا تو تیرا فرمانبردا ہے ورنہ وہ تجھپر سوار ہوجائے گا۔ اگر تو نے بادشاہ کے ساتھ شراب پی ہے تو نشہ اُترنے اور ہوش آنے کے وقت تک جنگل مین نکلجا۔ تاکہ تیری زبان سے کوئی شاہی راز ظاہر نہوجائے۔ اور تو ہلاک نکر دیا جائے۔ اسی لیے بادشاہونکا کوچ اُنکے ٹھیرنے سے بہتر ہے۔ اگر تو خدا سے ملنا چاہتاہے تو دنیا اس کے لیے سواری ہے احکام شرع کے بعد خلوت نشینی خدا کا دروازہ ہے۔ جس شے کا سبب معلوم ہو اسکا ارادہ ضروری بات ہے۔ علم کا دروازہ حکم کے رستے مین ہے۔ حکم اوامر اور نواہی ہین۔ حکم جو کچھہ بتائے گا ہم اُسے سنین گے۔ قبول کرلین گے۔ اور مطیع ہون گے۔ اس وقت ہمپر آفتین آئین گی

لہذا ضروری ہے کہ آدمی عالم ہو بعض لوگ کہدیا کرتے ہین کہ باوجود طاعت اگر ہم مبتلائے مصیبت ہین تو کیا پروا ہی۔ اُس سے کہدو کہ تو کسی قدر علم کا محتاج ہے اہل حکم ذخیرہ کرتے ہین اور اہل علم خرچ کرتے رہتے ہین۔ حکم زاہد کے ساتھ ہے اور علم صدیقین و محبوبین اور اُنس رکھنے والون کے ساتھ۔ زہد حکم کے ہمراہ ہے اور محبت علم کے ہمرکاب۔ یہ اُس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر۔ تکلف سے زہد کرنے والا گویا مبتلا بخار ہے۔ اور واقعی زاہد مبتلائے سل۔ اور عارف گویا مرنے کے بعد زندہ ہو گیا ہے۔ تکلف سے زاہد بننے والا خواہش کو چھوڑتا اور روزے رکھتا ہے اس لیے اُس مین حرارت بڑھجاتی ہے۔ اور زاہد دائمی طور پر خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اُس کا مرض دائمی ہوتا ہے یعنی سل ہو جاتی ہے اور اُسکے حساب دنیا مرجاتی ہے۔ وہ اُسی حال مین لطف الٰہی کے پہونچنے پر بیٹھا رہتا ہے۔ پھر اُسکے زہد کے دروازہ پر اُس کا حصہ آتا ہی کھانا افراط کے باعث رکھا رکھا سڑجاتا ہے۔ اور کپڑے کھونٹی پر پڑے پڑے گلجاتے ہین کفار اور گناہگارون نے دنیا کو اچھی طرح طلب نہین کیا کہ حرام کھانے لگے اللہ تعالے اُس بندہ کو دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ عارف کا گوشت معدوم ہوجاتا ہے۔ ہڈیان کمزور اور کھال بودی ہوجاتی ہے غدود تک گھلجاتے ہین۔ خواہش سعزون اور طبیعت مغلوب ہوتی ہے۔ مگر قلب مین روح ومعنے اور توحید و معرفت باقی رہتی ہے۔ یہان دل کے سوا اور کوئی فرشتہ نہین ہوتا خدا اُس کا متولی ہی اُسے موت کے بعد زندہ کردیتا ہے اُسکی خواہشین اور لذتین معنوی طور پر مرجاتی ہین اُن کو علمی اور صدیقی موت آتی ہی معنوی نظارہ دکھاکر خدا اُسے زندہ کردیتا ہی جسکو وہ اپنے دروازہ پر بیت بناکر ڈالدیتا ہے علم و اسرار و اور شکر و عطایا اُسکی پرورش کیا کرتے ہین۔ پھر خدا اپنا ملک دکھانے اور اسرار پر اطلاع دینے کے بعد اُسکے جسم و روح اور ظاہر و باطن کو اپنا حصہ لینے کے لیے ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے مشرق و مغرب اُسکے سامنے کردیئے جائین تو قدرت اور ارادۂ الٰہی کے باعث اُنین سے ایک ذرہ نہین لیتا۔ وہ اپنے انبیاء و اولیاء اور خواص کی خواہشون مین حائل ہوکر انھین اُنسے جدا کردیتا ہے۔ تاکہ اُن کے باطن صاف رہین۔ پھر جب اُن کو اُن کا حصہ دینا چاہتا ہے تو دوبارہ زندہ کردیتا ہے۔ عیسے علیہ السلام نے نہ کبھی نکاح کیا۔ نہ لونڈی خریدی۔ آخر زمانہ مین خدا اُن کو زمین پر اُتارے گا۔ اور وہ قریش مین ایک لڑکی سے نکاح کرینگے جس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم و زہد کی مضبوطی اور شک کے موقع پر زہد اختیار کرنے کے بعد اپنے حصون اور خواہشون کو لیا کرتا ہے۔ ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی زاہدون کے نزدیک شیراب پینے اور خنزیر کھانے کی برابر ہے بہت سے زاہد و عارف اپنے زہد و نظر معرفت کے باعث حق سے محجوب رہتے ہین۔ مگر

ایسے بہت کم ہین - اکثر اس مصیبت سے سالم رہتے ہین - حاصل کلام یہ ہے کہ اہل دنیا کا قرب تجکو خدا سے دور کر دیگا - راہ صواب یہ ہے کہ تو آخرت و طاعت کی طرف متوجہ ہو - نجات پاوے گا - تیرا حصہ زبردستی تجکو ملے گا اور یہ حکم کرے گا کہ اپنی طبیعت سے جدا ہو کر شرعی رخصت پر عمل کر پھر رفتہ رفتہ شرعی رخصتون کو چھوڑنے کا حکم دیگا - اور تیرے تمام افعال عزیمت ہو جائین گے - اور جب تو اسپر صبر کریگا تو دلمین خدا کی محبت اور اسکے بعد ولایت حاصل ہوگی اگر تو عاقل ہے تو اپنے نفس کو دوزخی سمجھ - اس خیال سے تیرے عمل نیک ہوتے جائین گے - پھر اگر تو جنتی نکلا تو نیک اعمال اس کا شکریہ ہو جائین گے جب تو گھر سے نکلے تو یہ سمجھ کر لڑائی پر جا رہا ہون - واپس نہ آؤن گا - یہ جان رکھ کہ تو کسب کے ساتھ آزمایا گیا ہے اور اسپر یقین کر کہ اللہ تعالیٰ بلا کسب و کوشش رزق دینے پر قادر ہے - مومن کبھی پہاڑ کی مانند ہے - کبھی گھانس کی مانند - بلاؤن کے وقت پہاڑ ہے اور صحبت الٰہی کے وقت گھانس کا تنکا - جسے ہوائین ادہر اودہر جھکاتی رہتی ہین - **اے قوم** رسالت و نبوت تو جاتی رہی مگر ولایت نہین گئی - اپنے وجود کے ساتھ بادشاہ کی مصاحبت نہین ہوا کرتی - اس کے سامنے اندہا اور بیاسا بنجا - اور بلا حس و حرکت مردے کی طرح رہا کر - ان مجوبون پر افسوس جو اپنی مجوبی سے ناواقف ہین - تو نہ تو خود بھلائی کرتا ہے - اور نہ اہل خیر کا مددگار بنتا ہے - بلکہ سراپا شر ہو کر - دنیا بلا آخرت اور ظاہر بلا باطن کو پسند کر رہا ہے - تجکو تیری ولایت دولتمندی اور دوست نفع نہ دین گے - عنقریب مر کر ذلیل ہوگا - جو عزت کا طالب ہو اس سے کہدو کہ عزت خدا و رسول اور اولیاء و صدیقین کے لیے ہے - دنیا دریا - شریعت کشتی اور لطف خداوندی ملاح ہے - جو شخص متابعت شرع سے جدا ہو جاتا ہے وہ غرق ہوتا ہے اور جو شریعت کی کشتی مین سوار ہو کر وہین رہتا ہے ملاح اس کو اپنا نائب بنا کر کشتی وغیرہ سب اسکے سپرد کر دیتا ہے اور اس سے تعلق کر لیتا ہے اسیطرح جو دنیا کو چھوڑ کر علم مین مشغول ہوتا اور ایذا پر صبر کرتا ہے شریعت کا محبوب بنجاتا ہے اور اسحالت مین اسے لطف الٰہی و معرفت اور خاص خلعت عطا ہوتے ہین - ولایت پر ولایت ملتی ہے - اگر غیر نہ ملے تو بہتر ہے لیے ملاقات الٰہی مین بہت کچھ وسعت ہے - کوئی چیز جاتی رہے تو غم نکر - بادشاہ اپنے مال مین تصرف کیا کرتا ہے - بندہ اور اس کا مال سب خدا کا ہے وہ جو چیز آج تجھسے لے گا - کل دیدے گا - مومن سے آگ یہ کہے گی کہ اے مومن آگے بڑھ - تیرے نور نے میری لپٹ کو بجھا دیا ہے - اسی طرح دنیا مین جب ایمان قوی ہوتا اور باطن قرب الٰہی تک پہنچتا ہے تو آفتون کی آگ آتی اور دل کی رستون مین بھڑک جاتی ہے اور مجاہدہ کی آگ مرید کی راہ مین ٹھیر جاتی ہے - کیونکہ مرید کے پاس بقیہ دنیا اور ملاقات خلق کا سامان

ہوتا ہے اس لیے آگ اُسے پکڑ لیتی ہے۔ پھر ایمان کامل یہ کہتا ہے کہ اسے مومن آگے چل۔ تیرے نور نے آگ کو بجھا دیا ہے۔ لہذا جو تیر قلعہ کی دیوار پر لگتا ہے اُن کو ضرر نہین دیسکتا۔ اور یہ غذا ہوتی ہے کہ جو چاہو کرو۔ تم کو دنیا و آخرت کی آگ ضرر نہ دیگی۔ اللہ تعالیٰ کے اکثر بندے ایسے ہین جن کا نام اُسنے طبیب رکھدیا ہے۔ اُن کو عافیت سے جلاتا مارتا اور آرام سے جنت مین داخل کر دیتا ہے۔ خدا کو پہچاننے والا۔ شہوات ولذات سے الگ ہوتا ہے۔ البتہ وہ اپنا ازلی حصہ لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ گھر سے پہلے ہمسایہ کا خیال کرنا لازم ہے۔ اُسے اچھا ہمسایہ مل گیا تھا۔ اس لیے گھر ہات لگ گیا اُسنے بادشاہ کیطرف سے مرتبہ پایا اس لیے بادشاہ نے کہدیا کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ خدا کو پہچاننے والا کسی شے پر آنکھ اور ہات نہین ڈالتا۔ وہ ایسی دولہن کی مانند ہے جو بادشاہ کی خدمت مین بھیجی گئی ہو۔ اُس کا کھانا پینا اور دیگر تمام خواہشین محض قرب ہے۔ نفس مطیع ہوکر قلب کے ساتھ ہو جاتا ہے اور قلب قید سے نکلکر اُس کا نگہبان بنتا ہے۔ پھر بادشاہ کہتا ہے کہ اُسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ نجابت حُسن اخلاق۔ اور ظہور ادب کے بعد اُسے بادشاہ کے پاس پہنچا دیتے ہین۔ بادشاہ اُسے عزت اور قرب دیتا اُسپر احسان کرتا اور خلعت عطا فرماتا ہے اور بلا واسطہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ اُسے اپنے سوا کسی اور شغل مین نہین ڈالتا۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے چلا چلا کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہا اور یہ فرمایا کہ غائب شدہ حبیب آگیا ہے اور اس لیے محبوب کے ساتھ مشغول ہے کہ کسی اور چیز مین مشغول نہو جائے۔ جب صحت زیادہ تر ہوگی اور سفر کی تکان جاتی رہے گی تو گوشت پیدا ہوگا۔ ہڈیان مضبوط ہو جائینگی۔ عیش نصیب ہوگا۔ خوف جاتا رہے گا اور اس وقت وہ بادشاہ محرم راز ہو جائے گا۔ اور بادشاہ اُسے رعایا و اقالیم کا حاکم بنائے گا۔ ڈوبتون کو بچانے کے لیے دریا کی طرف بھیجے گا۔ اور مُردون۔ اور بچون کو درندون کے مُنہ سے چھڑانے کے لیے جنگل کی جانب روانہ کرے گا۔ جب وہ اپنی طبیعت کے گھر سے نکلے گا تو خدا اُسے امانت اور نیابت کے لائق بنا دے گا۔ عارفین کے دلون کو وہی خلعت ملتے ہین۔ جو نبیون اور پیغمبرون کے دلون کو مل چکے ہین۔ اور وہی الٰہی انعامات عنایت ہوتے ہین جو اولیا و ابدال کو دیئے گئے ہین اے بازاری آدمی یہان بادشاہون کے محرم اسرار اور صاحبان اخبار موجود ہین۔ یہ اُن اولیاء اللہ اور ملائکہ کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی مجلس مین حاضر۔ اور دیگر حاضرین کی نگاہون سے مخفی تھے

سوال بسط کس زمانہ مین قبض۔ اور نزل کس وقت امر واقعی ہو جاتا ہے ہ جواب دیا کہ اللہ تعالے جب بسط عنایت کرے گا تو تو خود منبسط ہو جائے گا اس وقت رخصت عزیمت بنے گی اور عزیمت راہبر ہو جائے گی۔ پھر جب تو سراپا عزیمت ہو گیا تو وہ تجکو فضل و انس کے

گھر مین داخل کردیگا - اور تو بلا رخصت و عزیمت فعل چھوڑ کر رہجائیگا اور تیری مثال ایسی ہوگی جیسا کسی کے آگے طبق رکھا ہے - ابھی وہ دو جا ذوا ئے کھانے پایا تھا کہ حکم دیا گیا دوسرے گھر مین لیجاؤ اور حاضر تناول کرو - رخصت ناقص الفعل کے لیے ہے عزیمت کامل الایمان کے لیے - اور حقیقی بادشاہت فنا ہونے والے کے لیے - اس سب سے پہلے تو ہمیشہ خلوت نشین رہا مگر اب اسکے خلاف کر - مین اُن لوگون مین ہون جو اپنے تذکرہ سے نہین شرماتے - دو مقام مین جسمین ادب کرنے مین سے کسی کو نہین دیکھا (۱) ترک دنیا مین - (۲) تحصیل دنیا مین - جاہل رہکر خلوت مین نہ بیٹھ مہذب ہونیسے گوشہ گیر نہو - پہلے علم و فہم حاصل کر - پھر یکسو ہو - تو اکثر مجلسون مین حاضر ہوتا ہے مگر عمل کسی بات پر نہین کرتا - بہت لوگ ایسے ہین کہ اُنھون نے صرف ایک ولی کو دیکھا - اور اُنکی وصیت پر عمل کیا اُسے آخرت کا توشہ بنالیا - تو اخبار و آثار سے واقف - اور اذکار کی مجلسون مین حاضر رہتا ہے مگر تیرا کوئی قدم آگے کی طرف نہین بڑھتا - اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تیرے پانو بھی نہ اُٹھتے - اور جب ایسی مجلسون مین آنے کا ارادہ کرتا پیچھے رہجاتا - جسکے دو دن یکسان ہون وہ نقصان مین ہے - بیدار ہو خدا تجھپر رحم کرے گا - دنیا ایک ساعت ہے - اُسپر مائل نہو اہل اللہ کو ہیبت نے ضعیف کردیا ہے - اُن کے اعضا مقید ہین - مخلوق کی جانب سے اُن کے دلونپر نفرت چھا گئی ہے - لزوم و قیمۂ اُن کے احوال کو لازم ہو گیا ہے - جب حصہ لینے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالے اُن کے منہ مین لقمہ دینے والے کو بھیجدیتا ہے - متقدمین یا متاخرین کا کوئی اعتراض مجھپر نہین ہے - اپنے دین کے سر کی حفاظت کر - ورنہ مین اپنی نسبت اور طریقہ کو کاٹ دونگا - جاہل نہو - اور گھر مین بیٹھکر بیہودہ باتین نہ بنا - ہم نے بہت سی دوائین بنی رکھی ہین - آؤ تم کو بھی ایک مجرب دوا بتائین - اُس دن سے ڈرو کہ جب نہ مال نفع دیگا نہ اولاد - کونسا مال؟ وہ مال جو تونے حلال کی وجہ سے کمایا اور جمع کیا ہو - اور اہل عرب کیطرح تجھے یہ گمان ہو کہ وہ اولاد کے ساتھ ملکر نفع دیگا - اللہ تعالے فرماتا ہے اُس دن مال و اولاد سے نفع نہوگا مگر ہان جو اللہ تعالے کے پاس قلب سالم لیکر گیا وہ نفع مین رہیگا ایسا شخص تہ دل سے مال و اولاد کو نہین دیکھا کرتا - اور نہ اُن کو قلب مین جگہہ دیا کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو اُن کا وکیل جانتا اور موافقت حکم الہی کے لیے اُن سے مصاحبت رکھتا ہے اس لیے اُس کا دل مال و اولاد کی آفتون سے محفوظ رہتا ہے - اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کو خبر ملی کہ بادشاہ ایک لونڈی سے تیرا نکاح اور اُسی کے ہاتھ سے تیرا قتل کرادینا چاہتا ہے اُسنے دلمین سوچا کہ اگر بھاگتا ہون تو سپاہی پکڑ لائینگے - اور اگر شاہی حکم نہین مانتا تو ہلاک کردیا جاؤنگا - اور اگر موافقت کرتا ہون تو لونڈی کے ہاتھ سے مارا

جاؤنگا مجبوراً حکم شاہی کو منظور کر لیا چنانچہ بادشاہ نے ایک لونڈی سے نکاح کر دیا۔ لونڈی سے یہ
سکھایا کہ اسے زہر دیدے یا سوتے مین ذبح کر ڈالے۔ اسپر افسوس ہے جو آج مجھسے الگ ہے حسن اوصاف
اور اظہار موافقت ولی خوف کے ساتھ بہت بہتر خصلت ہے۔ اس شخص نے زفاف کی رات
کا لباس پہنا آنکھون مین بیداری کا سرمہ لگایا۔ اور لونڈی کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا۔
شاہی ملازم اُسپر حسد کرتے رہے۔ یہان تک کہ دن نکل آیا اور لونڈی کو اُسکے ہلاک کر دینے کا موقع
نملا۔ ایسا آدمی صاحب قلب سلیم ہے۔ وہ اپنی جورو یعنی دنیا کے ساتھ نہ سویا۔ آخرۃ کی طرف
متوجہ رہا۔ اس لیے دنیا اُس کا تقوے نہ چھین سکی اور دین کو متغیر نکر سکی۔ سلامتی اس کا نام
ہے۔ عارف باللہ اور زاہد کا یہی حال ہے۔ صفائی باطن کے وقت قاصد علم اُسکے پاس آکر
یہ کہا کرتا ہے کہ اللہ تعالے تجھے کسی قدر دنیا عطا فرمانی چاہتا ہے تاکہ تو صدیقین کے دلون کو
زندہ کر سکے مگر چونکہ اُس مین تعب وکدورت ہے اس لیے یہ بتا کہ تیرا قلب اور باطن کس طرح
سالم رہے گا۔ اس وقت قلب وسِر دونون بادشاہ حقیقی کے دروازہ پر جا کر یہ عرض کرتے
ہین الٰہی حضور کا کیا ارادہ ہے؟ کیا آپ ہمین محجوب اور اپنے دروازہ سے منقطع فرما کر ہمارا عیش
مکدر کر دینا منظور کرتے ہین۔ ہم ہمارا عہد وپیمان ہرگز نہ ٹلین گے۔ چنانچہ وہ جب تک یہ مضمون
نہین سُن لیتے کہ خوف نکرو۔ مین تمہارے ساتھ ہون سُنتا اور دیکھتا ہون۔ وہان سے نہین ٹلتے
پھر دونون حفظ وامن کے ساتھ دنیا کی طرف رجوع کرتے ہین۔ نفع اُسی کو ہوگا جو ریا ونفاق
وملاقات مخلوق کی آفتون سے سالم دل لیکر خدا سے ملے گا۔ اسے مرید متحیر اسے تقدیر کے میدان
مین حیران رہنے والے۔ اگر تو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتا ہے تو اُنہین درم ودینار وجواہر اور
جیب مین انکی کنجیان نرکھہ۔ اور اگر دل کو دنیا اور شہوات ولذات اور دیگر مکروہات سے
فارغ کرنے کا طالب ہے تو اُسمین ذکر وفکر۔ موت اور اُسکے مابعد کے حالات کو جگہہ دے۔ اور
اس سے کیمیا بنالے۔ امیدین کوتاہ کر یہ سمجھہ کہ اب مرنے والا ہون۔ اعمال کوتاہی امید سے
درست ہوجاتے ہین۔ اور اگر تو امیدون کو دراز کرے گا تو کسی چیز کو دیکھے گا اور کسی کو
خرچ کر دیگا۔ امیدون کو کوتاہ کرنے والا سب سے الگ ہوکر پہلے زہد کا لباس پہنتا ہے پھر فنا
کا پھر معرفت کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے تم مجھے چھہ چیزون کی ضمانت دو۔ مین تمہارے
لیے جنت کا ضامن ہون۔ تم مین جب کوئی بات کرے جھوٹ نہ بولے اور جب امانت رکھے
تو خیانت نکرے۔ اور جب وعدہ کرے پورا کر دے۔ اپنے ہاتھون کو روکو۔ نگاہون کو پست
رکھو۔ شرمگاہون کو بچاؤ۔ اس حدیث کو طبرانی نے اسطرح روایت کیا ہے کہ تم چھہ چیزون کے
کفیل ہوجاؤ۔ مین تمہارے لیے جنت کا کفیل ہون۔ بات کرو تو جھوٹ نبولو۔ امانت رکھو

تو خیانت نکر۔ وعدہ کرو تو خلاف نکرو۔ ہاتھوں کا ہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہو۔ جب تیرا باطن صاف اور متحد ہو جائے گا تو بلا واسطہ خدا کی پکار سنے گا۔ خوف وہ جا ہاگر متحد ہوگیا تو تجھکو خطاب الٰہی آئے گا اسے لڑکے اسکے اسپ قدرت کے سموں میں پڑا رہ۔ خواہ وہ تجھے بیس پڑ ڈالے۔ یا گزر جائے۔ جو خدا کی راہ میں تلف ہوتا ہے اس کا بدلہ خدا کے ذمہ ہے اور وہ تجھسے تجاوز کر گیا تو تیرا تعلق قائم ہو جائے گا۔ تقدیر کے تیر کا نشانہ بنجا۔ یہ تیر تجھکو زخم پہنچائے گا قتل نکرے گا۔ اے سراپا عار۔ مہذب بن۔ آگے بڑھ۔ نئے سرے سے عمل کر۔ سب پرلات مار۔ اور جب میں نصیحت کرنے بیٹھوں تو اپنے گھر بیٹھنے سے توبہ کرلے۔ یہاں ولایت اور درجے ملتے ہیں۔ اسے گرفتار اہل وعیال۔ کمائی عیال کے لئے رکھ اور دل فضل الٰہی کے لیے۔ بعض لوگوں کو حلال کمائی سے ملتا ہے۔ بعض کو دعا سے۔ بعض کو بلا فکر و سوال۔ اور بعض کو لوگوں کے ہات سے۔ یہ حالت ریاضت ہے جو دائمی نہیں رہتی۔ پہلی حالت یعنی کسب سنت ہے۔ دوسری حالت یعنی دُعا ضعف کی علامت ہے۔ تیسری حالت عزیمت ہے اور ضرورت کے لیے گداگری رخصت ہے۔ کبھی ایسا شخص بھی بھیک مانگتا ہے جو کھانا نہیں چاہتا وہ سوال اسکے حق میں امتحان ہے۔ اور اس کا سوال رات کے وقت سوال کرنے کی مانند ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ رات کے وقت سوال کو رد نکیا کرو۔ کیونکہ کبھی سائل تمہاری نعمتوں کے شکریہ کا امتحان لینے آیا کرتا ہے۔ اور وہ نہ جن ہوتا ہے نہ انسان۔ اسیطرح یہ شخص سوال پر مامور ہے تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم کرلے کہ تم اُسکی نعمت کا شکریہ کیونکر ادا کرتے ہو۔ علماء کے پاس اکثر بیٹھو۔ قبروں اور صالحین کی زیارت زیادہ کیا کرو۔ قلب زندہ ہوجائے گا۔ اگر وہ مضبوطی کے ساتھ اوامر و نواہی بجالاتے رہے تو تقدیر اُنسے موافقت کریگی۔ عبداللہ بن زبیر ہفتہ بھر میں چند لقمے کھایا کرتے تھے۔ تو جب تک ٹوٹے برتن یا مسکینوں کی اُس کشتی کی مانند نہو جائے گا جسکو خضر نے عیب دار کردیا تھا تیری حالت درست نہو گی۔ پھر تجھپر جمع اور تفرقہ۔ اور قلت وکثرت کیحالت طاری ہو گی۔ جو میرے ہات سے نکلکر دوزخ کیطرف چلا گیا خدا اسپر رحم نکرے گا۔ الٰہی میں عفو اور باطنی۔ ثبات اور رضا کا خواہاں ہوں۔ اگر تو واصل حق ہوجائیگا تو وہ صرف ادائے فرائض پر قناعت کرے گا۔ شاہی باورچی بوڑھا ہوگیا ہے۔ عقل ونظر۔ سماعت واشارہ۔ باقی نہیں رہا۔ لہذا اُس کا وہی وظیفہ جاری رکھا گیا جو پہلے عمل کی حالت میں تھا۔ اے اپنے گمان میں مرید صادق۔ تو اپنی روزی ہمسایہ کو کس دن دے گا۔ اپنا کرتہ عمامہ۔ مُصلّا اور مال کب خیرات کرے گا۔ اہل اللہ اپنے نفوس وطبیعت وخواہش اور کھانے پینے کو چھوڑ کر جیتے جی مرگئے ہیں۔ معنوی طور پر فنا

ہو چکے ہین - قدرت کا ہاتھ اُن کا متولی ہے - نہلانے والے کی طرح قدرت اُن کو دہنے بائین کروٹین دلاتی ہے - اور اُن کا کُتا دونون ہاتھ پھیلائے دہلیز پر بیٹھا رہتا ہے - یعنی تقیہ نفس آستانۂ قدرت ہاتھ پھیلائے ہوئے موجود ہے - گناہ وارتکاب خواہش ومعصیت وخطا سے مرکب تا اعضا کی دوا ہے - ہات کو چوری اور مار پیٹ سے پاؤن کو گنا ہون اور بادشا ہونکی طرف چلنے سے روک لے - تو آدمیون سے لیتا ہے اور یہ بات آنکھ کو بیگانون پر پڑنے سے روکتی ہے نفس جب فنا ہو جاتا ہے تو حکم امر کرتا ہے اور دل صحبت محبوب کی طرف اُڑ جاتا ہے - ولی آداب بجا لانے کے باعث پیغمبر و نبی صفتین حاصل کرتا ہے - حکم طبیعت وعلم کے مابین متحیر رہتا ہے - کبھی طبیعت کو رد کرتا ہے - کبھی علم کو - اور یہ کہتا ہے کہ جو کچھ رسول عنایت کرین اُسے لے لو - اور حکم قلب سے یہ کہتا ہے کیا یہ کافی نہین کہ مین تیرا خادم اور نگہبان ہون اور بادشاہ کے ساتھ ہے - رات اُن کے بادشاہ کا تخت اور خلوت اُنکی دولہن کا چبوترہ ہے دن بعض سامان کی تلاش مین اُن کو اجنبی کر دیتا ہے مصیبتین چھپانے کے قابل ہوتی ہین اے لڑکے اپنا خواب بھائیون سے بیان نکر - عزت پاوے گا - لوگو قسمت کا لکھا پورا ہونے تک گونگے اور خاموش بنجاؤ - میرا حال منکر نکیر سے قبر مین پوچھ لینا - وہ تیرے پاس آئینگے اور میرا حال بتادینگے - تیرا نام گنہگار ہے محشر مین تجھسے حساب مناقشہ ہوگا - قبر مین تیری حالت موہوم ہوگی - خدا جانے دوزخیو نمین ہے یا جنتیو نمین - تیرا انجام مبہم ہے - درستی حال پر مغرور نہو - تجھے کیا خبر کل تیرا نام کیا ہوگا اے لڑکے صبح از شام تک اور شام کو صبح تک جینے کا خیال نکیا کر - گذشتہ دن تیری بھلائی بُرائی کا گواہ بنکر چلا گیا - آیندہ کل کی خبر نہین کہ آئے یا نہ آئے - تیرے لیے فقط آج کا دن ہے - تو کس قدر غافل ہے - اور غافلون کی مصاحبت تیری غفلت کی علامت ہے - اے بیوقوف جس پر حق کی علامت ظاہر نہو اُسکی صحبت مین کیون رہتا ہے - اُسکی مصاحبت کیون کرتا ہے جسکی بنیاد ضعیف ہے ظاہر آراستہ اور باطن سخت اور خدا کے آگے بیحیائی سے لبریز ہے - یہ چیز شانے ہلانے - اور آنکھون مین سرمہ لگانے سے نہین ملتی بیداری سے ملتی ہے مخلوق اور اُن کے تکلفات کا کچھ اعتبار نہین - اے بیوقوف تو دروازہ دروازہ پھر کر اسلئے سوال کرتا ہے کہ مال بکثرت جمع ہو جائے - تیرے لیے فلاح کی امید کیونکر ہو - تو دربان کیطرح بادشاہ کے دروازہ پر کیون نرہا کہ بادشاہ کو اُسکے آنے کی خبر دیتا - آنیوالے کا حال سُنتا - اور تنہائی مین اُس کا مونس بنجاتا - مخلوق کو اپنا کُنبہ بنا کر اُن سے الگ کیون نرہا - تو اپنے گھر مین اپنا کام کیون نکرتا رہا - تاکہ آنے والے اپنے قابل چیزین تجھسے لیتے - تیری

خلوت اور قلب وسِر اور تیرا باطن تیرا گھر ہے۔ خدا تجھکو امر و نواہی کو بجالانا اور تقدیر کے معاملہ مین اُس سے موافقت رکھنا خدا کی مصاحبت ہے۔ مخلوق کے دو زبان تیری ہمت و دعا مین موجود مین۔ ایک آنکھ کے باعث ہزار آنکھون کو عزت ملتی ہے۔ اگر تو خلوت مین کراماً کاتبین کا اعزاز کرے گا۔ مولا کا مطیع رہے گا۔ اہل اللہ کی عزت نگاہ رکھے گا۔ اور اُنکے آگے اپنی رسوائی نہوتے دے گا تو تیرا نام کریم رکھا جائے گا۔ پھر جب تو کریم ہو گیا تو تیرے باعث ہزار آنکھین عزت پائین گی۔ تیرے گھر والون ہمسایون اور شہر والون کی بلائین دفع ہونگی۔ تو ہمیشہ گدائی کرتا اور دروازہ بپھر جاتا ہے۔ تیرے پاس گدا کس دن آئیگا۔ تجھسے کب کھانا طلب ہوگا۔ تیرے دروازہ پر سائل کس دن آئین گے۔ تو اپنی حالت سے کب فارغ ہوگا اور اپنے گرد کس دن خیمہ لگائے گا۔ بادشاہ کے پاس دلہن بنکر کب جائے گا۔ قرب کے لیے اہلیت ولیاقت وصلاحیت کس دن ظاہر کرے گا۔ اپنے القاب وفخر کو کب ظاہر کرے گا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے برگزیدہ لوگون مین کس دن شامل ہوگا۔ تاکہ وہ اپنی برکت تیرے حوالے کرین۔ علماء کو قول و فعل اور حال و مقال مین پیغمبرون کا وارث ہونا چاہیے نہ کہ فقط نام اور لقب مین۔ نبوّت نام ہے اور رسالت لقب۔ اوجاہل۔ نبوت و رسالت باقی نہین ہے۔ ولایت و غوثیت و قطبیت باقی ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی سے رضامند ہو۔ دنیوی زندگی تیرا نفس و ہوے اور طبیعت ہے۔ اس کا نام دنیا ہے۔ اور جو خواہش سے الگ ہے وہ تیرا ازلی حصہ ہے جسے تو ہمت و اعضا سے حاصل کرے وہ دنیا ہے اور جو بادشاہ عنایت کرے یا ضروری چیز ہو وہ دنیا نہین ہے۔ رہنے کا گھر۔ بدن ڈھانکنے کا لباس۔ پیٹ بھر اور روٹی۔ اور آرام کے لیے گھر والی دنیا نہین ہے۔ مخلوق کی جانب متوجہ ہونا اور حق سے مُنہ موڑنا دنیوی زندگی ہے۔ ہوائے نفسانی کفر اور عبادت کی ضد ہے۔ سبب مسبب کی اور ظاہر باطن کی ضد ہے تو نے اگر ظاہر کو درست کر لیا تو اب باطن کی درستی کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب تو علم کو عمل سے مضبوط کرے گا تو اُس کا غلام و تابع اور مصاحب اور اپنی طبیعت سے جُدا ہو جائے گا۔ علم تجھے دیکھکر عاشق ہوگا۔ اسوقت تو دو جو روحون مین ایک خاوند اور بادشاہ و وزیر کے مابین ایک دربان کی مانند ہو جائیگا دنیا و آخرت۔ مخلوق و خالق اور ملائکہ کے نزدیک محبوب اور دلون کے لیے باعث فرحت ہوگا ہمارے لیے ایک حالت ہے جو ہمین تمہارے پاس سے غائب کر دیتی ہے۔ داؤد علیہ السلام نے اپنے فرزند سلیمان ؑ سے کہا۔ کہ فقیری کے بعد گناہ کرنا نہایت قبیح ہے۔ اور عابد ہو کر ترک عبادت اس سے زیادہ بُرا ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہو

دنیوی زندگی تیرا وجود اور آخرت اسکی فنا ہے۔ ہمیشہ اور اسرار۔ عوام اور خواص ان سب کے لیے تغیر ہے۔ تو دنیا کو تو خود دیکھ رہا ہے مگر تجھپر آخرت کا حال نہین کھلا۔ تیرے سامنے ایسی چیز آئے گی جسے تو سمجھ نسکے گا۔ حیران رہجائے گا۔ اسوقت آخرت کی حقیقت معلوم ہو گی جو چیز عقل مشترک کے باعث حاصل ہو وہ دنیا ہی کی جانب سے ہے اور جو چیز عقل العقول کے ذریعہ سے ملے وہ آخرت کیطرف سے تیرا باطن آخرت ہے اور ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات خدا سے الگ ہین۔ مولے سے تعلق کرنا قیل و قال چھوڑدینا۔ تعریف و مذمت اور رنج و غم سے الگ رہنا آخرت ہے۔ جو چیز تجھے غمگین رکھے وہی تیرا مطلوب ہے۔ جب تو اپنے ارادے مین صادق ہوگا تو خدا ہاتھ پکڑکے تجکو اپنی قدرت کی صحبت مین کھینچ لے گا۔ اور تیرے دو قدمون کا فاصلہ آدم کے قدمون سے بہت زیادہ ہوگا۔ یہ صدق ارادت۔ حسن ادب اور ہمسایون کے قول سے بہرا بنجانے کی برکت ہے۔ اے جاہل تیرے لیے ہلاکت ہے۔ کیونکہ حق اور اُس کے فضل اور اُسکے بندون سے ناواقف ہے۔ اِنھون نے سُنا اور مان لیا۔ نیک بندہ پہلے اپنا حصہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہے پھر اپنے اہل و عیال کا۔ اسکے بعد جب اُسے تعجب ہوتا ہے تو اُسکے باطن مین ندا آتی ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ ہے جسپر ہم نے احسان کیا ہے۔ اور وہ ہمارے نزدیک نیک لوگون مین ہے۔ یہ مرتبہ سابقۂ ازلی سے ملتا اور مشائخ کی پیروی سے صاف طور پر حاصل ہوتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے سماع و وجد کی حالت مین تھے کہ ایک کاغذ جسپر فقہ کا ایک مسئلہ درج تھا آپکے سامنے آیا۔ فرمایا کہ مین اِسکے جواب دینے کے لیے اذن طلب کرون گا اور کچھہ سوچونگا۔ پھر ارشاد کیا کہ نکاح واجب ہے یا نہین۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے بعض نے سنت کہا ہے اور بعض کا قول ہے کہ نفس غالب ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک عبادت مین مشغول رہنا اولے ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے نکاح کو افضل فرمایا ہے۔ تو اگر مرید ہے تو شغل عبادت افضل ہے اور اگر مُراد ہے تو اپنے لیے خود تدبیر نکر۔ وہ چاہے تیرا نکاح کرادے چاہے کسی اور کام مین لگادے۔ اگر تیری قسمت مین نکاح ہے تو قسمت تیرا دامن پکڑلے گی اور خدا سے فریاد کرے گی۔ کہ اس شخص سے میرا حق دلوائیے۔ کیونکہ یہ مجھسے بھاگتا ہے۔ اور آپنے مجھے اس کا حصّہ کردیا ہے۔ اب مین کیا کرون یہ مجھسے روگردان ہوگیا ہے قسمت تجھے خدا کی طرف متوجہ کردے گی۔ البتہ مرید کو باطنی اعتبار سے نکاح کرنا حرام ہے۔ مگر اس شرط سے حلال ہوسکتا ہے کہ اُسکے پاس ایک کرتا زیادہ ہو۔ یا چار انگل زمین ہو۔ مرید تو سیاح ہوتا ہے کہ جس کو نہ قرار میسر ہے نہ کپڑے۔ اور نہ اثاث البیت وہ تو کپڑون کے اعتبار سے بالکل ننگا ہوتا ہے۔ پھر جب مطلب کو پہونچتا ہے اور اُسکی

بنیاحت منقطع ہوتی ہے تو اُس کا بادشاہ اگر نکاح کرانا چاہتا ہے کرا دیتا ہے - وہی اُسے
موجود کرتا ہے وہی مقصود - جو حماقت کے ساتھ ہے وہ احمق کا احمق ہے - جو خدا کو نہ پہچانے وہ آخرت
کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہے اسے لڑکے کے تیرا حصہ تغیر نہین کیا سکتا - اقتضاء
طبیعت و ہوا کے باعث شیطان کے ہات سے نہ کھا - تھوڑی دیر صبر کرتا کہ تو منزل جنت یا
قرب الٰہی مین پہنچ جائے - ایک شخص نے کہا کہ مین نے لڑکپن سے آج تک اپنے لیے ایک
وظیفہ مقرر کر رکھا ہے - اب دو رکعتین پڑھکر پھر جاتا ہون - آپنے جواب دیا اس شخص مین
کوئی تغیر اور سستی نہین ہے بلکہ یہ سابقہ رحمت کی نظر ہے - تجھپر کسی صدیق کی نگاہ
پڑی ہے جسنے خدا تک پہنچا دیا اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے پھر اُسکے ساتھیون سے
کہا کہ اسے اپنے ساتھ رکھو - تمہارے زمانہ کے بعض ایام مین اللہ تعالے کی بخشش عام ہوتی
ہے اُسکی بخشش کے درپے رہا کرو - تیرا قلب بوڑھا نہین ہوا - بلکہ بادشاہ نے اُسے دروازہ
قرب پر بٹھا لیا ہے - وہ ظاہر مین ضعیف اور باطن مین قوی نہین ہوتا بلکہ ہر حال مین یکسان
رہتا ہے - ہڈیون کا ضعف قلب کے سبب سے نہین ہوتا - اُسکی جلد کمزور ہو گئی ہے غیرت اور
احسان نے اُسکے باطن کو اُچک لیا ہے - تیرا قلب خدا کا دروازہ دیکھتا ہے - اس لیے قرب کی
ہیبت اُسے پچھاڑ دیتی ہے - قلب کی سپردگی مین ایک اور شغل ہے جو ہر چیز سے روکتا ہے -
قلبی اعمال کا ایک ذرہ ظاہری اعمال سے ہزار مرتبہ بہتر ہے جب تک ادائے فرض
وسنت باقی رہے گا کوئی چیز ضرر نہ کرے گی - جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ خراس کا ایک بیمار اونٹ
درد سے چلاتا ہے - اور اُسنے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے - فرمایا نماز کے وقتونمین اُسکی کیا حالت
ہوتی ہے - جواب ملا کہ اذان سُنکر خاموش ہو جاتا ہے فرمایا وہ بیمار نہین ہے - بعض لوگ لڑکپن
سے لیکر موت تک اعمال پر قادر رہتے ہین اور بعض بڑھاپے تک - اگر یہ قرب وعلم اور مشاہدہ
کے اعتبار سے ہے تو کچھہ خوف نہین - اور اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہے تو یہ شیطان ہے
کہ تجھے بہکاتا ہے اور نفس ہے کہ ایذا پہونچاتا ہے - حکم کی پابندی علم وبصر پیدا کرتی ہے -
کیا تجکو اسکی خبر ہے ہر سب سے الگ ہو اور پھر اُس سے مل - اتصال حاصل کر اور پھر واصل ہو جا
حرص وامید وعزت کی دوکان پر بیٹھنے والا محروم ہے - اس سے سر کو موت اور قلب کو
سیاہی حاصل ہوتی ہے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - کہ دلونپر زنگ آجاتا ہے قرآن
پڑھنا اسکی جلا ہے - الٰہی ہمین ہدایت دے اور ہمارے باعث اورون کو سیدھا رستہ
دکھا - ہمپر اور ہمارے سبب اورونپر رحم کر - ہمین اور ہمارے سبب اورون کو اپنی معرفت
دے جہان کہین رہون مجھے مبارک کر - مل - پھر جدا ہو - پھر واصل ہو جا - سمجھہ پیدا کر پھر خلق

شین بن - جاہل عابد کا بگاڑ اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے - علم کے ساتھ خدا کی شریعت کا چراغ ہاتھ
مین لے علم حاصل ہوگا - اسباب کو منقطع کر - بھائیون اور ہمسایون کو چھوڑ - ازلی حصون مین زہد ٹھیک
نہین ہوا کرتا - تیری جورو تیری سواری ہے - اپنی سواری کو اُس کا حصہ دے - زاہد بن - اور
تکلیف اُٹھا - زہد زبردستی اعراض کرنے کا نام ہے - حرص چھوڑ چین ادب سیکھ - ماسوے اللہ سے
قطع تعلق کر - اغیار و اسباب سے جُدا ہو - اس سے ڈر کہین چراغ گل ہو کر ہمیشہ کے لیے اندھیرا
ہوجائے - جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے نامعلوم چیزین بتا دیتا ہے - جو خالص اللہ
کے لیے چالیس روز تک صبح کو عبادت کرتا ہے اُسکے دل سے حکمت کے دریا اُبلنے اور زبان پر
آجاتے ہیں پھر وہ موسے کیطرح حق کی روشنی دیکھتا ہے - موسیٰ نے آگ دیکھکر اپنی اہلیہ
سے کہا تھا کہ تم یہان ٹھیرو - مین نے آگ دیکھی ہے - اللہ تعالےٰ نے اُن کو آگ کے رستہ
سے پکارا - اور اُس کا دیکھنا خدا کی طرف رہبر ہوگیا - عارف شجر قلب سے آگ دیکھکر اپنے نفس و
ہوا اور اسباب و وجود سے یہ کہا کرتا ہے کہ تم ٹھیر جاؤ - مین نے آگ معلوم کرلی ہے - سر قلب
کو آواز دیتا ہے کہ مین تیرا خدا ہون - صرف میری عبادت کر - غیر کے آگے نہ جُھک - مجھے
پہچان - مجھسے مِل - غیر سے جدا ہو - میرا طالب بن - غیر سے مُنہ موڑ - میرے علم و قرب اور
سلطنت کی طرف آ - جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو پوری ملاقات ہوجاتی ہے - اور خدا اپنے بندہ
کو عجیب و غریب اسرار معلوم کرا دیتا ہے - حجاب و کدورت زائل ہو کر نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے
الطاف الٰہی مبذول حال ہوتے ہین - اور یہ حکم ملتا ہے کہ فرعون کیطرف جا - یعنی شیطان
و نفس و ہوی کو ہمارا رستہ دکھا - اور یہ کہہ کہ میری پیروی کرو - مین تم کو سیدہی راہ بتاؤنگا
مل - پھر منقطع ہو - پھر مل اور واصل ہوجا - اے مسکین تیرے قوے عنقریب زائل ہونگے
تیرے دوست تجکو چھوڑ دینگے - اور تیرے فقر دنیوی کے ساتھ عذاب اخروی جمع ہوجائے گا
قبر اس قدر بھیچے گی کہ تیری پسلیان ادہر سے اُدہر نکل جائینگی - اور تو منکر نکیر کو جواب نہ دے گا
قبر مین تجھپر عذاب ہوگا - اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدیا جائے گا - اُسکی گرم ہوا اور
اور عذاب آتے رہینگے - لوگو دنیا مین ادب کو نگاہ رکھو کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن سلامت
رہے اور تو خدا کے آگے کھڑا کردیا جائے - اس وقت تیری آنکھون کانون - اور منہ سے
حجاب زائل ہوگا وہ تجکو لقمے دے گا - قوت پر قوت - بصیرت پر بصیرت زائد کریگا - عمر اور
بقا کو بڑہائے گا - رزق مین ترقی دے گا - تیری سعی کی قدر اور حسن ادب کی تعریف کرے گا
اور صابر و عاقل و متدین نام رکھنے کے بعد تیرا نام شاکر رکھے گا - تیری حالت بدلدیگا - اللہ تعالیٰ
کسی قوم کی حالت نہین بدلتا - جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلین - اہل اللہ متابعت شرع

اور علم و قدرت کے ذریعے سے اپنے بُرے اخلاق بدلڈالتے ہین۔ گویا وہ اپنے ہاتھ پانون اور قطع
اعضائے خبیثہ کا جن مین کیڑے پڑ گئے ہین مشورہ دیئے جاتے ہین۔ اُنہین حرکت اور چون وچرا
کچھہ نہین رہتا۔ اُنکی بشری عقلین جاتی رہتی ہین۔ پھر جب بیہوشی کا زمانہ جاتا رہتا ہے اور
عقل آجاتی ہے تو الطاف الٰہی تغیر پیدا کر دیتے ہین۔ بھوک کے بعد کھانا۔ پیاس کے بعد
پانی۔ ننگا رہنے کے بعد کپڑا ملتا ہے۔ تو جب تک مرتبۂ سلوک مین رہتا ہے تو یہ تجکو ہر بات مین
کمی کا حکم دیتا ہے تاکہ خواہش کی آگ بجھ جائے۔ اور تو اپنے حق کے مطابق اپنا حصہ لے سکے۔
شرع کے امر و نہی پر عمل کرتا رہے پھر جس قدر زمانہ ایسی حالت مین گذرتا رہتا ہے تیرے قدم
قرب الٰہی کیطرف بڑھتے رہتے ہین۔ اہل اللہ چند قسم ہین۔ بعض کا ایک دن مین تمام ہوتا ہے
بعض کا ایک مہینے مین اور بعض کا برسون مین۔ اپنا وقت چون وچرا مین نہ کھو۔ بلکہ کمر باندھکر
عمل کر۔ تو جب اسکے گھر مین عمل کرے گا تو کیا عجب کوئی جوان عورت تجھے پکڑ لے۔ اور اُسکی
لونڈیون مین سے کوئی لونڈی تجھپر عاشق ہو۔ تیری صورت بدلجائے۔ اور تیری ٹوکری بھاڑ ڈالا
بیچدیا جائے۔ تو نگہبان یا بادشاہ۔ نائب یا وزیر بنایا جائے۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے بحالات
اُسکے لیے کچھہ زیادہ نہین ہین جب تو واصل ہوگا تو وہ تجکو چاہے گا۔ زہد اور ترک خدا کے معرفت
اور وصول الی اللہ سے پہلے۔ اور اس سے پیشتر ہے کہ تو اپنی ذات اور لقب و نام کو پہچانے
بندہ اپنے مرنے۔ سامان اور کپڑے۔ اہل وعیال۔ گھر اور ہمسائے جورو اور تمام دوستون کو
چھوڑکر ایک پانون آگے رکھتا ہے۔ اور ایک پیچھے۔ اور پھر امید وبیم کے قدمون سے آگے بڑھتا ہے
وہ سب سے بیخبر ہوکر سب کو چھوڑتا اور اپنے نفع نقصان سے بیخبر رہتا ہے۔ اور ترک کل کے بعد
بادشاہ کے دروازہ پر آکر اُسکے غلامون اور چارپایون کے پاس امید وبیم کیحالت مین کھڑا رہتا ہے
اُسے معلوم نہین کہ مجھسے کیا کام لیا جائے گا۔ بادشاہ اُس کو دیکھتا اور اسکے حال سے واقف
ہوتا ہے۔ اس لیے غلامون کو حکم دیتا ہے کہ اس کو سب سے برگزیدہ کرلو۔ پھر وہ ایک کام سے
دوسرے کام کی طرف بدلتا رہتا ہے۔ یہان تک کہ اُسکے آگے دربان۔ اور یکتا مقرب
ہو جاتا ہے۔ اور خلعت و طوق۔ پٹکا اور تاج لیکر اُسکے اسرار پر مطلع ہوتا اور اہل اللہ کے
نام پروانے لکھتا ہے کہ تم مع اہل وعیال میرے پاس چلے آؤ۔ اللہ تعالٰے قسم کھالیتا ہے
کہ مین تیرا حال متغیر نکرونگا بلکہ اُس کو صحبت اور دائمی ولایت کا متوقع کر دیتا ہے۔ اسوقت
معرفت کے ساتھ زہد نہین رہتا۔ اور ایسا عارف لاکھون مین ایک ہوتا ہے۔ یہ بات تقدیر
وسابقۂ علم کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ تو اُن مین شامل نہین ہوتا جنکی بابت اللہ تعالٰے
نے فرمایا ہے کہ مین نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہون۔ مومن سوچا کرتا ہے کہ مین نے فلان

کہ کیون کہا۔ فلان جگہہ قدم کیون رکھا۔ فلان کھانا کیون کھایا۔ وہ اپنے نفس سے حساب لیتا اسے ادب دیتا اور پوچھتا رہتا ہے کہ تونے فلان کام کیون کیا؟ کیا یہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے یا نہین۔ محاسبہ کے بعد یقین کو لازم کرو کیونکہ وہ ایمان کا خلاصہ ہے۔ ادائے فرائض اور دنیا مین زہد یقین ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اجابت دعا کے وقت سکون وقرار ہوتا ہے۔ تیری دعا قبول نہین ہوتی۔ تو تو اعتراض کرنے لگتا ہے۔ ہر شے مین رجوع الی اللہ صد یقین کی علامت ہے۔ پھر جب وہ اپنا حال چھپانا چاہتے ہین تو کچھہ حاصل کرنے کے لیے مخلوق کی طرف رجوع کرتے ہین۔ ان کا دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم مخلوق کے پاس۔ طبیعت بدلنے کے لیے آدمی دنیا مین عمل کا محتاج ہے۔ وہ اپنے نفس وہوا وشیطان سے مجاہدہ کر کے صفات بہائم سے اخلاق انسانی کیطرف منتقل ہوتا ہے۔ کیا تو اس پروردگار کا منکر ہے جسنے تجکو اول مٹی سے بنایا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر پورا مرد بنا کر کھڑا کر دیا۔ کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ تو اس کا انکار کرے۔ لوگونکی آنکھون سے شرمائے۔ اور اسکی نگاہ سے حیا نکرے۔ اسے ظاہر مین ولایت کے مدعی۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے تجھے شرم نہین آتی کہ دنیا کے بدلے دین بیچ رہا ہے۔ تمہاری ہر نعمت خدا کی طرف سے ہے اس کا شکر یہ کہان ہے اسے لڑکے خالق کے بارہ مین کسی کو تہمت نہ لگا۔ کیونکہ تو خطا وصواب دونون کر سکتا ہے۔ جب تک تیرے عمل درست نہوجائین دوسرون کو برا نہ کہہ۔ برائی بھلائی شرع کے سپرد ہے نہ کہ عقل کے۔ یہ بات ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ کسی کی باطنی تحسین یا برائی سے اپنے احوال کو محفوظ رکھہ قلب کا فتوے فقیہ کے فتوے پر غالب ہے۔ کیونکہ فقیہ اجتہاد سے فتوے دیتا ہے اور قلب اپنی عزیمت سے وہ بات بتاتا ہے جو خدا کو خوش لگے اور حق کے مطابق ہو۔ یہ علم پر علم کا فتوے ہے حکم کے بندے بنجاؤ۔ پھر حکم کے ساتھ علم کی غلامی کرو۔ یعنی اس سے موافقت کرو۔ اسکے آگے جھک جاؤ۔ علم کے ساتھ حکم کی صحبت اختیار کرو۔ شریعت جس بات کی شہادت ندے وہ ارتداد ہے۔ اگر تو اہل حق کے پاس رہے گا تو جہان وہ ٹھیر گئے ہین وہین تو ٹھیریگا اور جو کچھہ وہ کھاتے ہین وہی تو کھائے گا۔ ظاہر وباطن خدا کا شکر کرو۔ اسے شہر والو جو کچھہ تم کر رہے ہو وہ میرے نزدیک برا ہے اور جو مین کر رہا ہون وہ تمہارے نزدیک قابل انکار ہے۔ صدیقین متفق نہین ہوا کرتے۔ مین تم مین آسمان والے کی قوت سے زندہ ہون۔ ہمارے قلوب کے پہلو کو قرار نہین۔ تیری جوانی خدا کے غصہ مین تمام ہوگئی۔ تو جیرو۔ بچون۔ ہمسایون اور بادشاہ کو خوش کرتا رہا۔ اور حقیقی بادشاہ اور فرشتون کو ناراض۔ حالانکہ اسیطرف رجوع کرنا اور انجام کار مرجانا پڑے گا۔ مان باپ بھائی دوست اور بادشاہ سب

چھوٹ جائین گے کوئی یہ نپوچھا کرے کہ قیامت آگے آئے گی۔ کیونکہ جو مرگیا اُس کے حساب مین قیامت
قائم ہوگئی۔ وہان اولیاء اللہ خدا کے قرب مین ہین جو خدا کی طرف منسوب ہونے کے باعث زندہ
ہین۔ وکھی بار مر چکے ہین (۱) حرام سے انتقال کرگئے ہین۔ (۲) شبہ سے (۳) مباح سے (۴)
مطلق حلال سے (۵) خدا کے سوا ہر چیز سے۔ وہ ان چیزون سے مردہ ہین۔ نہ ان کے طالب
ہین نہ قریب جائین۔ وہ گویا مسخ ہوکر معانی بلا صورت رہگئے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو زندہ
کر دیتا ہے۔ اِن کا جاری ہونا اور ٹھیرنا خدا کے نام کی برکت سے ہے۔ قلوب جب تقدیر کے دریا
مین تیرتے ہین تو اُن کا ٹھیراؤ خدا کے علم و قرب کے دروازہ پر ہے۔ بیداری خدمت ہے اور خواب
اُس کا وصال۔ بندہ جب نماز مین سو رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتون کے سامنے فخر کیا
کرتا ہے۔ جسم قفس ہے۔ اور روح طائر۔ اہل معرفت کے نزدیک مخلوق مکھی۔ پھڑ اور ریشم
کے کیڑے کی مانند ہے۔ تم اُن کے حالات کو ضبط نہین کر سکتے۔ عاقل بنو۔ کیونکر احمق
اور ہلاک ہونے والا ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ جو بخشش و عطا کا حکم دے وہ تیرا دوست ہے
اور جو فقراء کے مال سے غنی ہونا چاہے وہ اور زیادہ فقیر ہوگا۔ تجھسے صرف اسلام پر اکتفا
نکیا جائے گا۔ تو خدا کے لیے کب عمل کرے گا تاکہ حق تجکو نفع دے۔ جب میرے اعضا حرکت
کرنے لگین تو سمجھ لو کہ میرا قلب جل گیا ہے۔ اے دنیا میرے دوستون پر ابتدا مین تلخ ہوجا
تاکہ وہ تجکو دوست نرکھین اور انتہا مین اُنکی خادمہ بن تاکہ وہ تجھ مین مشغول نہون۔ عیسے
علیہ السلام قیامت کا ذکر سنکر ایسا روتے اور چیخنے چلاتے تھے جیسا ماں کسی مردہ بیٹے پر۔ اور یہ فرماتے
تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہین کہ قیامت کا ذکر سُنے اور آرام سے بیٹھا رہے۔ تو مردہ ہے جسمین عشق کی
حرکت نہین۔ تو کبھی عاشق نہین ہوا۔ عارف بہت دنون تک دنیا مین رہنے سے غمگین رہتا ہے
کیونکہ اُسے اغیار کے پاس جانے مخلوق کیطرف حاجت لیجانے اور غلبۂ ہوا و نفس و طبیعت و
شیطان کے باعث خدا سے محجوب رہجانے کا خوف ہوتا ہے۔ جو دنیا مین بیخوف رہا وہ بہت بڑا
نادان ہے اسے لڑکے تو جسقدر خوف کرے گا اُسی قدر امن مین رہے گا۔ خدا تجکو مقرب
بنائے گا۔ تجھسے ہمکلام ہوگا۔ اسرار دکھائے گا۔ اپنے دروازے کھولے گا۔ فضل و قرب کے
دسترخوان پر بٹھائے گا۔ تجھسے خوش ہوگا مگر خوف اور رنج و غم کا مطالبہ کرے گا۔ اسوقت ایک
سائل کچھ پوچھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے اسکی بات نہ سُنی اور فرمادیا کہ یہ رنج و غم کا موقع ہے بجلی
ایک چمک ہے۔ اور مینھہ ہفتہ بھر تک برستا رہتا ہے۔ بندہ خدا کا مقرب بنتا ہے مگر قرب احکام
کی مضبوطی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہات مین یقین کی کتاب رکھنے اور اسرار پر مطلع ہونے سے
ملتا ہے۔ بنی عقیل کا ایک شخص جو قاری و فقیہ تھا نصرانی ہوگیا۔ بعض لوگون نے بلاد کفار

مین اُسے صلیب پہنے دیکھا - اور یہ کہا کہ وہ قرأت اور دینداری کیا ہوئی؟ جواب دیا مجھے قرآن مین سے
بجز اس ایک آیت کے اور کچھہ یاد نہین رہا - وقدمنا الی ما عملوا الآیۃ یعنی ہم کفار کے اعمال کیطرف متوجہ
ہوئے اور اُن کو نیست ونابود کر دیا - پہلے بشر مرتد ہوتا ہے پھر قلب - اس کے بعد نفس اور پھر اعضا
بشر جب مرتد ہوجاتا ہے تو اُس کا ظہور ضرور ہوتا ہے - منافق مسجد مین ایسا رہتا ہے جیسا طایر
نفس مین - ظاہر شرع اُس کا قفس ہے - اگر ہمین علم ظاہر اجازت دیتا تو ہم تیرے گناہ بیان کر دیتے
اور تجھے - او کافر - او منافق - کہکر پکارتے - لیکن شرع نے ہمارا ہات پکڑ لیا ہے - علم کے خادم اور علم
کے طالب بنو - تمپر تمام علوم کھل جائیں گے - شرع کو سیکھکر سب سے الگ ہوجا - پھر اگر تو خواص
مین ہوگا تو خدا تجکو اپنے علم پر مطلع کر دے گا - تیرا نفس جب تجکو مولا تک پہنچا دے گا تو تو اسکے
دروازہ پر جا کھڑا ہوگا - اور بادشاہون کیطرح داخل ہوگا - اور جب تو دروازہ کھلا پائے گا
تو تجکو حکم ملے گا کہ تنہا نہ آ - تجھپر تیرے اہل کا حق ہے - تم اپنے تمام اہل کو لیکر میرے پاس آجاؤ
اے بشر - اپنے قلب و اعضا وغیرہ کے ساتھ یہان ٹھیر - اس وقت خرید فروخت اور معاوضہ
وغیرہ کچھہ نہین ہے - اے نہ کھانے والے کھا - اور اے نہ پینے والے پی - کنوین نے جب کھودے
جانے کے وقت کدال پھاوڑون کو برداشت کر لیا تو اس سے پانی کا چشمہ نکل آیا اور اسکے قریب
مسافر اور قافلے ٹھیرنے لگے - اگر تو مجاہدات اور بلا پر صابر نہو گا عارف نہو سکے گا - اے فقیر صبر
کر - عنقریب خدا تجھپر نظر ڈالے گا بلند مرتبہ دے گا - عظمت اور ملک وجلال کا تاج اور خلعت
عنایت کرے گا - الٰہی مخلوق سے بعد اور اپنا قرب عطا کر - الٰہی مخلوق سے بے پروائی دے
اور اپنا محتاج رکھہ - ماسوائے سے بے پروا ہوکر خدا کو یاد کر کہا کر - ظلمت وجود مین رہکر جب تیرا
قلب قرب کے دروازہ سے تعلق کرے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی - اور دل کی آنکھ اسرار کا سرمہ
لگائے گی - اور تو اس وقت تقدیر کی فہرستین پڑھ لے گا - اُسکی مخلوق کے بادشاہون اور برگزیدہ
اولیاء کے لیے دخول جنت کے بعد کھانا پینا موجود ہوگا - تو دنیا مین بہت دیر تک کھاتا پیتا
اور سوتا رہتا ہے اور دو بار آواز دیکر کہتا ہے کہ مین اولیا اللہ مین شامل ہون - مین ابدال
مین داخل ہون - یہ بات صرف تمنا سے حاصل نہین ہوتی - خلق اللہ مین نجبا - خدا کی مراد
کو دیکھا کرتے ہین - کیا تم کو اسکی خبر ہے - اے اہل مجالس - اے قیل وقال والو (اسوقت
شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے ہاتھون مین دم کیا - اور ہر طرف توجہ فرمائی) جو شخص جنت
مین پرہیزگار نہو اور محبت الٰہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے - جو مال واسباب نہ خرچے اور
کی محبت کا مدعی بنے وہ جھوٹا ہے - جو پیغمبر علیہ السلام کی محبت کا مدعی ہو - اور فقر یا فقیرون کو
دوست نہ رکھے وہ کذاب ہے - تو بشر کی آنکھ سے دنیا کو قلب کی آنکھ سے آخرت کو اور باطن کی

آنکھ سے مولا کو دیکھ سکتا ہے۔ مخلوق کے ساتھ اس ادب سے رہ کر تیری آواز کسی کی آواز سے بلند نہو۔ گناہون کے ساتھ خدا کا مقابلہ نکر۔ اُسکے افعال کی بابت معارض نہ بن۔ آفتاب صرف جاہل پر طلوع ہوا کرتا ہے۔ اور جسنے خواہش طبیعت و نفس پر خدا کو پسند کرلیا ہے اُسپر نہین ہوتا یہ چیز عقل سے پرے ہے۔ روح اور قلب موافقت سے خوش ہوتے ہین۔ جبر و تعدی سے خوش نہین ہوتے۔ مگر جبپر ایسی حالت مین جبر کیا جائے کہ اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ وہ ہر حال مین خوش ہے۔ مرید صادق کو جب کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اپنے ظاہری اعمال کو حکم کے آئینہ مین اور باطنی اعمال کو علم کے آئینہ مین دیکھ لیتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال دونون آئینون مین ٹھیک نظر آتے ہین تو اُن کو خدا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اور ایک آئینہ مین ٹھیک اور ایک مین نہین ہوتا تو وہ ایسے عمل کو پیش کرتا ہے۔ بلکہ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور اُس سے ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے کام درست کر۔ تاکہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے عمل کی تعریف کیجائے۔ کیونکہ اس دروازہ مین حکم اور علم ہی کے ذریعہ سے داخل ہو سکتے ہین۔ پھر جب ایسا ہو گیا تو تیرے لیے ایسے اعمال آسان کیے جائینگے جو پہلے اعمال سے ممتاز ہونگے۔ وہ اعمال تجھ مین اور تیرے پروردگار مین پوشیدہ ہین۔ اُس عمل کی نہ کسی مقرب فرشتے کو خبر ہے نہ کسی نبی مرسل کو اُنکی شرعی عقل غائب ہو کر اُسکی جگہ عقل عقول عنایت کیجاتی ہے۔ تسبیح کے دن جب ختم ہو جاتے ہین تو وہ بھوک کے کھانے۔ پیاس کے بعد پینے اور بیداری کے سونے کی طرف پھیر دیے جاتے ہین۔ رنج کے بعد راحت ملتی ہے۔ پھر اُن کو ایک ایسا شغل ملتا ہے جو اور چیزون سے روک لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانون سے مطلع ہوتا ہے۔ پھر یہ بندہ اہل شہر اور اہل اقلیم کے افعال سے اپنے ارادے کے متعلق مطلع ہو جاتا ہے۔ اور جب قطب کا مرتبہ ملگیا تو تمام دنیا کے اعمال۔ اُن کی قسمتون۔ اور انجام کار کی خبرین معلوم کرلیتا ہے۔ اور اسرار کے خزانون سے واقف کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھلی بُری چیز اُس سے مخفی نہین رہتی۔ اس لیے کہ وہ ملک مین یکتا۔ خدا کا راز دار۔ انبیا کا نائب اور سلطنت کا امین ہے۔ قطب زمانہ اسی کو کہتے ہین۔ قلب فرشتون کے اُترنے کی جگہ اور سر خدا کا منظر ہے۔ اللہ تعالے جب کسی بندہ کو الگ کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو آدمیون سے نفرت دیتا ہے۔ پھر درندون۔ وحشیون اور جنات سے مانوس کرتا ہے پھر جب جنات اور درندون مین رہنے سے اُسکی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے۔ تو ملائکہ کو اُس کا مونس بنا دیتا ہے۔ جو مختلف صورتین ہوتی ہین۔ وہ جنگلون میدانون اور دریاؤن مین انکا کلام سُنتا ہے۔ اسے انقطاع کا ارادہ کرنے والے سُن لے۔ پہلے کلام ہے پھر رویت۔ اس کے بعد جب وہ فرشتون کے کلام سے خوگر ہو جاتا ہے تو اُنکی صورت دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے اور توقت

اسین اور فرشتون مین پردہ اُٹھا دیا جاتا ہے۔ مخلوق الٰہی مین فرشتون سے زیادہ کسی کے کلام
مین لطف نہین ہے۔ فرشتے سب سے زیادہ حسین ہین اور ان کا کلام نہایت لطیف ہے۔ اسکے بعد پردہ
پڑجاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اُسکو اپنے دروازہ پر بُلا لیتا ہے۔ پھر اپنا اُنس عطا فرما کر اُسے مقرب
بنا لیتا ہے۔ پھر جو کچھہ ہوتا ہے وہ ہو رہتا ہے۔ سکوت کے بعد قلب کی طرف وحی کیجاتی ہے۔
چنانچہ حضرت موسےٰ کی والدہ کیطرف خوف کے وقت وحی کی گئی۔ اے قلب اگر تو اُس بشر کی
بابت خوف رکھتا ہے جو تجھہ مین پنہان ہے تو جسم کو تنہائی کے دریا اور وحدت کے جنگلون مین
ڈالدے۔ اہل و عیال اور دوستون کو چھوڑ دے۔ تجھسے تو حضرت موسےٰ کی والدہ ہی بہتر ہین
جنھون نے اپنے بچہ کو دریا مین ڈالدیا۔ دو قدم باہر نکلتا اور ڈرتا رہتا ہے۔ یہ تیرے نقصان
ایمان کے باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم موسےٰ کی والدہ کا دل مضبوط نکر دیتے
تو وہ ہلاک ہوجاتین۔ اسیطرح جب تو انقطاع مراد و مطالب کے وقت تنہائی کے جنگل مین گھبرائیگا
اور مخلوق و سامان کیطرف رجوع کرنا چاہیگا تو اللہ تعالےٰ تیرا دل مضبوط کر دیگا۔ اے توحید
و علم و تقوے مین ناقص رہنے والو۔ تم کہان ہو۔ ہر حال مین توبہ لازم ہے۔ اے بدنصیب
دین بیچکر کھانا نفاق اور کسب سے کھانا سنت ہے۔ اس سنت کو لے لے تاکہ ایمان حاصل ہو۔ کوئی
پیشہ ہات مین لیکر قلب کی طرف سے مخلوق کے دروازے بند کرلے۔ پھر نکل۔ یا بیٹھا رہ۔ اندھا
بہرا ہو کر اُسکے دار العلم مین اِدہر اُدہر پھرا کر۔ حق کے سوا کچھہ نہ سُن۔ اور فضل خداوندی کے سوا
کسیکو نہ دیکھہ۔ پھر احتیاط کے ساتھہ جہان کے جس گوشہ مین چاہے سیر کیا کر۔ اے عوام کیا یہ بات
نہین ہے کہ تم مین جب کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو اسے مخلوق کے ہات سے لیکر جلد بیتا ہے۔
یہی حال ہمارا ہے جب کوئی چیز ملتی ہے تو ہم اُسے خدا کے ہات سے لیکر چلدیتے ہین جب عارف کا
درجہ اونچا ہوتا اور اُسکی ولایت متحقق ہوجاتی ہے تو اُسکے دل مین لینے دینے کا خیال ہی نہین
آتا۔ اشیاء اُسکے پاس آتی ہین اور وہ اُن سے الگ رہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اشیاء کا
لینا اُسکی قسمت مین ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خطاب کیا کہ اے موسےٰ کی مان جب تم کو اپنے بچہ
کا خوف ہو تو اُسے دریا مین ڈالدو۔ اسی طرح اگر تمکو اپنے دین کا خوف ہوا کرے تو قلب کو خدا
کی طرف ڈالدیا کر۔ اُسے اور اپنے اہل و عیال کو اُسی کے سپرد کر دیا کر۔ اور یہ کہا کر کہ الٰہی سفر
مین تو ہمارا مصاحب ہے اور اہل و عیال مین ہمارا نائب۔ خدا کی معرفت و محبت روپیون کی
ہمیانی کے مانند ہے جو ہر وقت کمر سے بندھی رہتی ہے۔ جہان جائے گا تیرے ساتھہ ہے۔
تو اس وقت قدرت کے ساتھہ سوئے گا اور قدرت و فنا دہ سے کلام سُنے گا قسم اور پھر خدا کی
قسم۔ اولیا کا حال وہی ہے جو انبیاء کا۔ مگر ان کا لقب اور ہے اُن کا لقب اور۔ انبیا کے

پاس منکر نکیر نہین آتے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے شافع ہین۔ اسیطرح اولیار سے حساب نہین لیا جاتا
کیونکہ خواص مین داخل ہین۔ اے ہوٗسے و طبیعت اور تعریف و ثنا کے بندے جس بات پر قلم
چل گیا ہے اور علم الٰہی سبقت کرچکا ہے وہ ضرور ہوکر رہے گی۔ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوگا لیکن
بات اتنی ہے کہ دیکھین تو اُسے اپنے ہات سے لیتا ہے یا خدا کے ہات سے۔ اپنے آپ کو موجود سمجھتا ہے
یا مفقود۔ توحید کے ساتھ بندے کے قلب مین اسرار الٰہی ہوا کرتے ہین جنکی اطلاع شیطان و
عقول اور فرشتون کو بھی نہین ہوتی۔ اُس کا قرب اپنی فنا کے دروازے سے ڈھونڈ۔ جب تو
اسپر رضامند ہوگا تو وہ تجکو محبوب رکھے گا۔ خبردار کرے گا۔ مصاحب بنائے گا اور علم کے ساتھ تو ہمیشہ
اسکی صحبت مین رہے گا۔ عابد عبادت کے باعث اُس کا مصاحب ہوجاتا ہے۔ لیکن اس بات کو کہ
مرید کون ہے عارف ہی جانتا ہے تو اُس کا تابع رہاکر۔ اگر اس بات مین تو نے خدا سے موافقت
کی تو فبہا ورنہ اس دروازے سے ہنکا دیا جائے گا۔ ہم مشائخ کے پیچھے ذرہ کیطرح چلا کرتے
تھے تاکہ اُن سے داخل ہونے کے بابت کلمات سیکھ لین۔ جو اپنی رائے پر بے نیاز رہا گمراہ ہوگیا
پھر آپنے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ نائب رسول متابعت کیا کرتا ہے۔ رسول کے متروکات
کو چھوڑتا اور معمولات کو لے لیتا ہے۔ یہ امر تجہیز صبح کیطرح ظاہر ہوجائے گا۔ بندہ پر وجود و فناء
کے دو کپڑے نئے ہوتے رہتے ہین۔ کبھی فنا ہوجاتا ہے اور حق اُسپر متوجہ ہوتا ہے اور کبھی
موجود ہوتا ہے اس وقت حق کی خبر اُسے دیا کرتا ہے۔ میرا قلب میرے حق سے روایت کیا
کرتا ہے۔ اپنے خلوت کے دروازے بنا۔ ایک مخلوق کیطرف۔ دوسرا خالق کی طرف۔ خالق
و مخلوق دونون کے حق ادا کر۔ حق کے لیے مخلوق کے ساتھ رہ۔ مخلوق کے شر سے محفوظ
رہے گا۔ اور قرب حق عطا کیا جائے گا۔ حق کے ماسوے سب خلق ہے۔ اور یہ معنی عام طور پر
سب کو شامل ہین۔ مخلوق کے ساتھ صحبت کے یہ معنے ہین کہ صحبت حق کی اُن کو نصیحت
کیا کر۔ جب تو صحبت حق کے بعد مخلوق سے صحبت رکھے گا تو مخلوق کے ساتھ نہین بلکہ خدا ہی کے
ساتھ ہوگا۔ صحبت حق کی علامت یہ ہے کہ تو نفع و ضرر کو مخلوق کی طرف سے خیال نکرے۔ بلکہ
تمام مخلوق اسکی تابع ہے۔ اکثر اولیار کے قلوب نے اُس کے فضل کا کھانا کھایا ہے۔ اسکی باتین
سُنین۔ اور اُسکے قرب کی فرقت دیکھی ہے۔ اللہ تعالے نے موت سے پہلے دنیا مین اُن کے
دلون کو خطاب کیا ہے۔ اس کے بعد قیامت مین خطاب ہوگا۔ بعض اہل اللہ کو دنیا مین
خطاب ہوتا ہے۔ ابوالقاسم جنیدؒ فرماتے ہین کہ مین نے چالیس ابدال کی شہادت کے بعد
کلام کرنا شروع کیا ہے۔ اُن مین ایک سری سقطیؒ ہین۔ آخر اُن کے قول پر عمل نکلیا یہان تک
کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جنید اب تمہارے بولنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر تو حق اور

زیادتی مراتب اور ثبات کا طالب ہے تو جو کچھ منہ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر۔ ورنہ تجھپر افسوس۔ ہم جسطرح نماز مین استقبال قبلہ کرتے ہین۔ اسیطرح بلا مین استقبال قبلہ چاہیے۔ یعنی جیساکہ تو نماز مین کعبہ کیطرف منہہ کرتا ہے مصیبت کے وقت دلی توجہ کیا کر۔ اگر آفتون کے وقت مخلوق کی جانب توجہ کریگا تو تیرا ایمان باطل ہو جائے گا کیونکہ ایمان کا ظہور آفات ہی کے وقت ہوا کرتا ہے۔ اسمین دل کا ٹوٹنا کبیرہ گناہ ہے۔ عوام کے دل دنیا کے لیے ٹوٹتے ہین۔ خواص کے دل آخرت کے لیے۔ اور اخص الخواص کے دل مولا سے غافل رہنے یا کشف کے بعد حجاب حائل ہو جانے سے ٹوٹجاتے ہین۔ ہر شخص کی دل شکستگی جُدا جُدا ہے۔ ایسے بہت کم ہین جنکے دل صرف خدا کے لیے ٹوٹتے ہون

سوال کسی نے پوچھا پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس دعا کو قبول نہین کرتا جو خوش آوازی کے ساتھ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دعا قبول نہین ہوتی جسمین تکلف کے ساتھ مسجع یا مقفےٰ الفاظ کی رعایت رکھی گئی ہو۔ مین اور میری امت والے تکلف اور بناوٹ سے بری ہین۔ مومن پر کبھی امید غالب ہوتی ہے اور وہ اپنے گناہون کے دفتر مین کوئی گناہ نہین دیکھتا اُسے لڑکپن سے ہدایت کی تلقین ہوتی ہے۔ وہ کتاب سے منتقل ہوکر پڑھانے والے کی طرف جاتا ہے اور وہان سے محراب کی جانب انتقال کرتا ہے۔ یہ بات شاذ و نادر ہے۔ ایسے شخص کو اوس کے دفتر مین اپنا کوئی گناہ نظر نہین آیا کرتا۔ اس لیے اُسپر ایک قسم کی معصیت کو مقدر کر دیا جاتا ہے تاکہ خود بینی کے باعث ہلاک نہو جائے۔ یہ معصیت اُسکے لیے بطور سابقہ ازلی ہوتی ہے۔ جیساکہ اہل و عیال کا نفقہ پہلے ہی سے لازم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ بات بہت ہی کم ہے اس لیے قابل اعتبار نہین۔ نفس کے لیے دو ارادے ہین۔ اور دونون ایک دوسرے کی ضد ہین۔ ایک ما سوے اللہ کا اور دوسرا حق کا۔ یہ دونون چالیس برس کی عمر تک کبھی لڑتے ہین کبھی صلح کر لیتے ہین پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول کہ جس شخص کی عمر چالیس برس کی ہوگئی اور اُسکی نیکیان بدیونپر غالب نہ آئین وہ دوزخ کے لیے تیار رہے۔ اے دلائل کے طالبو۔ طریق ظاہر رویت باطن کے لیے دوا یہ ہے تو جب تک ما سوے کو پہچانے گا اور وہ تجھے جانین گے تو تو بلہوس رہے گا۔ کبھی تو اُن کا تابع رہے گا اور کبھی وہ تیرے مطیع ہو جائین گے۔ اس گھر کے دو رستے ہین۔ ولی کی تین علامتین ہین۔ (۱) ہر چیز مین خدا کے بھروسے پر کل سے استغنا، (۲) قناعت۔ (۳) رجوع الی اللہ۔ پھر اگر تو ولایت ہی کا مدعی ہے تو ان خصلتون کو حاصل کر ہے۔ ورنہ ہرگز ولی نہین ہو سکتا جب تک ایمان و تقوے۔ قوۃ علم و زہد۔ معرفت اور محبت الٰہی پورے طور پر حاصل نہو۔ عالم کو بادشاہون کے پاس جانا درست نہین۔ اسکے بعد اگر علما امرا کے پاس جائینگے تو توت لیکر جائینگے اور قوی ہوکر نکلین گے مین ایک شخص کی صحبت مین تھا جو بسا اوقات میرے گذشتہ و آیندہ حالات بتا دیا کرتے تھے۔

آن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہتا تھا - اور وہ اُمراء کے پاس جایا کرتے تھے - اس سے میرے دلمین خطرہ پیدا ہوا - اُنھون نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا مین ٹھیرا ہوا ہے - مین اسکو وہان اس لیے نہین چھوڑتا کہ لوگ اسکے سبب ہلاک نہو جائین - سا امراء کے پاس جانا - یہ فقط اس غرض سے ہے کہ مین اُن کو نصیحت کرتا اور عدل کا رستہ بتاتا ہون - لوگو تمہاری صحبت مین خلل ہے - ہم مشائخ کی خدمت مین ادب سے رہے ہین **سوال** ایک شخص نے پوچھا کھانے مین جب حرام و حلال ملا ہوا ہو تو روزہ نماز کیونکر درست ہوگا - فرمایا - شرع نے حرام و حلال الگ الگ ظاہر کر دیا ہے - اور تامل کا حکم بھی دیا ہے - جس چیز پر تیرا دل انکار کرے وہ حرام ہے - اور جس پر اقرار کرے وہ حلال - اور خاموش رہے لا و نعم کچھ نکلے وہ مشتبہ ہے - اگر رغبت کی چیز مین نلین اور تیرا نفس صابر رہے اس کا نام قناعت ہے - تو جانتا ہے کہ خدا کے پاس بہت سی طاعتین - روزہ اور نمازین جاتی ہین مگر وہ اُنکی پروا نہین کرتا - اُسے تو تیرا وہ دل مطلوب ہے جو کدورت اور اغیار سے پاک ہو - زاہد منافق کا ظاہر پاک ہوتا ہے اور باطن مکدر - اُسکے چہرہ پر صفائی - کندھون مین اُو بدن پر کمل کا جُبّہ ہوتا ہے - بظاہر اُس کا ہات رُکا رہتا ہے - مگر باطن مین گدائی کرتا ہے - اس کا نفس تعریف و مذمت کیطرف راغب اور آنکھ لوگون کے مال کیجانب طامع ہوتی ہے - عارف باعتبار ظاہر اپنے اور اپنے متعلقین کا دنیوی حصہ لینے مین ملوث ہوتا ہے مگر وہ بادشاہ کا سفیر - اور گویا اُسکے گھر کا معمار - اور باوجود حضور و سلامت باطن و صفائی قلب اُسکے لشکر کا بخشی ہوتا ہے - اُسکے وسیلے علم کی موجین اُٹھتی ہین - دنیا کے دریا اُس کو سیراب نہین کر سکتے - اُسکے قلب کے رہتے لحاظ آسمان و زمین اور جو کچھ اُن مین ہے بالکل معدوم ہے - یہ عارف کی صورت ہے اور وہ زاہد کی - تجکو اس کا حال معلوم نہین - بس تو مخلوق کی نسبت بدگمانی سے اپنی زبان کا ٹکر کیون نہین بیٹھتا - اسے ارباب دنیا سے دینی طور پر اُن کا مال کھانے والو - اسے ناحق شناسو - تم عوام کی نسبت توبہ کرنے کے زیادہ مستحق ہو - تم کو بہت کچھ اپنے گناہون کا اقرار کرنا چاہیئے - تمہارے پاس نہ خیر ہے نہ کشایش - نہ نجات ہے نہ نور - اور نہ تم دیندار ہو - دہی تمہاری دنیا وہ عنقریب فنا ہو جائیگی تم اپنی طبیعتون اور خواہشون سے لیتے ہو - دنیا کو آخرت کے لیے نہین بلکہ دنیا ہی کے لیے حاصل کرتے ہو - میرا مشغلہ تمہارے ساتھ ہے اور میرا کلام تم پر حجت ہے - (اس سے اپنے زمانے اور اپنے شہر کے واعظون کیطرف اشارہ تھا) خاموش رہو اور سیکھو - تم مین کوئی کلام نکیا کرے - وعظ اور رون کا حق ہے - مین آج اپنی زبان اور اپنا قلب سنبھال لیتا ہون - انس تنہائی سے حاصل ہوتا ہے اور خلوت قرب کی کنجی ہے - اسے خلوت مین خاموش رہنے والے جلوت مین خاموش رہنا بہت بڑی شان ہے - اسے لڑکے پہلے خلوت ہے پھر جلوت - پہلے خاموشی ہی

پھر گویا لی ہے۔ پہلے حقیقی بادشاہ کیطرف چل - پھر مجازی بادشاہونکی طرف - بعض صدیقین کا قول ہی کہ مطلق حلال ربّانیون مین ہے - اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے ربانیون مین شامل ہو - آخرکار ربانیون مین جاملے گا - پاک ناپاک مین تمیز حاصل ہو گی - یہ حالت تیرے سِر کے چراغ معرفت کے سورج اور قرب حق کے لیے بمنزلہ قمر ہے - حرام نفس کے وجود سے ہے - حلال قلب کے وجود سے اور محض حلال صفائی باطن کے وقت ملتا ہے - یہ باتین عقل سے پرے کی ہین - جب تک نفس موجود ہے گویا تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک قلب موجود ہے مشتبہ لقمے اُٹھا رہا ہے - پھر صفائی سِر کا مرتبہ مل گیا تو تیرا کھانا پینا خالص حلال ہے - شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - یہ کیون کہا گیا کہ نفس بُری باتون کا حکم دیا کرتا ہے - جواب یہ ہے کہ نفس کو حرام وحلال کے کچھ پروا نہین ہوتی اُسکی مثال بُری جورو کی سی ہے جو خاوند کو حکم دیا کرتی ہے کہ چوری کر اور ہمین کھلا - اسلیے حلال وحرام کی تمیز نہین رہتی - اسلیے حضور نے فرمایا ہے کہ دیندار عورت سے نکاح کیا کرو - دیندار عورت آخرت کے کامون مین مدد دے گی - نفس اس بُری جورو کی مانند ہے - تو اگر حلال و حرام مین تمیز کرنا چاہتا ہے تو جب خالص حلال تیرے سامنے آئے خواہ وہ تیری ہی کمائی کا کیون نہو ذرا توقف کیا کر اور حساب لے کہ روٹی سالن کہان سے پکا ہے؟ اسوقت تیرا قلب سِر کیطرف اور سِر خدا کی طرف توجہ کرے گا پھر اللہ تعالی تیرے قلب کیطرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو حلال کھانے کی بابت اشارہ کرے گا - کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ہمارا دیا ہوا پاک رزق کھایا کرو - اسوقت کھالے - اور وہ کھانا حرام یا مشتبہ ہوگا تو فرشتہ ندا کرے گا کہ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنی جسپر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ - ایسا کھانا حرام ہے - اسکے قریب نجا - اللہ تعالے اس سے بہتر عطا کرے گا - قضا وقدر کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ جا - اُسکے فضل کا ہاتھ آئیگا اور تجھے تیرے حصہ کی طرف کھینچ لیجائے گا - زہد ایک ساعت کا عمل ہے تقوے دو ساعت کا البتہ معرفت دائمی عمل ہے - ہم تیرے حال کو متقدمین کے حال سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہیں تو تجکو اس طریقہ پر نہین پاتے - تو نے اپنے نفس کو کھلایا اُسنے دیکھ لیا کہ تو اُسکی خواہشین پوری کر رہا ہے اس لیے وہ تجھپر غالب آگیا - اگر تو اُسکے مادہ کو قطع کرنا چاہتا تو اُسکے توڑنے مین مشغول ہوتا - تو نے تو اُسکی خواہشین پوری کین - اور شیطان کے لیے دروازہ کھولدیا کیونکہ شیطان نفس مین آرزوئین ڈالتا رہتا ہے - اُسکے لیے زبان نہین بلکہ شیطان ہی القا کرتا ہے - شیطان الجن تجھپر اسیوقت قدرت پالے گا جبکہ شیطان الانس غالب آئے گا - اور جبکہ فضول باتوںپر سبقت کرے گا - اگر تو اُس کا مادہ قطع کر دے گا اور اُسے حرام و مشتبہات سے روکے گا تو اُسکی آگ بجھ جائے گی - اُسمین امید و بیم کے درخت اُگ آئینگے - باطنی ظلمت پر نور کی

اور نفس قلب کی طرف مطمئن ہو جائے گا۔ اسوقت ندا ہو گی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي الآیہ یعنی اے
نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے خوش اور وہ تجھسے رضامند۔ عام آدمی کو موت کے
وقت ندا کیجاتی ہے کہ تو قرب کے دسترخوان اور حضوری کے تکیہ سے دور رہا۔ مقربین ہمارے نزدیک
برگزیدہ اور پسندیدہ لوگون مین شامل ہین جب تک نفس پاک نہو قلب ہرگز پاک نہین ہو سکتا تو
سگ اصحاب کہف کیطرح تابع بنجا۔ اب قرب کی چوکھٹ پر بیٹھا رہ تاکہ قلب کی حضوری رہکر نفس کے
نکلنے کا منتظر رہے۔ ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع اور قرآن وحدیث کی رخصت پر عمل کر۔ پھر جب
ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور مشکل کام اختیار کر۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو گیا تو تقدیر اُو
اُسکی موافقت مین سیر کرتا پھرے گا۔ منصور حلاج سے سولی دیئے جانے کے وقت کسینے کہا
کہ کچھہ وصیت کرو۔ جواب دیا اپنے نفس کی احتیاط کر یعنے اُسکی خدمت مین مشغول نہو۔ اگر احتیاط
نکرے گا تو وہ تجکو اپنے کام مین لگائے گا۔ میرے پاس ابتدا مین ایک کرتا تھا۔ بارہا بازار مین
لے گیا کسینے نہ خریدا۔ آخر ایک شخص کے پاس ایک دینار کے بدلے رہن رکھدیا۔ اتفاقاً عید آگئی۔
وہ شخص کرتا لیکر آیا۔ اور یہ کہا کہ مین نے دینار معاف کیا۔ مین انکار کرتا رہا مگر اُسنے زبردستی
پہنا دیا۔ مینے اس واقعہ سے معلوم کر لیا کہ وہ کرتا میری قسمت کا تھا۔ جسکے متعلق میرا زہد کام
ندیسکا **سوال** کسی نے بعض علماء کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ ہم نے غیر اللہ کے لیے علم سیکھا
تھا مگر انجام مین وہ علم اللہ ہی کے لیے ہو گیا۔ جوابدیا کہ اولیاء اللہ کے حق مین یہ قول بمنزلہ موت کے ہے
کیونکہ غیر اللہ کے لیے علم پڑھنا شرک ہے۔ اور اس کا محل ایک اور بھی ہے۔ یعنی غیر اللہ سے مُراد آخرت ہے
مگر آخرت کے لیے علم سیکھنا بھی ایک قسم کا نقص ہے۔ تاہم وہ لوگ اُخروی علم پر عمل کرتے رہے
یہانتک کہ اسنے اُن کو قرب الٰہی تک پہنچا دیا۔ اُنھون نے ظاہر کو باطن سے اور فرع کو اصل
سے حاصل کیا۔ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے۔ پھر فضل کے خاص کھانے کھائے۔ ایک حالت
مین دو لقمے تناول کیے۔ اور جو کچھہ اُن کو ملا تھا اُسمین عوام کو شریک کر لیا۔ خدا جب کوئی کام
لینا چاہے گا تجھے اُسپر آمادہ کر دے گا۔ جسنے میرا ابتدائی حال سُن لیا اور مجھسے الگ ہو کر بیٹھ رہا
وہ فی الواقع گنہگار ہے۔ جب کسی عارف کے ہات سے کوئی شخص کسی کرامت کا نظارہ کر لیتا تھا تو
وہ دیکھنے والے کو قسم دیدیتے تھے۔ کہ مرتے دم تک اس کا اظہار نکرنا۔ اب یہ حال ہے کہ ایک شخص
برسون خدا کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اور اُسے کوئی راز رات کو معلوم ہو جاتا ہے تو علی الصباح
اُسے بیان کرنے لگتا ہے۔ انجام یہ ہے کہ ایسا آدمی اور اُس کا علم سلب کر لیا جاتا ہے۔ جب تک
قضاء وقدر اظہار کا حکم نہ دے صاحب کرامت کا فرض ہے کہ حفاظت قلب و سر کے ساتھ
اپنی کرامت کو مخفی رکھے۔ دنیا اور اُسکی زینت جب تیرے قلب مین جگہہ پکڑنے لگے تو اُس سے

گریز کر۔ وہ تیرے پیچھے پیچھے ہولے گی **سوال** کسی نے پوچھا ترک تعلق دنیا بہت مشکل بات ہے
فرمایا تجھپر مشکل ہے۔ کیونکہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر مشکل ہوتا ہے جو ماں کے سوا اور کسی کو نہین
پہچانتا۔ مگر جو کھانا پینا سیکھ لے وہ اُس دودھ سے بچتا ہے جو اس چھاتی یا تھن سے نکلے جسمین
سوئی کے سے چھید ہین۔ اللہ تعالی کیطرف چل۔ اور اُسکے دروازہ کا قصد کر۔ کیا تعجب تو اُسکے
اولیا مین شامل ہوجائے۔ وہ دنیا کو تجھسے روکے گا یہان تک کہ تیرا قلب صاف ہوجائے گا
اور تیرے دلسے اُسکی یاد جاتی رہے گی۔ اور اُسے تیرے الگ ہوجانے کے باعث حسرت رہیگی۔
اور اُسکی جگہ خدا کی محبت آجائے گی۔ پھر جب قلب اُسکی محبت سے پُر ہوگا اور ظاہری اسباب منقطع
ہوجائینگے تو دنیا کو خادمہ بناکر تیرے سامنے لایا جائے گا۔ اس حال مین بھی تیرے بدن پر
زرہ ہوگی۔ اور خدا کی طرف کے نگہبان رہین گے۔ دنیا کا زہر نکال لیا جائے گا۔ دنیا میٹھی
زبان سے کہے گی کہ تیرا حصہ فلان فلان مقام مین ہے۔ فلان شخص کی بیٹی تیری قسمت مین ہے
وہ ہر لحظہ تیری خوشامد کرے گی۔ اے اہل عراق۔ اے دنیا کی سلطنت والو۔ بادشاہو۔ اے
لباس والو۔ اے والیان ملک۔ میرے گھر مین بہت سے کپڑے لٹک رہے ہین۔ جونسا چاہتا
ہون پہن لیتا ہون۔ میرے معاملہ مین سلامت روی اختیار کرو۔ ورنہ مین ایسا لشکر لے آونگا
کہ تم اُسکی طرف متوجہ نہو سکوگے۔ والسلام۔ چھوڑنا زہد ہے اور لینا معرفت۔ پہلوں کی باتین
چھوڑ۔ ان مین ہر شخص اپنے وقت کا شیخ تھا۔ زاہد عارف کا غلام ہوتا ہے۔ زاہد مین کسیقدر بقیہ
طبیعت و خواہش کے ساتھ دنیا و آخرت کی خوبی ہوا کرتی ہے۔ آخر مین ترک ہوتا ہے۔ اسوقت
اُسکا دل اسرار حاصل کرتا ہے یہان تک کہ قلب سے ہر چیز جاتی رہتی ہے۔ اور زہد کی انتہا ہوجاتی ہے
پھر معرفت و صفائی حاصل ہوتی ہے۔ کدورت زائل ہوتی ہے۔ قرب وحق اور مسبب آتا ہے
سبب منقطع ہوتا ہے۔ اسوقت ثبات رجوع کرتا ہے اور وہ اُسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ مخلوقات
کو امر و نہی کیا کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجھسے متعلق ہین۔ دشمن تاک لگا رہے ہین۔ اگر اُن کو ذلیل
کرنا چاہتا ہے تو جلد توبہ کر اور آخرت مین مشغول ہوجا۔ خدا تجھپر گواہ ہے اور وہ ہر جگہ تیرے ساتھ
ہے۔ ابن عطا یہ دعا کیا کرتے تھے۔ الٰہی دنیا مین میری غربت پر رحم کر۔ موت دو قسم کی ہے
ایک عوام کی موت۔ جو معمولی ہے۔ دوسری خواص کی موت۔ یہ خواہشون نفسون طبیعتون
اور عادتون کی موت ہے۔ اسوقت دل زندہ ہوجاتا ہے۔ پھر زندہ دلی سے قرب اور قرب سے
حیات ابدی ملتی ہے۔ اُسمین اور موت کے ذکر مین پردہ پڑجاتا ہے۔ ایک باطنی چیز اُسے
مخصوص کرلیتی ہے۔ اور وہ ظاہر مین لوگون کو موت یاد دلایا کرتا ہے۔ اور ظاہری حکم تنہا
رہتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم ظاہر مین وحدانیت کی گواہی دیتے ہو۔ مگر تمہارے باطن

برعکس ہین - تمہارے منہ کعبے کیطرف ہین اور دل درم و دینار کیطرف - خوف کرنے والا اندھیرے سے چلدیتا ہے مگر خوف کہان ہے - الٰہی مین نجات کا طالب ہون - جو شخص مخلوق مین یکتا ہو شیطان مطیع ہوکر اور رہنکر دیان پڑکر اسکے قلب کے سامنے آتا ہے - تو جب تک خدا کو یاد کریگا - محب رہیگا اور جب یہ سمجھے گا کہ وہ تجکو یاد کر رہا ہے تو محبوب بنجائے گا جب تک اسکو زبان سے یاد کریگا تائب ہوگا اور جب قلب سے یاد کرے گا سالک بنے گا - پھر جب سر سے اسکو یاد رکھے گا عارف ہوجائیگا جب تک تیرے برے اخلاق درست نہو جائین صالحین کے پاس نہ بیٹھ - ورنہ لقمۂ وخرقہ تجکو ہمیشہ متغیر کرتا رہے گا اور اسحالت مین تیرا بگاڑ درستی کی نسبت بہت زیادہ ہوگا - رعونتین چھوڑ - اور اسکے سوا کسی سے دوستی نکر - کسی کا مصاحب نہ بن - اپنی حالت پر نظر ڈال - اے ناپاک تر - اے احمق - تجکو یہودی و نصرانی مجھسے زیادہ پیارے ہین - دجال خراسان سے آیگا اس کا ظاہر حال درست ہوگا - میری نسبت وہ تیرا زیادہ محبوب ہے - اللہ کے بندو - حیات ابدی - اور ایسے پانی کیطرف آؤ - جو کبھی خشک نہین ہوتا - اس دروازہ کی جانب متوجہ ہوجاؤ جو کبھی بند نہین ہوتا - لازوال سایے اور کم نہونے والے پھل کیطرف توجہ کرو - اس کے معنے خدا ہی کو معلوم ہین - اے شہوات ولذات وہوس کے تربیت کرنے والو - خبر کسی اور چیز مین ہے - ہماری صدق ارادت کی آگ مین جل جا - تمام پردون اور دروازون کو طے کرلے گا ہم مین تجھمین کوئی حجاب نرہے گا اور تو ہماری طرح اسے دیکھ لے گا - سب کچھ قسمت سے متعلق ہے - اے مدعی ولایت کا دعوے نکر - یہ علم خود تیرے سر چڑھکر بولے گا - ولایت اعمال سے متعلق ہے نکہ اقوال سے - یہ باطنی بنیاد ہے - اور اتصال قلب اسکی عمارت ہے - ایمان اور اسکی حقیقت اسکی کنجی ہے - تجھے اسکی ذرا خبر نہین - بعض یکتا اور مطمئن بندون کا دامن پکڑلے اور ان سے لقمہ نمانگ - تاکہ وہ تجھے اپنے کپڑے پہنائین اور اپنے آگے کھڑا رہنے دین - اسکی مداومت سے وہ تجکو اپنا بنالے گا - اپنے کلمات کی گدڑی پہنائے گا - اور اپنے بعض احوال پر مطلع کریگا - تیرے زخم کو درست اور مقام کو پاکیزہ کردے گا - پھر تو اگر اپنے دلمین واردات حق کا نظارہ کرے تو آنکھین بند کرلے - اور خاموش رہ - اس کا بھید ظاہر نکر - واردات الٰہی اختلاف احوال ومقامات کے لحاظ سے ان کے قلوب کیطرف آیا کرتے ہین - ان کا ظاہر تغیر باطن کے سبب متغیر ہوتا رہتا ہے - وہ مرید جو ان کے اسرار سے واقف ہو اس بات کا محتاج ہے کہ اندھا بہرا اور بیہوش ہو کر رہے - شیخ کو جب اسکی نجات معلوم ہو گی اور اخفائے اسرار کے متعلق اسکا ادب ثابت ہوگا تو کیا عجب اسکے قلب کو اپنے بعض کپڑے پہنادے - اور طہارت قلب کے ساتھ خدا سے دعا کرے جسطرح یوشع بن نون موسیٰ کے ساتھ تھے -

اے لڑکے جو چیز تیری مِلک نہین وہ تیرے قبضہ سے خارج ہے۔ آیندہ تیری قسمت کی ہو تو تجھے ملجائے گی اور جو کسی اور کی ہے اُسے ہاتھ لگے گی۔ پھر اگر تیری قسمت کی ہے تو تو سوتا رہیگا اور وہ تیرے پاس آجاے گی۔ اب یہ رنج و تعب جو نقصان دین کا باعث ہے کس لیے ہے؟ اگر تو ہمیشہ علم کی باتین سُنے گا اہل علم کی صحبت اختیار کرے گا معرفت اور آیندہ کی بابت سوچتا رہے گا تو تجھپر ترک اسباب و ارباب آسان ہوجائے گا۔ اخلاص کے بعد مخلوق کے لیے ترک عمل ریاکاری ہے۔ لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لیے عمل چھوڑدینا قابل امید بات ہے۔ توجب تک مرید رہے حکم کی پابندی کر۔ کیا عجب تیرا عمل تجکو علم تک پہونچا دے۔ علم تیرے قلب و اعضا و ہنر سے عمل کا طالب ہے۔ اور تجکو امر و نہی کرتا ہے۔ الٰہی ہم مین ہر شخص تیرا طالب ہے، لیکن آفتین ہم کو تجھسے روک رہی ہین۔ خدا کے احکام تجھپر بمنزلہ دَین ہین۔ پھر اگر تو نے باوجود قدرت اُنھین موخر کیا تو تو ظالم ہے۔ اور اگر چھوڑدیا تو کافر۔ دنیا کو کھیل اور جمع کرنے کی نیت سے نہ لے بلکہ بقدر ضرورت اپنا حصہ لے لے۔ جب مرتبۂ تسلیم کے باعث تیرا اسلام ثابت ہوگا اور تو اپنے نفس کو قضا و قدر کے حوالے کردیگا تو اللہ تعالے اول تیرے قلب کو خلعت پہنائے گا پھر ظاہر و باطن کو آراستہ کرے گا۔ اور تو ایک دن مین چند بار مرجائے گا۔ پھر وہ تجھے زندہ اور ناپاکی و کدورت سے پاک کرے گا۔ وہ مخلوق کو دیکھکر مرتا ہے اور خالق کو دیکھکر جی اُٹھتا ہے۔ حرکت کرتا اور اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے وجود سے غائب ہوجاتا ہے وہ حق کے ساتھ زندہ اور مخلوق کیطرف سے مردہ ہوجاتا ہے وہ صادق مریدونکی کتاب کی مانند ہے جب کوئی مرید آتا ہے سارے مرید اُسے مٹا لینے کا حکم دیتے ہین۔ وہ پہلے نفس و خلق کو اور پھر دنیا اور آخرت کو مٹا دیتا ہے۔ اسکے تمام ہوجانے کے بعد اللہ تعالے جسطرح چاہتا ہے اُسے پلٹ دیتا ہے۔ جب تو اسمقام پر ترقی کرجائے تو حرام اور شبہ کو چھوڑدے۔ اسکے بعد مباح کو چھوڑکر خالص حلال کو لے لے۔ اس کا نام اجماع حکم و علم اور اجماع ظاہر و باطن ہے خالص حلال وہ ہے جو کسی کی ملک مین نہو۔ مثلاً جنگل اور دریا کی چیزین اسوقت بلا انتظار و اہتمام حلال روزی تیرے پاس آجائے گی۔ سوتے مین کوئی شخص تجھے کھلا جائے گا۔ اور تو آنکھ کھولکر فرشتون اور ارواح انبیاء کو اپنے چارون طرف دیکھے گا۔ علم تجھے اس کے لینے کا فتوے دیگا۔ اور سلامت قرب ضامن بنے گی۔ مخلوق کے امید و بیم۔ تعریف و مذمت۔ اور صورت و معنے سے فارغ ہوکر بیٹھ۔ اللہ تعالے کیطرف سے بحالی۔ اسکے بعد قرب و غنا۔ دوام صحبت مخلوق سے نفرت۔ اور فناء عن الوجود کا مرتبہ ملے گا۔ اثبات کے بعد محو۔ عدم کے بعد وجود بُعد کے بعد قرب۔ کدورت کے بعد صفائی۔ قطع کے بعد وصل اور گم ہونے کے بعد ملاقات کی طالب ہو۔ صحبت قلب [illegible] الی اللہ [illegible] ہے اور صحبت بشر بلا قلب [illegible]

ولایت ہے۔ جب چاہے گا اُسے زندہ کردے گا اور اُسکے باعث بندونکی اصلاح کریگا اور اُنہین مقرب بنائے گا۔ اے باطل۔ اے بُلہوس۔ اسباب وارباب کو چھوڑ۔ واصل ہوجائے گا۔ اور جس چیز کو چھوڑے گا سامنے آجائے گی۔ یہان ہر قسم کا کھانا طبق مین چنا ہوا ہے۔ طبیب محبوب اور قرب کے گھر مین موجود ہے۔ اسوقت ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا خاموش مین تیرے سوال کو نفس وطبیعت کیطرف سے نکلتا دیکھتا ہون۔ میرے ساتھ خطرہ مین نہ پڑ مین صاحب شمشیر اور قتال ہون۔ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ مگر اے عامی تجکو خدا اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے۔ اور اے خاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اے خاص الخاص تجکو اپنے تقلیبات یعنی حال کے بدل دینے سے ڈراتا ہے۔ اے عامی تجکو تیری سماعت وبصارت قوتے اور مال واہل چھین لینے اور پھر دار آخرت کیطرف انتقال کے بعد مواخذہ مین آجانے سے ڈراتا ہے۔ اور اے خاص الخاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ حتے الامکان خوف کے قدم پر جما رہا کر۔ غافل نہو۔ حق تیرے سر سے باتین کیا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین خدا ہون۔ کسی سے خوف نکر۔ جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو جب کبھی تو خوف کیطرف قدم بڑہایگا وہ تجکو روکے گا۔ اور جب حالت امن مکدر ہوگی وہ صاف کردے گا۔ جب قلب صاف ہوجاتا ہے تو آسمان وزمین کی سلطنت ضرر نہین پہنچا سکتی۔ یہ بات آرایش ظاہری۔ تمنا اور تکلف سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ یہ لیاقت آسمان سے آتی ہے۔ عمل بشرطیکہ دل مین زہد ہو تجکو ترقی دیسکتا ہے۔ اسوقت تجھپر اور تیری مجلس والونپر رحمت نازل ہوتی ہے۔ مباہات اور افضال الٰہی پے درپے آتے ہین۔ ایک مرید نے کسی حکیم سے کہا کہ مین جنت مین تھوڑی سی جگہ چاہتا ہون۔ جوابدیا جسطرح تمنے آخرت کی بابت قناعت کرلی ہے دنیا کی بابت بھی اسیطرح قناعت کرلے۔ موت ضروری امر ہے۔ پھر اسیوقت مرجا۔ میت کسی سے میل جول نہین رکھا کرتا۔ اسے دینے ندینے۔ امید وبیم۔ اور دشمنی ودوستی سے کچھہ علاقہ نہین رہتا۔ وہ تو ساکن وساکت ہے۔ نفع حاصل کرنے اور ضرر دفع کرنے مین میت کیطرح رہا کر۔ میت کلام نہین کیا کرتا۔ وہ جب چاہے گا تجھے گویائی عنایت کردیگا۔ اگر تو مخلوق اور اپنے نفس کی طرف سے مرجائے گا تو ایسے کلام کے ساتھ ناطق ہوگا جو بالکل حق ہے۔ کیونکہ میت اسی بات کی خبر دیا کرتی ہے۔ حضرت شیخ کے پاس ایک رقعہ آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک صوفی آدمی آپسے کچھہ حاصل کرنا چاہتا ہے فرمایا۔ یہ باطل ہے۔ کیونکہ صوفی مخلوق کی نگاہ سے الگ رہتا ہے۔ صوفی مطلوب ہوا کرتا ہے نہ کہ طالب۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ گدڑی جب حد سے زیادہ پھٹجائے تو کیا کرے۔ فرمایا خاموش بیٹھا رہے۔ یہان تک کہ تقدیر اُسے بقدر پیوند کوئی کپڑا عنایت کرے یا نئی گدڑی دے دے

کنجی گر پڑے تو دروازہ پر سو جا۔ چوکھٹ پر بیٹھا رہ۔ تو مخلوق کا بندہ ہی۔ وہ توجہ کرتے ہین۔ تو موٹا ہوتا ہے
اور پشت پھیرتے ہین تو دُبلا پڑجاتا ہے۔ تو ہالک اور مشرک ہے۔ تیرا دل توحید سے خالی ہے تو خلقت کا
غلام ہے نیکیون سے بے بہرہ ہے۔ شمار سے خارج ہے۔ تیری گنتی علماء و مریدین و مرادین و صالحین مین سے
کسیکے ساتھ نہین ہوسکتی۔ اگر مجھے خدا سے شرم نہ آتی تو تمہارے مکانو پر آکر مہمان بنتا اور ایک ایک کے کان مروڑکر
اُسے تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے رے۔ پیسے کی محبت۔ یہ دیکھنے والیکو اپنی طرف کیون کھینچتی ہے۔ تجھپر افسوس
مجھے دنیا کا طالب ہے۔ حالانکہ وہ مشرق مین ہی اور مین مغرب مین۔ مین دنیا سے توحید کے باعث اپنا حصہ
لے لیتا ہون۔ مجھسے آخرت و قرب الٰہی طلب کر۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیوارین گر پڑی ہین۔ بُنیاد
کھلگئی ہے۔ اے اہل زمین آؤ۔ ہم گری ہوئی چیزون کو درست کردین۔ اور اُس دیوار کو کھڑا کرین۔ اے
شمس و قمر۔ اور اے لیل و نہار۔ یہ چیز تو پوری ہوکر رہے گی۔ لوگون نے جوابدیا۔ ہان بیشک۔ بعض
حال مخفی رکھا جاتا ہے۔ اب ہم حکم الٰہی آنے تک سوتے ہین۔ بسم اللہ۔ یہ فرماکر شیخ علیہ الرحمۃ نے
چوکی سے کمر لگائی۔ اور ہاتھ سر کے پیچھے رکھکر آنکھین بند کرلین۔ اور تھوڑی دیر ٹھیرکر اُٹھ بیٹھے۔ اور یہ
فرمایا۔ تم بیوقوف اور دیوانے ہو۔ مجھسے الگ رہنا تمہارے لیے بلا عذر راس المال کے خسارہ کا باعث
ہے۔ ہوس نکر۔ اسوقت آپکی مجلس مین استاد دارالامام عزالدین بن رئیس الرؤسا مع خدم و حشم حاضر
ہوا۔ یہ شخص اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ اسکے آتے وقت آپنے فرمایا۔ تم مین بعض لوگ بعض کے
خادم ہین۔ اللہ کا خادم کون ہے۔ تم سب مخلوق اور وجود ہو۔ اے میت۔ اے مٹی۔ تو مٹی ہوجائیگا
تیری قبر روندی جائے گی۔ ایک مٹی سے دوسری مٹی کیطرف اور مہد سے لحد کیجانب منتقل ہوگا۔ تجھے
کچھ خبر نہین۔ بڑھاپا آگیا۔ تو بہرا ہے۔ تجھے خبط اور جنون ہے۔ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہوجا
اپنے نفس کو نصیحت دے۔ اُسے وصیت کر۔ مال کو تقسیم کردے۔ تو قبر کا مسافر ہے جب لوگونکی
اجل آتی ہے تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ہوسکتی۔ تو جس چیز کا مالک ہے یا جسکی تعظیم و تکریم کرتا ہے
اس کا بوجھ تیرے ذمہ ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھکو ڈرائے اور دشمن وہ ہے جو بہکائے۔ الٰہی
ہمکو غافلون کی خواب سے بیدار کر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے۔ ہم کو ہماری اور اپنی ذات سے مشغول
رکھ۔ تاکہ ہمارے نفس درست ہون۔ اور ہم اُن کو تیرے حوالے کرین اور تمام عمر مشغول رہین۔
غیر کو نصیحت کرنے کے لیے یہ شرط ہو کہ تو مومن ہو۔ بندہ کو وصول الی اللہ کے بعد دعوت مخلوق
کرنی چاہیے۔ بدون کی پیروی نکر۔ اُس خائن پر افسوس جسنے خدا اور اپنے نفس اور نبی کی خیانت کی
امر کرتا ہے عمل نہین کرتا۔ منع کرتا ہی خود باز نہین رہتا۔ اس کا فعل قول کے خلاف ہے۔ مسکرانے
سے چھین منڈوانے اور چہرہ کی زردی کا اعتبار نہین۔ ایمان اَ جگہہ ہے۔ یہ اشارہ اُن لوگونکیطرف
تھا جو استاد دارالامام کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایمان انکی صفت ہی۔ نہین ہر شخص اپنے قلب کا

کوتوال ہے۔ وہ نفس وہوا و طبیعت اور رہزنونسے لڑتے ہین۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مین نے بعض لوگون
کو دیکھا جنکے ہونٹ مقراضون سے کاٹے جاتے ہین۔ مینے پوچھا یہ کون۔ جواب ملا۔ آپکی امت کے علماء۔ الٰہی
سبکو درست کردے۔ الٰہی ہمین نیک بنادے۔ اور ہمارے ساتھ نیکی کر۔ ہماری حاجتین اور توجہ اپنی طرف کرلے
(کھڑا ہوا اور اپنا ہات میرے ہات پر رکھدیا اشارہ استاد دارالامام کیطرف تھا) تاکہ ہم اس اجاڑ گھر اور مال و
اولاد سے الگ ہوکر اپنے خدا کی طرف چلین۔ اور اللہ تعالےٰ کی پناہ اور عمل کیجانب رغبت کرین۔ تو عنقریب
خدا کی طرف جائیگا اور تیرے اعمال کا سوال کریگا۔ اسنے تجکو توحید کے لیے پیدا کیا ہے۔ دنیا و آخرت
کے لیے نہین بنایا۔ دنیا تجکو شکم سیر اور سیراب نکرسکے گی۔ یہ تو بیوفا۔ اور مکّار ہے۔ تیرا اپنے نفس کو دیکھنا
اور اپنی تدبیر سے دنیا کی جانب متوجہ ہونا۔ اور اُسے وزیر بنالینا بہت بڑی مصیبت ہے۔ مؤمن مُدبّر
ہوتا ہی بدنصیب نہین ہوتا جب تو نفس سے الگ ہوجائیگا تو تیرا قلب تجھسے کلام کریگا۔ پھر سِرّ کی مخاطبت
میسر ہوگی۔ بعدہ تم دونون کو خدا دوست رکھے گا۔ اسوقت تو بندون اور شہرون کا کوتوال ہوجائیگا
نفس کو الگ کردے۔ اگر تو کسی بڈھے کو دیکھے تو یہ کہا کر کہ یہ خدا کا بندہ مجھسے پہلے کا ہے۔ اسیطرح
نیک و بد۔ جوان اور بچہ کیجانب حسن ظن رکھا کر اس سے تیرا نفس الگ ہوگا اور دنیا دلسے نکلجائیگی۔ دلکی آنکھ
آخرت کو لیکر تجھے دروازۂ قرب تک پہنچادیگی۔ اُسکی سلطنت اور عظمت۔ وجلال کا دروازہ دکھائیگی۔ آخرۃ تیری
نظر مین چھوٹی ہوجائیگی تو اُسکا مشتاق ہوگا۔ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھے گا۔ دنیا کو نفرت کی نگاہ سے
دیکھے گا۔ اور وہ تیرے دلسے نکلکر اُس مطلقہ عورت کی مانند ہوجائیگی جسکو ظہور عیب کے بعد طلاق دیگئی ہو۔ تو نفس کو
اُس سے بچائیگا۔ پھر آخرت مزین ہوکر آئیگی۔ اور سابقۂ ازلی اُسکے عیب بتاکر یہ کہیگا کہ یہ حادث و مخلوق ہے
اسمین اسلام لانیکے بعد یہود و نصاریٰ سب تیرے شریک ہین۔ البتہ نقد وصاف جنت قرب الٰہی اُسکی محبت اور
وصول الی اللہ ہے۔ اُن بلہوسون مین مصروف نہو جنھون نے دنیا کو نہ سمجھا۔ اُسکے طالب ہوئے آخرت کو نہ سمجھا اُسکے طالب
ہوگئے۔ مخلوق کو نہ سمجھا اُسکے پاس ٹھیر گئے۔ اے قوم۔ خدا سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کیطرف وحی بھیجی کہ
میری بیخبری کے عالم مین مواخذہ سے ڈرو۔ یعقوبؑ پہلے یوسفؑ پر روتے تھے پھر اُن کے نفس پر رونے لگے۔
فراست سے اُن کا نبی ہونا معلوم کرلیا تھا۔ عصمت کے خوف سے روتے تھے کیونکہ اُنہین حسن وجمال تھا۔ تم
اندھے بہرے اور گونگے ہو تمہارے ظاہری کان موجود ہین مگر قلوب بہرے ہین۔ اے دوزخ کی لکڑیو۔ اے
عوام۔ اے کمینو۔ تم سراپا ہوس ہو۔ تمام امور خدا کیطرف رجوع کرین گے۔ مین تمہارا چرواہا۔ ہانکنے والا۔
اور نگہبان ہون۔ اگر توحید کی تلوار سے سب کو کاٹنے کے بعد ضرر و نفع کی بابت مین تمہارا وجود خیال مین لاتا
تو مین اس مقام پر ترقی نہ پاتا۔ مین نے اس مقام کو لازم کرلیا ہے۔ تمہاری تعریف و مذمت۔ اقبال وادبار میرے
نزدیک برابر ہی بہت سے لوگ مجھے برا کہتے ہین مگر اُنکی مذمت آخر مین تعریف سے بدلجاتی ہے۔ یہ دونون
باتین خدا کی طرف سے ہین۔ میری تمپر توجہ اور تم سے لینا اللہ کے لیے ہے۔ اگر ممکن ہوتا تو مین

ہرکسی کے ساتھ اُسکی قبر مین جاتا۔ اور بحیرین کو اُسکی طرف سے جواب دیتا۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ سے محبت رکھتا ہو تو اُسکے قلب مین وجد اور اپنا شوق ڈالدیتا ہے۔ بایزید بسطامیؒ اس لیے تو مرتبہ اولیٰ وطن پہنچے کہ اُنکی زبان سے عجیب کلام سُنے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اہل محبت کے قلوب پر قرب کے دروازے کھولدیتا ہے اور اُن کو پانچ نمازون اور لقب انسانیت کے سوا اور کسی چیز مین مخلوق کے ساتھ جمع نہین کرتا۔ اُنکی صورتین آدمیونکی سی ہین۔ دل تقدیر کے ساتھ ہین۔ اور اسرار خدا کے ساتھ۔ تیری طاعتین تیرے چہرہ اور کپڑے اور ظاہر تک ہین حالانکہ ارتداد و کفر تیری خلوت و باطن مین موجود ہی۔ تیرا قلب نفاق و عجب اور مخلوق کی بدظنی سے پُر ہے۔ اگر توبہ نکی تو تجکو تلوار ہی پاک کرسکتی ہے شرع نے ہمکو سکوت و اخفا کا حکم دیا ہی ورنہ مین تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور آستین پکڑ کے تجھے نکالدیتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر مین اور ہمارے قلوب تمہارے باطن مین اثر ڈالتے ہین۔ جو مجھپر تہمت لگائے اور جھٹلائے خدا اُسے جھوٹا کردے۔ اللہ تعالیٰ اُسمین اور اُسکے عیال و مال اور شہر مین تفرقہ ڈالدے۔ مین ہر نماز کے وقت یہ چاہتا ہون کہ لوگون کو نماز پڑھانے کے لیے کسیکو خلیفہ کرجاؤن مگر جب نماز کا وقت آتا ہی مین نماز ہی کیطرف واپس کردیا جاتا ہون۔ اور یہی حال ہر مجلس کے وقت ہی۔ الٰہی جسکی ہم مین طاقت نہو وہ ہمپر نہ لاد۔ خوش ہونے والون کے ساتھ خوش نہو۔ بلکہ غم کرنے والونکے ساتھ غم کیا کر۔ ہنسنے والونکے ساتھ نہ ہنس بلکہ رونے والون کے ساتھ رویا کر۔ عالی ہمتی کے ساتھ چلو۔ اور اُسکے دروازہ اُسکے قرب کی چوکھٹ پر اپنا حصہ کھایا کرو۔ تیرے پاس عقل نہین حصول دنیا سے اعراض کر۔ اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہون تو اُن کے لیے لے۔ نہ کہ اپنے لیے۔ پیغمبر علیہ السلام صدقات لیتے اور فقیرون مسکینون اور مجاہدین کو دیدیا کرتے تھے۔ پھر ازواج مطہرات کے پاس آکر فرمایا کرتے تھے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اگر کچھ نہ ہوتا تو فرمادیتے کہ مین نے اسوقت سے روزہ کی نیت کرلی ہے۔ آپ کے نہ کھانے سے یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ آپ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہین۔ اسیطرح عارف کبھی کبھی گرمی مین سونے کے لیے کوٹھے پر چڑھتا ہے اور اوپر ایک کھڑکی دیکھکر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے گھر مین سوتے وقت ہوا آنا مقصود ہی۔ لیکن وہ کھڑکی کا دروازہ کھلا دیکھکر یہ معلوم کرتا ہے کہ اس سے جنگل کیطرف بھاگجانا مد نظر ہے چنانچہ وہ نکل بھاگتا ہے۔ مخلوق مین نبوت کے آثار۔ اُس کا فائدہ۔ اور معنے باقی ہین۔ اور وہ اولیا کے قلوب پر منقسم ہے۔ نبوت ایک عمدہ کھانا پینا تھا۔ اب اہل اللہ کیلیے اُسکا جھوٹا باقی رہگیا ہی۔ اے حرام اور سود کھانے والو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ مین قصہ گو نہین ہون بلکہ توحید و اخلاص کا مربی ہون۔ مین تمہاری بھیڑ کو کیا کرون۔ تم مین منفعت نہین ہی۔ تمہارے اعمال بُرے ہون یا بھلے۔ تمہارے مُنہ پر پکار پکار کر اپنا حال کہہ رہے ہین۔ سکوت ایسی چیز ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ کیا عجب یہ بات تیرے چہرے سے مٹجائے۔ تیری خلوت متغیر ہو

اور چہرہ کی سیاہی جاتی رہے۔ ایک آدمی حج کرکے آیا مینے کہا خدا کے آگے توبہ کر۔ جواب دیا مین تو حج مین تھا۔ مین نے کہا یہ تو مین جانتا ہون۔ لیکن زنا اور فسق و فجور تو وہان بھی ہو۔ اُسنے توبہ نکی آخر مرگیا۔ مینے اُسپر نماز پڑہی تو یہ معلوم ہوا کہ گویا تابوت سے نکلکر میرا دامن پکڑ لیا ہو۔ مین نے کہا کہ مین تجکو اسی سے ڈراتا تھا۔ تمہارے دعوون مین کسقدر جھوٹ اور مکر ہے۔ تیرے لیے شیخ ہے اور تو اُسکے لیے ہو جائیگا۔ اسے اُسکے حوالے کرنا کہ وہ تجکو آزادی کا پروانہ دیدے اور تیری سیاہی مٹا ڈالے اور تو طاعت و خیر سے تھک نجائے۔ تو اُس پروانہ کو موت اور فراق کے وقت پڑہ لیگا۔ مین اُسدن تمہاری شفاعت کی امید رکھون تو یہ شرک ہے۔ مین نے توحید کو لڑکپن سے پالا۔ آج اُسے ضایع کردون۔ کھلے دروازے کو تمہارے سبب بندکردون۔ مین ایسی دوستی تم سے نہین رکھتا اور نہ اسمین کوئی خوبی ہے۔ اسوقت ایک شخص چیخ اُٹھا اور ماشاء اللہ کہا۔ آپنے فرمایا تجھسے اسکا حساب بہت جلد لیا جائیگا کہ یہ لفظ ریا سے کہا ہے یا نفاق سے۔ اخلاص سے یا شرک سے۔ یہ دن منتو ڑا لیکر آیا ہے جس کا جی چاہے بیٹھے اور جو چاہے چلا جائے۔ پھر آپ چیخے اور بہت لوگ چیختے چلاتے توبہ کرتے آپکی طرف گیے۔ اتفاقًا ایک چڑیا آپکے سر پرآ بیٹھی۔ آپ دیر تک سر جھکائے رہے اور چڑیا اسیطرح سر پر بیٹھی رہی۔ آدمی چوکی پر چڑھ آئے چار طرف سے چیختے چلانے لگے۔ آپ اسیحال مین رہے یہان تک کہ بعض اصحابنے ہات بڑہایا چڑیا اُڑگئی۔ پھر آپنے دعا کی۔ لوگ چیختے چلاتے دعا اور توبہ مین مشغول رہے۔ آپ چوکی سے اُترے اور اسیحالت مین جامع مسجد رصافہ کی طرف تشریف لیگئے اور بہت سے لوگ روتے چلاتے وجد کرتے کپڑے پھاڑ پھاڑکر آپکے ساتھ ہولیے۔ پھر آپنے فرمایا یہ آخری زمانہ ہے۔ الٰہی ہم اسکے شر سے پناہ مانگتے ہین۔ اپنی آبرو نگاہ رکھ۔ ضروری سامان جمع کرنے کے لیے کمائی کر یہ اللہ تعالے سے لینے کا دروازہ ہے۔ اسکے باعث مخلوق سے مستغنی ہوجا۔

مسبّب سبب کو اور باطن ظاہر کو خطاب کر رہا ہے۔ یہ تو بتا کہ تکلیف سے فراغت حاصل ہے یا ہمیشہ نئی بات کے متعلق جدید تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ظاہر اپنے باطن سے یہ کہا کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ چل تاکہ ہم مسبب و معین اور اصل کے پاس جائین۔ قضا و قدر کا دروازہ کھٹکھٹائین۔ علم کے دروازہ اور فضل کے سرے پر کھڑے ہون۔ بھری نہر پر چلین۔ اور اسکی اصل تک جا پہنچین۔ پھر جب وہ دونون اصل تک پہنچتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ نہر فضل کے پہاڑ سے نکلی ہو۔ دونون وہان بیٹھتے اور خیمہ لگادیتے ہین۔ اسوقت کفایت و عنایت اور ہدایت و معرفت حاصل ہوتی ہو علم آتا ہو ہمارے لیے مختلف دروازے ہین جنسے ہم داخل ہوجاتے ہین۔ تو ادب حاصل کر۔ ابراہیم خواص کا قول ہے مین ایک جنگل مین عرصہ تک رہا۔ مگر وہان کسیکو نہ پایا۔ آخر ایک ایسی جگہہ جا نکلا کہ جس سے اور زیادہ وحشت ہوئی۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک جوان کھڑا ہو مینے تعجب سے

پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو - جواب دیا اللہ کی طرف سے مینے کہا - کہان جاؤگے - فرمایا - اللہ کیطرف
میری زبان سے یہ نکلگیا کہ اگر تم سچے ہو تو ابھی اپنی جان فدا کردو - اُسنے ایک چیخ ماری اور زمین پر گرپڑا - مینے آگے
بڑھکر دیکھا تو جان نکل چکی تھی - مین اسخیال سے کہ انکو دفن کرونگا پرے جاکر ریتا جمع کرنے لگا - جب واپس آیا تو لاش
ندارد تھی - اسوقت ہاتف نے آواز دی - اے ابراہیم اُسکو ملک الموت نے ڈھونڈا - جنت و دوزخ نے تلاش کیا مگر کہین نہ پایا -
مینے کہا اچھا پھر کہان گیا - جواب ملا جنتون اور نہرون مین اچھے مقام پر قدرت والے بادشاہ کے پاس ہے - اے بلہوس
غافل نہو - گھرون مین اُنکے دروازون سے آؤ - اُن مشایخ کے دروازون سے داخل ہوکر جو طاعت الٰہی مین فنا ہوگئے ہین
سر سبز معنی اور منزل قرب کے جلیس اور بادشاہ کے مہمان بنگئے ہین صبح شام اُنکے پاس طبق آتے اور طرح طرح کے
خلعت ملتے ہین - خدا کی مخلوق - زمین و آسمان اُسکی معرفت و اسرار اُس کا طواف کرتے ہین - تو اُس دیوار کے پیچھے ہے
جسکا عرض تین میل کا ہے اور ہاتھ مین سوئی لیکر اسے توڑنا چاہتا ہے کسطرح توڑ سکے گا - اہل اللہ جب دیوار کے پاس پہنچتے
ہین تو اُنکے لیے ہزار دروازہ کھلجاتے ہین اور ہر دروازہ اپنی طرف بلاتا ہے نعمت لیکر مولا کیطرف چل کہین وہ نعمت
تجکو قید نکرلے - اُسنے اور قید کرنیوالے کو چھوڑدے - نعمت کو دیکھ کہ فی الواقع نعمت ہے یا نقمت - یا رحمت - اُسکے ظاہر پر فریفتہ نہو
منعم کو نہ بھول - دہنے بائین نہ دیکھ - منعم سے آنکھین نہ پھیر دنیا کے ہاتھ سے نکھا - شاید اُسمین زہر ہو جب کھانا آگے
آئے تو اپنے دو وزیر یعنی قرآن و کتاب کیطرف دیکھ - اُن کا مشورہ لے لے - اگر وہ حکم دیدین تو جلدی نکر - ذرا ٹھیر
خوش نہو بلکہ اپنے نفس سے فتوے لے - خواہ مفتی کیسا ہی فتوی دیا کرین - اگر تو نفس پر مجاہدہ اور اُسکی مخالفت کریگا
تو وہ قلب کے ساتھ ملکر ایک چیز ہوجائیگا - اسوقت یہ خطاب ہوگا کہ اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کیطرف آجا - نفس کو دلکی
دلکو سِر کی - اور سِر کو خدا کی خبر ملجائیگی - پرہیزگاری و تقوے کا حق ادا کر - پھر بے پروائی سے کھایا کر - شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا - الٰہی ہم تیرے قرب کا ارادہ کرنیوالے - تیرے طالب و محب - اور تیرے مرید ہین ہمسے ہمارے اہل و
عیال اور گھربار چھوٹ گئے ہین - ہمین رسوا نکر - غیر اللہ مین مشغول ہونا کھیل نفس کے ساتھ شغل رکھنا گناہ اور
مخلوق مین مصروف رہنا اُسکے دروازہ سے الگ ہوجانا ہے - اولیا وہ ہین کہ فرشتے پیچھے ہاتھ باندھکر انھین
سجدہ کرتے ہین - بعض اولیاء اللہ فرشتون کو اسحالت مین دیکھتے ہین - ایک بزرگ ملک شام کی مسجد مین بیٹھے ہوئے
دلمین سوچ رہے تھے کہ کاش مجھے اسم اعظم معلوم ہوتا - اسوقت دو شخص نازل ہوئے اور اُسکے پہلو مین بیٹھ گئے - ایک نے
دوسرے سے کہا کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُسنے کہا ہان - پہلے نے جواب دیا اللّٰہ اللّٰہ کہا کر - اُس بزرگ نے
دلمین کہا کہ مین آج سے اللّٰہ اللّٰہ کہا کرونگا - دوسرا بول اُٹھا کہ فقط زبان سے اللّٰہ کہنا ہمارا مقصود نہین ہے بلکہ اسطرح
اللّٰہ اللّٰہ کہو کہ دلمین اُسکے سوا اور کچھ نہو - وہ بزرگ کہتے ہین کہ اسکے بعد وہ دونون میرے سامنے آسمان پر چڑھ گئے
اپنے ظاہر کو مخلوق کے اور قلب کو آخرت کیلئے کرلے - اور اگر قدرت ہو تو دنیا و آخرت سے الگ ہوکر سِر کو مطلوب کیلئے
بنادے - ورنہ سلامت نرہیگا - جنگلون میدانون مین نکلجا خلوتون اور صحراؤن مین ایمان حاصلکر - پھر مخلوق کیطرف آ -
اور اُنکی جانب چلنے سے پہلے خلوت کا رفیق طلب کرلے - پھر تھوڑے کلام کے بعد فرمایا - اہل اللہ بلا قصد [illegible]

تقسیم کردیتے ہین - وہ معنی کیساتھ قائم ہین - تجھسے لیکر تجھی پر صدقہ کردیتے ہین - مرید اللہ تعالی سے لیا کرتا ہو اور عارف مخلوق سے - کیونکہ عارف قاصد اور بادشاہ کا نائب ہوتا ہی مخلوق سے غیر کیلیے لیتا ہی - اُسکا طبق بادشاہ کے ساتھ دروازون اور پردون سے پرے ہی - اُسکی خواہشین اور تمام مخلوق اُسکے قدمونکے نیچے ہوتی ہی عصا ہوتی تمام اشیا کو نگل کر متغیر نہین ہوتا تھا - اگر تیرے بات پر بہت ہو تو تجھ کبھی فلاح نہوگی مین تجکو تیرے طبق کے لیے تعلیم نہین دیا کرتا اور نہ اپنا عصا تجھسے جدا کرتا ہون کیونکہ مجھے تیری سطوت و حکومت کا ذرا خوف نہین - جو شغل تجکو میرے پاس آنیسے روک رہا ہی وہ تیرے حق مین برا ہو تیری برائی تیرے اہل و عیال کو لاحق ہوگی اور وہ عنقریب بھیک مانگنے لگین گے - صالح آدمی اپنے کنبے سمیت خدا کی طرف رجوع کرتا اور سبکو اُسیکے حوالے کردیتا ہی اور فاجر انہین درم و دینار اور زر اور زمین - اور اپنے پیشے سپرد کرتا ہی - اس لیے انکا انجام فقیری ہی - تو جاہل ہی خدا کا مبغوض اسکی رحمت سے دور اور ملعون ہی - دنیا کی محبت یہودیون کے بچھڑے کی طرح تیرے دلمین اُتار گئی ہی - الٰہی جو اعانت دین کے لیے دنیا کا طالب ہو اُسے روزی دے اور جو تیری آخرت کا طالب ہو اُسے رزق پہنچا - اور جو آخرت کو ریاکاری سے طلب کرے یا دنیا کو دنیا کے لیے چاہے اُسے روزی نہ دے - کیونکہ یہ دونون تجھسے باعث حجاب ہین - کاش تم مین ایک شخص فلاح حاصل کرتا تاکہ کل ہم اُس کا دامن پکڑ لیتے - جب کوئی نیک آدمی میرے پاس آتا ہی تو مین کہدیتا ہون کہ اگر تمہارے پاس کل صبح کا کھانا ہو تو ہمین اپنے ساتھ بٹھا لینا - ہماری دعوت کردینا - اور اگر ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم تمہارا حصہ پہنچا دین گے - میرے بیغرض کلام کو لیلو - فلاح پاؤ گے - اگر تیرا صحیح ہے تو مجھے تمہین دونو کو نجات ملی - اور اگر خلاف ہی تو تم کو نجات حاصل ہوگی اور مین خسارہ اُٹھاؤن گا - مخلوق تین قسم کی ہی - فرشتے - شیطان - اور انسان - فرشتے خیر محض ہین - اور شیطان شر محض - انسان ملا جلا ہی - خیر بھی ہی - شر بھی خیر غالب ہوتی ہی تو فرشتوں سے جا ملتا ہی - اور شر کا غلبہ ہوتا ہی تو شیطان سے - اسے قوم اسلام روتا ہی اور فجار و فساق و اہل بدعت و ضلال - اور ظالمون - مکر کے کپڑے پہننے والون - جھوٹے مدعیون کے ظلم سے سر پر ہاتھ رکھکر فریاد کر رہا ہی - متقدمین اور اپنے معاصرین کو دیکھ کہ امر و نہی کرتے اور کھاتے پیتے رہتے ہین مگر تیری طرح نہین ہین - تیرا دل کسقدر سخت ہی - کتا شکار کرنے اور کھیتی مویشی کی نگہبانی مین مالک کا خیرخواہ ہوتا ہی - اُسے دیکھکر خوش ہوجاتا ہی - مالک شام کے وقت اُسے بہت تھوڑا سا کھانا دیتا ہی اور تو دن رات پیٹ بھر کر اُسکی نعمتیں کھاتا ہی - اور اُس کا حق ادا نہین کرتا - اُسکا حکم رد کرتا ہی اُسکی حدونکو نگاہ نہین رکھتا اسے لڑکے فقر و صبر سلامتی کی برابر کسیکو نسمجھ - فقر مین خدا کے قریب نکلی ہین - کیونکہ غنی سرکشی کرتا اور خدا کو بھلا دیتا ہی - وہ دنیکی زندگی کی خواہش - اور نفس و طبیعت کو خدا کے حکم پر ترجیح دیتا ہی - روزہ پر افطار کو - حلال پر حرام کو - بیداری پر غفلت کو - اور توبہ پر معصیت کو اختیار کرلیتا ہے - افسوس تیری شرمگاہ کھلی ہوئی ہو - کچھ تو شرم کر - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کسی شخص کا حال سُن لینا اُسکے پاس رہنے اور اُسکے پاس آنا اُسکی حالت کی خبر جاننے سے بہتر ہے - کیونکہ جب تو اُس کا حال معلوم کرے گا تو اُسے اور اُسکے عمل کو تو اچھے گا تو

اس زمانہ مین اکثر لوگونکو اسحالت مین پائیگا کہ وہ تجھپر لعنت کرتے ہون گے۔ انکے خرقے ظاہری ہین باطنی نہین۔
اُجاڑ مکانمین قفل لگا ہوا ہی وہ گھن کھائی اور پرانی لکڑیونکی مانند ہین۔ جو جلانے کے سوا اور کسی لایق نہین
مؤمن دنیا اور آخرت مین بادشاہ ہی۔ وہ خدا کی طاعت بجالاتا اور گناہ کو چھوڑ دیتا ہی۔ خلوت و جلوت مین خدا کو
پالیتا ہی اُسنے نا راضی کرکے دنیا کو طلاق دیدی ہی اور دنیا اُسکے پیچھے پیچھے قسمین لاتی چلی آتی ہی کہ اپنے حصے کا کھانا
پینا لیتا جا۔ وہ جواب دیا کرتا ہی کہ تاوقتیکہ آخرت کے دروازے پر پہنچ جاؤن گا کچھ نہ کھاؤن گا۔ کیا خبر اُسمین
زہر ہو۔ تو جب تک آخرت کی حکومت مین نہ پہنچ لے میرا حصہ تیرے پاس کچھ نہین ہی۔ آخرت جب تلاش لیگی
اور تیرے کھانیکو اُلٹ پلٹ کر چکھ لیگی۔ سونگھ چکیگی۔ اُسوقت کھاؤن گا۔ اسحالتین آخرت تجکو اُسکی طرف
لیجائیگی۔ کھانا پینا کھلائے پلائے گی۔ پھر دنیا تجھ مین اور اُسمین دروازہ بند کر دیگی۔ پھر تجکو غیرت الٰہی کا
ہات پکڑلے گا۔ اور یہ کہے گا کہ غیر کی طرف قرار پکڑنے کے کیا معنے ہم آخرت تو مخلوق و حادث ہی۔ تو اس سے
پہلے ہمارے پاس کیون نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ جب تجکو تعلیم دیگا پہنائیگا تجھسے اُنس کریگا۔ تجکو تریاق کھلائیگا اور
توفیق و اتقاء و حفاظت کی زرہ عنایت کریگا تو تو اُس کا مصاحب بنکر دنیا کی طرف آئیگا۔ اور تیرے لئے
ایکجگہہ بنا دیگا۔ جہان سے تو اہل دنیا و آخرت سے خطاب کیا کریگا۔ تو دنیا لیکر کیا کریگا۔ کیا وہ تجھسے گھڑی
بھر کے لیے بخار کو دفع کر سکتی ہی۔ موت آکر خود تجکو دنیا سے الگ کر دیگی۔ اور یہ واقعہ بسا اوقات ایکساعت
کے بعد ہو جاتا ہی۔ مردان خدا کا دامن تھام لے۔ انکے پاس بہت سے دیوانے دریائے دنیا کے غریق ہوتے ہین
وہ مریضون کا علاج کرتے۔ ڈوبے ہوؤن کو بچاتے اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین۔ اگر تو پہچان لے تو ایسے کے
پاس رہ پڑ۔ اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رُو یا کر۔ قضاء پر رضامند رہنے والونکے آگے تقدیر تسلیم کیا کرتی ہے
اور احکامات پکڑکے بادشاہ تک پہنچاتی اُنکے لیے دروازہ کھلواتی۔ اور اُن کو شاہی مقرب بنا دیتی ہی۔ اسوقت
وہ خدا کی جماعت مین داخل ہو جاتے ہین۔ یہ بلہوسی نہین ہی بلکہ اصل کا اہل ہی۔ تقدیر سے موافقت رکھو اُس سے
جھگڑا نکرو۔ نرمی اور موافقت کو لازم کرلو۔ یحییٰ بن معاذ کا قول ہی کہ اُن صدیقین کا کلام جو پیغمبرو نکے قائمقام
اور ہمسر ہیں کے متعلق آنکے نعم البدل ہین وحی الٰہی کے قائم مقام ہی۔ انکا کلام خدا کی طرف سے۔ اُسکی مدد سے۔
اور اُسیکے عشق و محبت کے متعلق ہوا کرتا ہی۔ کسی مقبرہ مین بیٹھکر مردے سے خطاب کر۔ کہ تمہین کیا ملا تمہارا
انجام کیا ہوا۔ اہل و اولاد۔ حویلیان اور مال۔ جوانی اور قوت۔ امر و نہی۔ لینا دینا۔ دوستی اور خواہشین
کیا ہوئین۔ وہ تجھے جواب دینگے کہ ہم جو کچھ پیچھے چھوڑ آئی ہین اُسپر نادم ہین۔ اور جو آگے روانہ کر دیا تھا اُس سے
خوش ہین۔ جب تو فرعون اور ہامان مردون سے الگ ہو کر قبر پر جایا کرے تو ضرور اسپر عمل کیا کر۔ عاقل تو
تم عنقریب مرنیوالے ہو۔ ایکدن آپکی مجلس مین جنازہ لایا گیا حضور نے فرمایا۔ اس میت پر نگاہ ڈالو جب موت
قریب آئی تو اُسنے اُسے بیہوش کر دیا اُسکی عقل و ہوش حواس سب جاتا رہی۔ اپنے اقارب مین سے کسیکو پہچان سکا۔
یہی حال معرفت الٰہی کا ہی معرفت جب قلب پر وارد ہوتی ہی تو بیہوش کر دیتی ہی ہوش اسکی دیتی ہی اسوقت بندہ کسیکو
نہین پہچانتا

حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعض حالات

حضرت شیخ عارف ربانی جناب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ہذا کی وفات کے وقت آپکے صاحبزادہ سید عبدالوہاب نے حضور سے کچھ وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کے خوف وطاعت کو لازم کرلو۔ اور اسکے سوا کسی سے امید وبیم نہ رکھو۔ تمام حاجتیں خدا کے سپرد کرو۔ اور اسی سے مانگو۔ اسکے سوا کسی پر بھروسا نکرو۔ صرف حق سبحانہ تعالیٰ پر اعتماد کرو۔ توحید توحید توحید۔ سبکا خلاصہ توحید ہے۔ مرض موت میں فرمایا قلب جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کرلیتا ہے تو کوئی شے اس سے خالی اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں ہوتی۔ میں سراپا مغز ہوں مجھ میں چھلکا نہیں ہے۔ پھر اپنی اولاد کو فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں کسی اور کے ہمراہ ہوں۔ مجھ میں تم میں اور تمام مخلوق میں زمین وآسمان کا فاصلہ ہے مجکو کسی اور کسی کو مجھ پر قیاس نکرو۔ پھر فرمایا تمہارے پاس تمہارے سوا اور لوگ یعنی فرشتے ہیں۔ انکو جگہ دو اور انکے ساتھ ادب سے رہو۔ اس جگہ بڑی رحمت ہے۔ انپر جگہ تنگ نکرو۔ مجکو آپکے ایک صاحبزادہ نے خبر دی ہے کہ آپ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ بسم اللہ تم رخصت کیے گئے نہیں ہو۔ اس قول کو آپ ایکدن رات تک فرماتے رہتے۔ پھر یہ کہا۔ کہ میں کسی چیز کی پروا نہیں رکھتا۔ نہ فرشتے کی نہ ملک الموت کی۔ اے ملک الموت الگ ہو۔ ہمارے لیے وہ ہے جو تیرے سوا دوست رکھتا ہے۔ اسوقت آپ زور سے چلائے۔ یہ اسدن کا ذکر ہے جسکی شام کو وفات پائی۔ آپکے ایک صاحبزادہ نے اسوقت کی حالت پوچھی۔ جواب دیا کہ اسوقت مجھسے کوئی شخص کسی قسم کا سوال نکرے۔ میں وہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں پلٹیاں کھا رہا ہوں۔ آپنے اپنے صاحبزادہ سید عیسیٰ سے کہا تم سوتے ہو یا بیدار رہو مجھمیں فنا ہو جاؤ۔ بیدار ہو جاؤ گے۔ میں آپکے پاس ایسی حالت میں گیا کہ آپکی اولاد کی ایک جماعت موجود تھی۔ اور آپکے صاحبزادہ سید عبدالعزیز آپکے ملفوظات لکھتے جاتے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ کاغذ عقیدت کو دیدو۔ میں نے لیا اور یہ لکھا۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسرا۔ یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ مشکل کے بعد آسانی کریگا۔ اخبار صفات کو جسطرح آچکے ہیں حاکم بناؤ۔ حکم متغیر ہوتا ہے علم نہیں بدلتا۔ حکم منسوخ ہوتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا۔ اور نہ کم ہوتا ہے۔ اللہ کا علم اسکے حکم کے ساتھ ہے۔ آپکے دو صاحبزادوں سید عبدالرزاق اور سید موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ آپ دونوں ہات دراز فرماکر یہ کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ۔ اور اس صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ نرمی اور مہربانی کرو۔ پھر آپکے پاس حق کے ساتھ موت کی بیہوشی آگئی۔ اسوقت آپ یہ فرماتے تھے کہ میں اس خدا کی مدد چاہتا ہوں جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے کبھی نہ مریگا۔ اور نہ اسے فوت ہونیکا خوف ہے۔ سبحان من تعزز بالقدرۃ وقہر عبادہ بالموت۔ وہ ذات پاک ہے جو اپنی قدرت کے باعث غالب اور موت کے سبب اپنے بندوں پر قاہر ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجکو آپکے صاحبزادے سید موسیٰ نے خبر دی کہ لفظ تعزز آپکی زبان سے اچھی طرح ادا نہوا۔ بار بار اسے کہتے رہے یہانتک کہ ادا کر دیا۔ آواز بلند کی اور تشدید اچھے طور پر نکالا۔ اور یہ لفظ آپکی زبان درست ہو کر نکلا پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ اسکے بعد آپکی آواز پست ہوگئی زبان تالو کو لگ گئی۔ اور انتقال فرمایا۔ خدا انسے رضامند ہو۔ اور انکو اپنے سے رضامند رکھے پھر ہمیں اور انہیں قدرت والے بادشاہ کے پاس اچھے ٹھکانے میں جمع کردے۔ والحمد للہ رب العالمین وصلوات اللہ علی سید الانبیاء وخاتم الشفعاء محمد خیر الخلق صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ اجمعین

تمام شد

فیض سبحانی ترجمہ اردو فتح الربانی

حمد و صلوٰۃ کے بعد ناظرین باتمکین کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ مخدومنا و قدوتنا امام الدنیا شیخ الاسلام سید حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جس قدر دنیائے اسلام میں شہرت رکھتے ہیں اور لوگوں کی زبان پر جستہ جستہ آپکا نام مبارک جاری ہے اُس سے زیادہ و بہت زیادہ آپکی تصنیفات مقبول روئے زمین کی اکثر شاخوں میں نہایت قدر و وقعت اور عقیدتمندانہ نظروں سے دیکھی جاتی ہیں اور نہ صرف دیکھی جاتی ہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمان کم و بیش از راہ تعظیما تعویذ بازو اور حرز جان سمجھتے ہیں اسلامی دنیا میں اس وقت جس قدر آپکے سلسلہ تصانیف کی فہرستیں شائع ہو چکی ہیں ان میں فتح الربانی جو آپکے نصیحت آمیز مواعظ کا مجموعہ یا بہ تبدیل الفاظ اصلاح قوم کے متعلق ایک زبردست اور نہایت مفید لکچر ہے بلحاظ چند خصوصیتوں کے اول نمبر کی کتاب ہے۔ اسمیں باسٹھ مجلسیں ہیں اور ہر مجلس سچ مچ آپکا ایک بڑا بھاری وعظ ہے جسمیں مختلف مضامین کا عالیشان سلسلہ دور تک پھیلتا چلا گیا ہے فقرے فقرے سے حقایق و معارف کا موجزن دریا ابل کر بہ رہا ہے اور کلمے کلمے سے نکات و دقایق کے آبدار موتیوں کا ڈھیر بکھرتا چلا جا رہا ہے ہر مجلس کے تمام مضامین من عن الہامی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا روح القدس آپکی زبان پر بول رہا ہے۔

چونکہ کتاب مذکور عربی زبان میں تھی اور اسوجہ ہندوستان کے عام مسلمان اس سے مستفید و متمتع ہو نہیں سکتے تھے اسلئے خاکسار نے سلیس عام فہم اردو میں ترجمہ کر کے نہایت احتیاط سے چھپایا گو اس سے پیشتر بھی اردو زبان میں اسکا ترجمہ چھپ چکا ہے مگر نفس الامری اور واقعی بات یہ ہے کہ اسمیں اور اُسمیں آسمان زمین کا فرق ہے خوشخطی کاغذ کی عمدگی چھاپے کی صفائی کے علاوہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم با محاورہ ہے لفظوں میں مطلق کمی بیشی جائز نہیں رکھی گئی۔ زوائد عبارت کو دخل نہیں دیا گیا لفظوں کا نہایت صحیح اور بعینہٖ ہی ترجمہ کیا گیا جو واقع میں ہونا چاہئے تھا تہذیب مضامین میں کسی طرح کا فرق نہیں کیا گیا غرضکہ اسکے دلچسپ اور سلیس بنانے میں تا مقدور کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا جسکا اندازہ قدر شناس ناظرین خود کر سکتے ہیں۔ واللہ شہید علی ما نقول وکیل

المشتہر محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی

سنہ ۱۳۲۱ ہجری